طحاوی شریف

مولانا محمد صدیق ہزاروی

حامد اینڈ کمپنی

لاہور

احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی احادیث مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص، علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم، علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸-اردو بازار لاہور

Copyright ©
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اردو ترجمہ طحاوی شریف)
تصنیف : محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم : مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی
تصحیح : مولانا محمد جمیل (جلد اول)
: مولانا غلام حسین (جلد دوم)
مطبع : [illegible] پرنٹرز لاہور
طبع اول : اکتوبر ۱۹۹۳ء
طبع دوم : صفر ۱۴۲۴ھ اپریل ۲۰۰۳ء

تقسیم کار

فرید بک سٹال (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۳۸ اردو بازار لاہور

HAMID & COMPANY®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

حامد اینڈ کمپنی [illegible] لاہور
فون نمبر ۰۹۲،۴۲،۷۳۱۲۱۷۳،۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲،۴۲،۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تقدیم	۷
۲	طہارت کا بیان	۲۱
۳	بلی کے جھوٹے کا بیان	۳۶
۴	کتے کے جھوٹے کا بیان	۴۲
۵	انسان کا جھوٹا	۴۷
۶	وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۵۳
۷	نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا۔	۵۸
۸	وضو میں سر کے مسح کی فرضیت	۶۱
۹	نماز کے وضو میں کانوں کا حکم	۶۵
۱۰	نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت۔	۷۰
۱۱	آیت کریمہ (آیت وضو) کا مفہوم	۸۲
۱۲	کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ؟	۸۷
۱۳	جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے	۹۵
۱۴	منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک	۱۰۱
۱۵	جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو	۱۱۲
۱۶	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟	۱۲۸
۱۷	کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟	۱۴۰
۱۸	موزوں پر مسح کا بیان	۱۴۲
۱۹	مقیم کے لیے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟	۱۴۳
۲۰	جنبی حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ	۱۸۵
۲۱	دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم	۱۸۹
۲۲	جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔	۱۹۲
۲۳	جوتوں پر مسح	۱۹۸
۲۴	مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے۔	۲۰۱
۲۵	جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم۔	۲۱۵
۲۶	تیمم کا طریقہ کیا ہے؟	۲۲۳
۲۷	یوم جمعہ کا غسل	۲۳۳
۲۸	ڈھیلے کا استعمال	۲۴۳
۲۹	ہڈیوں سے استنجاء کرنا	۲۵۰
۳۰	جنبی کے احکام	۲۵۳
۳۱	جنبی سونے، کھانے، پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟	۲۵۳
		۲۵۳
۳۲	نماز کا بیان	۲۶۲
۳۳	اذان کا طریقہ	۲۶۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴	اقامت کا طریقہ کیا ہے؟	۲۷۱
۳۵	مؤذن کا صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا	۲۷۹
۳۶	فجر کی اذان کس وقت دی جائے، طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے۔	۲۸۱
۳۷	اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا؟	۲۹۰
۳۸	اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے؟	۲۹۳
۳۹	اوقات نماز	۳۰۱
۴۰	دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟	۳۲۸
۴۱	درمیانی نماز کون سی ہے؟	۳۴۲
۴۲	نمازِ فجر کس وقت ادا کی جائے؟	۳۶۱
۴۳	نماز ظہر کا مستحب وقت	۳۷۹
۴۴	نمازِ عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے؟	۳۸۹
۴۵	آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟	۴۰۰
۴۶	تکبیر اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۴۰۵
۴۷	نماز میں بسم اللہ پڑھنا۔	۴۰۹
۴۸	ظہر و عصر میں قرأت	۴۲۱
۴۹	نمازِ مغرب میں قرأت	۴۳۳
۵۰	امام کے پیچھے قراءت کرنا۔	۴۳۴
۵۱	نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔	۴۵۲
۵۲	رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں؟	۴۵۶
۵۳	رکوع میں تطبیق۔	۴۶۸
۵۴	رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار	۴۷۵
۵۵	رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے؟	۴۷۷
۵۶	کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا لک الحمد کہنا مناسب ہے۔	۴۸۶
۵۷	فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا۔	۴۹۳
۵۸	سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟	۵۱۸
۵۹	سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے۔	۵۲۲
۶۰	نماز میں بیٹھنے کا طریقہ۔	۵۲۶
۶۱	نماز میں تشہد کا طریقہ	۵۳۳
۶۲	نماز میں سلام کا طریقہ	۵۴۵
۶۳	نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟	۵۵۰
۶۴	وتروں کا بیان	۵۶۶
۶۵	فجر کی دو رکعتوں میں قرأت	۶۰۳
۶۶	عصر کے بعد دو رکعتیں	۶۱۱
۶۷	دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو؟	۶۲۲
۶۸	نماز خوف کا طریقہ	۶۲۶
۶۹	حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ؟	۶۳۱
۷۰	طلب بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے؟	۶۳۵
۷۱	نمازِ کسوف کا طریقہ	۶۵۸
۷۲	سورج گرہن کی نماز میں قرأت کیسی ہو	۶۶۹
۷۳	رات اور دن کے نوافل	۶۷۱
۷۴	جمعہ کے بعد نوافل	۶۷۵
۷۵	کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟	۶۷۷
۷۶	مساجد میں نوافل پڑھنا	۶۸۰
۷۷	وتروں کے بعد نوافل پڑھنا	۶۸۱
۷۸	رات کی نماز میں قرأت	۶۸۹
۷۹	ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا	۶۹۱
۸۰	رمضان المبارک میں نماز تہجد گھر میں پڑھنا افضل ہے یا باجماعت؟	۶۹۷
۸۱	طوالِ مفصل میں سجدۂ تلاوت ہے یا نہیں؟	۷۰۱
۸۲	کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں	۷۱۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے؟	
۸۳	خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ؟	۶۲۰
۸۴	جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔	۶۳۴
۸۵	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	۶۲۲
۸۶	لونڈیوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۶۵۲
۸۷	امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ۔	۶۵۹
۸۸	کعبہ شریف میں نماز پڑھنا	۶۲۳
۸۹	تخلیص مضامین ابواب	۶۷۱
۹۰	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

تقدیم

امام طحاوی

امام ابوجعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہ تھے۔ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں۔ محدثین ان کو حافظ الحدیث امام کہتے ہیں اور فقہاء ان کو مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر نے کہا کہ وہ ثقہ، نبیل اور حدیث کا مسکن تھے۔ سمعانی نے کہا، وہ امام، عاقل اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی۔ امام سیوطی نے کہا وہ حدیث اور فقہ میں امام، علوم دینیہ کے ہادی اور احادیث نبویہ کے ملجا تھے اور حافظ ابن اثیر الجزری کہا کرتے تھے کہ امام ابوجعفر طحاوی، اصحاب ابوحنیفہ کی علمی ریاست کے منتہا رہیں [1]

حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ وہ کوفیوں کی روایات اور مسائل فقہیہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تمام مذاہب فقہاء کے عالم تھے [2] اور اتقانی نے کہا کہ مذہب حنفیہ تو الگ رہا ابوجعفر طحاوی کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ [3]

ولادت اور نام ونسب:

آپ کا پورا نام مع کنیت والقاب ونسب اس طرح ہے۔ الامام الحافظ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک بن سلمۃ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی ہے۔ ازدی یمن قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔ حجری قبیلہ حجر کی طرف نسبت ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید، حجر ذی رعین اور حجر ازد۔ امام طحاوی کی جس قبیلہ کی طرف نسبت ہے وہ یہی ہے۔ مصر میں وادی نیل کے کنارے طحا نام کی ایک بستی ہے۔ اس میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ محدث محی الدین

---

[1] ولی احمد محدث سورتی — ترجمہ طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶

[3] محمد عبدالرحمن مبارک پوری — مقدمہ التحفۃ الاحوذی ص ۹۲۔ [4] لسان المیزان ، ص ۲۷۴

ابو محمد عبد القادر صاحب متوفی ۷۹۹ھ الجواہر المضیئہ[1] شاہ عبد العزیز محدث متوفی ۱۲۳۹ھ دہلوی[2] نے اور مولوی عبد الحئی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ[3] نے امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنا سال ولادت ۲۳۹ھ بیان فرمایا ہے اور امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ[4] نے ان سے ۲۳۷ھ نقل فرمایا ہے۔

اساتذہ:

امام طحاوی نے ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے ماموں ابو ابراہیم مزنی سے فقہ شافعی پڑھنا شروع کی لیکن آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے بہت جلد آپ کا رخ شافعیت سے حنفیت کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر جا کر اس وقت کے شہرہ آفاق استاذ ابو جعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کر دی۔ احمد بن ابی عمران فقہ حنفی میں زبردست دسترس رکھتے تھے اور دو واسطوں سے ان کا سلسلہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا اس طرح امام طحاوی کی جو سند امام اعظم سے متصل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ !

مصر کے بعد امام طحاوی شام چلے گئے اور وہاں شام کے قاضی القضاۃ ابو حازم سے فقہ کی تحصیل کی ان کے علاوہ مصر کے باقی مشائخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور جس قدر مشائخ حدیث ان کی زندگی میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا جن میں سلیمان بن شعیب کیسانی، ابو موسیٰ یونس بن عبد الاعلیٰ الصدفی وغیرہ کے نام لیے جاتے ہیں۔[5] حافظ ابن حجر عسقلانی نے علم حدیث میں امام طحاوی کے جن مشائخ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں امر یونس بن عبد الاعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، بحر بن نصر، عیسیٰ بن مثرود، ابراہیم بن ابی داؤد نصر لیس، ابو بکرہ، بکار بن قتیبہ[6] اور امام ذہبی نے ان اساتذہ کے علاوہ عبد الغنی بن رفاعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔[7]

تلامذہ:

امام طحاوی کی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل چکی تھی اس لیے آپ سے استفادہ کرنے کے لیے دور دراز سے تشنگان علم آتے تھے جن بے شمار لوگوں نے آپ سے علم حدیث میں سماع حاصل کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: ابو محمد عبد العزیز بن محمد التمیمی الجوہری، حافظ احمد بن القاسم بن عبد اللہ البغدادی المعروف بابن الخشاب، ابو بکر

---

[1] الجواہر المضیئہ، ج ۲ ص ۱۰۳ — [2] بستان المحدثین ص ۲۸۸

[3] الفوائد البہیہ، ص ۳۲ — [4] تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۸۰۹

[5] دسی احمد محدث سورتی، ترجمہ امام طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲

[6] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵

[7] امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

علی بن سعدویہ البردعی، ابو القاسم مسلمۃ ابن القاسم بن ابراہیم القرطبی ابو القاسم عبد اللہ بن علی الداؤدی، حسن بن القاسم بن عبد الرحمان المصری، قاضی ابن ابی العوام، ابو الحسن محمد بن احمد الخمینی، حافظ ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری، ابو الحسن علی بن احمد الطحاوی ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی صاحب المعجم، حافظ ابو سعید عبد الرحمٰن بن احمد بن یونس مصری، حافظ ابو بکر محمد بن جعفر بن الحسین بغدادی میمون بن حمزہ الحسینی وغیرہ [1]

تبدیلی مسلک:

امام ابو جعفر طحاوی ابتداء میں شافعی المذہب تھے۔ بعد میں شافعیت کو چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ عام شوافع مصنفین نے اس کا سبب بیان کرنے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا۔ مثلاً امام ذہبی لکھتے ہیں:

وکان اولاً شافعیا یقرء علی المزنی فقال لہ یوما واللہ ماجاء منک شیء فغضب من ذٰلک وانتقل من ابی عمران [2]

امام طحاوی پہلے شافعی المذہب تھے۔ ایک دن دوران تعلیم ان کے ماموں مزنی ان پر ناراض ہوئے اور کہا تم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ امام طحاوی اس بات پر ناراض ہو گئے اور جا کر ابو عمران حنفی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن استاذ کا شاگرد پر محض ناراض ہونا کوئی اتنی اہم اور شدید بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلک بدلنا پڑے اصل بات کیا تھی اس کا علامہ عبد العزیز پرہاروی ذکر فرماتے ہیں:

ان الطحاوی کان شافعی المذہب فقرء فی کتابہ ان الحاملۃ اذا ماتت وفی بطنہا ولد حیّ لم یشق فی بطنہا خلافاً لابی حنیفۃ وکان الطحاوی ولد مشقوقاً فقال لا ارضی بمذہب رجل یرضی بہلاکی فترک مذہب الشافعی وصار من عظماء المجتہدین علی مذہب ابی حنیفۃ [3]

امام طحاوی ابتداء شافعی المذہب تھے۔ ایک دن انہوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا۔ برخلاف مذہب ابو حنیفہ اور امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انہوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا اور حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہد بن گئے۔

مولانا فقیر محمد جہلمی نے اس واقعہ کو ذرا اور تفصیل سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

فتاوی برہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ

---

[1] محی الدین ابو محمد عبد القادر، محدث متوفی ۷۷۵ھ، الجواہر المضیۃ ج ۱ ص ۱۰۲

[2] امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

[3] علامہ عبد العزیز پرہاروی، نبراس ص ۱۱۰

رہے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں۔ آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی پرواہ نہ کرے، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا۔ پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ و حدیث میں امام بے بدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے۔"[۱]

حدیث اور فقہ میں مہارت:

۲۷۰ھ کے بعد امام طحاوی نے مصر کے قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبدہ کی نیابت کا عہدہ قبول کیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں قاضی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا، ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنی ماں سے اور انہوں نے اپنے باپ سے کون سی حدیث روایت کی ہے۔ جب شرکاء مجلس میں کسی شخص کو جواب نہ آیا تو میں نے اپنی سند کے ساتھ وہ حدیث بیان کی:

حدثنا بكار بن قتيبة نا ابو احمد نا سفيان عن عبد الاعلى الثعلبي عن ابى عبيد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليغار للمؤمن فليغز وحدثنا به ابراهيم بن ابى داؤد نا سفيان بن وكيع عن ابيه عن سفيان موقوفا۔

جب آپ اس کی مطلوب حدیث کو دو سندوں کے ساتھ مرفوعاً اور موقوفاً بیان کر چکے تو وہ شخص بے ساختہ کہنے لگا شام کو میں نے آپ کو فقہاء کے میدان میں دیکھا تھا اور اب آپ حدیث کے میدان میں ہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو ان دونوں فنون میں آپ کی طرح جامعیت رکھتے ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے۔[۲]

امام بیہقی کا انکار:

شافعیہ کا مسلک ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس حدیث کی تمام اسانید پر جرح کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسانید کمزور اور مجروح ہیں جس وجہ سے یہ حدیث لائق استدلال اور قابل احتجاج نہیں ہے۔ امام بیہقی م ۴۵۸ھ نے کتاب المعرفۃ میں اس بحث کا ذکر کیا ہے ان سے امام طحاوی کے دلائل کا جواب تو نہیں بن سکا، فقط اتنا کہہ دیا، ان علم الحدیث لم یکن من صناعتہ کہ علم حدیث امام طحاوی کا فن نہیں تھا۔ لیکن اہل علم کے نزدیک امام بیہقی کے اس بے دلیل قول کا کوئی وزن نہیں ہے۔ فن حدیث میں

---

[۱] حدائق حنفیہ، ص ۱۷۵

[۲] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

امام طحاوی کے سطوت کے بارے میں ہم سطور سابقہ میں حافظ ابن عبد البر اندلسی مالکی م ۴۶۳ھ کی شہادت پیش کر چکے ہیں جو مصر اور مغرب کے علماء پر امام بیہقی سے زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو سعید بن یونس مورخ مصر اور دیگر ائمہ کبار اور علماء رجال نے فن حدیث میں امام طحاوی کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے۔ درحقیقت امام بیہقی کا یہ قول احناف کے خلاف تعصب کے سوا کچھ نہیں اور اسی تعصب کے سبب سے امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں احناف کی مؤید روایات کی تضعیف اور شوافع کی مؤید روایات کی تصحیح اور رجال کی تخریج اور ترجیح میں شدید لغزشیں کھائی ہیں اور جگہ جگہ غلطیاں کی ہیں چنانچہ شیخ علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی م ۷۵۰ھ نے الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی میں ان تمام لغزشوں اور غلطیوں کو متعین کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اتقانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا، امام طحاوی کی جلالت علم اور ان کے اجتہاد، ورع تقویٰ اور معرفت مذاہب میں ان کے تقدم کے پیش نظر ان لوگوں کے انکار کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ منکرین امام طحاوی سے کافی متاخر ہیں۔ اگر کسی شخص کو امام طحاوی کی مہارت حدیث میں شک ہو تو وہ صرف معانی الآثار ہی کا مطالعہ کرے جو ان کی پہلی تصنیف ہے۔ ہمارا مسلک تو الگ رہا کیا کوئی شخص کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر لا سکتا ہے۔

اعزاز و اکرام:

امام طحاوی کے علم و فضل اور ورع و تقویٰ کے سبب تمام لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ اکابر سلطنت اور اعاظم ملت سب کے دلوں میں ان کی عظمت اور عقیدت جاگزین تھی اور عوام و خواص سب ان کا اعزاز اور اکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

ابن زولاق بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الرحمان بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے تو وہ امام طحاوی کے آداب و احترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور سواری پر ہمیشہ ان کے بعد سوار ہوتے تھے اور ان کے بعد اترتے تھے جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے، امام طحاوی عمر میں مجھ سے گیارہ سال بڑے ہیں اور اگر وہ مجھ سے گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو مجھ پر پھر بھی ان کا احترام لازم تھا کیونکہ عہدۂ قضاء کوئی ایسی بڑی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت پر فخر کر سکوں۔ [۱]

اسی طرح جب ابو عبد اللہ محمد بن زبیر نے عہدۂ قضا سنبھالا اور امام طحاوی ان سے ملنے آئے تو انہوں نے آپ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور ان سے ایک حدیث املاء کرائی جس کو انہوں نے تیس سال پہلے ایک شخص کے واسطہ سے امام طحاوی سے روایت کیا تھا۔ [۲]

سیرت اور عظمت کردار:

امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۲۔ [۲] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶ تا ۲۸

بغیر کلمۂ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے۔ وہ قاضی ابو عبید کے نائب تھے لیکن اس کو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے قاضی سے فرمایا کہ وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی نے جواب دیا کہ اسماعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ امام طحاوی نے فرمایا قاضی بکار اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ قاضی نے پھر اسماعیل کی مثال دی۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں ابن اللتبیہ کا قصہ سنایا۔ [1] جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو گئے اور انھوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کا مخالف ہو گیا۔ اسی اثنار میں قاضی معزول کر دیا گیا۔ جب امام طحاوی نے اس کی معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے آپ کو مبارک ہو امام طحاوی یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی بہر حال صاحب علم آدمی تھا میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کروں گا۔ [2]

تصانیف :

امام طحاوی کثیر التعداد کتب کے مصنف تھے، مؤرخین اور تذکرہ نگار ہر دور میں آپ کو سراہتے رہے ہیں تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، رجال اور مناقب تقریباً تمام موضوعات پر آپ کی تصانیف موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (۱) احکام القرآن (۲) شرح معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) اختلاف العلماء (۵) کتاب الشروط (۶) الشروط الصغیر (۷) الشروط الاوسط (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ (۹) النوادر الفقہیہ (۱۰) کتاب النوادر والحکایات (۱۱) حکم ارض مکہ (۱۲) حکم الفیٔ والغنائم (۱۳) نقض کتاب المدلسین (۱۴) کتاب الاشربہ (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان (۱۶) الرد علی ابی عبید (۱۷) اختلاف الروایات (۱۸) الرزیہ (۱۹) شرح الجامع الکبیر (۲۰) شرح الجامع الصغیر (۲۱) کتاب المحاضر والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر (۲۴) اخبار ابی حنیفہ (۲۵) (۲۶) عقیدۃ الطحاوی (۲۷) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا (۲۸) سنن الشافعی (۲۹) صحیح الآثار [3]

وصال :

بیاسی سال کی عظیم اور پُر شکوہ زندگی گزارنے کے بعد امام طحاوی یکم ذیقعدہ ۳۲۱ھ میں وصال فرما گئے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسی سال مصر میں ان کے شیخ ابو بکر احمد بن عبد الوارث، مرات میں ابو علی احمد بن اباسائی، اصفہان میں

---

[1] ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ نامی ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ مال لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا یہ شخص اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر دیکھتے اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں، الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۵۲

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

[3] الفوائد البہیۃ ص ۳۲، الحدائق الحنفیہ ص ۱۲۵۔ الجواہر المضیۃ ج ۱ ص ۱۰۵

ابوعلی الحسن بن محمد، بغداد میں حافظ سعید بن محمد ان کے علاوہ محمد بن الحسن ازدی، محمد بن نوح نیشاپوری مکحول، بیروتی، اور رئیس معتزلہ ابوعلی جبائی اشتغال کر گئے۔ [1]

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار فن حدیث میں ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو حسن اور عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ تبھی تو فاضل اتقانی نے فخر سے سراٹھا کر کہا تھا کہ جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ [2]

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ مسائل شرعیہ میں امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ہے اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا مؤول ہیں یا منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطہ نظر کی تغلیط کرتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سببِ تالیف:

امام ابوجعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بعض متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لیے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کے لیے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب و سنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کروں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔ [3]

---

[1] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۱۰

[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

[3] امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵

تسمیہ:

امام طحاوی نے اپنی اس تصنیف کا نام شرح معانی الآثار رکھا ہے۔ آثار سے مراد احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ ہیں یعنی احادیث اور آثار کے معانی میں فی نفسہا یا باہم ظاہری طور پر جو تعارض ہے امام طحاوی نے ان احادیث و آثار کے معانی کی شرح اور وضاحت کر کے اس تعارض کو اٹھا دیا ہے۔ اصل نام تو اس کتاب کا شرح معانی الآثار ہی ہے لیکن بعض دفعہ اختصار اور تخفیف کی غرض سے اس کو معانی الآثار سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسلوب:

تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں۔ اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کو الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کرتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس اسلوب کی وضاحت کر رہے ہیں۔

تطبیق:

امام طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولاوضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ۔ یعنی بغیر وضو کے نماز صحیح ہے اور نہ بغیر بسم اللہ کے وضو۔ پھر اس مضمون کی ایک اور حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فذھب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوٰۃ فلا یجزیہ وضوء واحتجوا فی ذٰلک بھذا الآثار۔ یعنی ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ وضو بغیر بسم اللہ کے صحیح نہیں ہے۔ پھر لکھتے ہیں: وخالفھم فی ذٰلک اٰخرون فقالوا من لم یسم علی وضوء فقد اساء وقد طھر بوضوء لہ ذٰلک واحتجوا فی ذٰلک بما حدثنا۔ یعنی بعض دوسرے حضرات (احناف) نے ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس شخص نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا لیکن اس کا وضو صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ مہاجرین قنفذ

لہ۔ امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶

سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سلام کیا حضور نے ان کے سلام کا جواب وضو سے فارغ ہو کر دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی کیونکہ آپ نے بغیر وضو کے اللہ کے ذکر کو جو سلام کے جواب کی صورت میں تھا، ناپسند فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا وضوء لمن لم یسم، کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو اصلاً صحیح نہیں دوسرا یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور یہی معنی مناسب ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہ رہے۔ پھر اس معنی پر مزید قرائن بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں۔ اس حدیث سے آپ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص فی نفسہ مسکین ہی نہیں، بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اسی طرح ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو رات سیر ہو کر گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اس حدیث کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مسلمان کامل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان قرائن کے پیش نظر لا وضوء لمن لم یسم کو بھی اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جو شخص وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہے، تاکہ احادیث آپس میں متعارض نہ رہیں۔

نسخ:

جب دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کے بارے میں نسخ کی دلیل مل جائے تو امام طحاوی اس کے منسوخ ہونے کی تصریح کر دیتے ہیں اور ایک حدیث کو معمول اور دوسری کو متروک اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤوا مما مست النار یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ طرق متعددہ سے روایت کرنے کے بعد امام طحاوی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من ثور اقط فتوضأ ثم اکل بعدہ کتفا فصلی ولم یتوضأ، فثبت بھذا کون آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ترک الوضوء مما غیرت النار یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور دوبارہ نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کو ترک کرنا تھا اور جو روایات اس کے مخالف ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔

جرح:

متعارض روایات میں سے کسی ایک روایت کو فیصلہ کن قرار دینے کے لیے بعض اوقات امام طحاوی فن رجال سے کام

لہ۔ امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

لیتے ہیں اور دو متضاد روایات میں سے کسی ایک روایت کو باعتبار اسناد کے مجروح قرار دیتے ہیں اور دوسری روایت کو راجح اور استنباط حکم کے لیے اصل قرار دیتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس حدیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے امام طحاوی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہیں: انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالوضوء من مس الفرج [1] امام طحاوی اس حدیث کو زہری کی روایت سے مفصلاً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مروان نے عروہ سے اس مسئلہ میں گفتگو کی کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب عروہ نے مروان سے اس مسئلہ میں موافقت نہیں کی تو مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے اس حدیث کی تصدیق کرائی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جب عروہ کے نزدیک خود مروان کی روایت حجت نہ تھی تو اس کے سپاہی کی روایت ان کے نزدیک کس طرح معتبر ہوگی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ربیعہ نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ ذکر، خون یا حیض کی طرح نجس نہیں ہے اور جب خون یا حیض میں ہاتھ ڈال دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو مس ذکر سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے بعد مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں: حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال حدثني سعيد بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا مس احدكم ذكره فلا يصلين حتى يتوضأ۔ اس حدیث کی سند پر جرح کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کا اپنے والد عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے دراصل یہ روایت انھوں نے ابوبکر سے سنی۔ اور تدلیس کر کے اپنے والد عروہ سے سماع ظاہر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا۔ حدثنا محمد بن الحجاج و ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الاسود انه سمع عروة يذكر عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں جو فقہاء اور محدثین مس ذکر سے وضو کے قائل ہیں ان کے نزدیک خود بھی ابن لہیعہ قابل استدلال نہیں ہے کیوں کہ دوسری جگہ وہ اس کی روایت کا اعتبار نہیں کرتے پھر ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں: حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال ثنا ابي عن ابن اسحاق قال حدثنا محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن عمرو بن الزبير عن زيد بن خالد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مس فرجه فليتوضأ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى عن ابن اسحق فذكر باسناده مثله۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ مخالفین کے نزدیک یہ بھی مسلّم ہے کہ جب محمد بن اسحاق دوسرے راویوں کی مخالفت کرتے تو اس کی روایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی حالت انفراد میں اس کی روایت قابل قبول ہے نیز فرماتے ہیں کہ یہاں نفس حدیث ہی منکر ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ مروان نے جب عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا تب مروان نے بسرہ کی یہ روایت بیان کی کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا کہ تم نے اس حدیث کو بسرہ سے نہیں سنا۔ یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے کافی عرصہ بعد پیش آیا ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث زید بن خالد سے مروی ہوتی اور عروہ اس کا انکار کرتے۔ بعد ازاں امام طحاوی نے اس حدیث کو عمر بن شریح، صدقہ بن عبد اللہ اور علاء بن سلیمان کی تین مختلف اسانید سے روایت کیا ہے پھر ان روایات پر جرح کرتے

---

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان اسانید میں ضعیف راوی ہیں نیز وہ مخالفین کے نزدیک بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ یہ روایات منکر ہیں پھر یزید بن عبدالملک کی سند سے اس کو روایت کیا اور بتلایا کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ علاوہ ازیں ابن ابی نعیم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منقطع ہے کیونکہ اس میں مکحول کا طبر سفیان سے سماع نہیں ہے۔ غرض یہ کہ جس قدر طرق اور اسانید سے یہ حدیث مروی ہے ان سب پر جرح کر کے انہیں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں پھر جس صحیح الاسناد حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا اس کو روایت کرتے ہیں۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ رجل فقال یا نبی اللہ ماتری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل ھو الا بضعۃ منک او مضغۃ منک یعنی حضور نے فرمایا ذکر بھی جسم کا ایک حصہ ہے اس کو چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس حدیث پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے امام طحاوی لکھتے ہیں فھذا حدیث ملازم صحیح مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ولا فی متنہ فھو اولی عندنا مما رویناہ اولا من الآثار المضطربۃ فی اسانیدھا۔ [1] یعنی یہ حدیث صحیح ہے جس کا متن اور سند دونوں اضطراب اور ضعف سے محفوظ ہیں، لہٰذا یہ اس روایت سے بہتر ہے جس کی تمام اسانید مضطرب ہیں۔

نظر صحیح سے ثبوت:

امام طحاوی کا طریقہ ہے کہ وہ ہر باب میں اپنے مختار کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد دلائل عقلیہ نظر صحیح سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سر پر مسح کرنے کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ امام اعظم کے مسلک پر احادیث سے دلائل دینے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں وضو میں بعض اعضاء یعنی چہرہ اور ہاتھ پیر بالاتفاق دھوئے جاتے ہیں اور سر پر بالاتفاق مسح کیا جاتا ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک سر کے بعض کا اور مالکیہ کے نزدیک کل کا مسح فرض ہے اور جب ہم نے مسح کی ایک اور نظیر تلاش کی تو ہم نے دیکھا کہ جب پیروں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ موزوں کے کل پر مسح نہیں ہوتا بلکہ بعض پر مسح ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسح کے باب میں اصل متفق علیہ یہ ہے کہ بعض پر مسح ہو۔ لہٰذا سر کے بھی بعض حصہ پر مسح فرض ہونا چاہیے۔ [2]

استدراک:

نظر صحیح کی بحث میں امام طحاوی بعض اوقات مخالف کی نظر فاسد کا جواب بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً روافض کا مسلک یہ ہے کہ وضو میں پیروں کو دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا چاہیے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۸

[2] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵

اعضاء پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور جن اعضاء پر وضوء میں مسح کیا جاتا ہے تیمم میں وہ اعضاء اصلاً ساقط ہیں اور جبکہ بالاتفاق تیمم میں پیروں کا مسح ساقط ہے تو معلوم ہوا وضوء میں ان پر مسح ہے کیونکہ اگر وضوء میں ان کا حکم دھونا ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا۔
اس کے جواب میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ تیمم جس طرح وضو کا نائب ہے اسی طرح غسل کا نائب ہے اس بناء پر لازم آئے گا کہ تیمم میں جن اعضاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے غسل میں ان تمام اعضاء پر مسح کیا جانے لگے۔ لہٰذا غسل میں تمام بدن کو دھونا فرض نہیں رہے گا بلکہ ضروری ہوگا کہ چہرہ اور ہاتھوں کو دھوکر باقی بدن پر مسح کر لیا جائے اور جب کہ یہ بداہتہً باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مخالف نے جس نظر سے استدلال کیا ہے وہ فاسد ہے۔ [1]

شروح:

شرح معانی الآثار کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر اس کی متعدد شروحات تصنیف کی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض شروحات کا ذکر کیا ہے[2] سب سے پہلے اس کی شرح ابوالحسین محمد بن محمد بابلی متوفی ۳۲۰ھ نے کی ہے اس کے بعد اس کی سب سے عظیم اور قابل قدر شرح حافظ بدرالدین محمود بن محمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے کی ہے جس کا ایک مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نام مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار ہے اور یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شرح معانی الآثار کے رجال کی تحقیق میں بھی علامہ عینی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار رکھا ہے۔
معانی الآثار کے رجال پر ایک کتاب شیخ قاسم بن قطلوبغا متوفی ۸۷۹ھ نے بھی لکھی ہے جس کا نام الایثار برجال معانی الآثار ہے۔ حافظ ابن عبدالبر اور حافظ ذہبی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے۔ متاخرین میں سے مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن وہ نہ تو مکمل ہو سکی اور نہ طبع۔ محدث سورتی نے اس پر ایک مختصر اور مفید حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور باب کی پوری بحث کا خلاصہ پیش کر دیئے ہیں؛ جو آج کل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ دستیاب ہے۔

کچھ ترجمہ اور مترجم کے بارے میں:

علمی اور دینی خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی کا نام جانا پہچانا ہے، جامع ترمذی اور ریاض الصالحین کا سلیس اردو ترجمہ لکھ کر انھوں نے مترجمین کی صف میں ایک منفرد مقام بنالیا ہے، حضرت مولانا موصوف نے نورالایضاح کا ترجمہ اور اس پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی اور دینی خدمت ہے۔
شرح معانی الآثار، امام ابوجعفر طحاوی کی حدیث میں اہم تصنیف ہے، اس کتاب میں امام طحاوی نے تمام مسائل فرعیہ کے متعلق فقہاء احناف کی مؤید احادیث کو قوی اسانید کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ کی احادیث

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۶
[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۳۸

سے استدلال کرتے ہیں ان کا صحیح محمل بیان کیا ہے، یا پھر دلائل سے واضح کیا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں یا منسوخ ہو چکی ہیں، اور جن احادیث سے فقہاء احناف نے استدلال کیا ہے، وہی احادیث معمول بہا ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ کے موقف کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے اور مخالفین کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ امام ابو حنیفہ احادیث کے مقابلہ میں اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔

ان خصوصیات کی بناء پر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کتاب کا عام فہم اردو میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں، سید محمد اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کا حسن انتخاب قابل داد اور لائق تحسین ہے کہ انہوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ایسے نوجوان فاضل کو منتخب کیا جن کی علمیت اور زود نویسی مسلم ہے۔ امام طحاوی چونکہ بہت طویل گفتگو کرتے ہیں جس کو پڑھتے ہوئے عام قاری کے ذہن سے پہلی بات کا سرا نکل جاتا ہے اور اس طوالت کی وجہ سے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کتاب سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتا، مولانا محمد صدیق سعیدی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر باب کی تلخیص ذکر کر دی ہے، اہل علم حضرات تو نفس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن عام قارئین اور طلبہ کے لیے ہر باب کی تلخیص اور تشریح کی ضرورت تھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق سعیدی کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے امام طحاوی کے علوم و فیوضات سے ان کو بہرہ مند فرمائے، ان کی علمی اور دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ میں سید محمد اعجاز صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تا ابد سلامت رکھے، ان کی اشاعتی خدمات کو مقبول اور مشکور فرمائے اور ان کے حوصلوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہ

۱۸ - ۱۱ - ۱۴۱۰ھ

۱۲ - ۶ - ۹۰ء

كتاب الطهارة

طہارت کا بیان

فمن ذلك باب الماء يقع فيه النجاسة

جس پانی میں نجاست گر جائے

۱۔ حدثنا محمد بن خزيمة بن راشد البصري قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن عبيد الله بن عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ من بئر بضاعة فقيل يا رسول الله إنه يلقى فيها الجيف والمحائض فقال إن الماء لا ينجس.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ (ایک کنواں) سے وضو فرماتے تھے۔ عرض کیا گیا "یارسول اللہ! اس میں مردار اور حیض کے خون والے) کپڑے ڈالے جاتے ہیں!" آپ نے فرمایا "پانی ناپاک نہیں ہوتا!"

۲۔ حدثنا إبراهيم بن أبي داود وسليمان بن أبي داود الأسدي قالا ثنا أحمد بن خالد الوهبي قال ثنا محمد بن إسحق عن سليط بن أيوب عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن رافع عن أبي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله إنه يستقى لك من بئر بضاعة وهي بئر يطرح فيها عذرة الناس ومحائض النساء ولحم الكلاب فقال إن الماء طهور لا ينجسه شيء.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا گیا "یارسول اللہ! آپ کے لیے بیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں لوگوں کا پاخانہ، عورتوں کے حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے!" آپ نے فرمایا "بے شک پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

۳۔ حدثنا إبراهيم قال ثنا عيسى بن

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

إِبْرَاهِيمَ الْبُرْكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا مَا يُلْقَى مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

٤- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذَلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْهَا.

٥- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ وَفِيهِ جِيفَةٌ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتَّى أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُونَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الْجِيفَةُ فَقَالَ اسْتَقُوا فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا.

الْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے وضو کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار (گندی) چیزیں ڈالی جاتی ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"

حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی اپنی والدہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم چار عورتیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے فرمایا اگر میں تمہیں بیر بضاعہ سے پانی پلاؤں تو تمہیں یہ بات ناگوار ہو گی حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے اس کنوئیں کا پانی پلایا ہے۔

حضرت ابو نضرہ حضرت جابر یا حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک "تالاب" پر پہنچے جس میں مُردار پڑا ہوا تھا ہم رک گئے اور لوگ بھی رک گئے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ پانی نہیں پیتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مُردار کی وجہ سے، آپ نے فرمایا پیو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان احادیث کے ظاہر کو اپناتے ہوئے

لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ وَقَعَ فِيهِ إِلَّا أَنْ يُغَيِّرَ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ فَأَيُّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فَقَدْ نَجِسَ الْمَاءُ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوهُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيهِ لِأَنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهَا مَا كَانَتْ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَتْ طَرِيقًا لِلْمَاءِ إِلَى الْبَسَاتِينِ فَكَانَ الْمَاءُ لَا يَسْتَقِرُّ فِيهَا فَكَانَ حُكْمُ مَائِهَا كَحُكْمِ مَاءِ الْأَنْهَارِ وَهٰذَا الْقَوْلُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ كَانَ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ وَقَعَتْ فِي مَائِهِ نَجَاسَةٌ فَلَا يَنْجُسُ مَاؤُهُ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ أَوْ رِيحِهِ أَوْ يُعْلَمَ أَنَّهَا فِي الْمَاءِ الَّذِي يُؤْخَذُ مِنْهَا فَإِنْ عُلِمَ ذٰلِكَ كَانَ نَجِسًا وَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ ذٰلِكَ كَانَ طَاهِرًا **وَقَدْ** حُكِيَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ حَدَّثَنِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْوَاقِدِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ كَذٰلِكَ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ النَّجَاسَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَغَلَبَتْ عَلَى طَعْمِ مَائِهَا أَوْ رِيحِهِ أَوْ لَوْنِهِ أَنَّ مَاءَهَا قَدْ فَسَدَ وَلَيْسَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُلْقَى فِيهَا الْكِلَابُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ بِئْرًا لَوْ سَقَطَ فِيهَا مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لَكَانَ مُحَالًا أَنْ لَا يَتَغَيَّرَ رِيحُ مَائِهَا وَطَعْمُهُ هٰذَا مِمَّا يُعْقَلُ وَيُعْلَمُ فَلَمَّا كَانَ

کہا کہ پانی میں گر جانے والی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی جب تک وہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بو نہ بدل دے ان میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جو کچھ تم نے "بیر بضاعہ" کے سلسلے میں ذکر کیا اس میں تمہارے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیا تھا ایک قوم کہتی ہے کہ وہ باغوں کو جانے والے پانی کی گزرگاہ تھی اور اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کے پانی کا حکم وہی ہے جو نہر کے پانی کا حکم ہے ہم ہر اس جگہ کے بارے میں جو اس طرح کی ہو یہی بات کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو جب تک وہ اس کے ذائقے، رنگ یا بو پر غالب نہ آجائے پانی ناپاک نہ ہوگا یا معلوم ہو جائے کہ اس سے لیے جانے والے پانی میں نجاست کے اجزاء ہیں اگر معلوم ہو تو ناپاک ہوگا اور پتہ نہ چلے تو پاک رہے گا۔ بیر بضاعہ کے بارے میں ہم نے جو یہ بات ذکر کی ہے یہ واقدی سے منقول ہے ہم سے ابوجعفر احمد بن ابوعمران نے بیان کیا۔ انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی کے واسطہ سے واقدی سے نقل کیا کہ وہ (کنواں) ایسا ہی تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان (فقہاء کرام) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کنوئیں میں نجاست گر کر پانی کے ذائقے، بو یا رنگ پر غالب آجائے تو اس کا پانی ناپاک ہو جائے گا اور بیر بضاعہ کے سلسلہ میں یہ بات نہیں ہے وہاں تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر بضاعہ کے بارے میں پوچھا گیا اور عرض کیا گیا کہ اس میں کتے اور حیض کے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں اس سے بھی کم چیز گر جائے تو محال ہے کہ اس کے پانی کی بو اور ذائقہ نہ بدلے یہ معقول اور معلوم بات ہے اور جب یہ بات یوں ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس پانی کو جائز قرار دیا تو یہ بات سب کے نزدیک مسلم ہے کہ وہ

ذلك كذلك وقد أباح لهم النبي صلى الله عليه وسلم ماءها فأجمعوا أن ذلك لم يكن وقد داخل الماء التغيير من جهة من الجهات اللاتي ذكرنا استحال عندنا والله أعلم أن يكون سؤالهم النبي صلى الله عليه وسلم عن مائها وجوابه إياهم في ذلك بما أجابهم كان والنجاسة في البئر ولكنه والله أعلم كان بعد أن أخرجت النجاسة من البئر فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك هل تطهر بإخراج النجاسة منها فلا ينجس ماؤها الذي يطرأها بعد ذلك موضع مشكل لأن حيطان البئر لم تغسل وطينها لم يخرج فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم إن الماء لا ينجس يريد بذلك الماء الذي طرأ عليها بعد إخراج النجاسة منها لا أن الماء لا ينجس إذا خالطته النجاسة وقد رأيناه صلى الله عليه وسلم قال المؤمن لا ينجس.

٦ - حدثناه ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا ابن أبي عدي عن حميد ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن حميد عن بكر عن أبي رافع عن أبي هريرة قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فمد يده إلي فقبضت يدي عنه وقلت إني جنب فقال سبحان الله إن المسلم لا ينجس وقال عليه السلام في غير هذا الحديث إن الأرض لا تنجس.

٧ - حدثنا بذلك أبو بكرة بكار بن

غلاب نہیں ہوا تھا اور کبھی پانی کا داخلی حصہ ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے بدل جاتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو وہ جواب دینا جو آپ نے ارشاد فرمایا کنوئیں میں نجاست کی موجودگی کی صورت میں ہوا ہو سکتا ہے کہ یہ سوال، کنوئیں سے نجاست نکالنے کے بعد ہوا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ گویا انہوں نے پوچھا کہ کیا اس سے نجاست نکالی جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کا وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جو اب وہاں پڑے گا کیونکہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ ہی اس کا کیچڑ نکالا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے آپ کی مراد وہ پانی تھا جو نجاست نکالنے کے بعد وہاں پہنچے یہ بات نہیں کہ پانی میں نجاست مل جائے تب بھی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن ناپاک نہیں ہوتا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مجھے غسل کی حاجت تھی آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں جنبی ہوں آپ نے فرمایا "سبحان اللہ" "مومن ناپاک نہیں ہوتا" دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا "زمین ناپاک نہیں ہوتی۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

قتيبة البكراوي قال ثنا ابو داود قال حدثنا ابو عقيل الدورقي قال ثنا الحسن ان وفد ثقيف لما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرب لهم قبة في المسجد فقالوا يا رسول الله قوم انجاس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليس على الارض من انجاس الناس شيء انما انجاس الناس على انفسهم فلم يكن معنى قوله المسلم لا ينجس يريد بذلك ان بدنه لا ينجس وان اصابته النجاسة انما اراد انه لا ينجس لمعنى غير ذلك وكذلك قوله الارض لا تنجس ليس بذلك انها لا تنجس وان اصابتها النجاسة وكيف يكون ذلك وقد امر بالمكان الذي بال فيه الاعرابي من المسجد ان يصب عليه ذنوب من ماء

وفد ثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کروایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ناپاک لوگ ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کی ناپاکی کا زمین سے کچھ تعلق نہیں ان کی نجاست قلبی ہے۔

پس آپ کے ارشاد گرامی "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا جسم ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ اس سے ساتھ نجاست لگ جائے۔ آپ کی مراد کسی اور معنی کے اعتبار سے ناپاک نہ ہونا ہے اسی طرح آپکے ارشاد گرامی کہ زمین ناپاک نہیں ہوتی کا یہ مطلب نہیں کہ نجاست لگنے کے باوجود وہ ناپاک نہیں ہوتی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مسجد کی اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا جہاں ایک اعرابی نے پیشاب کیا تھا۔

۸۔ حدثنا بذلك ابو بكرة قال ثنا عمر بن يونس اليمامي قال ثنا عكرمة بن عمار قال ثنا اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة قال حدثني انس بن مالك قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا اذ جاء اعرابي فقام يبول في المسجد فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مه مه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فتركوه حتى بال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاه فقال له ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول والعذرة انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن قال عكرمة او كما قال رسول الله

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ ہم سرکار دو عالم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا صحابہ کرام نے فرمایا ٹھہر جا، ٹھہر جا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انھوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ ان مسجدوں کے لائق نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ نے ایک شخص کو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَرَوَى طَاوُسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَكَانِهِ أَنْ يُحْفَرَ.

١٠- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا.

١١- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَحُفِرَ مَكَانُهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ أَيْ أَنَّهَا لَا تَبْقَى نَجِسَةً إِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِي حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ لَيْسَ هُوَ عَلَى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ

دیا اور اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسی طرح ذکر کرتے تھے البتہ انھوں نے "یہ مساجد" آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم دیا۔

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت طاؤس سے یہ حدیث روایت کی۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر پانی کا ایک ڈول بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اس جگہ کو کھود دیا گیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے ارشاد گرامی "زمین ناپاک نہیں ہوتی" کا معنی یہ ہے کہ جب اس سے نجاست دور ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ وہاں نجاست موجود ہو تب بھی ناپاک نہیں ہوتی پس اسی طرح بیر بضاعہ کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، نجاست پائے جانے کے وقت سے

فِيهَا إِنَّمَا هُوَ عَلَى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَهٰذَا أَدَبُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

متعلق نہیں بلکہ یہ عدم نجاست کی حالت کے بارے میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیر بضاعہ کے بارے میں ارشاد کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی کا مطلب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر بہتر جانتا ہے ہم نے کسی دوسری حدیث میں دیکھا کہ آپ نے

۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى أَوْ نُهِيَ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ أَوْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا منع کیا یا منع کیا گیا کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو مُوسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اسے نوش کرے۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ حالت جنابت میں ہو راوی نے حضرت

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا اے ابوہریرہؓ وہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت عبدالرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس کے بعد اس سے غسل کرے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلْ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل کرے۔

٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ جُنُبٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس بواسطہ اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ اس میں جنبی غسل نہ کرے۔

---

٢١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّأَ فِيهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَصَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِي لَا يَجْرِي دُونَ الْمَاءِ الْجَارِي عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَصَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ النَّجَاسَةَ تَدَاخَلُ الْمَاءَ الَّذِي لَا يَجْرِي وَلَا تَدَاخَلُ الْمَاءَ الْجَارِيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى نَجَاسَةِ الْإِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِغَالِبٍ عَلَى رِيحِهِ وَلَا عَلَى لَوْنِهِ وَلَا عَلَى طَعْمِهِ فَتَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِي حَدِيثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِي ذٰلِكَ وَمَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَا تَتَضَادَّ فَهٰذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي إِذَا وَقَعَتْ فِيهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوا فِي ذٰلِكَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھڑے پانی کی تخصیص فرمائی جو جاری نہیں، جاری کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو الگ کر دیا کیونکہ نجاست اس پانی میں داخل ہوتی ہے جو جاری نہیں ہوتا، جاری پانی میں داخل نہیں ہوتی ۔۔۔۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بھی مروی ہے جو آپ نے کتے کے چاٹے ہوئے برتن کے دھونے کے بارے میں فرمایا ہم اسے کتاب ہی کسی دوسری جگہ عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ، یہ پانی اور برتن کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے حالانکہ یہ اس کے بو، رنگ اور ذائقے پر غالب نہیں ہوتا پس ان روایات کی تصحیح بھی اسی چیز کو واجب کرتی ہے جو ہم نے بیر بضاعہ سے متعلق حدیث کے ضمن میں بیان کیا تاکہ اس حدیث کا معنی ان آثار کے معنی سے متفق ہو جائے اور کوئی تضاد نہ ہو۔ یہ اس پانی کا حکم ہے جو جاری نہیں اور اس میں نجاست گر جائے اور یہ ان روایات کی تصحیح کے طریقے پر ہے۔ لیکن ایک قوم نے اس ضمن میں کچھ مقدار مقرر کرتے ہوئے کہا کہ جب پانی دو مٹکوں کی مقدار ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

خبثًا فقالوا إذا كان الماء مقدار قلتين لم يحمل خبثًا.

۲۲- **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا محمد بن نصر بن سابق الخولاني قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا أبو أسامة حماد بن أسامة عن الوليد بن كثير المخزومي عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيد الله بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الماء وما ينوبه من السباع فقال إذا بلغ الماء قلتين فليس يحمل الخبث.

ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی جب دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۳- **وكما** حدثنا الحسين بن نصر سمعت يزيد بن هارون قال أنا محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن الحياض التي بالبادية تصيب منها السباع فقال إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل خبثًا.

اور جیسا کہ حضرت عبیداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتے ہیں اور ان سے درندے پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۴- **حدثنا** محمد بن الحجاج ثنا علي بن معبد ثنا عباد بن عباد المهلبي عن محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت محمد بن جعفر بھی بواسطہ حضرت عبیداللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵- **وكما** حدثنا يزيد بن سنان بن يزيد البصري قال ثنا موسى بن إسمعيل قال أنا حماد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَقَامَ إِلَى بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَهٰذَا فِيهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں عاصم بن منذر نے انکو بتایا کہ ہم اپنے باغ میں یا عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت عبید اللہ باغ کے ایک کنواں کی طرف تشریف لے گئے اور اس سے وضو فرمایا حالانکہ اس میں مردار کا چمڑا پڑا ہوا تھا میں نے عرض کیا کیا ہم اس سے وضو کریں؟ حالانکہ اس میں یہ (چمڑا) ہے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۷ - وَكَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ هٰذَا الْمِقْدَارَ لَمْ يَضُرَّهُ مَا وَقَعَتْ فِيهِ مِنَ النَّجَاسَةِ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ۔

اور جیسا کہ یحییٰ ابن حسان نے حضرت حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا بلکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا (حدیث موقوف بیان کی) تو ان بزرگوں نے فرمایا جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں گرنے والی نجاست اس کو نقصان نہیں پہنچاتی مگر وہ جو اس کی بو، ذائقے اور رنگ پر غالب آجائے۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِي صَحَّحْنَاهَا أَنَّ هَاتَيْنِ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُبَيَّنْ لَنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا مِقْدَارُهُمَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارُهُمَا قُلَّتَيْنِ مِنْ قِلَالِ هَجَرَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ قُلَّتَيْنِ يُرِيدُ قُلَّةَ الرَّجُلِ وَهِيَ قَامَتُهُ فَيُرِيدُ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَيْ قَامَتَيْنِ لَمْ يَحْتَمِلْ نَجَسًا لِكَثْرَتِهِ وَلِأَنَّهُ يَكُونُ بِذٰلِكَ فِي مَعْنَى الْأَنْهَارِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا لیکن یہ دلیل خود ان کے خلاف ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ آثار و روایات میں مشکیزوں کی مقدار بیان نہیں کی گئی پس جائز ہے کہ ان کی مقدار مقام ہجر کے دو مشکوں کے برابر ہو، جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مرد کا قدم مراد ہو لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ جب پانی دو قدموں تک پہنچ جائے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہیں اٹھاتا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ نہروں کے پانی کے معنیٰ میں ہوگا۔

فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلٰى ظَاهِرِهِ وَالْقِلَالُ هِيَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوفَةِ

پس اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مشکوں سے حجاز کے معروف مٹکے مراد ہیں۔

قِيلَ لَكُمْ فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذَلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَالْحَدِيثُ عَلَى ظَاهِرِهِ. فَإِنْ قُلْتُمْ فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ ذَكَرَهُ فِي غَيْرِهِ.

٢٨ - فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيحِهِ.

قِيلَ لَكُمْ هَذَا مُنْقَطِعٌ وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّونَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهُ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ فَيَكُونُ ذَلِكَ عِنْدَهُ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلُ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرَّةِ فِيهِ عَامًّا لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهُ وَجُعِلَ عَلَى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِي ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَا فِي حَدِيثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَجْرِي وَلَا يُنْظَرُ فِي ذَلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى مِقْدَارِهِ حَتَّى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هَذَا الْبَابِ وَهَذَا الْمَعْنَى الَّذِي

تو تمہیں کہا جائے گا کہ اگر بقول تمہارے حدیث ظاہر پر محمول ہو تو چاہیے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اسے نجاست نقصان نہ پہنچائے، اگرچہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو بدل جائے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں فرمایا اور حدیث ظاہر پر محمول ہو گی، اگر تم کہو کہ اگرچہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں فرمایا لیکن دوسری حدیث میں اس کو بیان فرمایا۔

اور تم وہ حدیث ذکر کرو جسے ہم سے محمد بن حجاج نے بیان کیا وہ متعدد واسطوں سے حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کے رنگ، ذائقے اور بُو پر غالب آجائے۔

تو تمہیں کہا جائے گا یہ حدیث منقطع ہے اور تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہو اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد "قلتین" میں خاص قسم کے مٹکے مراد لیتے ہو تو دوسرے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پانی سے خاص قسم کا پانی مراد لے پس اس کے نزدیک یہ پہلی روایات کے معانی کے موافق ہو گا اور ان کے مخالف نہ ہو گا اور جب پہلی روایات کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور اس پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں جو برتن میں ہو اور اسے بلی نے چاٹا، عام ہیں، ان میں پانی کی مقدار کا ذکر نہیں ہے اور ان سے ہر وہ پانی مراد ہے جو جاری نہ ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث قلتین میں اس پانی کا ذکر ہے جو جاری ہو اور اس میں پانی کی مقدار کو نہیں دیکھا جائے گا جیسا کہ ان صورتوں میں سے جن کا ہم نے ذکر کیا مقدار کو نہیں دیکھا جاتا تاکہ اس باب میں مروی روایات میں اور ان آثار کے معنی میں جو تصحیح ہم نے بیان کی ہے تضاد نہ ہو

؎ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

صححنا عليه معاني هذه الآثار هو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله.

کا قول ہے۔ اس سلسلے میں ان (ائمہ کرام) سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہیں جو ان کے مذہب کے موافق ہیں۔

وقد روي في ذلك عمن تقدمهم ما يوافق مذهبهم.

۲۹ - فمما روي في ذلك ما حدثنا صالح ابن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا منصور عن عطاء أن حبشيا وقع في زمزم فمات فأمر ابن الزبير فنزح ماؤها فجعل الماء لا ينقطع فنظر فإذا عين تجري من قبل الحجر الأسود فقال ابن الزبير حسبكم.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا تو حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا پانی نکالا گیا لیکن پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ دیکھا تو حجر اسود کی طرف سے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں یہ کافی ہے۔

۳۰ - وما قد حدثنا حسين بن نصر ثنا الفريابي ثنا سفيان الحبر في جابر عن أبي الطفيل قال وقع غلام في زمزم فنزفت.

حضرت جابر، حضرت ابو الطفیل (رضی اللہ عنہما) سے نقل کرتے ہیں ایک لڑکا زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا تو سارا پانی نکالا گیا۔

۳۱ - وما قد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة عن عطاء بن السائب عن ميسرة أن عليا رضي الله تعالى عنه قال في بئر وقعت فيها فارة فماتت قال ينزح ماؤها.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک کنوئیں میں چوہا گر کر مر گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی نکالا جائے۔

۳۲ - وما قد حدثنا محمد بن حميد ابن هشام الرعيني قال ثنا علي بن معبد قال ثنا موسى بن أعين عن عطاء عن ميسرة وزاذان أن عليا قال إذا سقطت الفارة أو الدابة في البئر فانزحها حتى يغلبك الماء.

ایک دوسری سند کے ساتھ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے۔ تو اس (پانی) کو نکالو حتیٰ کہ پانی تم پر غالب آجائے۔

۳۳ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حماد عن أبي المهزم قال سألنا أبا هريرة عن الرجل يمر بالغدير أيبول فيه قال لا فإنه يمر به أخوه المسلم فيشرب منه ويتوضأ وإن كان جاريا فليبل فيه إن شاء.

حضرت ابو مہزم کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تالاب کے پاس سے گزرتا ہے کہ کیا وہ اس میں پیشاب کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ کبھی اس کے مسلمان بھائی گزرتے ہیں وہ اس سے پیتے اور وضو کرتے ہیں اور اگر وہ جاری ہو تو پیشاب کر سکتا ہے۔

۳۴ ۔ وما قد حدثنا محمد قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن محمد عن ابي هريرة مثله ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

---

۳۵ ۔ وما قد حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا سفيان عن زكريا عن الشعبي في الطير والسنور ونحوهما يقع في البئر قال ينزح منها اربعون دلوا ۔

حضرت زکریا نے امام شعبی سے پرندے، بلی اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں روایت کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گر پڑیں تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۶ ۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي ثنا سفيان عن زكريا عن الشعبي قال ينزح منها اربعون دلوا ۔

دوسری سند کے ساتھ بھی امام شعبی سے مروی ہے فرماتے ہیں اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

---

۳۷ ۔ وما قد حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم عن عبد الله بن سبرة الهمداني عن الشعبي قال يدلوا منها سبعين دلوا ۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اس سے ستر ڈول نکالیں۔

---

۳۸ ۔ وما قد حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال ثنا حفص بن غياث النخعي عن عبد الله بن سبرة الهمداني عن الشعبي قال سألناه عن الدجاجة تقع في البئر فتموت فيها قال ينزح منها سبعون دلوا ۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی فرماتے ہیں ہم نے حضرت شعبی سے اس مرغی کے بارے میں پوچھا جو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو فرمایا اس سے ستر ڈول (پانی) نکالے جائیں۔

---

۳۹ ۔ وما قد حدثنا صالح قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا مغيرة عن ابراهيم في البئر يقع فيها الجرذ او السنور فيموت قال يدلوا منها اربعين دلوا قال المغيرة حتى يتغير الماء ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس کنوئیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس میں بڑا چوہا یا بلی گر کر مر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

---

۴۰ ۔ وما قد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا ابو عوانة عن المغيرة عن ابراهيم في فارة وقعت في

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول کا

بئر قال ینزح منها قدر اربعین دلوا۔

۴۱۔ **وما قد** حدثنا حسین بن نصر قال ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن المغیرۃ عن ابراھیم فی البئر تقع فیها الفارۃ قال ینزح منها دلاء۔

۴۲۔ **وما قد** حدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمۃ عن حماد ابن ابی سلیمان انه قال فی دجاجة وقعت فی بئر فماتت قال ینزح منها قدر اربعین دلوا او خمسین ثم یتوضا منها۔

فهذا من روینا عنه من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وتابعیهم قد جعلوا میاه الآبار نجسة بوقوع النجاسات فیها ولم یراعوا کثرتها ولا قلتها وراعوا دوامها ورکودها وفرقوا بینها وبین ما یجری مما سواها فالی هذه الآثار مع ما تقدمها مما رویناه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ذهب اصحابنا فی النجاسات التی تقع فی الآبار ولم یجز لهم ان یخالفوها لانه لم یرو عن احد خلافها۔

فان قال قائل فانتم قد جعلتم ماء البئر نجسا بوقوع النجاسة فیها فکان ینبغی ان لا تطهر تلک البئر ابدا لان حیطانها قد تشربت ذلک الماء النجس واستکن فیها فکان ینبغی ان تطم۔

قیل له لم تر العادات جرت علی هذا قد فعل عبد الله بن الزبیر ما ذکرنا فی زمزم بحضرۃ اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکروا ذلک علیه ولا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے ٹھہرے رہنے کا اعتبار کیا اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیوار وں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے

أَنْكَرَهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَلَا رَأَى أَحَدٌ مِنْهُمْ طَمَّهَا وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي قَدْ نَجِسَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ أَنْ يُغْسَلَ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُكْسَرَ وَقَدْ شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ النَّجِسِ ثُمَّ لَمْ يُؤْمَرْ بِكَسْرِ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَكَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِطَمِّ تِلْكَ الْبِئْرِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِنَاءَ يُغْسَلُ فَلِمَ لَا كَانَتِ الْبِئْرُ كَذٰلِكَ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْبِئْرَ لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا لِأَنَّ مَا يُغْسَلُ بِهِ يَرْجِعُ فِيهَا وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاءِ الَّذِي يُهَرَاقُ مِنْهُ مَا يُغْسَلُ بِهِ فَلَمَّا كَانَتِ الْبِئْرُ مِمَّا لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا وَقَدْ ثَبَتَ طَهَارَتُهَا فِي حَالٍ مَا وَكَانَ كُلُّ مَنْ أَوْجَبَ نَجَاسَتَهَا بِوُقُوعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَقَدْ أَوْجَبَ طَهَارَتَهَا بِنَزْحِهَا وَإِنْ لَمْ يُنْزَحْ مَا فِيهَا مِنْ طِينٍ فَلَمَّا كَانَ بَقَاءُ طِينِهَا فِيهَا لَا يُوجِبُ نَجَاسَةَ مَا يَطْرَأُ فِيهَا مِنَ الْمَاءِ وَإِنْ كَانَ يَجْرِي عَلَى ذٰلِكَ الطِّينِ كَانَ إِذًا مَا بَيْنَ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَنْجُسَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوذًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ لَمَا طَهُرَتْ حَتَّى تُغْسَلَ حِيطَانُهَا وَيُخْرَجَ طِينُهَا وَيُحْفَرَ فَلَمَّا أَجْمَعُوا أَنَّ نَزْحَ طِينِهَا وَحَفْرَهَا غَيْرُ وَاجِبٍ كَانَ غَسْلُ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَكُونَ وَاجِبًا وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى.

اور کسی نے اس کو توڑنا اور بند کرنا ضروری نہ سمجھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دھونے کا حکم فرمایا جو کتے کے چاٹنے سے ناپاک ہوا اور آپ نے اسے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ ناپاک پانی جذب کیا پس جس طرح اس برتن کو توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اسی طرح اس کنویں کو بند کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں برتن دھویا جاتا ہے تو کنوئیں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ کنوئیں کو دھویا نہیں جا سکتا کیونکہ اس سے جو کچھ دھویا جائے گا وہ اسی میں لوٹ جائے گا۔ یہ برتن کی طرح نہیں کہ جس سے دھویا جائے اس کو بہا دیا جاتا ہے۔ پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہے جن کو دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت کسی نہ کسی صورت میں ثابت ہے کیونکہ جو شخص کنوئیں میں نجاست گرنے کے باعث اس کو ناپاک قرار دیتا ہے وہ پانی نکالنے کے ذریعے اس کا پاک ہونا ضروری خیال کرتا ہے اگرچہ اس کا کیچڑ نہ نکالا جائے پس جب اس کے کیچڑ کا باقی رہنا بعد میں آنے والے پانی کو ناپاک نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ اس کیچڑ پر چلے تو اس صورت میں دیواروں کا ناپاک نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر ظاہر کا اعتبار کرتے تو جب تک دیواریں نہ دھوئی جاتیں، کیچڑ نہ نکالا جاتا اور اسے کھودا نہ جاتا، کنواں پاک نہ ہوتا۔ پس جب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے کیچڑ کا نکالنا، اور کھودنا ضروری نہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ دیواروں کا دھونا واجب نہ ہو، یہ سب امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ٢ سُؤْرِ الْهِرِّ

۴۲ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ

باب ۲ بلی کے جھوٹے کا بیان

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا

انا عبد الله بن وهب ان مالكا حدثه عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن حميدة بنت عبيد بن رفاعة عن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءً فجاءت هرة فشربت منه فاصغى لها ابو قتادة الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت قلت نعم قال فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم او الطوافات۔

۴۴۔ حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا قيس بن الربيع عن كعب بن عبد الرحمن عن جده ابي قتادة قال رأيته يتوضأ فجاء الهر فاصغى له حتى شرب من الاناء فقلت يا ابتاه لم تفعل هذا فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفعله او قال هي من الطوافين عليكم۔

۴۵۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل ابن اسمعيل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا ابو الرجال عن امه عمرة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من الاناء الواحد وقد اصابت الهر منه قبل ذلك۔

۴۶۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا سفيان الثوري عن حارثة بن ابي الرجال ح وحدثنا ابو بشر عبد الملك بن مروان الرقي قال ثنا شجاع بن الوليد عن حارثة بن محمد عن عمرة عن عائشة عن

فرماتی ہیں کہ ان کے خسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔

حضرت کعب بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک بلی آئی آپ نے برتن اس کی طرف ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے (پانی) پیا میں نے عرض کیا ابا جان! آپ نے ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے یا فرمایا یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور اس سے پہلے بلی اس سے پی جاتی تھی۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْإِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَأْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ كَوْنَهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتَهَا الثِّيَابَ فَأَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْإِنَاءِ فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ أَمْ لَا وَإِنَّمَا الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ فِعْلُ أَبِي قَتَادَةَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِيْ يُحْتَجُّ بِهِ فِيْهِ وَيَحْتَمِلُ خِلَافَهُ وَقَدْ رَأَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِي حَدِيْثِ أَبِي قَتَادَةَ أَرَادَ بِهِ الْكَوْنَ فِي الْمَنَازِلِ لِلْمَصَالِحِ الْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِ سُؤْرِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے لیے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے سے وضو فرماتے۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر (طحاوی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کے ظاہر کو اپنایا ان کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس (بلی کے جوٹھے) کو مکروہ کہا ہے پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ اسحٰق بن عبد اللہ سے مالک کی روایت (حدیث ۴۴) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ وہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے، میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی مراد اس کا گھروں میں ہونا اور کپڑوں سے مَس کرنا ہو جہاں تک اس کے برتن میں منہ ڈالنے کا تعلق ہے تو اس میں نجاست کے واجب ہونے یا نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں، اس میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کا بھی احتمال ہے جس پر دلیل پیش کی گئی اور اس کے خلاف بھی احتمال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھروں میں ہونا مکروہ نہیں حالانکہ ان کا جھوٹا مکروہ (ناپاک) ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس سے اس کا شکار، حفاظت اور کھیتی باڑی کے لیے ہونا مراد ہو لیکن اس کے

هَلْ هُوَ مُكَرَّرٌ أَمْ لَا وَلٰكِنَّ الْآثَارَ الْأُخَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِبَاحَةُ سُؤْرِهَا فَنُرِيدُ أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَالِفُهَا فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ.

۴۸ - **فَإِذَا** أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْهِرُّ أَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قُرَّةُ شَكَّ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ فِيهِ خِلَافُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَقَدْ فَضَلَهَا هٰذَا الْحَدِيثُ بِصِحَّةِ إِسْنَادِهِ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ الْقَوْلَ بِهٰذَا أَوْلَى مِنَ الْقَوْلِ بِمَا خَالَفَهُ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ.

۴۹ - **مَا** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهَرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ.

قِيلَ لَهُ لَيْسَ فِي هٰذَا مَا يَجِبُ بِهِ فَسَادُ حَدِيثِ قُرَّةَ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ يُوقِفُهَا عَلَيْهِ فَإِذَا سُئِلَ عَنْهَا هَلْ هِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهَا وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ

جھوٹے پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ مکرر ہے یا نہیں، البتہ دوسری روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان کے مطابق اس کا جھوٹا مباح ہے پس ہم دیکھیں گے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے، پس ہم نے دیکھا کہ.....

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ مارے تو وہ دو یا (فرمایا) تین بار دھونے سے پاک ہوگا۔ قرہ (راوی) کو شک ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور پہلی روایات کے مفہوم کے خلاف ہے صحت اسناد کی وجہ سے اسے ان روایات پر ترجیح حاصل ہے اگر جہت اسناد کی رعایت ضروری ہے تو مخالف روایات کی نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ ہشام بن حسان نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرین سے غیر مرفوع روایت کی ہے اور اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو بار دھو لیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو حضرت قرہ کی روایت کا فساد واجب کرے، کیونکہ حضرت محمد بن سیرین بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اسے مرفوعاً روایت کرتے۔ اس بات پر (کہ وہ ایسا کرتے تھے) دلیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عیسیٰ فرماتے ہیں جب محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن يحيى بن عتيق عن محمد بن سيرين انه كان اذا حدث عن ابي هريرة فقيل له عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال كل حديث ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما كان يفعل ذلك لان ابا هريرة لم يكن يحدثهم الا عن النبي صلى الله عليه وسلم فاغناه ما اعلمهم من ذلك في حديث ابن ابي داود ان يرفع كل حديث يرويه لهم محمد عنه فثبت بذلك اتصال حديث ابي هريرة هذا مع ثبت قرة وضبطه واتقانه ثم قد روي ذلك ايضا عن ابي هريرة موقوفا من غير هذا الطريق ولكنه غير مرفوع.

٥٠ - **حدثنا** ربيع بن الجيزي قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال انا يحيى بن ايوب عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة قال يغسل الاناء من الهر كما يغسل من الكلب.

٥١ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال انا يحيى بن ايوب عن خير بن نعيم عن ابي الزبير عن ابي صالح عن ابي هريرة مثله.

وقد روي ذلك عن جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتابعيهم

٥٢ - **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا ابو بكر الحنفي قال ثنا عبد الله بن نافع مولى ابن عمر عن ابيه عن ابن عمر انه كان لا يتوضأ بفضل الكلب والهر وما سوى

سے روایت کرتے تو پوچھا جاتا کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو فرماتے حضرت ابوہریرہ کی تمام روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ہر حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے پس حضرت محمد بن سیرین کو اس چیز نے جس کا انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت میں ذکر کیا، ہر اس حدیث کے رفع سے بے نیاز کر دیا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے۔ اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا متصل ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قرہ (حضرت محمد بن سیرین کے شاگرد) حافظ، ضابط اور مضبوط راوی ہیں۔ پھر یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ موقوفاً (غیر مرفوع) مروی ہے۔

حضرت ابو صالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا بلی (کے چاٹنے) سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح کتے (کے چاٹنے) سے دھویا جاتا ہے۔

حضرت ابو زبیر بواسطہ ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے اور بلی کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہے اس میں کوئی

ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ۔

حرج نہیں۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَوَضَّؤُا مِنْ سُؤْرِ حِمَارٍ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا گدھے، کتے بلی کے جھوٹے سے وضو نہ کرو۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب بلی، برتن میں منہ مارے تو اسے دو یا تین بار دھو لو۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَحَدُهُمَا يَغْسِلُهٗ مَرَّةً وَقَالَ الْاٰخَرُ يَغْسِلُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ مارنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے فرمایا اسے ایک بار دھوئے اور دوسرے نے فرمایا دو مرتبہ دھوئے۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُوْلَانِ اغْسِلِ الْاِنَاءَ ثَلٰثًا يَعْنِيْ مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلی کے جھوٹے سے برتن کو تین بار دھوؤ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِرٍّ وَلَغَ فِيْ اِنَاءٍ اَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً۔

حضرت ابو حرہ، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے اس بلی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے برتن میں منہ ڈالا یا اس سے پیا فرماتے ہیں اسے بہا دیا جائے اور برتن کو ایک بار دھو لیا جائے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ سَاَلَ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ عَمَّا لَا يُتَوَضَّاُ بِفَضْلِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ الْخِنْزِيْرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ۔

حضرت یحیٰی بن ایوب فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جن کے جھوٹے سے وضو نہیں کیا جاتا تو فرمایا خنزیر، کتا اور بلی۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْقَوْلُ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَأْكُوْلٌ وَهُوَ لَحْمُ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَأْكُوْلٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ اٰدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ وَمِنَ اللُّحْمَانِ أَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نُهِيَ عَنْ أَكْلِهٖ وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ أَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ وَمَا أَشْبَهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ مَمْنُوْعًا مِنْ أَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ وَكَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَاسِّ اللُّحْمَانِ الثَّلٰثَةِ الْأُوَلِ حُكْمَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

بَابُ ۳ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

اور جب ہم نے اس مسئلہ کو نظر صحیح کے ساتھ دیکھا تو یہ مزید مضبوط ہو گیا وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں گوشت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے یہ اونٹ، گائے، اور بکری کا گوشت ہے ان تمام کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

دوسرا وہ گوشت ہے جو پاک ہے لیکن کھایا نہیں جاتا وہ انسان کا گوشت ہے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

تیسرا وہ گوشت ہے جو حرام ہے یہ خنزیر اور کُتّے کا گوشت ہے ان چیزوں کا جھوٹا بھی حرام ہے کیونکہ اس نے حرام گوشت کو چھوا۔ پس ان تین قسم کے گوشت سے جو چیز مس کرے گی تو طہارت اور حرمت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہوگا جو گوشت کا ہے۔

ایک گوشت وہ بھی ہے جس کے کھانے سے روکا گیا ہے وہ گھریلو گدھوں اور درندوں کا گوشت ہے جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتے ہیں بلی اور اس جیسے دوسرے جانور بھی اس میں داخل ہیں ان کا گوشت سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام قرار دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا لہٰذا ان کے جھوٹے کا حکم بھی ہوگا جو ان کے گوشت کا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کے ساتھ لگا تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جس طرح پہلے تین قسم کے گوشت سے مس کرنے والی چیز کا حکم گوشت کے حکم جیسا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳: کُتّے کے جھوٹے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ مارے تو اس کو سات بار دھوؤ۔

٦٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٦٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُولَاهَا أَوِ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ شَكَّ سَعِيدٌ.

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ حَتَّى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان میں سے پہلی بار مٹی سے دھوئیں۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عبدالوہاب بن عطاء فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں پوچھا گیا جو برتن میں منہ ڈالتا ہے تو انھوں نے ہمیں قتادہ سے خبر دی انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کیا البتہ یہ فرمایا کہ پہلی یا ساتویں بار مٹی سے دھوئیں اس میں حضرت سعید کو شک ہے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس اثر کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ پاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے سات بار دھولیا جائے پہلی بار مٹی سے دھوئیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح دیگر نجاستوں سے دھوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ رسول اکرم

حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی بہالے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

حضرت ابوصالح اور ابورزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

إسمعيل عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قام من النوم أفرغ على يديه ثلثا.

قالوا فلما روي هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطهارة من البول لأنهم كانوا يتغوطون ويبولون ولا يستنجون بالماء فأمرهم بذلك إذا قاموا من نومهم لأنهم لا يدرون أين باتت أيديهم من أبدانهم وقد يجوز أن تكون كانت في موضع قد مسحوه من البول أو الغائط فيعرقون فتتنجس بذلك أيديهم فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم بغسلها ثلثا وكان ذلك طهارة لها من الغائط أو البول إن كان أصابهما فلما كان ذلك يطهر من البول والغائط وهما أغلظ النجاسات كان أحرى أن يطهر بما هو دون ذلك من النجاسات **وقد** دل على ما ذكرنا من هذا ما قد روي عن أبي هريرة من قوله بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۷۰ - **كما قال** حدثنا إسمعيل بن إسحق قال ثنا أبو نعيم قال ثنا عبد السلام بن حرب عن عبد الملك عن عطاء عن أبي هريرة في الإناء يلغ فيه الكلب أو الهر قال يغسل ثلث مرار.

فلما كان أبو هريرة قد رأى أن الثلث يطهر الإناء من ولوغ الكلب فيه **وقد** روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ما ذكرنا ثبت بذلك نسخ السبع لأنا نحسن الظن به فلا نتوهم عليه أنه يترك ما سمعه من النبي صلى الله عليه و

علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں یہ بات مروی ہے کیونکہ وہ (صحابہ کرام) قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے لیکن استنجا نہیں کرتے تھے تو آپ نے اس بات کا حکم فرمایا جب وہ نیند سے بیدار ہوں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رات کو ان کے ہاتھ بدن کے کس حصے پر لگے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب اور قضائے حاجت پونچھنے کی جگہ لگے ہوں پس پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھ ناپاک ہو جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا اور یہ پیشاب یا پاخانے سے طہارت ہے اگر وہ ہاتھوں کو پہنچے حالانکہ یہ سب سے غلیظ نجاستیں ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کی نجاستیں بھی پاک ہو جائیں۔

اور اس بات پر جو ہم نے ذکر کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے مروی ہے۔ حضرت عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس برتن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جس میں کتے یا بلی نے منہ مالا کہ اسے تین بار دھویا جائے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خیال میں تین بار دھونا اس برتن کو پاک کر دیتا ہے جس میں کتے نے منہ مارا اور انہوں نے اسی سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے سات بار دھونے کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کرتے کہ انہوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سلم إلا إلى مثله وإن سقطت عدالته فلم يقبل قوله ولا روايته ولو وجب أن نعمل بما روينا في السبع ولا نجعل منسوخا لكان ما روى عبد الله بن المغفل في ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم أولى مما روى أبو هريرة لأنه زاد عليه.

٧١ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر ووهب بن جرير قالا ثنا شعبة عن أبي التياح عن مطرف بن عبد الله عن عبد الله بن المغفل أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بقتل الكلاب ثم قال ما لي وللكلاب ثم قال إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات وعفروا الثامنة بالتراب.

٧٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة فذكر مثله.

فهذا عبد الله بن المغفل قد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه يغسل سبعا ويعفر الثامنة بالتراب وقد زاد على أبي هريرة والزائد أولى من الناقص فكان ينبغي لهذا المخالف لنا أن يقول لا يطهر الإناء حتى يغسل ثماني مرات السابعة بالتراب والثامنة كذلك ليأخذ بالحديثين جميعا فإن ترك حديث عبد الله بن المغفل فقد لزمه ما ألزم خصمه في تركه السبع التي ذكرنا وإلا فقد بينا أن أغلظ النجاسات يطهر منها غسل الإناء ثلاث مرات فما دونها أحرى أن يطهره ذلك أيضا ولقد قال الحسن في ذلك بما روى عبد الله بن المغفل.

سنا اس کی مثل پر عمل کیے بغیر اسے چھوڑ دیا ہو ورنہ ان کی عدالت ختم ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قبول نہیں کی جائیگی اگر اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو ہم نے سات (بار دھونے) کے بارے میں روایت کیا اور اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس پر عمل کرنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کی نسبت زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں کچھ اضافہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا واسطہ، پھر فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کتا منہ مارے تو اس برتن کو سات بار دھولو اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔

حضرت وہب، حضرت شعبہ (رضی اللہ عنہما) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کیا جائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ کرتے ہیں اور زائد ناقص سے اولیٰ ہوتا ہے ہمارے اس مخالف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ برتن کو جب تک آٹھ بار نہ دھویا جائے پاک نہیں ہوتا ساتویں بار مٹی سے اور آٹھویں بار بھی اسی طرح تاکہ دونوں حدیثوں پر بیک وقت عمل ہو جائے اگر وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت چھوڑے گا تو اس پر وہی بات لازم آئیگی جو سات بار دھونے کے ترک کے سلسلے میں مخالف نے اس پر لازم قرار دی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ورنہ ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاست سے (ناپاک ہونے والا) برتن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو جو اس سے کم ناپاک ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں وہی قول ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامُ فِيْهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِي بَابِ سُؤْرِ الْهِرِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوْا إِنَّمَا ذٰلِكَ تَعَبُّدٌ تَعَبَّدَنَا بِهِ فِي الْآنِيَةِ خَاصَّةً فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخَبَثَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَلَكَانَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ أَكْثَرُ سَوَاءً فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وُلُوْغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

بَابُ سُؤْرِ بَنِيْ اٰدَمَ

۴۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ

حضرت حسن فرماتے ہیں جب کتا برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھوئیں اور آٹھویں بار مٹی سے دھوئیں۔

اس مسئلے میں مزید بحث کے سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو ہم نے بلی کے جھوٹے کے بیان میں مختلف قسم کے گوشتوں کا حکم بتاتے ہوئے بیان کیا۔ کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے سلسلے میں ایک قوم کا خیال ہے کہ پانی پاک ہے اور برتن کو سات بار دھویا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض عبادت ہے تو برتن کے سلسلے میں تعمیل حکم کرتے ہیں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندوں کی آمد و رفت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ دو قلوں سے کم ہو تو نجاست کو اٹھاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو قلتین کے ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس صورت میں اس سے کم یا زیادہ دونوں برابر ہوتے جب دو قلوں کا ذکر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ان دو قلوں کا حکم ان سے کم (پانی) کے حکم کے خلاف ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ کتے کا پانی میں منہ مارنا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

باب۴: انسان کا جھوٹا

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں اکٹھے شروع

بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيْعًا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْاَةِ لَا يَدْرِيْ اَبُوْ حَاجِبٍ اَيُّهُمَا قَالَ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ ابْنِ عَاصِمٍ اَبُوْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْاَةِ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَكَرِهُوْا اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوْ تَتَوَضَّاَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِهٰذَا كُلِّهٖ وَكَانَ مِمَّا [illegible] بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۸۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْمَرْاَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ

ہوں۔

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں چار سال رہنے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے فرمایا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ (آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا)

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے ابو حاجب سے سنا وہ حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے یا جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے منع فرمایا حضرت ابو حاجب کو معلوم نہیں کہ آپ نے (دو باتوں میں سے) کونسی بات فرمائی۔

حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جھوٹے سے منع فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپنایا ہے (پس ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ان کے دلائل میں سے یہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے

مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد نے حضرت عاصم سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکر بن حفص بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت منصور بن عبدالرحمن اپنی والدہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت زینب، اپنی والدہ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

بتایا کہ وہ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ناعم ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ ہم اپنے ہاتھوں پہ پانی ڈال کر ان کو پاک کرتے، پھر اوپر پانی بہاتے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلَى مَا يَقُولُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا وَإِنَّمَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہمارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ دونوں اکٹھے غسل فرماتے ہوں

التنازع بين الناس إذا ابتدأ أحدهما قبل الآخر فنظرنا في ذلك.

تو اس بارے میں ہے کہ جب ایک شخص دوسرے سے پہلے ابتداء کرے پس اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا۔ ۔ ۔ ۔

۹۱۔ **فاذا** علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا عبد الوهاب عن أسامة بن زيد عن سالم عن أم صبية الجهنية قال وزعم أنها قد أدركت وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء من إناء واحد.

حضرت سالم، حضرت ام حبیبہ جہنیہ (رضی اللہ عنہا) سے جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی، سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتے تھے۔

۹۲۔ **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني أسامة عن سالم ابن النعمان عن أم صبية الجهنية مثله **ففي** هذا دليل على أن أحدهما قد كان يأخذ من الماء بعد صاحبه.

حضرت اسامہ، حضرت سالم بن نعمان کے واسطہ سے حضرت ام حبیبہ جہنیہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے۔

۹۳۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا أبان بن سمعة عن عكرمة عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد يبدأ قبلي **ففي** هذا دليل على أن سور الرجل جائز للمرأة التطهير به.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ مجھ سے پہلے آغاز فرماتے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے بچے ہوئے سے عورت کا پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

۹۴۔ **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد تختلف فيه أيدينا من الجنابة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ یکے بعد دیگرے داخل ہو جاتے۔

۹۵۔ **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا أفلح

حضرت افلح نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا افلح فذكر مثله باسناده.

۹۶۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كنت اتنازع انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من اناء واحد من الجنابة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔

۹۷۔ حدثنا سليمن بن شعيب الكيساني قال ثنا الخصيب قال ثنا همام عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة انها والنبي صلى الله عليه وسلم كانا يغتسلان من اناء واحد يغترف قبلها وتغترف قبله۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے حضور علیہ السلام ام المومنین سے پہلے چلو بھرتے اور وہ آپ سے پہلے چلو بھرتیں۔

۹۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن مبارك بن فضالة عن امه عن معاذة عن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد فاقول ابق لي ابق لي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے میں کہتی میرے لیے بھی چھوڑیئے میرے لیے بھی چھوڑیئے۔

۹۹۔ حدثنا محمد بن العباس بن الربيع اللؤلؤي قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا المبارك فذكر باسناده مثله۔

حضرت اسد بن موسیٰ کہتے ہیں ہم سے حضرت مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کی۔

۱۰۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن يزيد الرشك عن معاذة عن عائشة مثله۔

حضرت یزید الرشک حضرت معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفيان عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اغتسلت من جنابة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ فقالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے جنابت کا غسل فرمایا پھر آپ نے تشریف لا کر وضو فرمایا، ام المومنین نے عرض کیا کہ میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے، تو فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز

لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

فَقَدْ رُوِّينَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ تَطَهُّرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهِ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رُوِّينَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظَرُ هٰهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ مَعْنًى صَحِيحًا فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ إِذَا أَخَذَا بِأَيْدِيهِمَا الْمَاءَ مَعًا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَرَأَيْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا إِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يُتَوَضَّأَ مِنْهُ أَوْ مَعَ التَّوَضِّي مِنْهُ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَاءٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ وُضُوءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مَعَ صَاحِبِهِ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ عَلَيْهِ كَانَ وُضُوءُهُ بَعْدَهُ مِنْ سُؤْرِهِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفَرِيقُ الْآخَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

۱۰۲ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَبَاحَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۱۰۳ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ

ناپاک نہیں کرتی۔

ہم نے ان آثار و روایات میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا دوسرے کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا روایت کیا ہے اور یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں روایت کی ہیں۔ پس ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کے ذریعے متضاد معنوں میں سے صحیح مفہوم نکال سکیں چنانچہ ہم نے متفق علیہ ضابطہ یہ پایا کہ مرد اور عورت جب دونوں بیک وقت اپنے ہاتھ برتن میں ڈالیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی نجاست وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرتے وقت پانی میں گر جائے تو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔ پس جب یہ بات یوں ہے اور مرد اور عورت دونوں کے اکٹھے وضو کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد جھوٹے سے وضو کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پس اس سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوگیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس آدمی کا وضو (جائز) نہیں جس نے اس میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

رباح بن عبد الرحمن بن ابو سفیان اپنی

المقدمي قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال حدثني سليمان بن بلال عن أبي ثفال المري قال سمعت رباح بن عبد الرحمن بن أبي سفيان يقول حدثتني جدتي أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك.

١٠٤ - حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا الدراوردي عن ابن حرملة عن أبي ثفال المري عن رباح بن عبد الرحمن العامري عن ابن ثوبان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

الكلام في ذلك

فذهب قوم إلى أن من لم يسم على وضوء الصلاة فلا يجزيه وضوءه **واحتجوا** في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا من لم يسم على وضوءه فقد أساء وقد طهر بوضوءه ذلك **واحتجوا** في ذلك

١٠٥ - **بما حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن حضين أبي ساسان عن المهاجر بن قنفذ أنه سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتوضأ فلم يرد عليه فلما فرغ من وضوءه قال إنه لم يمنعني أن أرد عليك إلا أني كرهت أن أذكر الله إلا على طهارة.

ففي هذا الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كره أن يذكر الله إلا على طهارة ورد السلام بعد الوضوء الذي صار

راوی سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

حضرت رباح بن عبد الرحمٰن عامری، بواسطہ ابن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تحقیق مسئلہ

پس ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ جو شخص نماز کے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے گناہ کیا لیکن اس وضو کے ذریعے اسے طہارت حاصل ہوگئی انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہ کیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند فرمایا اور وضو کے ذریعے طہارت حاصل کرنے [illegible]

بِهِ مُتَطَهِّرًا فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ قَدْ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ وَكَانَ قَوْلُهُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ يَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ لَا وُضُوْءَ لَهُ أَيْ لَا وُضُوْءَ لَهُ مُتَكَامِلًا فِي الثَّوَابِ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ خَارِجٍ مِنْ حَدِّ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمِسْكِيْنِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَ دَرَجَتِهِ فِي الْمَسْكَنَةِ دَرَجَةٌ۔

١٠٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ قَالَ الَّذِيْ يَسْتَحْيِيْ أَنْ يَسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُعْطٰى۔

١٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

١٠٨ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ

جواب دیا اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے پہلے وضو فرمایا۔

اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوگا کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے جسے پہلے قول کے قائلین نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ثواب کے اعتبار سے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا جیسے آپ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے دے کر ٹال دیا جائے آپ کی مراد یہ نہیں کہ ایسا شخص مسکین نہیں اور وہ محتاجی کی حد سے خارج ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ سے محروم ہو جائے بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ محتاجی میں اس درجہ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کے بعد محتاجی کا درجہ باقی نہ رہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو چکر لگائے اور ایک یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے ذریعے اسے واپس کر دیا جائے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا مسکین جسے مانگنے سے حیا آئے اور اس کے پاس اتنا بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ (مانگنے سے) بے نیاز ہو جائے اور وہ لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے۔

حضرت سفیان نے حضرت ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اعرج بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۱۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَبِيتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ.

حضرت ابوالزناد، اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي الْبُخْلِ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَبِيتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ إِلَى جَنْبِهِ جَائِعٌ.

حضرت عبداللہ بن مساور یا ابن ابی المساور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخل کے بارے میں جھڑکتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گذارے اور اس کے پڑوس میں پڑوسی بھوکا ہو۔

فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ إِيمَانًا أَخْرَجَ بِتَرْكِهِ إِيَّاهُ إِلَى الْكُفْرِ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي أَعْلَى مَرَاتِبِ الْإِيمَانِ وَأَشْبَاهٌ لِهٰذَا كَثِيرَةٌ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْحَدَثِ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوءًا كَامِلًا فِي أَسْبَابِ الْوُضُوءِ الَّذِي يُوجِبُ الثَّوَابَ.

اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ وہ اس (پڑوسی کی مدد) کو ترک کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور کفر میں چلا گیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں اس کی کئی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص باوضو نہیں ہوا اور حدث سے نہیں نکلا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا وضو کامل نہیں ہوا جو حصول ثواب کا ایک سبب ہے۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنَ الْمَعَانِي مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يُقْطَعُ بِهَا لِأَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ عَلَى الْآخَرِ وَجَبَ أَنْ يُجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِي حَدِيثِ الْمُهَاجِرِ حَتَّى لَا يَتَضَادَّانِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُضُوءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ إِلَى الطَّهَارَةِ.

پس جب اس حدیث میں ان معانی کا احتمال بھی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں ایسی دلالت نہیں جس سے ایک تاویل کو دوسرے مقابلے میں قطعیت حاصل ہو جائے تو واجب ہے کہ اس کا معنی حدیث مہاجر کے معانی کے موافق کیا جائے تاکہ دونوں میں تضاد نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ پڑھے بغیر وضو سے بھی وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔

وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا رأينا أشياء لا يدخل فيها إلا بكلام منها العقود التي يعقدها بعض الناس لبعض من المبايعات والإجارات والمناكحات والخلع وما أشبه ذلك فكانت تلك الأشياء لا تجب إلا بأقوال وكانت الأقوال منها إيجاب لأنه يقول قد بعتك قد زوجتك قد خلعتك فتلك أقوال فيها ذكر العقود وأشياء تدخل فيها بأقوال وهي الصلوة والحج فتدخل في الصلوة بالتكبير وفي الحج بالتلبية فكان التكبير في الصلوة والتلبية في الحج ركنا من أركانها **ثم** رجعنا إلى التسمية في الوضوء هل تشبه شيئا من ذلك فرأيناها غير مذكور فيها إيجاب شيء كما كان في النكاح والبيوع فخرجت التسمية لذلك من حكم ما وصفنا ولم تكن التسمية أيضا ركنا من أركان الوضوء كما كان التكبير ركنا من أركان الصلوة وكما كانت التلبية ركنا من أركان الحج فخرج أيضا بذلك حكمها من حكم التكبير والتلبية فبطل بذلك قول من قال إنه لا بد منها في الوضوء كما لا بد من تلك الأشياء فيما يعمل فيه.

فإن قال قائل فإنا قد رأينا الذبيحة لا بد من التسمية عندها ومن ترك ذلك متعمدا لم تؤكل ذبيحته فالتسمية أيضا على الوضوء كذلك.

قيل له ما ثبت في حكم النظر أن من ترك التسمية على الذبيحة متعمدا أنها

غور و فکر کے طریقے پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کچھ چیزیں کلام کے بغیر ادا نہیں ہوتیں ان میں سے وہ عقود ہیں جو لوگوں کے درمیان خرید و فروخت اجارے نکاح خلع اور اس جیسی دوسری باتوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں. یہ امور بات کیے بغیر واجب نہیں ہوتے اور ان میں گفتگو بھی واجب کرنے والی ہے کیونکہ آدمی کہتا ہے میں نے تجھ پر بیچا، میں نے تجھ سے نکاح کیا، میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں جن میں عقود کا ذکر ہے البتہ امور ان کے علاوہ ہیں جو اقوال کے ذریعے داخل ہیں اور یہ نماز ہے کہ اس میں تکبیر کے ذریعے اور حج میں تلبیہ کے ذریعے داخل ہوتے ہیں. پس نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ان کے ارکان میں سے ہیں.

پھر ہم وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں کیا وہ ان میں سے کسی کے مشابہ ہے تو ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی چیز کو واجب کرنے کا ذکر نہیں جیسا کہ نکاح اور خرید و فروخت میں ہے پس بسم اللہ اس چیز کے حکم سے نکل گئی جس کا حکم ہم نے ذکر کیا اور بسم اللہ ارکان وضو میں سے نہیں جیسا کہ تکبیر نماز کا ایک رکن ہے اور تلبیہ حج کا ایک رکن ہے اسی طرح اس کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی الگ ہو گیا. لہٰذا اس شخص کا قول باطل ہو گیا، جو کہتا ہے کہ وضو میں بسم اللہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح یہ چیزیں متعلقہ عبادات میں ضروری ہیں.

سوال: اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بوقت ذبح ضروری ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا. پس وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھی اسی طرح ضروری ہے.

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ غور و فکر کے بعد جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ذبیحہ

لا تؤكل فقد تنازع الناس في ذلك فقال بعضهم تؤكل وقال بعضهم لا تؤكل فأما من قال تؤكل فقد كفينا البيان لقوله وأما من قال لا تؤكل فإنه يقول إن تركها ناسيا تؤكل وسواء عنده كان الذابح مسلما أو كافرا بعد أن يكون كتابيا فجعلت التسمية ههنا في قول من أوجبها في الذبيحة إنما هي لبيان الملة فإذا سمى الذابح صارت ذبيحته من ذبائح الملة المأكول ذبيحتها وإذا لم يسم جعلت من ذبائح الملل التي لا تؤكل ذبائحها والتسمية على الوضوء ليس للملة إنما هي مجعولة لذكر على سبب من أسباب الصلاة فرأينا من أسباب الصلاة الوضوء وستر العورة فكان من ستر عورته لا بتسمية لم يضره ذلك فالنظر على ذلك أن يكون من تطهر أيضا لا بتسمية لم يضره ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

باب الوضوء للصلاة مرة مرة وثلاثا ثلاثا

۱۱۲ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا زائدة بن قدامة قال ثنا علقمة بن خالد أو خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي رضي الله تعالى عنه أنه توضأ ثلاثا ثلاثا ثم قال هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۱۳ - حدثنا حسين قال ثنا الفريابي

پر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے اس کے ذبیحہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کھایا جائے بعض کہتے ہیں نہ کھایا جائے جو لوگ کہتے ہیں کھایا جائے ان کے قول پر ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص کہتا ہے نہ کھایا جائے وہ کہتا ہے اگر بھول کر چھوڑا تو کھایا جائے اس کے نزدیک برابر ہے ذبح کرنے والا مسلمان یا کافر، لیکن کافر ہو تو اہل کتاب سے ہو پس یہاں اس شخص کے قول کے مطابق جو اسے ذبیحہ پر واجب قرار دیتا ہے یہ بیان ملت کے لیے ہے جب ذبح کرنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا کسی ملت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ یہ اسباب نماز سے زائد محض ذکر الٰہی کے لیے ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ وضو کرنا اور شرمگاہ کو چھپانا نماز کے اسباب و شرائط میں سے ہیں تو جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر شرمگاہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر طہارت حاصل کرے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶: نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

حضرت الاحب و داعی حضرت علی کرم اللہ

قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

وحیہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ تَوَضَّآ ثَلٰثًا وَقَالَا هٰكَذَا كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کرتے تھے۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّورِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں ہمیں ابن ثوبان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۱۱۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُبَيْعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو فرمایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کو تین تین بار دھو کر وضو فرمایا اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک ایک بار دھو کر وضو فرمایا۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک بار (اعضاء کو دھونے کے ساتھ) وضو فرمایا۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

۱۱۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بار وضو کرنے کے بارے میں نہ بتاؤں یا فرمایا آپ نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

۱۲۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً ،

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

۱۲۱ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حسن بن عمارہ سے اور انھوں نے ابو نجیح سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَأَيْتُهُ غَسَلَ مَرَّةً مَرَّةً .

حضرت عبیداللہ بن رافع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین بار وضو کیا اور ایک ایک بار غسل کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ وُضُوئِهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ ،

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو فرمایا لہٰذا جو کچھ آپ سے تین تین بار کے بارے میں مروی ہے وہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں۔

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ

١٢٣ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ ابْنُ أَبِيْ عُقَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ مَآءً فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهٖ إِلٰى مُؤَخَّرِ الرَّأْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلٰى مُقَدَّمِهٖ. قَالَ مَالِكٌ هٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَأَعَمُّهُ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ.

١٢٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِيْ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ.

١٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

١٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهٗ أَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ

باب: وضو میں سر کے مسح کی فرضیت

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وضو کرتے ہوئے دست مبارک میں پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر ہاتھ کو سر کی پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف لائے۔

امام مالک فرماتے ہیں مسح کے سلسلے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔

حضرت طلحہ بن مصرف اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا حتیٰ کہ گردن کے سامنے گدی تک لے گئے۔

حضرت عبدالوارث بن سعید حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل مجلس) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بتایا، جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا پھر ان کو گدی (پیچھے) لے گئے حتیٰ کہ گدی تک پہنچ گئے پھر انہیں واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز فرمایا تھا۔

مِنْهُ بَدَأَ.

اَلْكَلَامُ فِیْ ذٰلِكَ

فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ مَسْحَ الرَّاْسِ كُلِّهٖ وَاجِبٌ فِیْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ لَا يُجْزِئُ تَرْكُ شَیْءٍ مِنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِیْ فِیْ اٰثَارِكُمْ هٰذِهٖ اِنَّمَا هُوَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ كُلَّهٗ فِیْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ فَهٰكَذَا نَاْمُرُ الْمُتَوَضِّئَ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ فِیْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهٖ عَلَيْهِ فَرْضًا وَلَيْسَ فِیْ فِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِاَنَّهٗ فَرْضٌ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا لَا اَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ وَلٰكِنْ مِنْهُ فَرْضٌ وَمِنْهُ فَضْلٌ.

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاٰثَارِ، الدَّالَّةِ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِی الْفَرْضِ فِیْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَنَّهٗ عَلٰى بَعْضِهٖ.

١٢٧- مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِیِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ.

١٢٨- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

تحقیق مسئلہ

بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے اس سے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں، انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ان روایات میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو فرماتے ہوئے سارے سر کا مسح فرمایا۔ ہم بھی وضو کرنے والے کو یہی کہتے ہیں کہ وہ نماز کے وضو میں ایسا ہی کرے۔ لیکن ہم پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ نے پورے سر کا مسح اس لیے کیا کہ وہ فرض ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین بار وضو فرمایا لیکن اسلیئے نہیں کہ تین تین بار دھونا فرض ہے اس سے کم جائز نہیں بلکہ اسلیئے کہ اس سے کچھ (ایک بار دھونا) فرض ہے اور تین بار دھونا باعث فضیلت ہے۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات بھی مروی جن سے ان (دوسرے گروہ) کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح فرض ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کے سر پر عمامہ مبارک تھا۔ آپ نے اس پر اور پیشانی پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَفَعَهُ إِلَيْهِ، قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهِ وَقَدْ ذَكَرَ النَّاصِيَةَ بِشَيْءٍ۔

مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اپنے عمامہ مبارک اور کسی قدر پیشانی پر مسح فرمایا۔

فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ وَظُهُورُ النَّاصِيَةِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهُ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا وَقَدْ غُيِّبَتِ الرِّجْلَانِ فِيهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا لَمَا أَجْزَاهُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلٰى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجُعِلَ حُكْمُ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَا مِنْهُمَا فَلَمَّا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لَمَّا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُونَ حُكْمُهُ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ إِذَا غُيِّبَتْ بَعْضُهَا فِي الْخُفَّيْنِ حُكْمًا وَاحِدًا فَلَمَّا اكْتَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ بِمَسْحِ النَّاصِيَةِ عَلٰى مَسْحِ مَا بَقِيَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْفَرْضَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ وَأَنَّ مَا فَعَلَهُ فِيمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِيَةَ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَانَ دَلِيلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ هٰذِهِ

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی ہے پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ باقی سر کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے ظاہر کا حکم ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو وہ موزوں پر مسح کی طرح ہوتا اور وہاں تو پاؤں پوشیدہ ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا تو ان میں سے ظاہر کو دھونا اور پوشیدہ کا مسح کرنا کافی نہ ہوتا پس ان میں سے جو چھپا ہوا ہوتا ظاہر کا حکم اس کو شامل ہوتا تو جب ظاہر کا دھونا واجب ہوتا تو پوشیدہ کا دھونا بھی واجب ہوتا اسی طرح سر کے سلسلے میں ہے کہ جب اس سے ظاہر کا مسح واجب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس کا جو حصہ پوشیدہ ہے اس پر مسح جائز نہیں تاکہ اس تمام کا حکم ایک ہو جائے جیسا کہ پاؤں کا حکم ہے کہ جب ان میں سے بعض موزے میں پوشیدہ ہوں تو سب کا حکم ایک ہی ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق باقی سر کو چھوڑتے ہوئے صرف پیشانی کے مسح پر اکتفا کیا تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ سر کے مسح میں صرف پیشانی کا اندازہ فرض ہے اور آپ نے جو پیشانی سے زائد کا مسح فرمایا جیسا کہ دیگر روایات میں ہے تو وہ فضیلت پر دلیل ہے وجوب پر نہیں تاکہ تمام روایات برابر ہو جائیں۔ اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو یہ آثار کے طریقے پر اس باب کا حکم ہے۔

الآثار ولا يتضاد فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار. وأما من طريق النظر فإنا رأينا الوضوء يجب في أعضاء فمنها ما حكمه أن يغسل ومنها ما حكمه أن يمسح فأما ما حكمه أن يغسل فالوجه واليدان والرجلان في قول من يوجب غسلهما فكل قد أجمع أن ما وجب غسله من ذلك فلا بد من غسله كله ولا يجزئ غسل بعضه دون بعض وكلما كان ما وجب مسحه من ذلك وهو الرأس فقال قوم حكمه أن يمسح كله كما تغسل تلك الأعضاء كلها وقال آخرون يمسح بعضه دون بعضه فنظرنا فيما حكمه المسح كيف هو فرأينا حكم المسح على الخفين قد اختلف فيه فقال قوم يمسح ظاهرهما وباطنهما وقال آخرون يمسح ظاهرهما دون باطنهما فكل قد اتفق أن فرض المسح في ذلك هو على بعضهما دون مسح كليهما فالنظر على ذلك أن يكون كذلك حكم مسح الرأس هو على بعضه دون بعض قياسا ونظرا على ما بينا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله وقد روي في ذلك عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم أيضا ما يوافق ذلك.

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں وضو چند اعضاء میں واجب ہے ان میں سے بعض کو دھونے کا حکم ہے اور بعض کے مسح کا، جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے وہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ جن کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے، پس تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عضو کو دھونا فرض ہے اسکے تمام کا دھونا ضروری ہے بعض کو دھونا اور بعض کو نہ دھونا جائز نہیں پس جب سَر کا مسح فرض ہے تو ایک قوم نے کہا سارے سَر کا مسح کیا جائے جیسے یہ اعضاء پورے پورے دھوئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں، صرف بعض کا مسح کیا جائے۔ پس ہم نے اس چیز کو دیکھا جس کا حکم مسح کرنا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو ہم نے موزوں پر مسح کے مسئلہ کو دیکھا اس میں اختلاف ہے ایک قوم نے کہا کہ اس کے ظاہر و باطن پر مسح کیا جائے دوسرے نے کہا ظاہر پر کیا جائے باطن پر نہیں پس تمام اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں بعض حصے کا مسح فرض ہے بعض کا نہیں۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ سر کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ بعض کا فرض ہو، بعض کا نہ ہو۔ یہ اس پر قیاس ہے جو کچھ ہم نے (موزوں کے مسح کے بارے میں) بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کی موافقت کرتی ہیں۔

١٢٦- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا يحيى ابن حمزة عن الزبيدي عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه كان يمسح بمقدم رأسه إذا توضأ.

حضرت زہری حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ حُكْمِ الْأُذُنَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلٰوةِ

١٣٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ ثُمَّ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ الْتَقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُوْرَ أُذُنَيْهِ.

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوْا مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ وَمَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّأْسِ

باب: نماز کے وضو میں کانوں کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا ہوا (غسل کیا ہوا) تھا آپ نے ایک پانی والا برتن منگوایا پھر فرمایا اے ابن عباس کیا میں تمہارے لیے اس طرح کا وضو نہ کروں جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے پانی کا لپ بھر کر چہرے پر ڈالا پھر دوسری اور تیسری بار بھی ایسے ہی کیا پھر دونوں انگوٹھے کانوں میں ڈالے، اس کے بعد دائیں ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر بہایا اور اسے چہرے پر بہتے ہوئے چھوڑ دیا پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا بائیں کہنی کو اسی طرح دھویا پھر سر اور کانوں کے پچھلی طرف کا مسح فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس روایت پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کانوں کے سامنے کا حصہ چہرے کے حکم میں ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے اور جو اس کا پچھلا حصہ ہے وہ سر کے حکم میں ہے سر کے ساتھ اس کا بھی مسح کیا جائے۔

اس مسئلے میں دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانوں کا سر سے تعلق ہے سر کیساتھ انکی اگلی اور

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا۔

پچھلی دونوں طرفوں کا مسح کیا جائے اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے

١٣١ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کرتے ہوئے سر اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

١٣٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

---

١٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

یحیٰی بن یحیٰی فرماتے ہیں ہم سے عبدالعزیز نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

١٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيْ كَرِبَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن میسرہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کے مسح پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں پھر ان کو (پیچھے کی طرف) لے گئے کہ گدی تک پہنچ گئے پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

١٣٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا۔

حضرت عبادہ بن تمیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

١٣٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا حَبِيبٌ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ حَبِيبُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ جَدِّ حَبِيبٍ هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِوَضُوءٍ فَدَلَكَ أُذُنَيْهِ حِيْنَ مَسَحَهُمَا

١٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّابَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ.

١٣٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ مَعَ الرَّأْسِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

١٣٩ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ عَلَى مَجَارِي الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

١٤٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ

حضرت حبیب بن زید، حضرت عبادہ بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ ابن زید سے جو ان (حضرت حبیب) کے جد امجد ہیں، روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے کانوں کا مسح کرتے وقت ان کو مَلا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا تو آپ نے شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈالتے ہوئے ان کے ظاہری حصے کا انگوٹھوں سے اور اندرونی حصے کا انگشت شہادت سے مسح فرمایا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: کان سر سے ہیں۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو فرمایا تو آپ نے بالوں کے اُگنے کی جگہ پر سر کا مسح فرمایا؛ نیز کنپٹیوں اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

حضرت سعید بن ایوب فرماتے ہیں مجھ

قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

سے ابن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

---

١٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں مجھ سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٤٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد، حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

١٤٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت روح بن قاسم حضرت عبداللہ بن محمد سے وہ حضرت ربیع سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ حُكْمَ الْأُذُنَيْنِ مَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا أَدْبَرَ مِنَ الرَّأْسِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ بِذٰلِكَ بِمَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ لَهَا أَنْ تُغَطِّيَ أُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کانوں کی اگلی پچھلی دونوں اطراف کا حکم بھی وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اس کے خلاف سے متعلق اس قدر متواتر روایات نہیں ہیں آثار کے طریقے پر اس باب کی صورت یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام والی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں بلکہ وہ سر کو ڈھانپے گی اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن

حكمهما حكم الرأس في المسح لا حكم الوجه. **وحجة أخرى** إنا قد رأيناهم لم يختلفوا أن ما أدبر منهما يمسح مع الرأس واختلفوا فيما أقبل منهما على ما ذكرنا فنظرنا في ذلك فرأينا الأعضاء التي قد اتفقوا على فرضيتها في الوضوء هي الوجه واليدان والرجلان والرأس فكان الوجه يغسل كله وكذلك اليدان وكذلك الرجلان ولم يكن حكم شيء من تلك الأعضاء خلاف حكم بقيته بل جعل حكم كل عضو منها حكما واحدا وجعل مغسولا كله أو ممسوحا كله وقد اتفقوا أن ما أدبر من الأذنين فحكمه المسح فالنظر على ذلك أن يكون ما أقبل منهما كذلك وأن يكون حكم الأذن كله حكما واحدا كما كان حكم سائر الأعضاء التي ذكرنا فهذا وجه النظر في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله **وقد** قال بذلك جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۱۴۵ - **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا هشيم عن حميد قال رأيت أنس بن مالك توضأ فمسح أذنيه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه وقال إن ابن مسعود كان يأمر بالأذنين.

۱۴۶ - **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا ابن أبي مريم قال ثنا يحيى بن أيوب قال حدثني حميد فذكر مثله.

۱۴۷ - **حدثنا** علي بن أبي شيبة قال ثنا

کو ڈھانپ سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسح کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے والا حکم نہیں۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے ان کا اختلاف سامنے والے حصے میں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا وضو میں جن کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ پورا دھویا جاتا ہے۔ یہی حال ہاتھوں اور پاؤں کا ہے ان اعضاء کے کسی ایک حصے کا حکم بقیہ عضو کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ تمام عضو کے لیے ایک ہی حکم ہے یا تو سارے کو سارا دھویا جاتا ہے یا مکمل عضو کا مسح ہوتا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصے کا حکم مسح کرنا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کے سامنے والے حصے کا بھی یہی حکم ہو اور مکمل کان کا ایک ہی حکم ہو، جیسا کہ باقی ان تمام اعضاء کا حکم ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

اس باب میں قیاس کے طریقے پر یہ حکم ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور سر کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں کے مسح کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید نے بیان فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت

يحيى بن يحيى قال ثنا هشيم عن ابي جمرة قال رأيت ابن عباس توضأ فمسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما۔

فهذا ابن عباس قد روى عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد رويناه في اول هذا الباب وروى عنه عطاء بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم كما رويناه في الفصل الثاني من هذا الباب ثم عمل هو بذلك وترك ما حدثه علي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم فهذا دليل على ان نسخ ما روى عن علي قد كان ثبت عنده۔

١٤٨۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن ابراهيم قال ثنا ابي عن ابن اسحق عن نافع عن ابن عمر انه كان يقول الاذنان من الراس فامسحوهما۔

١٤٩۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى قال ثنا هشيم عن غيلان بن عبد الله قال سمعت ابن عمر يقول الاذنان من الراس۔

١٥٠۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب بن اسحق الحضرمي قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ايوب عن نافع ان ابن عمر كان يمسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما يتتبع بذلك الغضون۔

بَابُ ۹ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

١٥١۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عبد الملك بن

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کے ظاہر و پوشیدہ کا مسح فرمایا۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا اور ان ہی سے حضرت عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے اس (دوسری روایت) پر عمل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اسے چھوڑ دیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کان، سر سے ہیں ان کا مسح کیا کرو۔

حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کان، سر سے ہیں۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرماتے تھے اور اسے (کانوں کی) جڑوں تک لے جاتے۔

باب ۹: نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز ظہر

مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

اَلْقَوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْاَثَرِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ اَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّهُ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَسْحُهُ بِرِجْلَيْهِ اَيْضًا كَمَا۔

١٥٢ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ۔

١٥٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پھر وہ لوگوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے پھر پانی لایا گیا تو آپ نے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سر اور پاؤں کا مسح فرمایا اور بقایا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مکروہ ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے کیا جیسے میں نے کیا ہے اور یہ اس آدمی کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو۔

اس روایت پر کلام

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس میں تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت دھونا تھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کا مسح بھی اسی طرح ہو۔ (یعنی دھونا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے پانی بہایا ہوا تھا (غسل کیا ہوا تھا) آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن لائے آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے وضو نہ کروں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک لپ پانی لیا اور اسے دائیں پاؤں پر اور پھر اسی طرح بائیں پاؤں پر ڈالا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے لپ

توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ ملء كفه ماء فرش به على قدميه وهو منتعل۔

پھر پانی لے کر پاؤں پر چھڑ کا اور آپ نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۴۔ حدثنا أبو أمية قال ثنا محمد بن الأصبهاني قال أنا شريك عن السدي عن عبد خير عن علي رضي الله عنه أنه توضأ فمسح على ظهر القدم فقال لولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله لكان باطن القدم أحق من ظاهره۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قدم کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے ہوئے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو قدم کے ظاہر کی نسبت اندرونی حصہ اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۵۵۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن الحسين اللهبي قال ثنا ابن أبي فديك عن ابن أبي ذئب عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا توضأ ونعلاه في قدميه مسح ظهور قدميه بيديه ويقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع هكذا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب وضو فرماتے اور آپ کی نعلین مبارک پاؤں میں ہوتیں تو ہاتھوں سے قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۵۶۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا همام بن يحيى قال ثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة قال ثنا علي بن يحيى بن خلاد عن أبيه عن عمه رفاعة بن رافع أنه كان جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث حتى قال إنه لا تتم صلاة أحدكم حتى يسبغ الوضوء كما أمره الله عز وجل فيغسل وجهه ويديه إلى المرفقين ويمسح برأسه ورجليه إلى الكعبين۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو مکمل کرے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۱۵۷۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن أبي الأسود عن عباد بن تميم عن عمه أن النبي صلى الله عليه وسلم مسح على القدمين

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور قدموں پر مسح فرمایا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

قال: عروة كان يفعل ذلك

الكلام في تحقيق المسئلة

فذهب قوم إلى هذا وقالوا هكذا حكم الرجلين يمسحان كما يمسح الرأس. وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يغسلان واحتجوا في ذلك من الآثار.

١٥٨- بما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا زائدة بن قدامة قال ثنا علقمة بن خالد أو خالد بن علقمة عن عبد خير قال دخل علي رضي الله عنه الرحبة ثم قال لغلام ائتني بطهور فأتاه بماء وطست فتوضأ فغسل رجليه ثلاثا ثلاثا وقال هكذا كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٥٩- حدثنا حسين قال ثنا الفريابي قال ثنا إسرائيل قال ثنا أبو إسحق عن أبي حية الوادعي عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

١٦٠- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا أبو الأحوص عن أبي إسحق فذكر بإسناده مثله.

١٦١- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا شعبة عن مالك بن عرفطة قال سمعت عبد خير قال سمعت عليا فذكر بإسناده مثله.

١٦٢- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبيد الله بن عبد المجيد قال ثنا إسحق بن يحيى عن معاوية بن عبد الله بن جعفر عن عثمان

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نہیں بلکہ ان کو دھویا جائے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (استنجا کرنے کے بعد) صحن میں داخل ہوئے پھر غلام سے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ وہ پانی اور ایک طشت لایا آپ نے وضو کیا اور پاؤں تین تین بار دھوئے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

حضرت ابو حیہ وداعی بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہم سے ابو الاحوص نے ان سے ابو اسحٰق نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے عبد خیر سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین بار دھویا اور فرمایا میں

بِ سَنَدِهٖ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا
وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ هٰكَذَا۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا
اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ
مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ
بَيْتَهٗ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اَتَمَضْمَضُ فَقَالَ لِيْ يَا
اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ
وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ بَلٰى قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ
الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا
فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ
اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى وُضُوْئِيْ۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ
ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ
عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ
لَوْ قُلْتُ اِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ
بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی مریم فرماتے ہیں میں حضرت زید بن دارہ کے گھر ان کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے مدیث سنائی میں کلی کر رہا تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا اے ابومحمد! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرنے کی جگہ دیکھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور تین تین بار پاؤں کو دھویا پھر فرمایا جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو وہ میرا وضو دیکھ لے۔

حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین تین بار دھویا اور فرمایا اگر میں کہوں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے تو میں سچ کہنے والا ہوں گا۔

حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ملتے تھے۔ اور یہ صرف دھونے میں ہوتا ہے۔

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي الْغَسْلِ لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيْهِ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً.

کیونکہ مسح وہاں تک نہیں پہنچتا۔ وہ خاص طور پر پاؤں کی پشت پر ہوتا ہے۔

۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا.

حضرت عمرو بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پاؤں کو تین بار دھویا۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا.

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لیے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں مبارک تین تین بار دھوتے۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو تین بار کلی کی ناک میں پانی چڑھایا چہرے کو تین بار دھویا بازوؤں کو تین بار دھویا سر کا مسح کیا اور پاؤں کا وضو کیا (دھویا)۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سوال کیا وضو کا کیا طریقہ ہے آپ نے پانی طلب فرمایا اور

وسلم فسأله عن الطهور فدعا بماء فتوضأ ثلاثا ثلاثا ومسح برأسه وغسل رجليه ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا أو نقص فقد أساء وظلم.

۱۷۱- **حدثنا** يونس وابن أبي عقيل قالا أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن عمرو بن يحيى المازني عن أبيه أنه قال لعبد الله بن زيد بن عاصم هل تستطيع أن تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بماء فتوضأ وغسل رجليه.

۱۷۲- **حدثنا** بحر قال ثنا ابن وهب قال حدثني معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه أن أبا جبير الكندي قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر له بوضوء فقال توضأ يا أبا جبير فبدأ بفيه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدأ بفيك فإن الكافر يبدأ بفيه ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ ثلاثا ثلاثا ثم مسح برأسه وغسل رجليه.

۱۷۳- **حدثنا** فهد قال ثنا آدم قال ثنا الليث بن سعد عن معاوية ثم ذكر مثله بإسناده قال فهد فذكرته لعبد الله بن صالح فقال سمعته من معاوية ابن صالح.

فهذه الآثار قد تواترت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه غسل قدميه في وضوئه بعضها **وقد** روي عنه أيضا

تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں کو دھو کر فرمایا وضو اس طرح ہے جس شخص نے اس سے زیادہ یا کم کیا اس نے گناہ اور ظلم کیا۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ تو انھوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور پاؤں دھوئے۔

حضرت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو جبیر کندی (رضی اللہ عنہم) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لیے وضو کا پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا اے ابو جبیر! وضو کرو انھوں نے منہ سے ابتداء کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے منہ سے ابتداء نہ کرو کیونکہ منہ سے ابتداء کافر کرتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگوا کر تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے۔

حضرت لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صالح سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن صالح سے سنا ہے۔

یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ آپ نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں مبارک کو دھویا۔ آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو

ما يدل أن حدهما الغسل فمما روي في ذلك۔

۱۷۴۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب أن مالكا حدثه عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرجت من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينيه فإذا غسل يديه خرجت من يديه كل خطيئة بطشتها يداه فإذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشت إليها رجلاه۔

۱۷۵۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابن أبي مريم قال أنا موسى بن يعقوب قال حدثني عباد بن أبي صالح السمان أنه سمع أباه يقول سمعت أبا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يتوضأ فيغسل سائر رجليه إلا خرج مع قطر الماء كل سيئة مشى بهما إليها۔

۱۷۶۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الحماني قال ثنا قيس بن الربيع عن الأسود بن قيس عن ثعلبة بن عباد العبدي عن أبيه قال ما أدري كم حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم أزواجا أو أفرادا من عبد يتوضأ فيحسن الوضوء فيغسل وجهه حتى يسيل الماء على ذقنه ثم يغسل ذراعيه حتى يسيل الماء على مرفقيه ويغسل رجليه حتى يسيل الماء من قبل

ان باتوں پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم دھونا ہے اس سلسلے میں مروی روایات سے یہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جنہیں اس نے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کیا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان وضو کرتے ہوئے پاؤں مکمل طور پر دھوئے تو پانی کے قطروں کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف وہ ان (قدموں) کے ساتھ چلا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تمہیں کیا معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بات بیان فرمائی کہ جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر بازو دھوئے حتی کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی ٹخنوں کی طرف جاری ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالی اس کے گزشتہ گناہ معاف

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ

فرما دیتا ہے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن خشیش البصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالولید نے اور ان سے قیس نے بیان کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُوْرِهِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں حضرت شرحبیل بن سمط نے فرمایا ہم سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے گا تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کے لیے پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے اور داڑھی کے کناروں سے گناہ گر جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے تو پوروں کے کناروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے کناروں سے گناہ اتر جاتے ہیں۔ جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو قدموں کے نچلے حصے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ وَأَبِيْ يَحْيٰى وَأَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِيْ مَنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوئے تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں کے درمیان سے نکل جائیں گے جب تو کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔ چہرہ اور بازو کہنیوں تک (سمیت) دھوئے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے تو تو نے اپنے عام گناہوں سے غسل کر لیا۔

فهذه الآثار تدل ايضا على ان الرجلين فرضهما الغسل لان فرضهما لو كان هو المسح لم يكن في غسلهما ثواب الا ترى ان الرأس الذي فرضه المسح لا ثواب في غسله فلما كان في غسل القدمين ثواب دل ذلك ان فرضهما هو الغسل وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا ما يدل على ذلك.

یہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ اگر ان کا مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ سر کے جتنے حصے کا مسح فرض ہے اس کے دھونے پر ثواب نہیں ملتا تو جب پاؤں کے دھونے پر ثواب ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دھونا ہی فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں بھی روایات آئی ہیں۔

١٨٠- حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن سعيد ابن ابي كريب عن جابر بن عبد الله قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم في قدم رجل لمعة لم يغسلها فقال ويل للاعقاب من النار.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ حصہ خشک دیکھا اس نے دھویا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

١٨١- حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان عن ابي اسحق عن سعيد بن ابي كرب عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

١٨٢- حدثنا ابو بكرة قال ثنا عمر بن يونس قال ثنا عكرمة بن عمار قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال ثنا ابو سلمة قال ثنا سالم مولى المهري قال سمعت عائشة تنادي عبد الرحمن اسبغ الوضوء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار.

حضرت مہری کے غلام حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو آواز دے رہی تھیں کہ وضو مکمل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

١٨٣- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن عجلان عن المقبري عن ابي سلمة انه سمع عائشة رضي الله

حضرت مقبری حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرما رہی تھیں۔ آگے اسی

عَنْهَا تَقُوْلُ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

کی مثل روایت ہے۔

١٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن کثیر نے حضرت سالم دوسی سے انھوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٨٥ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ان سے شداد بن ہاد کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر (رضی اللہ عنہما) تھے پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

١٨٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

---

١٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے خرابی ہے

---

١٨٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٩ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پاؤں کی ایڑیوں اور تلوؤں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

---

١٩٠ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے

اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی کی مثل ذکر فرمایا۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثنا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا تَوَضَّئُوا وَكَأَنَّهُمْ تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گویا انھوں نے پاؤں کا کچھ حصہ (دھوئے بغیر) چھوڑ دیا تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ عَلَى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّئُوا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پر تشریف لائے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ وضو کر چکے تھے اور ان کی ایڑیاں (خشک رہنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔ وضو پورا کیا کرو۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب آپ ہم تک پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا ہم وضو کرتے ہوئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِلَالًا وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

١٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ حَتّٰى أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَهُمْ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْمَسْحِ الَّذِيْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا تَأَخَّرَ عَنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ مِنَ الثَّوَابِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا مِمَّا يُغْسَلُ وَأَنَّهُمَا لَيْسَتَا كَالرَّأْسِ الَّذِيْ يُمْسَحُ وَغَاسِلُهُ لَا ثَوَابَ لَهُ فِيْ غَسْلِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

تَأْوِيْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ الْآيَة

وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَأَرْجُلِكُمْ فَأَضَافَتْهُ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ فَخَفَضُوْا عَلٰى مَعْنٰى وَ

اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو تین بار آواز دی ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ (صحابہ کرام) پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضو مکمل کرنے کا حکم دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مسح وہ کرتے تھے اس کے حکم کو بعد والے حکم نے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے منسوخ کر دیا۔ ـــ یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے۔ ـــ لیکن غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم نے اس باب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس کا ثواب ذکر کیا ہے جو وضو میں پاؤں دھونے والے کے لیے ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ان اعضاء میں سے ہے جن کو دھویا جاتا ہے یہ سر کی طرح نہیں ہیں جس کا مسح کیا جاتا ہے اور دھونے والے کے لیے دھونے میں کوئی ثواب نہیں ان آثار سے ثابت ہونے والا یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

آیت کریمہ کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے قول "وَاَرْجُلَكُمْ" کی تاویل میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قوم نے اس کی اضافت ... "وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ" کی طرف کرتے ہوئے "وَامْسَحُوْا

امسحوا برؤسكم وأرجلكم وأضافه قوم إلى قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق فقرؤا وأرجلكم نسقًا على قوله فاغسلوا وجوهكم واغسلوا أيديكم واغسلوا أرجلكم على الإضمار والنسق وقد اختلف في ذلك أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم فمما روي عنهم في ذلك.

برؤسکم وارجلکم کو ایک معنیٰ میں منحصر کیا ہے جب کہ دوسری قوم نے "فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق" کی طرف منسوب کرتے "وارجلکم" نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے۔

۱۹۶۔ ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو داود عن قيس عن عاصم عن زر أن عبد الله بن مسعود قرأ وأرجلكم بالفتح.

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وارجلکم" فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۹۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب بن إسحق قال ثنا عبد الوارث بن سعيد ووهيب بن خالد عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس أنه قرأها كذلك.

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۱۹۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا عبد الوارث عن علي بن زيد عن يوسف بن مهران عن ابن عباس مثله.

حضرت یوسف بن مہران حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا سعيد بن منصور قال سمعت هشامًا يقول أنا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس أنه قرأها كذلك وقال عاد إلى الغسل.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے اسی طرح پڑھا اور فرمایا یہ قرأت دھونے کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۰۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا حماد بن سلمة عن قيس عن مجاهد قال رجع القرآءة إلى

حضرت قیس، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قرأت قرآن دھونے کی طرف لوٹتی ہے اور آپ نے نصب کے

الْغَسْلِ وَقَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ وَنَصَبَهَا.

۲۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

۲۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهُ.

۲۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ.

۲۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا وَأَرْجُلَكُمْ خَفَضَهَا.

۲۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَغْسِلُونَ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ

۲۰۷ - مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ أَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا.

۲۰۸ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

ساتھ "وارجلکم" پڑھا۔

حضرت داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت سفیان بن عیینہ، براسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو التیاح، حضرت شہر بن حوشب سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عاصم، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قرآن (پاؤں کے) مسح کے ساتھ اترا اور سنت دھونے کے ساتھ وارد ہے۔

حضرت حمید اعرج، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جر کے ساتھ "وارجلکم" پڑھا۔

حضرت قرہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ پاؤں دھوتے تھے اس سلسلے میں مروی روایات یہ ہیں۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت اسود سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" وہ انھیں خوب دھوتے تھے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَوَضَّأَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

نے وضو فرمایا تو پاؤں کو دھویا۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین تین بار پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ الْجِيْزِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُجَبَّرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّةً وَكَانَ إِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ أَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ أُرِيْدُ أَنْ أُطِيْلَ غُرَّتِيْ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَلَا يَأْتِيْ أَحَدٌ مِنَ الْأُمَمِ كَذٰلِكَ.

حضرت ابن محبر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک بار اعضاء دھوتے ہوئے (وضو فرماتے) جب ہاتھ دھوتے تو قریب ہوتا کہ بازو کے نصف تک پہنچ جائیں اور جب پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک پہنچنے کے قریب ہوتے۔ میں نے اس سلسلے میں ان سے بات کی فرمایا میں چمک بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ وضو سے انکے اعضاء چمک رہے ہونگے دوسری کوئی امت اس طرح نہیں آئیگی۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَأَنَا أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ سَكْبًا.

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس پاؤں پر مسح کا ذکر کیا گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں کو خوب دھوتے تھے اور میں آپ پر پانی بہاتا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِذَا تَوَضَّأَ.

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تو پاؤں کو دھوتے۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے

بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ لَا.

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ قَالَ لِأَنِّيْ رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّيْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عَدِمَ الْمَاءَ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يَمَّمَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهٗ وَلَا رِجْلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلٰى فَرْضٍ اٰخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ وَيُسْقِطُ فَرْضَ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلٰى فَرْضٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُوْنُ فَرْضُهَا الْغَسْلَ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلٰى فَرْضٍ مِنْ ذٰلِكَ الْجُنُبُ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهٖ بِالْمَاءِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِهٖ وَإِنْ عَدِمَ الْمَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِيْ وَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ فَأُسْقِطَ فَرْضُ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهٖ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلٰى بَدَلٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيْلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهٗ مِنْ ذٰلِكَ لَا إِلٰى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهٗ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَكُوْنُ سُقُوْطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلٰى بَدَلٍ بِدَلِيْلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِيْ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَبَطَلَتْ بِذٰلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذْ كَانَ قَدْ لَزِمَهٗ فِيْ قَوْلِهٖ مِثْلُ مَا أَلْزَ

حضرت عطاء سے پوچھا کیا کسی صحابی سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے پاؤں پر مسح کیا، فرمایا نہیں۔

کسی گمان کرنے والے کا خیال ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے (نماز کے وضو میں) پاؤں پر مسح کرنا واجب ہے وہ کہتا ہے میں نے دیکھا کہ ان کا حکم سر کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں جب کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم فرض ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھ کا تیمم (مسح) کرتا ہے۔ سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کرتا۔ پس جب پانی کا نہ ہونا چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کی فرضیت کو دوسرے فرض کی طرف ساقط کر دیتا ہے اور وہ تیمم ہے جبکہ سر اور پاؤں کے فرض (دھونے) کو کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں کرتا تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں پاؤں کا حکم سر کے حکم جیسا ہے، چہرے اور ہاتھوں کی طرح نہیں۔

اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پانی کی موجودگی میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ ہونے کی صورت میں یہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ اسی سے جنبی ہے اس پر لازم ہے کہ پانی کی موجودگی میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس پر (صرف) چہرے اور ہاتھوں کا تیمم واجب ہوتا ہے تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی تمام بدن کے حکم کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن کسی بدل کی طرف نہیں، پس یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقطہ ہو تو پانی کی موجودگی میں اس کا مسح فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں (کے دھونے) کی فرضیت کا کسی بدل کی طرف ساقطہ نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ پانی کی موجودگی میں انکا حکم مسح تھا اس سے مخالف کی علت باطل ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے قول سے جو کچھ مخالف پر لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم ہو گیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَمْ لَا

۲۱۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۱۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَضَعْتَ شَيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ۔

۲۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَوَضَّؤُا لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَّاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا

باب: کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ نے ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

حضرت سلیمان اپنے والد سے (رضی اللہ عنہما) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم کا خیال ہے کہ مقیم لوگوں پر ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن اس معاملے میں اکثر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا وضو صرف بے وضو ہونے والے پر واجب ہے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ان کے مسلک کے

وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ

۲۱۸ - مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَقَرَّبَتْ لَهُمْ شَاةً مَّصْلِيَّةً فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ وُضُوْؤُهُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰى مَا رَوٰى ابْنُ بُرَيْدَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَيُلْتَمَسُ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ۔

۲۱۹ - قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ لِهٰذَا مِنِّيْ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافِيْ وُضُوْئِيْ

موافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے گھر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ اس نے ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ پس آپ نے اور ہم نے اسے کھایا، پھر ظہر کا وقت ہو گیا تو آپ نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی، پھر باقی کھانے کی طرف لوٹے اس سے تناول فرمایا پھر عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر اسی ایک وضو سے پڑھی جو ظہر کے وقت کیا تھا اور جائز ہے کہ آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا جیسا کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے طلب فضیلت کے لیے ہو وجوب کے لیے نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں کوئی فضیلت ہے جسے طلب کیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا ہاں!۔

حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر کی مجلس میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب عصر کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کر کے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی نشست گاہ کی طرف تشریف لے آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹا۔ حتیٰ کہ مغرب کے لیے اذان ہو گئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کیا ہے ہر نماز کے لیے وضو؟ انہوں نے فرمایا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سنت (مؤکدہ) نہیں مجھے صبح کی نماز کا وضو تمام نمازوں کے لیے کافی ہے جب تک میں بے وضو نہ ہو جاؤں۔ لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَصَلّٰى اِلٰى كُلِّهَا مَا لَمْ اُحْدِثْ
وَذٰلِكَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ
عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِيْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ.

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ
ابْنُ بُرَيْدَةَ لِاِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ لَا لِاَنَّ
ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى اَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

٢٢٠- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ
مِنْهُ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ فَاَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ
بِوُضُوْءٍ.

فَهٰذَا اَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا
مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ وَقَدْ يَجُوْزُ
اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ
ثُمَّ نُسِخَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا
مِنَ الْاٰثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى.

٢٢١- فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ
ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ تَوَضِّيَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ
صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ
قَالَ ثَنِيْهِ اَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

سے سنا آپ نے فرمایا جس نے حالت طہارت میں وضو کیا
اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
تو اے بھتیجے! میں نے اس بات کی خواہش کی ہے۔

لہٰذا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل
جو حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس فضیلت کو
پانے کے لیے ہو اس لیے نہیں کہ یہ آپ پر واجب تھا۔ حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات پر حدیث مروی ہے جس
کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عامر، حضرت انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس سے
وضو فرمایا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے
وضو کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "ہاں" میں نے
پوچھا اور "آپ لوگ"؟ فرمایا ہم ایک وضو سے
کئی نمازیں پڑھتے ہیں۔

یہ ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس عمل کو حکم جانتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا
اور انہوں نے اسے ہر نماز کے لیے فرض نہیں سمجھا۔ اور
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اس
وقت واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا اس سلسلے میں ہم نے غور کیا کہ ہمیں کچھ روایات
مل سکتی ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہیں (تو وہ روایات یہ ہیں)۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں میں نے حضرت
عبد اللہ بن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم سے پوچھا تمہارا کیا خیال
ہے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو کرتے
تھے عام اس سے کہ باوضو ہوں یا بے وضو؟ انہوں نے فرمایا:
حضرت زید بن خطاب کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا
نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز

أنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَا لَمْ يَكُنِ الْحَدَثُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ السِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَيْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِكَ وَتَعْمَلُوْنَ بِكُلِّ الْحَدِيْثِ إِذْ كُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دُوْنَ أُمَّتِهٖ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً وَلَيْسَ يُوْصَلُ إِلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

٢٢٢- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

٢٢٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

کے لیے وضو کا حکم دیا گیا، باوضو ہوں یا بے وضو، جب آپ کے لیے یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر اس کی طاقت دیکھتے ہیں پس ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا پھر یہ منسوخ ہو گیا پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جب تک آدمی بے وضو نہ ہو، (پہلا) وضو کافی ہے۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں ہر نماز کے لیے مسواک کے واجب ہونے کا ذکر ہے تو تم کیسے اسکو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ تم مکمل حدیث پر عمل کرتے ہو جبکہ تم اس کے بعض پر عمل کر چکے ہو۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے مسواک کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو امت کو نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور وہ (امتی) اس سلسلے میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت تک پہنچنا اس وقت ممکن نہیں جب تک واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کچھ پاتے ہیں جو ہماری راہنمائی کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکل

اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بیان کیا۔

۲۲۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ الْعَمَارِیُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مَا كَتَبْنَاهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نے صرف ابن مرزوق سے نقل کیا ہے۔

۲۲۵۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۶۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰی اُمِّ صُبَیَّةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ام صبیہ کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ وَابْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۲۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل وضوء.

٢٢٩ - حدثنا يونس قال أنا أنس بن عياض عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلوة.

٢٣٠ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا حماد بن سلمة ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

٢٣١ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة يرفعه مثله.

فثبت بقوله صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلوة أنه لم يأمرهم بذلك وأن ذلك ليس عليهم وأن في ارتفاع ذلك عنهم وهو المجعول بدلا من الوضوء لكل صلوة دليل على أن الوضوء لكل صلوة لم يكن عليهم ولا يجوز أن يكون مأمورا به النبي صلى الله عليه وسلم دونهم وأن حكمه كان في ذلك غير حكمهم فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار وقد ثبت بذلك ارتفاع وجوب الوضوء لكل صلوة وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا رأينا الوضوء طهارة من حدث

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

حضرت سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوالزناد حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو حکم نہیں دیا اور یہ ان پر واجب نہیں اور اس کا اٹھا دینا بالخصوص جبکہ یہی نماز کے لیے وضو کا بدل ہے اس بات کی دلیل ہے کہ ان پر ہر نماز کے لیے وضو واجب نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ان (صحابہ کرام) کو نہیں اور اس سلسلے میں آپ کو الگ حکم تھا اور صحابہ کرام کو الگ۔

مفہوم روایات کی تصحیح کا اعتبار کرتے ہوئے اس باب کا بیان یہی ہے اور اس سے ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب کا حکم اٹھ گیا۔

غور و فکر اور قیاس کے اعتبار سے ان کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، وضو، حدث سے طہارت حاصل کرنا ہے

فأردنا أن ننظر في الطهارات من الأحداث كيف حكمها وما الذي ينقضها فوجدنا الطهارات التي توجبها الأحداث على ضربين فمنها الغسل ومنها الوضوء فكان من جامع واجنب وجب عليه الغسل وكان من بال او تغوط وجب عليه الوضوء فكان الغسل الواجب بما ذكرنا لا ينقضه مرور الأوقات ولا ينقضه إلا الأحداث فلما ثبت أن حكم الطهارة من الجماع والاحتلام كما ذكرنا كان في النظر أيضا أن يكون حكم الطهارات من سائر الأحداث كذلك وأنه لا ينقض ذلك مرور وقت كما لا ينقض الغسل مرور وقت.

وحجة أخرى أنا رأيناهم أجمعوا أن المسافر يصلي الصلوات كلها بوضوء واحد ما لم يحدث وإنما اختلفوا في الحاضر فوجدنا الأحداث من الجماع والاحتلام والغائط والبول وكل ما إذا كان من الحاضر كان حدثا يوجب به عليه طهارة ثانية إذا كان من المسافر كان كذلك أيضا ووجب عليه من الطهارة ما يجب عليه لو كان حاضرا ورأينا طهارة أخرى ينقضها خروج وقت وهي المسح على الخفين فكان الحاضر والمسافر في ذلك سواء ينقض طهارتهما خروج وقتها وإن كان ذلك الوقت في نفسه مختلفا في الحضر والسفر فلما ثبت أن ما ذكرنا كذلك وأن ما ينقض طهارة الحاضر من ذلك ينقض طهارة المسافر وكان خروج الوقت عن المسافر لا ينقض طهارته كان خروجه عن

تو ہم نے ارادہ کیا ہے کہ دیکھیں احداث سے طہارت کا کیا حکم ہے اور اسے کیا چیز توڑتی ہے تو ہم نے ان طہارتوں کو جو حدث سے واجب ہوتی ہیں دو قسموں پر پایا ان میں سے ایک غسل ہے اور دوسرا وضو پس جو شخص جماع کرے یا جنبی ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے اور جو آدمی پیشاب یا قضائے حاجت کرے اس پر وضو واجب ہے جس واجب غسل کا ذکر ہم نے کیا ہے وہ اوقات کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتا اور اسے صرف حدث توڑتے ہیں جب ثابت ہوا کہ جماع اور احتلام سے طہارت حاصل کرنے کا حکم اسی طرح ہے جیسے ہم نے ذکر کیا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ تمام حدثوں سے طہارت اسی طرح حاصل ہو اور وقت کے گزرنے سے وہ نہ ٹوٹے جس طرح وقت کا گزرنا غسل کو نہیں توڑتا۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ تمام فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ مسافر جب تک بے وضو نہ ہو تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ اختلاف مقیم کے بارے میں ہے پس ہم نے دیکھا کہ جماع، احتلام، قضائے حاجت، پیشاب اور ہر وہ چیز جو مقیم کے لیے حدث ہے اور اس پر طہارت کو واجب کرتی ہے۔ جب وہ مسافر سے وقوع پذیر ہو تو وہ بھی اسی طرح ہو گی اور اس پر اسی طہارت کا حصول واجب ہو گا جو مقیم ہونے کی صورت میں اس پر واجب ہوتا۔ لیکن دوسری طہارت جو وقت گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یعنی موزوں پر مسح اس میں بھی مسافر اور مقیم برابر ہیں۔ ان کی طہارت کسی نہ کسی وقت کے نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہے اگرچہ سفر و حضر کے اعتبار سے وقت میں تفاوت ہے۔ جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اسی طرح ہے اور جو چیز مقیم کی طہارت کو توڑتی ہے۔ اس سے مسافر کی طہارت بھی ختم ہو جاتی ہے اور وقت کا نکلنا مسافر کی طہارت کو نہیں توڑتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وقت نکلنے سے مسافر کی طہارت بھی نہ ٹوٹے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

عن تيممه ايضا كذلك قياسا ونظرا على ما بينا من ذلك وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله وقد قال بذلك جماعة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٣٢- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ابي عمران الجوني عن انس بن مالك ان اصحاب ابي موسى الاشعري توضؤوا وصلوا الظهر فلما حضرت العصر قاموا ليتوضؤوا فقال لهم ما لكم احدثتم فقالوا لا فقال الوضوء من غير حدث ليوشك ان يقتل الرجل اباه واخاه وعمه وابن عمه وهو يتوضأ من غير حدث.

٢٣٣- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن عمرو بن عامر قال سمعت انسا يقول كنا نصلي الصلوات كلها بوضوء واحد ما لم نحدث.

٢٣٤- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال اخبرني مسعود بن علي عن عكرمة ان سعدا كان يصلي الصلوات كلها بوضوء واحد ما لم يحدث.

٢٣٥- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر عكرمة وزاد وكان علي بن ابي طالب رضي الله عنه يتوضأ لكل صلاة ويتلو اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وايديكم.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک جماعت اس کی قائل رہی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم بے وضو ہو گئے، انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا بغیر حدث کے وضو کرتے ہو، قریب ہے کہ کوئی شخص حدث کے بغیر وضو کرنے پر اپنے باپ، بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کو قتل کر دے۔

حضرت عمرو بن عامر فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہا) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کرتے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے۔

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرماتے (ترجمہ) اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔ (آخر تک)۔

قال أبو جعفر وليس في هذه الآية عندنا دليل على وجوب الوضوء لكل صلاة لأنه قد يجوز أن يكون قوله ذلك على القيام وهم محدثون ألا ترى أنهم قد أجمعوا أن حكم المسافر هو هذا وإن الوضوء لا يجب عليه حتى يحدث فلما ثبت أن هذا حكم المسافر في هذه الآية وقد خوطب بها كما خوطب الحاضر ثبت أن حكم الحاضر فيها كذلك أيضا وقد قال ابن الفغواء أنهم كانوا إذا أحدثوا لم يتكلموا حتى يتوضؤوا فنزلت هذه الآية إذا قمتم إلى الصلوة فأخبر أن ذلك إنما هو القيام إلى الصلوة بعد حدث.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس آیت میں ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہاں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز کا ارادہ کرنا مراد ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام فقہاء کا مسافر کے لیے اسی حکم پر اجماع ہے اور یہ کہ جب تک وہ بے وضو نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں جب معلوم ہوا کہ مسافر کا یہ حکم اسی آیت میں ہے اور اسے بھی اسی طرح مخاطب کیا گیا ہے جیسے مقیم کو خطاب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں مقیم کا حکم بھی وہی ہے۔

ابن الفغواء نے فرمایا کہ جب وہ (صحابہ کرام) بے وضو ہوتے تو اس وقت تک کلام نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "إذا قمتم إلى الصلوة" الآیۃ تو بتایا کہ یہ بے وضو ہونے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے

۲۳۶- حدثنا ابن مرزوق مرة أخرى قال ثنا عبد الصمد وبشر بن عمر قالا ثنا شعبة عن مسعود بن علي بذلك ولم يذكر عكرمة.

حضرت شعبہ نے حضرت مسعود بن علی (رضی اللہ عنہم) سے یہ بات روایت کی لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۷- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن أيوب عن محمد أن شريحا كان يصلي الصلوات كلها بوضوء واحد.

حضرت ایوب، حضرت محمد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۸- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج عن يزيد بن إبراهيم عن الحسن أنه كان لا يرى بذلك بأسا والله أعلم.

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل

باب ۱۱: جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے

۲۳۹- حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا أمية بن بسطام قال ثنا يزيد بن زريع

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ غَسْلَ الْمَذَاكِيرِ وَاجِبٌ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَمْذَى وَإِذَا بَالَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِيجَابِ غَسْلِ الْمَذَاكِيرِ وَلٰكِنَّهُ لِيَتَقَلَّصَ الْمَذْيُ فَلَا يَخْرُجُ قَالُوا وَمِثْلُ ذٰلِكَ مَا أُمِرَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ فِي الْهَدْيِ إِذَا كَانَ لَهُ لَبَنٌ أَنْ يَنْضَحَ ضَرْعَهُ بِالْمَاءِ لِيَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِيهِ فَلَا يَخْرُجُ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا يَدُلُّ عَلَى مَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۴۰ - فَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

کو حکم دیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھیں تو آپ نے فرمایا وہ اپنے اعضائے تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

تحقیق مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم کا مذہب ہے کہ جب کسی شخص کو مذی آئے یا پیشاب کرے تو اس پر اعضائے تناسل کو دھونا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اعضائے تناسل کو دھونا واجب نہیں کرتا بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ مذی رک جائے اور نہ نکلے وہ فرماتے ہیں اسی سے آپ کا مسلمانوں کو قربانی کے بارے میں حکم دینا ہے کہ اگر وہ دودھ والا ہو تو تھنوں پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ دودھ رک جائے۔

ایسی روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں جو ان لوگوں کے موقف پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی تو میں نے ایک شخص کو کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھے۔ آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

حضرت منذر ابو یعلیٰ ثوری حضرت محمد بن حنفیہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے سنا وہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) سے روایت

الحنفية قال سمعته يحدث عن أبيه قال كنت أجد مذيا فأمرت المقداد أن يسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك واستحييت أن أسأله لأن ابنته عندي فسأله فقال إن كل فحل يمذي فإذا كان المني ففيه الغسل وإذا كان المذي ففيه الوضوء۔

۲۴۲۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة بن قدامة عن أبي حصين عن أبي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه قال كنت رجلا مذاء وكانت عندي بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال توضأ واغسله

۲۴۳۔ حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال أنا يزيد بن أبي زياد قال ثنا عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي رضي الله عنه سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال فيه الوضوء وفي المني الغسل

۲۴۴۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا إسرائيل قال ثنا أبو إسحاق عن هانئ بن هانئ عن علي رضي الله عنه قال كنت رجلا مذاء فكنت إذا أمذيت اغتسلت فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيه الوضوء

۲۴۵۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال أنا إسرائيل ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا إسرائيل ثم ذكر بإسناده مثله۔

کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا مجھے مذی آتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں میں خود پوچھنے سے شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مذکر کو مذی آتی ہے اگر منی ہو تو اس میں غسل ہے

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے کثرت مذی آتی تھی اور میرے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں تو میں نے آپ کی خدمت میں کسی کو بھیجا تو آپ نے فرمایا وضو کرو اور اسے دھولو۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ اور منی میں غسل ہے۔

حضرت ہانی بن ہانی حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ آتی تھی تو جب بھی مجھے مذی آتی میں غسل کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

حضرت عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم کو اسرائیل نے خبر دی اور حضرت ربیع مؤذن فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسد نے اور ان سے اسرائیل نے بیان کیا اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ.

۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِي فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ ذَكَرَ وُضُوءَ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوَى وُضُوءِ الصَّلٰوةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِي وَجَبَ لَهُ وُضُوءُ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَوَى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى هٰذَا أَيْضًا.

۲۲۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ

حضرت حصین ابن قبیصہ حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا جب مذی کو دیکھو تو وضو کرو اور عضو مخصوص کو دھوؤ۔ اور جب منی دیکھو تو غسل کرو۔

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تو مجھے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا تو انھوں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا جو اس صورت میں واجب ہوتی ہے تو آپ نے نماز کے وضو کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وضو کے علاوہ جس بات کا آپ نے حکم دیا وہ اس سبب سے نہ تھا جس سبب سے مذی کی صورت میں وضو کرنا واجب ہے چنانچہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

پس آپ نے بتایا کہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے اور یہ اس بات کی نفی ہے کہ وضو کے

فَاَخْبَرَ اَنَّ مَا يَجِبُ فِيْهِ هُوَ الْوُضُوْءُ وَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوْءِ غَيْرُهُ.

ساتھ کچھ اور بھی واجب ہو۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَذَكَرَ.

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی بات مروی ہے جو پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے اور وہ یہ روایت کرے۔

۲۴۹ - مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اَنَّ سُلَيْمٰنَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَكَانَ يَاْتِيْهَا فَيُلَاعِبُهَا فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَاُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنو عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ کھیل کود کرتا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم پانی (مذی) پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتیں کو دھولو اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

قِيْلَ لَهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّمَّنْ بَعْدَهٗ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

اس کو جواب میں کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ بھی وہی ہو جو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں بیان کی ہے اور بعد والے لوگوں میں سے ایک جماعت سے اس کے موافق مروی ہے۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَاِنَّهٗ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ وَاَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مذی اور ودی سے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے۔ البتہ منی (کی صورت) میں غسل ہوگا۔

۲۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ اَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَاُمْذِيْ فَقَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سواری پر سوار ہوتا ہوں تو مذی نکل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عضو تناسل دھوؤ اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

لِلصَّلٰوةِ.

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ ذَكَرَ مَا يَجِبُ فِي الْمَذْيِ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّةً وَحِيْنَ أَمَرَ أَبَا جَبْرٍ أَمَرَهُ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّكَرِ.

۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ قَالَ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

۲۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِذَا أَمْذَى الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَةَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا خُرُوْجَ الْمَذْيِ حَدَثًا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُرُوْجِ الْأَحْدَاثِ مَا الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ فَكَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ بِهِ غَسْلُ مَا أَصَابَ الْبَدَنَ مِنْهُ وَلَا يَجِبُ غَسْلُ مَا سِوَى ذٰلِكَ إِلَّا التَّطَهُّرُ لِلصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ فِي قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِكَ حَدَثًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ خُرُوْجُ الْمَذْيِ الَّذِيْ هُوَ حَدَثٌ لَا يَجِبُ فِيْهِ غَسْلُ غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَصَابَهُ مِنَ الْبَدَنِ غَيْرَ التَّطَهُّرِ لِلصَّلٰوةِ فَثَبَتَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب مذی سے واجب ہونے والی چیز کا ذکر کیا تو صرف وضو کا ذکر فرمایا اور جب حضرت ابوجبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وضو کے ساتھ عضو تناسل کو دھونے کا حکم بھی فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) سے مذی اور ودی کا حکم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی مذی نکلے تو وہ حشفہ (آلۂ تناسل کے سر) کو دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس باب کا معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے بیان تھا اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا غور و فکر اور اجتہاد کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مذی کا نکلنا حدث ہے پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں احداث کے نکلنے کی صورت میں کیا واجب ہوتا ہے، تو بول و براز کے نکلنے کی صورت میں بدن کے اس حصے کو دھونا واجب ہے جہاں وہ (نجاست) لگی اس کے علاوہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے طہارت حاصل کرے اسی طرح خون کا نکلنا ہے جس جگہ سے بھی نکلے ان لوگوں کے نزدیک جو اس کو حدث قرار دیتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ چونکہ مذی کا نکلنا بھی حدث ہے لہٰذا اس میں بھی بدن کا اتنا حصہ ہی دھونا واجب ہو جس کو یہ لگی ہے۔ البتہ نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے تو ہمارا موقف قیاس کے طریقے پر بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ [١٢] حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ أَمْ نَجِسٌ

٢٥٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَرَأَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ شُعْبَةُ أَنَا عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

٢٥٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

٢٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

٢٥٨ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

٢٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

باب [١٢] : منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کو احتلام ہو گیا۔ ام المؤمنین کی ایک لونڈی نے ان کو دیکھا کہ وہ کپڑے سے نجاست کا اثر دھو رہے ہیں یا کپڑا دھو رہے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچنے سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں حضرت شعبہ نے حضرت حکم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی اسکے بعد انھوں نے اپنی سند کیساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید، حضرت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود بن یزید اور ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۶۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُهُ.

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں اس میں اضافہ نہیں کرتی تھی کہ کپڑے سے رگڑ دیتی اور جب وہ خشک ہوتا تو کھرچ دیتی۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَقَدْ رَأَتْنِي عَائِشَةُ وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِي فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّهُ لَيُصِيبُ ثَوْبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِي يَدْلُكُهُ.

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت کا اثر دھو رہا تھا تو انھوں نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (اثر) پہنچتا تو وہ اس عمل یعنی کھرچنے پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کا اثر کھرچ دیتی تھی۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو مجلز، حضرت حارث بن نوفل سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے منی کھرچتی تھی۔ اور ان دنوں ہماری چادریں اونی ہوتی

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُرُوطُنَا يَوْمَئِذٍ الصُّوفَ۔

تھیں۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَأَغْسِلُهُ أَوْ أَمْسَحُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور دھو دیتی یا (فرمایا) پونچھ دیتی۔ جب وہ تر ہوتی (دھونے اور پونچھنے کے بارے میں) حمیدی راوی کو شک ہے۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ أَخِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي شَعْثَاءَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو شعثاء النخعی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فَذَهَبَ ذَاهِبُونَ إِلَى أَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ وَأَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَإِنْ وَقَعَ فِيهِ وَأَنَّ حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ حُكْمُ النُّخَامَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ هُوَ نَجِسٌ وَقَالُوا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهَا إِنَّمَا جَاءَتْ فِي ذِكْرِ ثِيَابٍ يُنَامُ فِيهَا وَلَمْ تَأْتِ فِي ثِيَابٍ يُصَلَّى فِيهَا وَقَدْ رَأَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَأْسَ بِالنَّوْمِ فِيهَا وَلَا تَجُوزُ الصَّلٰوةُ فِيهَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو رینٹھ کا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے لوگوں نے اس بارے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور کہا کہ ان روایات میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ان کپڑوں کے بارے میں آئی ہیں جن میں سویا جاتا ہے یہ روایات ان کپڑوں کے بارے میں نہیں جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم بول و براز، پیشاب اور خون والے کپڑوں میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

الْمَنِيُّ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا يَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةً عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَقُولُ لَا يَصْلُحُ النَّوْمُ فِي الثَّوْبِ النَّجِسِ فَإِذَا كُنَّا نُبِيحُ ذٰلِكَ وَنُوَافِقُ مَا رَوَيْتُمُوهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَنَقُولُ مِنْ بَعْدُ لَا يَصْلُحُ الصَّلٰوةُ فِي ذٰلِكَ فَلَمْ نُخَالِفْ شَيْئًا مِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وَقَدْ** جَاءَ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا كَانَتْ تَفْعَلُ بِثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ إِذَا أَصَابَ الْمَنِيُّ.

۲۶۸ - مَا **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَبِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِي ثَوْبِهِ.

۲۶۹ - **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۲۷۰ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَمْرٌو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْهُ وَتَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِهِ الَّذِي كَانَ لَا يُصَلِّي فِيهِ **وَقَدْ** وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ.

البتہ اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا جائز ہے کہ منی کا بھی یہی حکم ہو یہ حدیث ہمارے خلاف اس وقت حجت بنتی جب ہم کہتے کہ ناپاک کپڑوں میں سونا بھی صحیح نہیں جب ہم اسے جائز کہتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں تو ہم اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی مخالفت نہیں کر رہے۔

حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے منی لگنے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ جو عمل کرتی تھیں اس کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی آپ کے کپڑے میں پانی کے اثرات ہوتے تھے۔

• حضرت ابو معاویہ نے حضرت عمرو سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرو نے خبر دی پھر ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

امام ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کے ساتھ جس میں آپ نماز پڑھتے۔ یہ عمل اختیار کرتی تھیں کہ اس سے منی کو دھو ڈالتیں اور جس میں آپ نے نماز نہ پڑھنی ہوتی کھرچ دیتیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت اس کے موافق ہے۔

۲۷۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكِ فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى.

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے اپنی ہمشیرہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ جس میں آپ سے ہم بستر ہوتے انھوں نے فرمایا ہاں جب کہ نجاست نہ پہنچتی۔

---

۲۷۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے عمرو، ابن لہیعہ اور لیث نے حضرت یزید رضی اللہ عنہ سے خبر دی پھر انھوں نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۲۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِ نِسَائِهِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہم بستری والے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

---

۲۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي لُحُفِنَا.

حضرت شعبہ حضرت اشعث سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں "لحف نسائه" کی بجائے "لحفنا" کے الفاظ ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَنَامُ فِيهِ إِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ فِي ثَوْبِ النَّوْمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں آرام فرماتے جب کہ اس کے ساتھ جنابت (منی) سے کچھ لگا ہوتا اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ نیند کے لباس کے بارے میں ہے۔

لا في ثوب الصلاة فكان من الحجة لأهل القول الأول على أهل القول الثاني في ذلك.

نماز کے لباس سے متعلق نہیں ہے۔
پس پہلے مسلک کے قائلین دوسرے قول والوں کے خلاف ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۷۵۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال أنا خالد بن عبد الله عن خالد عن أبي معشر عن إبراهيم عن علقمة والأسود عن عائشة قالت كنت أفرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم يابسا بأصابعي ثم يصلي فيه ولا يغسله.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے خشک منی، اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچ دیتی پھر وہ اس میں نماز پڑھتے اور اسے نہ دھوتے۔

۲۷۶۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا شريك عن منصور عن إبراهيم عن همام عن عائشة مثله.

حضرت ابراہیم، حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۷۔ حدثنا محمد بن الحجاج وسليمان بن شعيب قالا ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا حماد بن سلمة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كنت أفركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يصلي فيه.

حضرت اسود، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی پھر آپ اس میں نماز ادا کرتے۔

۲۷۸۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا قزعة بن سويد قال حدثني حميد الأعرج وعبد الله بن أبي نجيح عن مجاهد عن عائشة مثله.

حضرت مجاہد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۹۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا آدم بن أبي إياس قال ثنا عيسى بن ميمون قال ثنا القاسم بن محمد عن عائشة مثله.

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا ففي هذه الآثار أنها كانت تفرك المني من ثوب الصلاة كما تفركه

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) (حضور علیہ السلام کے) نماز کے کپڑوں سے بھی منی کھرچتی

مِنْ ثَوْبِ النَّوْمِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَتِهِ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهِ هٰذَا فَيَطْهُرُ بِذٰلِكَ الثَّوْبُ وَالْمَنِيُّ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ فِيْمَا أَصَابَ النَّعْلَ مِنَ الْأَذٰى.

٢٨٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمُ الْأَذٰى بِخُفِّهِ أَوْ بِنَعْلِهِ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ ذٰلِكَ التُّرَابُ يُجْزِئُ مِنْ غَسْلِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْأَذٰى فِيْ نَفْسِهِ، فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي الْمَنِيِّ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ حُكْمُهُ عِنْدَهُمْ كَذٰلِكَ يَطْهُرُ الثَّوْبُ بِإِزَالَتِهِمْ إِيَّاهُ عَنْهُ بِالْفَرْكِ وَهُوَ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ كَمَا كَانَ الْأَذٰى يَطْهُرُ النَّعْلُ بِإِزَالَتِهِمْ إِيَّاهُ عَنْهَا وَهُوَ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ فَالَّذِيْ وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي الْمَنِيِّ هُوَ أَنَّ الثَّوْبَ يَطْهُرُ مِمَّا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ بِالْفَرْكِ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَيُجْزِئُ ذٰلِكَ مِنَ الْغَسْلِ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهِ هُوَ فِيْ نَفْسِهِ أَطَاهِرٌ هُوَ أَمْ نَجِسٌ فَذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلٰى أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهَا نَجِسًا وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

٢٨١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

تھیں جیسے شب باشی کے لباس سے کھرچتی تھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں بھی ہمارے نزدیک طہارت کی کوئی دلیل نہیں، ہو سکتا ہے وہ اس طرح اس لیے کرتی ہوں کہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے جب کہ منی ذاتی طور پر ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست لگنے کے سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے موزے یا جوتے کے ساتھ نجاست پر چلے تو مٹی ان کو پاک کرنے والی ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں مٹی ان دونوں کو دھونے کی جگہ کفایت کرتی ہے اس میں نجاست کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے بارے میں روایت کیا ہے ہو سکتا ہے ان کے نزدیک اس کا حکم بھی یہی ہو کہ کھرچ کر اسے دور کرنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے لیکن وہ نجاست خود ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست دور کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست فی ذاتہٖ ناپاک ہے۔

منی کے بارے میں مروی آثار سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو یہ لگ جائے وہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ دھونے کی جگہ کافی ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے یا ناپاک۔

بعض حضرات تو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بھی مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی ناپاک ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت قاسم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کپڑے میں منی لگ جائے

أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ إِذَا رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ.

٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

٢٨٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٢٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَهٰذَا قَدْ دَلَّ عَلَى نَجَاسَتِهِ عِنْدَهَا.

قِيلَ لَهُ مَا فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حُكْمُهُ عِنْدَهَا حُكْمَ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَأَمَرَتْ بِغَسْلِ الثَّوْبِ كُلِّهِ إِذَا لَمْ يُعْرَفْ مَوْضِعُهُ مِنْهُ أَلَا تَرَى أَنَّ ثَوْبًا لَوْ أَصَابَهُ بَوْلٌ فَخَفِيَ مَكَانُهُ أَنَّهُ لَا يُطَهِّرُهُ النَّضْحُ وَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ كُلِّهِ حَتَّى يُعْلَمَ طُهُورُهُ مِنَ النَّجَاسَةِ فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْمَنِيِّ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا كَانَ مَوْضِعُهُ مِنَ الثَّوْبِ غَيْرَ مَعْلُومٍ النَّضْحَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ كَانَ عِنْدَهَا بِخِلَافِ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ.

وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَرُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ.

٢٨٥ - مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهِ.

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ

اگر تم دیکھو تو دھو لو اگر نہ دیکھو تو اس پر پانی چھڑک دو۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہوئے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ (منی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ناپاک ہے۔

ان سے پوچھا گیا جو کچھ آپ نے بیان اس حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ اگر ان کے نزدیک اس کا حکم باقی تمام نجاستوں مثلاً براز و پیشاب اور خون جیسا ہوتا تو آپ پورے کپڑے کو دھونے کا حکم فرماتیں جب اس کی جگہ معلوم نہ ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ پوشیدہ ہو تو محض پانی بہانے (چھینٹے مارنے) سے وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے حتیٰ کہ نجاست سے اس کا پاک ہونا معلوم ہو جائے پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک منی کا حکم یہ ہے کہ جب کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو چھینٹے مارے جائیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر نجاستوں کے خلاف ہے۔

اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے مروی ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت (منی) کو کھرچتے تھے۔

پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ایسا اسلیے

ذٰلِكَ لِاَنَّهُ عِنْدَهُ طَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُوْكِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِاَنَّهُ عِنْدَهُ طَاهِرٌ۔

٢٨٦- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهُ اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ رُكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فِي الرَّكْبِ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهُ۔

٢٨٧- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهُ۔

فَاَمَّا مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا قَوْلُهُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهُ بِالْمَاءِ

کرتے ہوں کہ یہ اس کے نزدیک پاک ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ عمل اس بنیاد پر کرتے ہوں کہ جیسے جوتے سے گوبر رگڑ کر چھڑایا جاتا ہے اسلئے ایسا نہیں کرتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ پاک ہے۔

حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواروں کے اس دستے میں عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر کے دوران بعض مقامات پر پانی کے قریب رات کو ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو احتلام ہو گیا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی سواروں کے پاس پانی نہ ملا آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آگئے اور احتلام سے جو کچھ دیکھا اسے دھونے لگے حتیٰ کہ صبح روشن ہو گئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہو گئی ہے ہمارے پاس کپڑے ہیں اپنے کپڑے چھوڑ دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ مجھے نظر آیا اب اسے دھوؤں گا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا اس پر چھینٹے مار دوں گا۔

حضرت زید بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گئے انھوں نے اچانک دیکھا تو ان کو احتلام آیا ہوا تھا اور انھوں نے غسل نہیں کیا تھا فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ مجھے احتلام ہوا اور مجھے پتہ نہ چل سکا میں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں نظر آیا اسے دھو لیا اور جو نظر نہ آیا اس پر چھینٹے مارے۔

اور جو کچھ حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے وقت کی تنگی کے پیش نظر جو کچھ ضروری تھا کیا اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا اس میں انھوں نے آپ کی اتباع کی۔

فإن ذلك يحتمل أن يكون أراد به وأنضح ما لم أره منها أتوهم أنه أصابه ولا أتيقن ذلك حتى يقطع ذلك عنه الشك فيما يستأنف ويقول هذا المبلل من الماء.

اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو کچھ میں نے نہیں دیکھا اس پر چھینٹے ماروں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے آپ کی مراد ہو کہ جنگ میں جو چیز نہ دیکھوں جس کا مجھے وہم ہے کہ اسے منی لگی ہوگی اور اس بات کا مجھے یقین نہیں ہوا لہٰذا شک دور کرنے کے لیے ایسا کروں گا۔

٢٨٨ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو الوليد قال ثنا عبد الله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن طلحة بن عبد الله عن أبي هريرة قال في المني يصيب الثوب إن رأيته فاغسله وإلا فاغسل الثوب كله. فهذا يدل على أنه قد كان يراه نجسا.

حضرت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے اس منی کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اگر اسے دیکھو تو دھو لو ورنہ پورے کپڑے کو دھوؤ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناپاک سمجھتے تھے۔

٢٨٩ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال امسحوه بإذخر.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے اذخر (گھاس) سے رگڑ دو۔

فهذا يدل على أنه قد كان يراه طاهرا.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے پاک سمجھتے تھے۔

٢٩٠ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس نحوه.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٩١ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا سفيان عن مسعر عن جبلة بن سحيم قال سألت ابن عمر عن المني يصيب الثوب فقال انضحه بالماء.

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے۔ فرمایا اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔

فقد يجوز أن يكون أراد بالنضح الغسل لأن النضح قد يسمى غسلا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف مدينة ينضح البحر بجانبها يعني يضرب البحر بجانبها ويحتمل أن يكون ابن عمر أراد غير ذلك.

پس جائز ہے کہ چھینٹے مارنے سے مراد دھونا ہو کیونکہ "نضح" کو دھونا بھی کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے ایک کنارے سے ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد کچھ اور ہو۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَ اَنَا عِنْدَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّىْ فِى الثَّوْبِ الَّذِىْ يُجَامِعُ فِيْهِ اَهْلَهُ قَالَ صَلِّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلُهُ وَلَا تَنْضِحُهُ فَاِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا شَرًّا۔

حضرت عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جس میں وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے آپ نے فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اگر اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھو تو اسے دھولو، لیکن چھینٹے مت مارنا اس سے خرابی بڑھتی ہے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ قَطِيْفَةٍ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا۔

حضرت عبدالکریم بن رشید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں پوچھا گیا جس کے ساتھ منی لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے، آپ نے فرمایا اسے دھولو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِيْهِ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْمَا رُوِّيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهٖ كَيْفَ هُوَ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثًا اَغْلَظَ الْاَحْدَاثِ لِاَنَّهٗ يُوْجِبُ اَكْبَرَ الطَّهَارَاتِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِى الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ خُرُوْجُهَا حَدَثٌ كَيْفَ حُكْمُهَا فِىْ نَفْسِهَا فَرَاَيْنَا الْغَائِطَ وَ الْبَوْلَ خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِىْ اَنْفُسِهِمَا وَ كَذٰلِكَ دَمُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ هُمَا حَدَثٌ وَ هُمَا نَجِسَانِ فِىْ اَنْفُسِهِمَا وَدَمُ الْعُرُوْقِ كَذٰلِكَ فِى النَّظَرِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ خُرُوْجُهٗ حَدَثًا فَهُوَ نَجِسٌ فِىْ نَفْسِهٖ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثٌ ثَبَتَ اَيْضًا اَنَّهٗ فِىْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْهِ غَيْرَ اَنَّا اتَّبَعْنَا فِىْ اِبَاحَةِ حَكِّهٖ اِذَا كَانَ يَابِسًا مَا رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا جب اس مسئلے میں یہ اختلاف ہے اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں اس کے حکم پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے تو ہم نے قیاس کے طریقے پر اس کا اعتبار کیا ہم نے منی کا نکلنا سب سے زیادہ غلیظ حدث پایا کیونکہ وہ سب سے بڑی طہارت کو واجب کرتا ہے تو ہم نے چاہا کہ ان اشیاء کا حکم دیکھیں جن کا نکلنا حدث ہے، تو دیکھا کہ بول و براز کا نکلنا حدث ہے اور وہ ذاتی طور پر ناپاک ہیں، اسی طرح حیض اور استحاضہ حدث ہیں اور وہ بھی ذاتی طور پر ناپاک ہیں۔ رگوں کے خون کے بارے میں بھی قیاس یہی ہے۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس کا نکلنا حدث ہے وہ ذاتی طور پر ناپاک ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ ذاتی طور پر ناپاک ہے۔ اس میں قیاس یہی ہے البتہ یہ کہ اس کے خشک ہونے کی صورت میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اس کے جواز پر عمل کرتے ہیں۔

صلى الله عليه وسلم وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

باب ۱۳ الذي يجامع ولا ينزل

۲۹۴ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا ابي قال ثنا الحسين المعلم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عطاء بن يسار عن زيد بن خالد الجهني انه سال عثمان بن عفان عن الرجل يجامع فلا ينزل قال ليس عليه الا الطهور ثم قال سمعته عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وسالت علي بن ابي طالب والزبير بن العوام وطلحة بن عبيد الله وابي بن كعب فقالوا ذلك قال اخبرني ابو سلمة قال حدثني عروة انه سال ابا ايوب فقال ذلك.

۲۹۵ - حدثنا يزيد قال ثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا عبد الوارث فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر عليا وسؤال عروة ابا ايوب.

۲۹۶ - حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا عبد الوارث عن حسين المعلم عن يحيى عن ابي سلمة عن عطاء بن يسار عن زيد بن خالد قال سالت عثمان عن الرجل يجامع اهله ثم يكسل قال ليس عليه غسل فاتيت الزبير بن العوام وابي بن كعب فقالا مثل ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۹۷ - حدثنا يزيد قال ثنا موسى بن

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۳: جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا اس پر طہارت حاصل کرنا لازم ہے۔ پھر فرمایا میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے نیز فرمایا میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن ابی کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات (فرمائی) نیز فرمایا مجھے ابو سلمہ نے خبر دی۔ انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عروہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابو ایوب سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی (رضی اللہ عنہم)

حضرت عبدالوارث نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابو ایوب سے عروہ (رضی اللہ عنہما) کے سوال کا تذکرہ کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے۔ پھر سست ہو جاتا ہے (انزال نہیں ہوتا) فرمایا اس پر غسل نہیں، پھر میں نے حضرت زبیر بن عوام اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انھوں نے بھی اسی طرح کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت ابی بن کعب

إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْإِكْسَالِ إِلَّا الطُّهُورُ

(رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہوت ٹوٹنے (انزال نہ ہونے) میں غسل ہے۔

٢٩٨۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو جماع کرتا ہے پھر انزال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اسے جو کچھ (نجاست وغیرہ) لگے دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

٢٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِإِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْرُكُوا الْأَمْرَ كَمَا تَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ أَرَأَيْتُمْ أَنْ أَغْتَسِلَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى لَا يَكُونَ فِي نَفْسِكَ حَرَجٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے انصاری بھائیوں سے کہا تم اپنے فیصلے پر قائم رہو کر غسل (انزال کی صورت میں) ہوتا ہے تمہارا کیا خیال ہے میں غسل کروں؟ انھوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

٣٠٠۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً قَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اس کو بلایا وہ اس حال میں باہر نکلا کہ اس کے سر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں جانے میں جلدی کی اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تمہیں جلدی ہو یا پانی نہ پاؤ تو وضو کر لیا کرو۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالرحمن بن سعاد حضرت ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَبْطَأَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ قَالَ كُنْتُ أَصَبْتُ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا جَاءَنِي رَسُولُكَ اغْتَسَلْتُ وَلَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَالْغُسْلُ عَلَى مَنْ أَنْزَلَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا اس نے دیر کر دی۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس بات نے روک رکھا تھا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے جماع کیا تھا جب آپ کا قاصد آیا تو میں نے غسل کیا اور کوئی کام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے اور غسل اس پر واجب ہے جس کو انزال ہو۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ وَطِئَ فِي الْفَرْجِ فَلَمْ يُنْزِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ.

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ جو شخص فرج میں وطی کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں اس سلسلے میں انہوں نے مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر غسل واجب ہے اگرچہ انزال نہ ہو اس ضمن میں انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

۳۰۴۔ بما حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتْ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے جماع کیا لیکن اسے انزال نہ ہوا تو انہوں نے فرمایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے پھر ہم اس سے اکٹھے غسل کرتے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اغْتَسَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اَيُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَنَا اٰتِيْكُمْ بِعِلْمِ ذٰلِكَ فَنَهَضَ وَتَبِعْتُهُ حَتّٰى اَتٰى عَائِشَةَ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَكِ فَقَالَتْ سَلْ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّكَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اَيَجِبُ الْغُسْلُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اغْتَسَلَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے مذاکرہ کیا کہ کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سلسلے میں تمہیں معلومات پہنچاتا ہوں چنانچہ وہ اٹھے اور میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے ام المؤمنین! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا پوچھو میں تمہاری ماں ہوں۔ عرض کیا کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شرمگاہوں کے ملنے کی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

٣٠٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ.

اَلْقَوْلُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ

قَالُوا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا جَامَعَ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ فَقِيلَ لَهُمْ هٰذِهِ الْآثَارُ إِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ وَالْآثَارُ الْأُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ وَمَا لَا يَجِبُ فَهِيَ أَوْلَى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلَى نَوْعَيْنِ فَنَوْعٌ مِنْهُمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ لَا غَيْرُ وَنَوْعٌ مِنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَى مَنْ أَكْسَلَ حَتَّى يُنْزِلَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ام کلثوم نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا کیا اس پر غسل واجب ہے اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا میں اور یہ (ام المومنین) ایسے کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

ان روایات پر گفتگو

ان فقہاء کرام نے فرمایا یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہے کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے تھے انزال ہو یا نہ ہو۔

پس ان سے کہا گیا کہ ان آثار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا پتہ چلتا ہے اور ممکن ہے آپ وہ عمل کریں جو آپ پر لازم نہ ہو جبکہ پہلی روایات واجب اور غیر واجب کی خبر دیتی ہیں، لہٰذا ان پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

پس دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے پہلی فصل میں جو روایات نقل کی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ صرف انزال کی صورت میں غسل ہے (پانی سے پانی ہے) اور دوسری قسم یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سست ہو جائے اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو اس میں جو "پانی سے پانی" کا ذکر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ نہیں ہے جس پر اسے پہلے قول کے قائلین نے محمول کیا ہے۔

۳۰۹ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْاِحْتِلَامِ إِذَا رَأَى أَنَّهُ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ وَجْهَهُ غَيْرُ الْوَجْهِ الَّذِي حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَتَضَادَّ قَوْلُهُ وَقَوْلُهُمْ وَأَمَّا مَا رُوِيَ فِيمَا بَيَّنَ فِيهِ الْأَمْرَ وَأَخْبَرَ فِيهِ بِالْقِصَّةِ وَأَنَّهُ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ حَتَّى يَكُونَ الْمَاءُ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "الماء من الماء" کا صورت میں غسل ہے، یہ احتلام کے بارے میں ہے کہ جب اس نے اپنے آپ کو جماع کرتے ہوئے دیکھا پھر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے بتایا کہ اس قول کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے اپنایا ہے لہٰذا آپ کے اور ان کے قول میں تضاد ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے اور اس میں مسئلہ کو بیان کر کے پورے قصہ والا واقعہ کا اظہار کیا ہے کہا گیا کہ اس صورت میں اس پر غسل واجب نہیں جب تک کہ انزال نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۱۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس (عورت) کی چار شاخوں (دو ہاتھ دو ٹانگیں) کے درمیان بیٹھ کر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۱۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۱۲ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۳ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (اپنی زوجہ کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر شرمگاہ سے شرمگاہ ملائے تو غسل واجب

شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ہو جاتا ہے۔

٣١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُضَادُّ الْآثَارَ الْأُوَلَ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں لیکن پہلی روایات کے لیے ان کے ناسخ ہونے پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم نے اس بارے میں دیکھا (تو یہ روایات سامنے آئیں)۔

٣١٥ - فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَحْكَمَ اللّٰهُ الْأَمْرَ نُهِيَ عَنْهُ۔

حضرت سہل بن سعد، حضرت اُبی بن کعب (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ الماء من الماء (انزال کی صورت میں غسل) آغاز اسلام میں تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا تو اس سے روک دیا گیا۔

٣١٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَرَ بِالْغُسْلِ۔

حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں انزال کی صورت میں غسل کی اجازت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

٣١٧ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ يُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا
هُوَ النَّاسِخُ لِقَوْلِهِ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَقَدْ
رُوِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى
هٰذَا أَيْضًا

۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا
يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ
أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ
أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرٰى فِيْهِ
الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ أُبَيًّا قَدْ نَزَعَ عَنْ
ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ قَدْ قَالَ
هٰذَا وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا عِنْدَنَا
إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ
ابْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ
الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

فَهٰذَا عُثْمَانُ أَيْضًا يَقُوْلُ هٰذَا

اس کی مثل روایت کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت
ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہ حدیث "الماء
من الماء" کی ناسخ ہے ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث
مروی ہیں جو اس بات (نسخ) پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں انھوں
نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس آدمی
کے بارے میں پوچھا جو اپنی زوجہ کے پاس جاتا
ہے لیکن سست پڑ جاتا ہے اور انزال نہیں ہوتا۔
حضرت زید نے فرمایا غسل کرے۔ میں نے ان سے عرض
کیا حضرت ابی ابن کعب اس کے لیے غسل ضروری نہیں
سمجھتے۔ حضرت زید نے فرمایا حضرت ابی نے وفات
سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت یحییٰ بن
سعید نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت
کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت
ابی نے یہ بات فرمائی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کے خلاف مروی ہے۔ پس یہ ہمارے نزدیک جائز نہ
ہوگا جب تک ان کے نزدیک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کا نسخ ثابت نہ ہوتا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، کہ جب
شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب
ہو جاتا ہے۔

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات فرماتے ہیں اور

وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُ.

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ.

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُفْتُوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَا يُتَابِعُوْنَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ.

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ عُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ هُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْهُمَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُمَا ثُمَّ قَدْ كَشَفَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰى غَيْرِهِ وَاَمَرَهُمْ بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ

اور انھوں نے حضور علیہ السلام سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے اگر یہ ان کے نزدیک جائز نہ ہوتا اگر ان کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا۔

حضرت حبیب بن شہاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے آپ نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے۔

حالانکہ اس باب میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا پس یہ اس کے نسخ پر دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ انصاری فتویٰ دیتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں مہاجرین اس سلسلے میں ان کی اتباع نہیں کرتے تھے۔

یہ بھی اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں سے تھے اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے ان سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر انھوں نے اس کے خلاف قول کیا پس یہ ان سے ہرگز جائز نہ ہوتی اگر ان دونوں کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تو ان کے نزدیک ثابت نہ ہوا لہٰذا انھوں نے لوگوں کو اس کے علاوہ کی ترغیب دیتے ہوئے غسل کا حکم فرمایا اور اس سلسلے میں ان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہ کیا بلکہ سب نے تسلیم کر لیا یہ اس بات کی

فِی ذٰلِكَ اَحَدٌ وَّسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى رُجُوْعِهِمْ اَيْضًا اِلٰى قَوْلِهٖ

۳۲۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْاِنْزَالِ فَقَالَ زَيْدٌ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ اِلَّا اَنْ يَّغْسِلَ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اِذْهَبْ اَنْتَ بِنَفْسِكَ فَاْتِنِيْ بِهٖ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الشَّاهِدَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ فَجَآءَ بِهٖ وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِكَ تُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا فَقَالَ زَيْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْتُهٗ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَعْمَامِيْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَمِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَمَنْ اَسْاَلُ بَعْدَكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ ظَهَرْتَ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ

دلیل ہے کہ ان سب نے اسی بات کی طرف رجوع کر لیا۔ (یعنی غسل واجب ہے۔)

حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے تو انزال کی صورت میں غسل پر ہماری گفتگو ہوئی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی انزال کے بغیر جماع کرے تو اس پر صرف اتنا لازم ہے کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اہل مجلس میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس نے آکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم خود جاؤ اور حضرت زید کو میرے پاس لے کر آؤ تاکہ تم اس پر گواہ ہو وہ گیا اور ان کو لے آیا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے جن میں حضرت علی ابن طالب اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفس کے دشمن ہو یہ فتویٰ دیتے ہو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں گھڑی بلکہ میں نے اپنے چچاؤں حضرت رفاعہ بن رافع اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تمہارے بعد میں کس سے پوچھوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی طرف بھیجیں اگر ان کے پاس اس کے بارے میں کچھ ہوا تو وہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیں گی۔ انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا جس کے سوال پر انھوں نے فرمایا مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب مرد کی شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے (یعنی

الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ ثُمَّ لَمْ يَغْتَسِلْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا.

۳۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِهِ فَقَالَ عُمَرُ أَعْجِلْ عَلَيَّ بِهِ فَجَاءَ زَيْدٌ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ بَلَغَنِي مِنْ أَمْرِكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِكَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَمَا وَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَفْتَيْتُ بِرَأْيِي وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ مِنْ أَعْمَامِي شَيْئًا فَقُلْتُ بِهِ فَقَالَ مِنْ أَيِّ أَعْمَامِكَ فَقَالَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَرِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ مَا يَقُولُ هٰذَا الْفَتٰى قَالَ قُلْتُ إِنَّا كُنَّا لَنَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا نَغْتَسِلُ قَالَ أَفَسَأَلْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا قَالَ عَلَيَّ بِالنَّاسِ فَاتَّفَقَ النَّاسُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَا إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَجِدُ أَحَدًا أَعْلَمَ

داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا کیا پھر غسل نہ کیا تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا انھیں جلد از جلد میرے پاس لائیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مسجد نبوی میں بیٹھ کر غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا!! امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے کچھ سنا ہے پس وہی بات کہتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تمہارے کون سے چچا؟ حضرت زید نے بتایا حضرت اُبی بن کعب اور حضرت رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہم) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری (حضرت رفاعہ کی) طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہم عہد رسالت میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں کرتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا۔ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا لوگوں کو میرے پاس بلاؤ تو تمام نے اتفاق کیا کہ انزال کی صورت میں غسل ہے البتہ حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے (اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو) تو غسل واجب ہو جاتا ہے انھوں نے کہا اے امیر المومنین! میں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ازواج مطہرات سے زیادہ کسی کو علم والا نہیں پاتا، چنانچہ

بهذا من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ازواجه فارسل الى حفصة فقالت لا
علم لي فارسل الى عائشة فقالت اذا جاوز
الختان الختان فقد وجب الغسل فتحطم
عمر وقال لئن اخبرت باحد يفعله ثم
لا يغتسل الا انهكته عقوبة

۳۲۵ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا
يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث
قال حدثني معمر بن ابي حبيبة عن عبيد
الله بن عدي بن الخيار قال تذاكر اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم عند عمر
ابن الخطاب الغسل من الجنابة فقال بعضهم
اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل
وقال بعضهم انما الماء من الماء فقال
عمر قد اختلفتم علي وانتم اهل بدر
الاخيار فكيف بالناس بعدكم فقال علي بن
ابي طالب يا امير المؤمنين ان اردت ان تعلم
ذلك فارسل الى ازواج النبي صلى الله عليه
وسلم فسلهن عن ذلك فارسل الى عائشة
فقالت اذا جاوز الختان الختان فقد وجب
الغسل فقال عمر عند ذلك لا اسمع احدا
يقول الماء من الماء الا جعلته نكالا.

فهذا عمر قد حمل الناس على هذا
بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلم ينكر ذلك عليه منكر وقول
رفاعة في حديث ابن اسحق فقال الناس
الماء من الماء يحتمل ان يكون عمر لم
يقبل ذلك لانه قد يحتمل ان يكون على
ما حملوه عليه من ذلك ويحتمل ان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو انھوں نے فرمایا مجھے علم نہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل واجب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے ایسا کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

حضرت عبیداللہ بن عدی بن الخیار رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں صحابہ کرام کو غسل جنابت کے بارے میں مذاکرہ ہوا بعض نے کہا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے بعض نے کہا، انزال کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے پاس اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تو تمہارے بعد والوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے امیر المومنین! اگر آپ یہ مسئلہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو ازواج مطہرات کے پاس بھیج کر پوچھ لیں چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے کسی سے سنا کہ صرف انزال کی صورت میں غسل واجب ہے تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

پس یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اس بات کی ترغیب دلائی اور کسی نے بھی آپ کی بات کا انکار نہیں کیا، ابن اسحاق کی روایت میں حضرت رفاعہ کا قول "پانی پانی سے ہے۔" کے بارے میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہ کیا ہو، کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال تھا جسے بعض صحابہ کرام نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال تھا جو حضرت ابن

يَكُونُ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا لَمْ يُثْبِتُوا لَهُ ذٰلِكَ تَرَكُوا قَوْلَهُمْ فَصَارُوا إِلَى مَا دَارَا هُوَ وَسَائِرُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا.

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمائی (احتلام کی صورت میں انزال کا شرط ہونا) پس جب لوگ (انزال کی شرط لگا نہ پائے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس یہ بات ثابت کر کے تو آپ نے وہی بات اختیار فرمائی جو آپ کی اور باقی تمام صحابہ کرام کی رائے تھی کچھ دوسرے لوگوں سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ أَنَّهُ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْحَدَّ مِنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ أَوْجَبَ الْغُسْلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْهُمْ.

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مہاجرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو چیز کوڑے مارنے اور رجم کرنے کی حد کو واجب کرتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ان مہاجرین میں سے ہیں۔

---

۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ إِذَا بَلَغْتَ ذٰلِكَ اغْتَسَلْتَ.

حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں جس نے جماع کیا اور اسے انزال نہ ہوا نقل کرتے ہیں کہ جب تم اس (انزال) تک پہنچو تو غسل کرو۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۳۲۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ کے پیچھے جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

---

۳۳۰ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ أَبِي يَبْعَثُنِي إِلَى عَائِشَةَ قَبْلَ أَنْ أَحْتَلِمَ فَلَمَّا احْتَلَمْتُ جِئْتُ فَنَادَيْتُ فَقُلْتُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا الْتَقَتْ

حضرت عبداللہ بن اسود فرماتے ہیں میرے والد ماجد، مجھے بالغ ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب میں بالغ ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر آواز دی میں نے عرض کیا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جب شرمگاہیں مل جائیں۔

التوابعي

۳۳۱ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن أبي النضر عن أبي سلمة قال سألت عائشة ما يوجب الغسل فقالت إذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل.

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۲ - حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله عن عبد الكريم عن ميمون بن مهران عن عائشة قالت إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل.

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۳ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الله بن محمد بن أسماء قال ثنا جويرية عن نافع عن عبد الله قال إذا اختلف الختان الختان فقد وجب الغسل.

حضرت نافع حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ایک شرمگاہ دوسری کے پیچھے چلی جائے (داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۴ - حدثنا أحمد قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن علي رضي الله عنه مثله.

حضرت زر نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

بيان المسئلة بطريق النظر والقياس

غور و فکر اور قیاس کے طور پر حلِ مسئلہ

قال أبو جعفر فقد ثبت بهذه الآثار التي رويناها صحة قول من ذهب إلى وجوب الغسل بالتقاء الختانين فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار وأما وجهه من طريق النظر فإنا رأيناهم لم يختلفوا أن الجماع في الفرج الذي لا إنزال معه حدث فقال قوم هو أغلظ الأحداث فأوجبوا فيه أغلظ الطهارات وهو الغسل وقال قوم هو كأخف الأحداث فأوجبوا فيه أخف الطهارات وهو الوضوء فأردنا أن ننظر إلى التقاء الختانين هل

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہو گئی جو شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کو واجب سمجھتے ہیں۔ اس باب کا آثار کے طریقے پر یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ فقہاء کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں انزال کے بغیر جماع حدث ہے بلکہ ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ سخت ترین حدث ہے پس انھوں نے اس میں اعلیٰ درجے کی طہارت واجب قرار دی ہے اور وہ غسل ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کم درجے کے حدث کی طرح ہے لہٰذا انھوں نے نچلے درجے کی طہارت واجب کی ہے اور وہ وضو ہے ہم نے چاہا کہ دو شرمگاہوں کے ملنے کے بارے میں غور کریں کہ

هو أغلظ الأشياء فهو يوجب فيه أغلظ ما يجب في ذلك فوجدنا أشياء يوجبها الجماع وهو فساد الصيام القضاء والحج فكان ذلك بالتقاء الختانين وإن لم يكن معه إنزال ويوجب ذلك في الحج الدم وقضاء الحج ويوجب في الصيام القضاء والكفارة في قول من يوجبها ولو كان جامع فيما دون الفرج وجب عليه في الحج دم فقط ولم يجب عليه في الصيام شيء إلا أن ينزل وكل ذلك محرم عليه في حجه وصيامه.

وكان من زنى بامرأة حد وإن لم ينزل ولو فعل ذلك على وجه شبهة فسقط بها الحد عنه وجب عليه المهر وكان لو جامعها فيما دون الفرج لم يجب عليه في ذلك حد ولا مهر ولكنه يعزر إذا لم يكن هناك شبهة وكان الرجل إذا تزوج المرأة فجامعها جماعا لا خلوة في الفرج ثم طلقها كان عليه المهر أنزل أو لم ينزل ووجبت عليها العدة وأحلها ذلك لزوجها الأول ولو جامعها فيما دون الفرج لم يجب في ذلك عليه شيء وكان عليه في الطلاق نصف المهر إن كان سمى لها مهرا أو المتعة إذا لم يكن سمى لها مهرا فكان يجب في هذه الأشياء التي وصفت التي لا إنزال معها أغلظ ما يجب في الجماع الذي معه الإنزال من الحدود والمهور وغير ذلك فالنظر على ذلك أن يكون كذلك هو في حكم الأحداث أغلظ الأحداث ويجب فيه أغلظ ما يجب في الأحداث وهو

گیا وہ سب سے سخت چیز ہے تاکہ ہم اس میں سخت ترین چیز واجب قرار دیں پس ہم نے ان اشیاء کو دیکھا جو جماع سے لازم آتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا ٹوٹنا ہے اور بعض کے نزدیک کفارہ بھی لازم آتا ہے اگر شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے تو حج کی صورت میں دم (قربانی دینا) لازم آتا ہے جبکہ روزے کی صورت میں کچھ بھی لازم نہیں مگر یہ کہ اسے انزال ہو جائے اور یہ تمام کام حج اور روزے کی حالت میں حرام ہیں اور جو آدمی کسی عورت سے زنا کرے اسے حد لگائی جائے گی اگرچہ انزال نہ ہو اور اگر شبے کی بنیاد پر ایسا کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور مہر واجب ہو جائے گا اور اگر وہ فرج کے علاوہ کرے تو اس پر نہ حد واجب ہو گی اور نہ ہی مہر لیکن اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی جب وہاں شبہ نہ ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے خلوت کے بغیر جماع کرے پھر اسے طلاق دے تو اس پر مہر لازم ہو گا انزال ہو یا نہ ہو، اس پر عدت بھی واجب ہو گی اور یہ عمل اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے گا اور اگر فرج کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر کچھ بھی واجب نہ ہو گا اور طلاق کی صورت میں اسے نصف مہر دینا ہو گا بشرطیکہ مہر مقرر کیا ہو اگر مہر مقرر نہیں کیا تو کچھ سامان (کپڑے وغیرہ) دینا ہو گا ان صورتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انزال نہ ہوا اس سے وہی سخت چیز لازم آئے گی جو انزال کی صورت میں جماع سے لازم آتی ہے یعنی حد نافذ ہو گی اور مہر بھی لازم ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ

پس اس پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدث سب سے سخت قسم کا حدث ہو گا اور حدث کی صورت میں جو سخت ترین چیز لازم ہوتی ہے وہی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

الغسل۔

وحجة أخرى في ذلك: أنا رأينا هذه الأشياء التي وجبت بالتقاء الختانين، فإذا كان بعدها الإنزال لم يجب بالإنزال حكم ثان، وإنما الحكم لالتقاء الختانين. ألا ترى أن رجلا لو جامع امرأة جماع زناء فالتقى ختاناهما وجب عليهما الحد بذلك، ولو أقام عليها حتى أنزل لم يجب بذلك عليه عقوبة غير الحد الذي وجب عليه بالتقاء الختانين، ولو كان ذلك الجماع على وجه شبهة فوجب عليه المهر بالتقاء الختانين، ثم أقام عليها حتى أنزل لم يجب عليه في ذلك الإنزال شيء بعد ما وجب بالتقاء الختانين، وكان ما يحكم به في هذه الأشياء على من جامع فأنزل هو ما يحكم به عليه إذا جامع ولم ينزل، وكان الحكم في ذلك هو لالتقاء الختانين لا للإنزال الذي يكون بعده. فالنظر على ذلك أن يكون الغسل الذي يجب على من جامع وأنزل هو بالتقاء الختانين لا بالإنزال الذي يكون بعده. فثبت بذلك قول الذين قالوا إن الجماع يوجب الغسل كان معه إنزال أو لم يكن. وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد وعامة العلماء رحمهم الله تعالى.

۲۲۵۔ وحجة أخرى في ذلك: أن فهدا حدثنا قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله عن زيد عن جابر هو ابن يزيد عن أبي صالح قال سمعت عمر بن الخطاب يخطب فقال إن نساء الأنصار تفتين أن الرجل

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ دو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہونے والی چیزوں کو ہم نے دیکھا تو (معلوم ہوا کہ) اگر اس کے بعد انزال ہو تو انزال سے کوئی دوسرا حکم واجب نہیں ہوگا، حکم تو شرمگاہوں کے ملنے سے نافذ ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے اگر کوئی شخص کسی عورت سے بطور زنا جماع کرے تو ان کی شرمگاہیں ملنے سے ان پر حد واجب ہو جائے گی اور اگر وہ اس پر برقرار رہے یہاں تک کہ انزال ہو جائے تو اس حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوئی ہے کوئی دوسری سزا واجب نہیں ہوگی اور اگر وہ جماع شبے کے طور پر ہوا تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر واجب ہوگا پھر اس پر برقرار رہا یہاں تک کہ انزال ہوگیا تو اب اس انزال سے اس کے سوا کچھ بھی لازم نہ ہوگا جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوگیا۔ ان صورتوں میں جو کچھ اس شخص پر لازم ہوگا جس نے جماع کیا اور انزال بھی ہوگیا وہی اس پر بھی لازم ہوگا جس نے جماع کیا لیکن انزال نہیں ہوا۔ یہاں حکم شرمگاہوں کے ملنے پر لگے گا نہ اس انزال پر جو بعد میں ہوا۔ غور و فکر سے معلوم ہوا کہ انزال کے ساتھ جماع کرنے والے پر غسل شرمگاہوں کے ملنے کے باعث ہوا نہ اس انزال کی وجہ سے جو بعد میں ہوا۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو کہتے ہیں کہ جماع غسل کو واجب کرتا ہے اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور دلیل یہ ہے: حضرت ابو صالح فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ آدمی جب جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب ہے مرد پر نہیں۔ حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح وہ فتویٰ دیتی ہیں بلکہ جب

إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا ظَنَّ وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ وَإِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِينَ لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامَعَاتِ وَإِنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِي فِيهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِي لَا إِنْزَالَ مَعَهَا يَسْتَوِي فِيهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ .

بَابُ ۱۴ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ هَلْ يُوجِبُ الْوُضُوءَ أَمْ لَا

۳۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَحْمَدُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ وَأَخَذَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۳۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ عَمْرٌو وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ .

۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصار جو انزال کے باعث غسل کو ضروری سمجھتے تھے وہ جماع کرنے والے مردوں کے بارے میں تھا ان عورتوں کے بارے میں نہیں جن سے جماع کیا جاتا۔ اور یہ کہ باہم ملنے سے عورت پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ وہاں انزال نہ ہو حالانکہ ہم دیکھتے ہیں انزال کی صورت میں وجوب غسل کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں کے لیے ایک جیسا حکم ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس میل جول میں انزال نہ ہو وہاں بھی مردوں اور عورتوں کے لیے وجوب غسل کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے۔

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا یا نہیں

حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے مطر الوراق سے پوچھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کس سے یہ حدیث لی کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے، انہوں نے فرمایا حضرت حسن نے حضرت انس سے انہوں نے حضرت ابو طلحہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا اس کے بعد وضو کیا حضرت عمرو فرماتے ہیں "ثور" ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ

قال ثنا ابن ابی ذئب عن الزهری عن عبد الملک ابن ابی بکر عن خارجة بن زید عن زید بن ثابت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال توضؤا مما غیرت النار۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس چیز (کے کھانے) سے وضو کرو جس کو آگ بدل دے۔

۳۳۹ - حدثنا ابن ابی داؤد وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب فذکر باسناده مثله۔

حضرت عبدالرحمن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۰ - حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابی داؤد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب فذکر مثله باسناده۔

حضرت عقیل ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۱ - حدثنا فهد وابن ابی داؤد قالا حدثنا عبد الله بن صالح قال اخبرنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان انه سال عروة بن الزبیر عن ذلک فقال عروة سمعت عائشة تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر مثله۔

حضرت سعید بن خالد بن عمرو ابن عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۳۴۲ - حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا سعید بن ابی سفیان ابن المغیرة اخبره انه دخل علی ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فدعت له بسویق فشرب ثم قالت یا ابن اخی توضأ فقال انی لم احدث شیئا فقالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال توضؤا مما مست النار۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں مجھے ابو سعید بن ابو سفیان ابن مغیرہ نے بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، تو انھوں نے ان کے لیے ستو منگوائے۔ انھوں (حضرت ابو سعید) نے نوش کیے پھر ام المومنین نے فرمایا اے بھتیجے وضو کرو۔ انھوں نے عرض کیا میں بے وضو نہیں ہوں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ چھوئے اس (کے استعمال) سے وضو لازم ہوتا ہے۔

۳۴۳ - حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا

حضرت ابو سفیان بن سعید بن اخنس، حضرت ام حبیبہ

إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي۔

(رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا "اے میرے بھانجے"۔

٣٤٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٣٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز کے باعث وضو کرو اگرچہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

٣٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنیر کے ٹکڑے (کے کھانے) سے وضو کرو۔

٣٤٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ وَنَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھوئے اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہو (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے ابوہریرہ! ہم تیل استعمال کرتے ہیں وہ آگ پر گرم کیا جاتا ہے اور پانی سے وضو کرتے ہیں وہ بھی آگ پر گرم کیا جاتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنو تو مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

---

۳۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ
بْنُ يَعْقُوبَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ قَالَ
سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا
مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جس چیز کو آگ
چھوئے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

---

۳۴۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا
اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ
عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ
فَتَوَضَّاْتُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ رضی اللہ عنہم فرماتے
ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت
پر وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے فرمایا میں نے
پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے پس میں نے وضو کیا
کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے
فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھو جائے۔

---

۳۵۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَا
ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت عبد بن خالد نے حضرت ابن شہاب سے ان
کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ
بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو
الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ۔

حضرت مطلب بن حنطب نے حضرت ابوہریرہ سے
انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت
کیا۔

---

۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو
مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ
عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت حسین بن معلم نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا
انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت
قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو لوگوں کو ایک

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْخٍ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا سَهْلُ بْنُ حَنْظَلِيَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ۔

بزرگ کے پاس جمع دیکھا وہ ان سے حدیث بیان کر رہے تھے ۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ انھوں نے بتایا یہ سہل بن حنظلیہ ہیں تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کرنا چاہیے ۔

٣٥٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا

حضرت ابو قلابہ ، ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ہر اس چیز سے (کے بعد) وضو کرتے جسے آگ بدل دے ، دودھ (پینے) کے بعد کلی کرتے اور کھجور (کھانے) کے بعد کلی نہیں کرتے تھے ۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا وُضُوءَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اس صورت میں وضو ضروری نہیں ۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کو اپنایا ۔

٣٥٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ۔

٣٥٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت روح بن قاسم نے حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

٣٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا

حضرت علی بن عبد اللہ ابن عباس اپنے والد

عبد الوهاب بن عطاء قال انا محمد بن الزبير الحنظلي عن علي بن عبد الله بن العباس عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه.

۳۵۸ - حدثنا احمد بن يحيى الصوري قال ثنا الهيثم بن جميل قال ثنا ابن ثوبان عن داود بن علي عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۳۵۹ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو عمر الحوضي قال ثنا همام عن قتادة عن يحيى بن يعمر عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۳۶۰ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن هشام بن عروة عن ابي نعيم هو ابن كيسان عن محمد بن عمرو بن عطاء عن ابن عباس انه قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا و لحما ثم ذكر مثله.

۳۶۱ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو الاسود قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد ابن ابي حبيب عن محمد بن عمرو بن حلحلة الدؤلي عن محمد بن عمرو بن عطاء انه دخل على ابن عباس يوما في بيت ميمونة فضرب على يدي وقال عجبت من ناس يتوضؤون مما مست النار والله لقد جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه يوما ثيابه ثم اتي بثريد فاكل منها ثم قام فخرج الى الصلوة ولم يتوضا.

۳۶۲ - حدثنا يونس والربيع المؤذن قالا ثنا اسد ح وحدثنا بكر بن ادريس

سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن یعمر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا، اس کے بعد (حضرت ابن عباس نے) اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے اس چیز سے وضو کرتے ہیں جسے آگ نے چھوا ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اکٹھے کیے (درست کیے) پھر ثرید لایا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر اٹھے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے

قال ثنا آدم بن ابی ایاس ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال سمعت ابا عون محمد بن عبيد الله الثقفي قال سمعت عبد الله بن شداد بن الهاد يحدث عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى الصلوة فنشلت له كتفا فاكل منها لحما ثم خرج فصلى ولم يتوضا۔

لیے دبکری کا شانہ بھونا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا

۳۶۳۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان الثوري عن ابي عون قال سمعت عبد الله بن شداد يقول سال مروان ابا هريرة عن الوضوء مما غيرت النار فامره ثم قال كيف نسال احدا وفينا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فارسلوا الى ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فسالوها ثم ذكر مثل حديث شعبة۔

حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس چیز سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ بدل دے، تو آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر فرمایا ہم کس طرح کسی سے پوچھیں جبکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات موجود ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجا جنھوں نے ام المومنین سے پوچھا ـــــ اس کے بعد حضرت شعبہ کی روایت (حدیث ۳۶۲) کی مثل روایت کیا۔

۳۶۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال اخبرني ابن جريج عن محمد بن يوسف عن سليمان بن يسار عن ام سلمة قالت قربت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ولم يتوضا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک بھنا ہوا پہلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے تناول فرمایا لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۵۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود الطيالسي قال ثنا زائدة بن قدامة قال ثنا عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال اتينا ومعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعام فاكلنا ثم قمنا الى الصلوة ولم يتوضا احد منا ثم تعشينا ببقية الشاة ثم قمنا الى صلوة العصر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم کھانا لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ہمراہ تھے ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بکری کا بقیہ حصہ کھایا اس کے بعد عصر کی نماز کے لیے چلے گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی پانی کو ہاتھ نہ لگایا۔

وَلَمْ يَمَسَّ اَحَدٌ مِّنَّا مَاءً۔

٣٦٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

٣٦٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنَا اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفَرَشَتْ لَنَا صُوْرًا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُوْرِ فَاَكَلْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

٣٦٨ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَتْ قَدْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا اِلَّا قَرَّبْنَا لَهٗ خُبْزَةً تَكُوْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ۔

٣٦٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فُلَانَةَ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيْتُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ بَطْنٌ مُّعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْتِ لَنَا مِنْ هٰذَا الْبَطْنِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَصَنَعْنَاهُ فَاَكَلَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن محمد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ایک انصاری خاتون نے دعوت دی پھر ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (خاتون) نے کھجور کے درختوں میں بچھونا بچھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر ہم نے کھایا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اس چیز کے بارے میں مجھے کوئی حدیث بتائیے جسے آگ نے بدل دیا ہو۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ہمارے ہاں تشریف لاتے مگر ہم آپ کے لیے مدینہ طیبہ کے والے بھونتے آپ ان سے تناول فرماتے اور نماز پڑھتے لیکن کھانے کے بعد) وضو نہ فرماتے۔

حضرت عمارہ بن زاذان، حضرت محمد بن منکدر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا (حضرت عمارہ فرماتے ہیں) انھوں نے نام لیا لیکن میں بھول گیا، (پھر فرمایا) ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے ہاں پیٹ کا گوشت) لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے لیے اس پیٹ سے فلاں فلاں حصہ پکاتیں، فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ كَتِفًا فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے شانہ تناول فرمایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے ذریعے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا قَايِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَبَخْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبید اللہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کے پیٹ سے گوشت) پکایا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز عشاء ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا لیکن آپ نے عشاء کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ زَارَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنی پھوپھی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پھر ہمارے پاس بکری کا شانہ تناول فرمایا اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن وضو نہ فرمایا۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا پھر نماز کھڑی ہو گئی تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھے ہو نماز کے لیے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ
قَدْ شُوِيَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا
بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ۔

کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا
ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ
فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (بکری کی) بازو تناول فرما رہے تھے آپ اس سے کاٹتے تھے پھر نماز کی طرف بلایا گیا آپ کھڑے ہوئے چھری پھینک دی اور نماز پڑھی لیکن (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ
بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ
ابْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى
إِذَا كَانَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ نَزَلَ
فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ
إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا
ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا
ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت بشیر ابن یسار مولی بنو حارثہ فرماتے ہیں: سوید بن نعمان نے ان سے بیان کیا کہ وہ (فتح) خیبر کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے جب مقام صہبا پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو اتر کر نماز پڑھی پھر زادِ راہ منگوایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ کے حکم سے انہیں تر کیا گیا پس آپ نے بھی تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر مغرب کی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِإِسْنَادِهٖ
غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ۔

حضرت حماد نے حضرت یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ خیبر کے قریب ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا
مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ
عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ

حضرت عمرو بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَشْيَخَةِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ أُمِّ عَامِرِ بِنْتِ يَزِيدَ امْرَأَةٍ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَتَعَرَّقَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دستِ مبارک پر شرفِ بیعت حاصل کرنے والی خواتین میں سے ایک حضرت ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ایک گوشت والی ہڈی لے کر حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ أَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوُضُوءِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ وُضُوءُ الصَّلٰوةِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ لَا وُضُوءُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَيْنَا أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَا الْآخِرُ مِنْ ذٰلِكَ.

ان روایات میں اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے حدث لازم آتا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو نہیں فرمایا۔ پہلی روایات میں جس وضو کو حکم دیا گیا ہے ہو سکتا ہے وہ نماز کا وضو ہو اور ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو نماز کا وضو مقصود نہ ہو، لیکن یہ بات تو بہرحال آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے وضو فرمایا بھی اور نہیں بھی کیا۔ پس ہم نے چاہا کہ آپ کا آخری عمل معلوم کریں۔

فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَبُو أُمَيَّةَ وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَدْ حَدَّثُونَا قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ان دو باتوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہ کرنا تھا۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا پھر وضو فرمایا پھر ایک شانہ تناول فرمایا۔ اس کے بعد نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

ثُمَّ دَرَاقِطٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَكَلَ بَعْدَهُ كَتِفًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَإِنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِي هٰذَا إِنْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوُضُوْءِ يُرِيْدُ بِهِ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ وَإِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهِ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ أَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ أَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ لَيْسَ بِحَدَثٍ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا.

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اس چیز (کے کھانے) سے وضو نہ کرنا تھا جس کو آگ نے بدل دیا ہو۔ اور جو روایات اس کے خلاف ہیں وہ آپ کے دوسرے عمل سے منسوخ ہو گئیں۔

یہ اس صورت میں ہے کہ اگر آپ کے فرمودہ وضو سے نماز کا وضو مراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز کا وضو مراد نہ لیا جائے تو پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ جس چیز کو آگ بدل دے وہ (استعمال کرنا) حدث ہے۔ ان آثار کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جس چیز کو آگ چھوئے وہ حدث نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى

(متعدد طرق سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَاصِمٍ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

۳۸۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۸۴ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو نعیم وہب بن کیسان سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

۳۸۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ إِنَّ هٰذَا لَا يَدَعُنَا يَعْنِي الزُّهْرِيَّ أَنْ نَأْكُلَ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَكَلْتَهُ فَهُوَ طَيِّبٌ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ وُضُوءٌ فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ أَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ عَطَاءٌ فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے مجھ سے کہا کہ یہ یعنی امام زہری ہمیں کسی چیز کے کھانے پر وضو کا حکم دیے بغیر نہیں چھوڑتے میں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے فرمایا جب تم کوئی چیز کھاؤ تو وہ طیب ہے اس سے تم پر وضو لازم نہیں جب نکلے تو وہ ناپاک ہے اس سے تم پر وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں میں اختلاف ہے کیا شہر میں کوئی شخص ہے جو فیصلہ کرے میں نے کہا ہاں جزیرۂ عرب کا بزرگ ترین انسان ہے انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ میں نے کہا وہ حضرت عطاء ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت عطاء کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے تو عرض کیا میرے سامنے ان دونوں کا اختلاف ہوا آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پہلی روایت کی مثل نقل کیا۔

۳۸۶ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں

الاوزاعي عن عطاء قال حدثني جابر انه رأى ابا بكر فعل ذلك.

۳۸۷ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن حماد ومنصور وسليمن ومغيرة عن ابراهيم ان ابن مسعود وعلقمة خرجا من بيت عبد الله ابن مسعود يريدان الصلوة فجيء بقصعة من بيت علقمة فيها ثريد ولحم فاكلا فمضمض ابن مسعود وغسل اصابعه ثم قام الى الصلوة.

۳۸۸ - **حدثنا** ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن الحجاج عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابن مسعود قال لان اتوضأ من الكلمة المنتنة احب الي من ان اتوضأ من اللقمة الطيبة.

۳۸۹ - **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن محمد ابن المنكدر وصفوان بن سليم انهما اخبراه عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي عن ربيعة بن عبد الله بن الهدير انه تعشى مع عمر بن الخطاب ثم صلى ولم يتوضأ.

۳۹۰ - **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ضمرة ابن سعيد المازني عن ابان بن عثمان ان عثمان اكل خبزا ولحما وغسل يديه ثم مسح بهما وجهه ثم صلى ولم يتوضأ.

۳۹۱ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا

نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے نماز پڑھنے کے لیے باہر گئے تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا ان دونوں نے تناول فرمایا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کلی کی انگلیاں دھوئیں اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پاک لقمے سے وضو کرنے کی نسبت لغویات سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ شام کا کھانا کھایا پھر نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہیں کیا۔

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا اور ہاتھ دھوئے پھر ان کو چہرے پر ملا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

حضرت عبید بن حنین فرماتے ہیں میں نے

أيوب بن سليمان بن بلال قال حدثني أبو بكر بن أبي أويس عن سليمان عن عتبة بن مسلم عن عبيد بن مسلم عن عبيد بن حنين قال رأيت عثمان أتي بثريد فأكل ثم تمضمض ثم غسل يده ثم قام فصلى بالناس ولم يتوضأ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے پاس ثرید لایا گیا تو انھوں نے تناول فرمایا، پھر کلی کی اس کے بعد منہ دھویا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، وضو نہیں فرمایا۔

---

۳۹۲ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة عن أبي نوفل بن أبي عقرب الكناني قال رأيت ابن عباس أكل خبزا رقيقا ولحما حتى سال الودك على أصابعه فغسل يده وصلى المغرب.

حضرت ابونوفل بن ابوعقرب کنانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے ایک چپاتی اور گوشت تناول فرمایا حتی کہ چربی (کی چکناہٹ) آپ کے انگلیوں پر بہنے لگی پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۹۳ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا إسرائيل عن طارق عن سعيد بن جبير أن ابن عباس أتي بجفنة من ثريد ولحم عند العصر فأكل منها فأتي بماء فغسل أطراف أصابعه ثم صلى ولم يتوضأ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس عصر کے وقت ثرید کا ایک پیالہ اور گوشت لایا گیا آپ نے اس سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو آپ نے انگلیوں کے کنارے دھوئے اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

---

۳۹۴ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال أنا زائدة عن أبي إسحق السبيعي عن سعيد بن جبير قال دخل قوم على ابن عباس فأطعمهم طعاما ثم صلى بهم على طنفسة فوضعوا عليها وجوههم وجباههم وما توضؤوا.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پہ نماز پڑھائی، اس پر انھوں نے اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور وضو نہیں کیا۔

---

۳۹۵ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا المسعودي عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه قال قال ابن عمر لأبي هريرة ما تقول في الوضوء مما غيرت النار قال توضأ منه قال فما تقول في الدهن والماء المسخن يتوضأ منه فقال أنت رجل

حضرت سعید ابن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں انھوں نے فرمایا اس سے وضو کرو حضرت ابن عمر نے پوچھا آپ تیل اور گرم پانی کے بارے میں کیا کہتے ہیں،

مِنْ قُرَيْشٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَعَلَّكَ تَلْتَجِئُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ.

انھوں نے فرمایا تم ایک قریشی ہو اور میں قبیلہ دوس سے ہوں تو انھوں نے فرمایا اے ابوہریرہ! شاید آپ اس آیت کا سہارا لیتے ہیں "بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے"۔

٣٩٦ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ.

حضرت مجاہد سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کسی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرو۔ (یعنی ضروری نہ سمجھو)۔

---

٣٩٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ.

حضرت ابو غالب، حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور فرمایا وضو نکلنے والی چیز سے ہے داخل ہونے والی چیز سے (واجب) نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَؤُلَاءِ الْجِلَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ فِي أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوءًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذَلِكَ مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جلیل القدر صحابہ کرام اس چیز کو کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے جسے آگ بدل دے۔ ان دوسرے صحابہ کرام سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے آگ سے بدلنے والی چیز (کھانے) سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

٣٩٨ - فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِينَا بِطَعَامٍ سَخِنٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعِرَاقِيَّةٌ ثُمَّ انْتَهَرَانِي فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّي.

حضرت عبدالرحمن بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے، ابو طلحہ انصاری اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس ایک گرم کیا ہوا (آگ پر پکا ہوا) کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر میں نماز کے لیے اٹھا اور وضو کیا ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے فرمایا کیا یہ عراقی ہیں پھر ان دونوں نے مجھے ڈانٹا تو میں جان گیا کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

---

٣٩٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ الخ

حضرت عبد الرحمن بن زید انصاری فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے ـــــ پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ ابو طلحہ اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ آخر تک۔

---

٤٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ فَقُمْتُ لِأَنْ أَتَوَضَّأَ فَقَالَا لِي أَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عِرَاقِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، ابو طلحہ اور ابو ایوب انصاری (رضی اللہ عنہم) نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا، میں وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو انھوں نے فرمایا کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو تم نے ایک عراقی جیسا کام کیا ہے!

فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ قَدْ صَلَّيَا بَعْدَ أَكْلِهِمَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَمْ يَتَوَضَّآ وَقَدْ رَوَيَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِنْ ذٰلِكَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا لَا يَكُونُ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي قَدِ اخْتُلِفَ فِي أَكْلِهَا أَنَّهُ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ أَمْ لَا إِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ أَكْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِيَّاهَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ لِلنَّارِ حُكْمٌ يَجِبُ فِي الْأَشْيَاءِ إِذَا مَاسَّتْهَا فَيَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهَا

تو یہ ہیں حضرت ابو طلحہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما جنھوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (نماز) وضو کیے بغیر نماز پڑھی حالانکہ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اس باب میں ان دونوں سے روایت کر چکے ہیں لہٰذا ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انھوں نے (پہلے) روایت کیا ان کے نزدیک اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

قیاس اور غور و فکر

بطور قیاس اور غور و فکر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ جب ان کو آگ مس کرے تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں، اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر انھیں آگ نہ چھوئے تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا تو ہم نے غور کیا کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب وہ ان اشیاء تک پہنچے تو وہ حکم ان کی طرف منتقل ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ

إِلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْمَاءَ الْقَرَاحَ طَاهِرًا تُؤَدَّى بِهِ الْفُرُوضُ ثُمَّ رَأَيْنَاهُ إِذَا سُخِّنَ فَصَارَ مِمَّا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَنَّ حُكْمَهُ فِي طَهَارَتِهِ عَلَى مَا كَانَ قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِيَّاهُ وَأَنَّ النَّارَ لَمْ تُحْدِثْ فِيهِ حُكْمًا يَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهُ إِلَى غَيْرِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبَدْءِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَ فِي النَّظَرِ أَنَّ الطَّعَامَ الطَّاهِرَ الَّذِي لَا يَكُونُ أَكْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ حَدَثًا إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ لَا تَنْقُلُهُ عَنْ حَالِهِ وَلَا تُغَيِّرُ حُكْمَهُ وَيَكُونُ حُكْمُهُ بَعْدَ مَسِيسِ النَّارِ إِيَّاهُ كَحُكْمِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

خالص پانی پاک ہے اس کے ساتھ کئی فرائض ادا کیے جاتے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ جب اسے گرم کیا جائے اور ان چیزوں میں سے ہو جائے جن کو آگ نے مس کیا تو بھی طہارت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو آگ کے اس تک پہنچنے سے پہلے تھا اور آگ نے اس میں کوئی ایسا حکم پیدا نہیں کیا کہ اب پہلے حکم کے خلاف کی طرف منتقل ہو جائے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے تو وہ پاک کھانا جسے آگ کے پہنچنے سے پہلے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو آگ کے مس کرنے سے بھی اس کا حکم نہیں بدلے گا اور آگ پر پکنے کے بعد بھی وہی حکم ہوگا جو پہلے تھا۔ یہ بات ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بیان کی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ فَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُومِ الْغَنَمِ وَلُحُومِ الْإِبِلِ فَأَوْجَبُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْإِبِلِ الْوُضُوْءَ وَلَمْ يُوجِبُوا ذٰلِكَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْغَنَمِ۔

کچھ لوگوں نے بکریوں اور اونٹوں کے گوشت میں فرق کرتے ہوئے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کو واجب قرار دیا اور بکری کا گوشت کھانے سے واجب نہیں کیا۔

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں، آپ نے فرمایا "ہاں" پوچھا کیا بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد بھی وضو کریں؟ فرمایا "نہیں"۔

---

۴۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ.

حضرت جعفر اپنے دادا حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا ہاں۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عثمان ابن عبد اللہ بن موہب حضرت جعفر بن ابی ثور سے وہ حضرت جابر بن سمرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ لِلصَّلٰوةِ بِأَكْلِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْوُضُوءُ الَّذِي أَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُومِ الْإِبِلِ وَلُحُومِ الْغَنَمِ فِي ذٰلِكَ لِمَا ذٰلِكَ فِي لُحُومِ الْإِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ وَمِنْ غَلَبَةِ وَدَكِهَا عَلَى يَدِ آكِلِهَا فَلَمْ يُرَخَّصْ فِي تَرْكِهِ عَلَى الْيَدِ وَأَبَاحَ أَنْ لَّا يُتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذٰلِكَ مِنْهَا وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَإِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ هُوَ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَفِي ذٰلِكَ لُحُومُ الْإِبِلِ وَغَيْرُهَا كَانَ فِي تَرْكِهِ ذٰلِكَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ.

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کسی کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے وضو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہاتھ دھونا ہو انھوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں اس لیے فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہوتی ہے لہٰذا کھانے والے کے ہاتھ پر چربی کے غلبہ کی وجہ سے اسے ہاتھ پر چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی اور چونکہ بکری میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس کے لیے وضو نہ کرنا (ہاتھ نہ دھونا) جائز رکھا گیا ہے۔ ہم نے پہلے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا جب آپ کا پہلا عمل یہ تھا کہ آپ وضو پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرتے تھے اور اس میں اونٹ کا گوشت وغیرہ برابر تھے تو اس کے چھوڑنے سے اونٹ کے گوشت سے وضو کا چھوڑنا بھی ثابت ہو گیا۔

فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار، وأما من طريق النظر فإنا قد رأينا الإبل والغنم سواء في حل بيعهما وشرب لبنهما وطهارة لحومهما وأنه لا تفترق أحكامهما في شيء من ذلك فالنظر على ذلك أنهما في أكل لحومهما سواء فكما كان لا وضوء في أكل لحوم الغنم فكذلك لا وضوء في أكل لحوم الإبل وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

روایات کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ ہم نے دیکھا کہ اونٹ اور بکری کی خرید فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کے پاک ہونے میں برابر ہیں اس سلسلے میں ان کے احکام میں کوئی تفاوت نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا گوشت کھانے کے سلسلے میں ایک جیسا حکم ہو پس جس طرح بکری کا گوشت کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اسی طرح اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ١٥ مس الفرج هل يجب فيه الوضوء أم لا

کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے

٥٠٣ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا الحسين بن مهدي قال ثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عروة أنه تذاكر هو ومروان الوضوء من مس الفرج فقال مروان حدثتني بسرة بنت صفوان أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالوضوء من مس الفرج فكان عروة لم يرفع بحديثها رأسا فأرسل مروان إليها شرطيا فرجع فأخبرهم أنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر من مس الفرج.

حضرت زہری، حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور مروان کے درمیان شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو (لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم فرمایا۔ حضرت عروہ نے ان (بسرہ) کی حدیث پر سر نہ اٹھایا تو مروان نے حضرت بسرہ کے پاس ایک سپاہی بھیجا اس نے واپس آکر بتایا کہ وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم دیتے تھے۔

الكلام في تحقيق المسئلة والقول في هذا الأثر

تحقیق مسئلہ اور روایت پر بحث

فذهب قوم إلى هذا الأثر وأوجبوا الوضوء من مس الفرج وخالفهم في ذلك

بعض لوگوں نے اس روایت کو اپناتے ہوئے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیا ہے جبکہ

يَحْضُرُوْنَ فَقَالُوْا لَا وُضُوْءَ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَالُوْا فِيْ حَدِيْثِكُمْ هٰذَا اَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ رَاْسًا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّهَا عِنْدَهٗ فِيْ حَالِ مَنْ لَا يُؤْخَذُ ذٰلِكَ عَنْهَا فَفِيْ تَضْعِيْفِ مَنْ هُوَ اَقَلُّ مِنْ عُرْوَةَ لِبُسْرَةَ مَا يُسْقِطُ بِهٖ حَدِيْثَهَا وَقَدْ تَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُهٗ۔

۴۰۶ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ وَضَعْتُ يَدِيْ فِيْ دَمٍ اَوْ حَيْضَةٍ مَا نَقَضَ وُضُوْئِيْ فَمَسُّ الذَّكَرِ اَيْسَرُ اَمِ الدَّمُ اَمِ الْحَيْضَةُ قَالَ وَكَانَ رَبِيْعَةُ يَقُوْلُ لَهُمْ وَيْحَكُمْ مِثْلُ هٰذَا يَاْخُذُ بِهٖ اَحَدٌ وَنَعْمَلُ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ بُسْرَةَ شَهِدَتْ عَلٰى هٰذِهِ النَّعْلِ لَمَا اَجَزْتُ شَهَادَتَهَا اِنَّمَا قِوَامُ الدِّيْنِ الصَّلٰوةُ وَاِنَّمَا قِوَامُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقِيْمُ هٰذَا الدِّيْنَ اِلَّا بُسْرَةُ۔

قَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلٰى هٰذَا اَدْرَكْنَا مَشْيَخَتَنَا مَا مِنْهُمْ وَاحِدٌ يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا تَرَكَ اَنْ يَرْفَعَ بِذٰلِكَ رَاْسًا لِاَنَّ مَرْوَانَ عِنْدَهٗ لَيْسَ فِيْ حَالِ مَنْ يَجِبُ الْقَبُوْلُ مِنْ مِثْلِهٖ فَاِنَّ خَبَرَ شُرْطِيِّ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ دُوْنَ خَبَرِهٖ هُوَ عَنْهَا فَاِنْ كَانَ مَرْوَانُ خَبَرُهٗ فِيْ نَفْسِهٖ عِنْدَ عُرْوَةَ غَيْرَ مَقْبُوْلٍ فَخَبَرُ شُرْطِيِّهٖ اِيَّاهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَقْبُوْلًا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا فَلَمْ يَسْمَعْهُ الزُّهْرِيُّ مِنْ عُرْوَةَ وَاِنَّمَا دَلَّسَ بِهٖ

۴۰۷ وَذٰلِكَ اَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر وضو واجب نہیں ہوتا انھوں نے اسی ضمن میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری (روایت کردہ) اس حدیث میں ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بسرہ کی روایت کو قابل حجت کہا اگر یہ اس لیے تھا کہ حضرت عروہ کے نزدیک حضرت بسرہ ان لوگوں میں سے تھیں جن کی حدیث قبول نہیں کی جاتی تو آپ کا حضرت بسرہ کی تضعیف کرنا (کمزور قرار دینا) اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کی روایت کو ساقط کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں

حضرت زید، حضرت ربیعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر میں اپنے ہاتھ خون یا حیض (کے خون) میں رکھوں تو میرا وضو نہیں ٹوٹے گا تو آلہ تناسل کو ہاتھ لگانا کم درجہ رکھتا ہے یا حیض کا خون؟ وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ فرماتے تھے تم پر افسوس ہے کیا کوئی شخص اس قسم کی روایت قبول کرتا ہے ہمیں حضرت بسرہ کی روایت کا علم ہے اللہ کی قسم! اگر بسرہ اس جوتے پر گواہی دیں تو میں اس کی شہادت کو قبول نہیں کروں گا، دین نماز کے ساتھ قائم ہے اور نماز وضو کے ساتھ قائم ہوتی ہے تو کیا بسرہ کے علاوہ کوئی دوسرا صحابی نہیں جو اس دین کو قائم کرے۔

ابن زید فرماتے ہیں ہم نے اپنے مشائخ کو اس پر پایا کہ ان میں سے کوئی بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کو ضروری نہیں سمجھتا۔ حضرت عروہ نے اسے اس لیے قبول نہیں کیا کہ ان کے نزدیک مروان اس مقام کا آدمی نہیں تھا جس سے اس قسم کی حدیث قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سپاہی کا حضرت بسرہ سے مروان کو خبر دینا اس سے کم ہے کہ اگر وہ خود ان سے سنتا تو جب حضرت عروہ کے نزدیک مروان کی اپنی خبر غیر مقبول ہے تو سپاہی کا حضرت بسرہ سے نقل کرنا عدم قبولیت کے زیادہ لائق ہے نیز حضرت زہری رحمہ اللہ کو حضرت عروہ سے سماعت حاصل نہیں انھوں نے اس میں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، مروان بن حکم سے

شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ إِلَى بُسْرَةَ فَقَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَصَارَ هٰذَا الْأَثَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ فَقَدْ حَطَّ بِذٰلِكَ دَرَجَةً لِأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ لَيْسَ حَدِيثُهُ عَنْ عُرْوَةَ كَحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَلَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَهُمْ فِي حَدِيثِهِ بِالْمُتْقِنِ.

لَقَدْ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَزِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْ نَفَرٍ سَمَّاهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ الْحَدِيثَ وَأَنْتُمْ فَقَدْ تُضَعِّفُونَ مَا هُوَ مِثْلُ هٰذَا بِأَقَلَّ مِنْ كَلَامِ مِثْلِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **وَقَالَ** آخَرُونَ إِنَّ الَّذِي بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

۴۰۸ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ

روایت کرتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس بات کی خبر دی ہے اس نے بسرہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے باعث وضو کیا جاتا ہے تو عضو مخصوص کو ہاتھ لگانے کا بھی ذکر فرمایا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت زہری سے منقول ہے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن ابو بکر سے انہوں نے حضرت عروہ سے روایت کیا اس سے اس کا درجہ گر گیا کیونکہ حضرت عبداللہ بن ابی بکر کی حضرت عروہ سے روایت زہری کی حضرت عروہ سے روایت کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی ان (محدثین) کے نزدیک حضرت عبداللہ بن ابی بکر حدیث کے معاملے میں مضبوط راوی ہیں۔

مجھ سے یحییٰ بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن وزیر نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام شافعی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی شخص کو فلاں فلاں اشخاص جن میں عبداللہ بن ابی بکر بھی ہیں میں سے کسی ایک کے پاس حدیث لکھتے ہوئے دیکھتے تو اس سے مذاق کرتے کیونکہ وہ لوگ حدیث کا علم نہیں رکھتے تھے اور تم (پہلے قول کے قائلین) بھی ایسے لوگوں کی تضعیف کرتے ہو اگرچہ ابن عیینہ کے کلام سے کم درجہ کے ساتھ ہی سہی۔ اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت زہری اور عروہ کے درمیان حضرت ابو بکر بن محمد ہیں۔

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے (حضرت بسرہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد، آلہ تناسل کو چھونے سے وضو کرے۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے بھی یہ حدیث اپنے والد سے روایت

الذكر فإن قالوا فقد روى هذا الحديث أيضا هشام بن عروة عن أبيه وهشام فليس ممن يحتج في رواياته بشيء لما ذكروا في ذلك.

کی ہے اور ہشام ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت میں کچھ کلام کیا جاتا ہے پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا۔

---

٤٠٩ - حدثنا ابن أبي عمران قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي قال أنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه قال سألني مروان عن مس الذكر فقلت لا وضوء فيه فقال مروان فيه الوضوء ثم ذكر مثل حديث أبي بكرة الذي في أول هذا الباب عن حسين بن مهدي.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان نے مجھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا اس سے وضو نہیں ہے۔ مروان نے کہا اس میں وضو ہے پھر ابو بکرہ کی حدیث جو اس باب کے شروع میں حسین بن مہدی سے مروی ہے کی مثل ذکر کیا۔

---

٤١٠ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن هشام فذكر بإسناده مثله غير أنه قال فأنكر ذلك عروة.

حضرت حماد نے حضرت ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا کہ حضرت عروہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

---

٤١١ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا يوسف ابن عدي قال ثنا علي بن مسهر عن هشام فذكر مثله بإسناده.

یوسف ابن عدی فرماتے ہیں ہم سے علی بن مسہر نے حضرت ہشام سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہشام نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٤١٢ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال حدثني سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن هشام ابن عروة عن أبيه عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا مس أحدكم ذكره فلا يصلين حتى يتوضأ.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو جب تک وضو نہ کرے ہرگز نماز نہ پڑھے۔

---

٤١٣ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا يحيى ابن صالح قال ثنا ابن أبي الزناد عن هشام عن أبيه عن مروان عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ہشام اپنے والد سے وہ مروان سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيلَ لَهُ: إِنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ أَيْضًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا فَدَلَّسَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ.

اس کا جواب یہ ہے کہا جائیگا کہ ہشام ابن عروہ نے بھی اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ انھوں نے بھی ابوبکر ہی سے سنی ہے لہٰذا انھوں نے اپنے باپ سے تدلیس کے ساتھ روایت کی ہے۔ (باپ کا نام لے لیا)۔

٤١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ہشام ابن عروہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوبکر بن محمد ابن عمرو بن حزم نے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ مروان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح بیان کیا۔

فَرَجَعَ الْحَدِيثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرُ هِشَامٍ فَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ.

پس یہ حدیث بھی ابوبکر کی طرف لوٹ گئی اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت عروہ سے زہری اور ہشام کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور وہ اس سلسلے میں (ذیل) ذکر کریں۔

٤١٥ - مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَالرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عروہ سے سنا وہ حضرت بسرہ کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے تھے۔

قِيلَ لَهُمْ: كَيْفَ تَحْتَجُّونَ فِي هٰذَا بِابْنِ لَهِيعَةَ وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُونَهُ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ فِيمَا يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْكُمْ وَلَمْ أُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعْنَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيعَةَ وَلَا عَلَى غَيْرِهِمَا وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ فَثَبَتَ وَهَاءُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ بِالَّذِي دَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُرْوَةَ وَوَهَاءُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ أَيْضًا وَهِشَامٍ بِالَّذِي بَيْنَ عُرْوَةَ وَبُسْرَةَ لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيثُ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ

ان سے کہا جائے گا کہ تم اس سلسلے میں ابن لہیعہ سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم اس چیز میں جس کے ساتھ تمہارے خلاف دلیل دی جاتی ہے اسے (ابن لہیعہ کو) اپنے مدمقابل کی طرف سے حجت قرار نہیں دیتے۔ اس سے میرا مقصد عبد اللہ بن ابی بکر، ابن لہیعہ اور ان کے غیر پر طعن کرنا نہیں بلکہ مخالف کے ظلم کو ظاہر کرنا ہے پس اس شخص کی وجہ سے جو زہری اور عروہ کے درمیان داخل ہوا زہری کی روایت کا واہی (کمزور) ہونا ثابت ہو گیا نیز زہری اور ہشام کی روایت کا اس آدمی کے سبب کمزور ہونا ثابت ہوا جو حضرت عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ اس کی طرف توجہ کی حالانکہ حدیث اس سے کم پر ہی ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کریں۔

٤١٦ - بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

قِيلَ لَهُمْ كَفَى بِكُمْ ظُلْمًا أَنْ تَحْتَجُّوا بِمِثْلِ هٰذَا **وَإِنِ** احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ۔

۴۱۷ - بِمَا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۴۱۸ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قِيلَ لَهُ أَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ حُجَّةً فِي شَيْءٍ إِذَا خَالَفَهُ فِيهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا إِذَا انْفَرَدَ وَنَفْسُ هٰذَا الْحَدِيثِ مُنْكَرٌ وَأَخْلِقْ بِهِ أَنْ يَكُونَ غَلَطًا لِأَنَّ عُرْوَةَ حِينَ سَأَلَهُ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَأَجَابَهُ مِنْ رَأْيِهِ أَنْ لَا وُضُوءَ فِيهِ فَلَمَّا قَالَ لَهُ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ قَالَ لَهُ عُرْوَةُ مَا سَمِعْتُ بِهِ وَهٰذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِمَا شَاءَ اللهُ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُنْكِرَ عُرْوَةُ عَلَى بُسْرَةَ مَا قَدْ حَدَّثَهُ إِيَّاهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ۔

۴۱۹ - بِمَا **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا

کرتے ہیں انھوں نے ایک آدمی سے سُنا جو مسجد نبوی میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ (مذکورہ بالا حدیث)۔

ان سے کہا جائیگا تمہارے ظالم ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اس کی مثل سے استدلال کرو اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

عبدالاعلی ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

اس سے کہا جائے گا کہ تم محمد بن اسحٰق کو کسی بات میں حجت نہیں ٹھہراتے نہ اس وقت کہ جب کوئی ان سے اختلاف کرے جیسے اس حدیث میں ہے اور نہ ہی اس وقت جب وہ منفرد ہوں۔ علاوہ ازیں یہ حدیث منکر ہے اور ممکن ہے کہ غلط ہو کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنی رائے سے جواب دیا جب مروان نے حضرت بسرہ سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو حضرت عروہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی اور یہ زید بن خالد کی وفات سے کتنا ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے تو اگر زید بن خالد نے یہ حدیث حضرت عروہ سے بیان کی ہوتی تو وہ حضرت بسرہ کی حدیث کا انکار نہ کرتے۔

اگر اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کیا جائے۔

حضرت عمر بن شریح، ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت

إسماعيل بن أبي أويس قال ثنا إبراهيم بن إسماعيل ابن أبي حبيبة الأشهلي عن عمر بن شريح عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك.

عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۴۲۰ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الفروي إسحق بن محمد قال ثنا إبراهيم فذكر مثله بإسناده.

اسحاق بن محمد فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قيل لهم أنتم لا تسوغون خصمكم أن تحتج عليكم بمثل عمر بن شريح فكيف تحتجون به أنتم عليه ثم ذلك أيضا في نفسه منكر لأن عروة لما أخبره مروان عن بسرة بما أخبره به من ذلك لم يكن عرفه قبل ذلك لا عن عائشة ولا عن غيرها فإن احتجوا في ذلك.

تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے مخالف کو عمر بن شریح جیسے لوگوں سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود کیوں ان سے استدلال کرتے ہو نیز یہ حدیث بھی منکر ہے کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ کو بسرہ کی روایت بتائی تو وہ اسے پہلے سے نہیں جانتے تھے نہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی اور سے اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور کہیں)

۴۲۱ - بما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا حميد بن اليتيم قال ثنا عمرو بن أبي سلمة عن صدقة بن عبد الله عن هشام بن زيد عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك.

صدقہ بن عبداللہ، ہشام بن زید سے، انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قيل لهم صدقة بن عبد الله هذا عندكم ضعيف فكيف تحتجون به وهشام بن زيد فليس من أهل العلم الذين يثبت بروايتهم مثل هذا وإن احتجوا في ذلك.

تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبداللہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہیں تو تم ان کی بات کو کیسے حجت بناتے ہو اور ہشام بن زید ان اہل علم سے نہیں ہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو، اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور یہ حدیث پیش کریں)

۴۲۲ - بما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا العلاء بن سليمان عن الزهري عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من مس فرجه فليتوضأ.

علاء بن سلیمان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا وَهُوَ عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا

ان سے کہا جائے گا تم اس علاء سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ اور اگر وہ دلیل دیتے ہوئے کہیں۔

۴۲۳ - بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ.

یزید بن عبد الملک نے مقبری سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک پہنچائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو تو وہ وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ يَزِيْدُ هٰذَا عِنْدَكُمْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ لَا يُسْتَرٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

ان سے کہا جائے گا یہ یزید تمہارے نزدیک منکر الحدیث ہے اس کی کوئی روایت بھی ٹھیک نہیں ہوتی تو تم اس سے کیسے استدلال کرتے ہو؟ اگر وہ استدلال کرتے ہوئے کہیں۔

۴۲۴ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ.

ابن ابی ذئب نے حضرت عقبہ بن عبدالرحمن سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس بن معن کی روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَقْطَعُهُ وَيُوْقِفُهُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

ان سے کہا جائے گا کہ حفاظ میں سے جس نے بھی یہ حدیث ابن ابی ذئب سے روایت کی ہے انھوں نے اسے روایت کرتے ہوئے محمد بن عبدالرحمن پر موقوف ہے۔

۴۲۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

ابن ابی ذئب، عقبہ سے وہ محمد بن عبدالرحمن سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ

ان حفاظ حدیث نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمن پر موقوف کیا وہ اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ وہ (ابن نافع) تمہارے نزدیک ان پر حجت ہے جب کہ وہ (محمد بن عبدالرحمن) ان پر حجت نہیں تو تم اس سلسلے میں

منقطع في هذا وانتم لا تثبتون المنقطع وان احتجوا في ذلك .

حدیث منقطع سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں مانتے ۔ اگر وہ استدلال کریں کہ

۴۲۶ - بما حدثنا صالح بن عبد الرحمن ويونس وربيع الجيزي قالوا ثنا عبد الله بن يوسف عن الهيثم بن حميد قال اخبرني العلاء ابن الحارث عن مكحول عن عنبسة ابن ابي سفيان عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مس فرجه فليتوضأ .

مکول نے عنبسہ ابن ابی سفیان سے انہوں نے زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے ۔

---

۴۲۷ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو مسهر عن الهيثم فذكر باسناده مثله .

ابو مسہر نے ہیثم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

قيل لهم هذا الحديث منقطع ايضا لان مكحولا لم يسمع من عنبسة بن ابي سفيان شيئا .

ان سے کہا جائے گا یہ حدیث بھی منقطع ہے کیونکہ مکول نے عنبسہ بن ابو سفیان سے کچھ نہیں سنا ۔

---

۴۲۸ - حدثنا بذلك ابن ابي داود قال سمعت ابا مسهر يقول ذلك وانتم تحتجون في مثل هذا بقول ابي مسهر وان احتجوا في ذلك .

ابن ابو داؤد نے بتایا کہ میں نے ابو مسہر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا اور تم اس قسم کی بات میں ابو مسہر کے قول سے استدلال کرتے ہو ۔

اگر وہ ان روایات سے استدلال کریں ۔

۴۲۹ - بما حدثنا يونس قال ثنا معن ابن عيسى عن عبد الله بن مؤمل المخزومي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان بسرة سالت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت المرأة تضرب بيدها فتصيب فرجها قال تتوضأ يا بسرة .

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بُسرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنا ہاتھ لگاتی ہے تو شرمگاہ کو جا لگتا ہے (اس کا کیا حکم ہے!) آپ نے فرمایا اے بُسرہ! وضو کر لیا کرو ۔

---

۴۳۰ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الخطاب بن عثمان العوزي قال ثنا بقية عن الزبيدي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ.

کر ہاتھ لگائے وہ بھی وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهُ عَنْهُ عَنْ صَحِيْفَةٍ فَهٰذَا عَلٰى قَوْلِكُمْ مُنْقَطِعٌ وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهِ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَذْهَبُ اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَالِفُ ذٰلِكَ.

ان سے کہا جائے گا تمہارا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کچھ نہیں سُنا انھوں نے ان کے صحیفے سے نقل کر کے روایت کیا، تمہارے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور تمہارے نزدیک منقطع حجت نہیں پس ان تمام آثار کا فساد ثابت ہو گیا جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۳۱۔ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ لَا.

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

حضرت مُسَدَّد کہتے ہیں ہم سے محمد بن جابر نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عُتْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ایوب بن عتبہ، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن بدر سُحیمی، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وسلم مثله.

۴۳۵- حدثنا ابو امية قال ثنا الاسود بن عامر وخلف بن الوليد واحمد بن يونس وسعيد بن سليمان عن ايوب عن قيس انه حدثه عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

حضرت ایوب، قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۳۶- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا سأله فقال يا نبي الله ما ترى في مس الرجل ذكره بعد ما توضأ فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل هو الا بضعة منك او مضغة منك.

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے، وہ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں آپ سے ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ یا (فرمایا) گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

فهذا حديث ملازم صحيح مستقيم الاسناد غير مضطرب في اسناده ولا في متنه فهو اولى عندنا مما رويناه اولا من الآثار المضطربة في اسانيدها.

ولقد حدثني ابن ابي عمران قال سمعت عباس بن عبد العظيم العنبري يقول سمعت علي بن المديني يقول حديث ملازم هذا احسن من حديث بسرة فان كان هذا الباب يؤخذ من طريق الاسناد واستقامته فحديث ملازم هذا احسن اسنادا وان كان يؤخذ من طريق النظر فانا رأيناهم لا يختلفون ان من مس ذكره بظهر كفه او بذراعيه لم يجب في ذلك وضوء فالنظر ان يكون مسه اياه ببطن كفه كذلك وقد رأيناه لو

یہ ملازم (راوی) کی صحیح حدیث ہے اس کی سند درست ہے نہ اس کی سند میں اضطراب ہے اور نہ ہی متن میں۔ پس یہ ہمارے نزدیک ان روایات سے زیادہ بہتر ہے جنکو ہم نے پہلے روایت کیا اور انکی اسناد میں اضطراب ہے۔

مجھ سے ابن ابی عمران نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عباس بن عبد العظیم عنبری کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سنا کہ ملازم کی یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ اچھی ہے اگر اس باب کو سند اور اس کی استقامت کے حوالے سے دیکھنا ہو تو ملازم (راوی) کی یہ حدیث سند کے اعتبار سے نہایت اچھی ہے اور اگر غور فکر کے طریقے سے دیکھنا ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہتھیلی کی پیٹھ یا بازوؤں کے ساتھ چھونے سے وضو واجب نہ ہونے پر ان (فقہاء کرام) کا کوئی اختلاف نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں

مَا مَسَّهُ بِفَخِذِهِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ فَإِذَا كَانَتْ مِمَّا مَسَّهُ إِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءًا فَمِمَّا مَسَّهُ إِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ أَحْرٰى أَنْ لَا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا **فَقَالَ** الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ فَقَدْ أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِيْ مَسِّهِ بِالْكَفِّ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

٤٣٧ - مَا **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى أَبِيْ فَمَسِسْتُ فَرْجِيْ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَتَوَضَّأَ۔

٤٣٨ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ عَمَّنْ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ۔

٤٣٩ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَآهُ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ إِنِّيْ مَسِسْتُ فَرْجِيْ فَنَسِيْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ۔

٤٤٠ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

٤٤١ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ

کہ اگر وہ اس (شرمگاہ کو) ران کے ساتھ چھوئے تو اس سے وضو واجب نہ ہوگا حالانکہ ران قابل ستر عضو ہے پس جب کسی ستر والی جگہ کے ساتھ اس کا چھونا وضو کو واجب نہیں کرتا تو غیر ستر والے عضو کے ساتھ چھونے سے وضو کا واجب نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں صحابہ کرام نے ہتھیلی کے ساتھ اسے چھونے کی صورت میں وضو واجب قرار دیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعید بن ابی وقاص فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے لیے قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا انھوں نے مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اس شخص کے بارے میں جو اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، فرماتے تھے کہ وہ وضو کرے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ کس سے مروی ہے انھوں نے فرمایا عطاء بن ابی رباح سے۔

حضرت سالم سے مروی ہے انھوں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایسی نماز پڑھی جو اس سے پہلے کبھی نہ پڑھی تھی۔ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیسی نماز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تھا تو میں وضو کرنا بھول گیا۔

حضرت حماد، ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی یاد فرمایا، ہمیں

عن مجاهد قال صلينا مع ابن عمر فلما صلى بنا ابن عمر ثم سار ثم اناخ جمله فقلت يا ابا عبد الرحمن انا قد صلينا فقال ان ابا عبد الرحمن قد عرف ذلك ولكني مسست ذكري فتوضأ واعاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چلے گئے اس کے بعد اونٹ بٹھایا۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن! ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں انھوں نے فرمایا ابو عبدالرحمٰن کو معلوم ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا چنانچہ انھوں نے وضو کیا اور نماز لوٹائی۔

قيل لهم اما ما رأيتموه عن مصعب بن سعد بن ابي وقاص فانه قد روي عن مصعب بن سعد عن ابيه خلاف ما رواه عنه الحكم.

ان سے کہا جائے گا جس کو تم مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے خیال کرتے ہو تو مصعب سعد نے اپنے والد سے اس روایت کے خلاف بھی روایت کیا ہے جو ان سے حکم نے روایت کی ہے۔ (یعنی حدیث نمبر ۴۳۷)۔

۴۴۲- حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا عبد الله بن جعفر عن اسمعيل بن محمد عن مصعب بن سعد قال كنت امسك على ابي المصحف فاحتككت فاصبت فرجي فقال اصبت فرجك قلت نعم احتككت فقال اغمس يدك في التراب ولم يامرني ان اتوضأ.

حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے پاس قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے شرمگاہ کو ہاتھ لگا لیا۔ انھوں نے فرمایا تو نے شرمگاہ کو چھوا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں، مجھے کھجلی ہو رہی تھی۔ انھوں نے فرمایا اپنے ہاتھ مٹی سے مل لو۔ اور آپ نے مجھے وضو کا حکم نہ دیا۔

وروي عن مصعب ايضا ان اباه امره بغسل يده.

حضرت مصعب سے یہ بھی مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو ہاتھ دھونے کا حکم دیا۔

۴۴۳- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال وحدثنا زائدة عن اسمعيل بن ابي خالد عن الزبير ابن عدي عن مصعب بن سعد مثله غير انه قال قم فاغسل يدك.

حضرت زبیر بن عدی، حضرت مصعب بن سعد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھو لو۔

فقد يجوز ان يكون الوضوء الذي رواه الحاكم في حديثه عن مصعب هو غسل اليد على ما بينه عنه الزبير بن عدي حتى لا يتضاد الروايتان وقد روي عن سعد من قوله انه لا وضوء في ذلك.

حکم نے مصعب سے حدیث روایت کرتے ہوئے جس وضو کا ذکر کیا ہے ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو جس طرح ہم نے زبیر بن عدی سے روایت کیا ہے۔ تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد سے ان کا یہ قول بھی مروی ہے کہ اس ضمن میں واجب نہیں۔

۴۴۴ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا زائدة عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال سئل سعد عن مس الذكر فقال ان كان نجسا فاقطعه لا بأس به.

حضرت قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں حضرت سعد سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر ناپاک ہے تو کاٹ دو، (اس کے چھونے میں) کوئی حرج نہیں۔

۴۴۵ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال انا هشيم قال ثنا اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال قال رجل لسعد انه مس ذكره وهو في الصلوة فقال اقطعه انما هو بضعة منك.

حضرت قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سعد سے کہا کہ اُس نے نماز کی حالت میں شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے انھوں نے فرمایا اسے کاٹ دو، وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے۔

فهذا سعد لما كشفت الروايات عنه ثبت عنه انه لا وضوء في مس الذكر وأما ما روي عن ابن عباس في ايجاب الوضوء فيه فانه قد روي عنه خلاف ذلك.

یہ حضرت سعد ہیں ان کی واضح روایات سے ثابت ہوا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ اور وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے واجب ہونے کے بارے میں مروی ہے تو ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۴۶ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا يعقوب ابن اسحق قال ثنا عكرمة بن عمار قال ثنا عطاء عن ابن عباس قال ما أبالي اياه مسست او انفي.

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا میرا ہاتھ (شرمگاہ کو) چھو جائے یا ناک کو۔

۴۴۷ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن شعبة مولى ابن عباس عن ابن عباس مثله.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ، حضرت ابن عباس سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۸ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان لا يرى في مس الذكر وضوءا.

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو چھونے کی صورت میں وضو کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

فهذا ابن عباس قد روي عنه غير

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف

مَا رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ فَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَى بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بلکہ مروی ہے جو قتادہ نے بواسطہ عطاء ان سے روایت کیا ہے کہ تم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی صحابی رسول کو نہیں جانتے کہ انھوں نے اس سے وضو کا فتویٰ دیا ہو، اور اکثر صحابہ کرام نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَا أُبَالِي أَنْفِي مَسِسْتُ أَوْ أُذُنِي أَوْ ذَكَرِي۔

حضرت ابو ظبیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اپنے ناک کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں کو یا شرمگاہ کو۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَا أُبَالِي ذَكَرِي مَسِسْتُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ أُذُنِي أَوْ أَنْفِي۔

حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں یا ناک کو۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں میں نے ہزیل سے سنا وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت منہال ابن عمرو اور قیس بن سکن حضرت عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

سلیمان شیبانی، ابو قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۵۴ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں میں ایک مجلس میں تھا جہاں عمار بن یاسر بھی تھے، شرمگاہ کو چھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک

ابو نعيم قال ثنا مسعر عن عمير بن سعيد قال كنت في مجلس فيه عمار بن ياسر فذكر مس الذكر فقال إنما هو بضعة منك مثل أنفك أو أنفك وإن لكفك موضعا غيره.

حصہ ہے جیسے میرا ناک یا (فرمایا) تمہارا ناک اور تمہاری ہتھیلی کے لیے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ بھی ہے۔

۴۵۵ - أخبرنا أبو بكرة قال ثنا أبو عامر قال ثنا سفيان عن إياد بن لقيط عن البراء ابن قيس ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا أبو شعبة عن منصور قال سمعت سدوسيا يحدث عن البراء ابن قيس ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا عبيد الله بن إياد ابن لقيط عن أبيه عن البراء بن قيس قال سمعت حذيفة يقول ما أبالي إياه مسست أو أنفي.

حضرت براء بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسے (شرمگاہ کو) ہاتھ لگاؤں یا اپنے ناک کو،

۴۵۶ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد ح وحدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا همام عن قتادة عن المخارق بن أحمد عن حذيفة نحوه.

حضرت قتادہ، مخارق بن احمد سے وہ حضرت حذیفہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۷ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عمرو بن أبي رزين قال ثنا هشام بن حسان عن الحسن عن خمسة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم علي بن أبي طالب وعبد الله بن مسعود وحذيفة بن اليمان وعمران بن حصين ورجل آخر أنهم كانوا لا يرون في مس الذكر وضوءا.

حضرت حسن، پانچ صحابہ کرام جن میں حضرت علی ابن ابیطالب، عبداللہ ابن مسعود، حذیفہ بن یمان عمران بن حصین اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۸ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے اور وہ

حجاج قال ثنا حماد ح وحدثنا سليمن ابن شعيب قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين نحوه.

حضرت عمران بن حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٤٥٩ - حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا حميد الطويل عن الحسن عن عمران بن حصين مثله.

حمید الطویل، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران بن حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فان كان يجب في مثل هذا التقليد فتقليد من ذكرنا اولى من تقليد ابن عمر وقد روي ذلك عن سعيد بن المسيب والحسن.

اگر اس قسم کے مسئلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقلید ضروری ہے تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی تقلید زیادہ ضروری ہے حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

٤٦٠ - حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا هشام قال ثنا قتادة عن سعيد بن المسيب انه كان لا يرى في مس الذكر وضوءا.

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

---

٤٦١ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا هشام عن قتادة عن الحسن مثله.

حضرت ہشام، قتادہ سے وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٤٦٢ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا عبد الله بن حمران قال ثنا اشعث عن الحسن انه كان يكره مس الفرج فان فعله لم ير عليه وضوءا.

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانا مکروہ سمجھتے تھے لیکن کوئی ایسا کرے تو اس پر وضو کو لازم نہیں جانتے تھے۔

٤٦٣ - حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا يونس عن الحسن انه كان لا يرى في مس الذكر وضوءا فبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

حضرت یونس، حضرت حسن سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں جانتے تھے ——— ہمارا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَمْ وَقْتُهُ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ وَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ اِمْسَحْ مَا بَدَا لَكَ۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

موزوں پر مسح کا بیان

مقیم کیلئے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟

حضرت اُبی بن عمارہ سے مروی ہے اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ انھوں (حضرت ابی بن عمارہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں موزوں پر مسح کروں فرمایا ہاں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن عرض کیا اور دو دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں اور تین دن عرض کیا اور تین دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں، یہاں تک کہ سات (کی گنتی) تک پہنچے، پھر فرمایا جتنا مناسب سمجھو مسح کرو۔

ایوب بن قطن، حضرت عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابی بن عمارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔

محمد بن یزید بن ابی زیاد، ایوب بن قطن سے وہ عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ وَلَا فِي الْحَضَرِ قَالُوا وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا فَذَكَرُوا۔

ایک قوم نے اسے اپنایا ہے کہ موزوں پر مسح کے لیے سفر و حضر میں کوئی وقت مقرر نہیں اس بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں بیان کیا۔

۶۶۷ - مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبْرَدْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَعَلَيَّ خُفَّانِ جُرْمُقَانِيَّانِ فَقَالَ لِي مَتَى عَهْدُكَ يَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذِهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ لِي أَصَبْتَ السُّنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شام سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جمعۃ المبارک کے دن (ملک) شام سے نکلا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ طیبہ میں داخل ہوا۔ میں نے مجرمقانی موزے پہن رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا اے عقبہ! ان موزوں کو کب اتارو گے۔ میں نے عرض کیا میں نے ان کو جمعہ کے دن پہنا ہے اور آج بھی جمعہ ہے۔ انھوں نے مجھے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ قَاضِي أَهْلِ مِصْرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن حکم بلوی نے حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن حکم بلوی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی بن رباح لخمی کو حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل خبر دیتے ہوئے سنا البتہ ان کی روایت میں "اصبت" کا لفظ ہے سنت کا لفظ نہیں ہے۔

قَالُوا فَفِي قَوْلِ عُمَرَ هٰذَا لِعُقْبَةَ أَصَبْتَ السُّنَّةَ يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ

فقہاء کرام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ تم نے سنت کو

النبي صلى الله عليه وسلم لأن السنة لا تكون إلا عنه. وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يمسح المقيم على خفيه يوما وليلة والمسافر ثلاثة أيام ولياليهن وقالوا أما ما رووه عن عمر من قوله أصبت السنة فليس في ذلك دليل على أنه عنده عن النبي صلى الله عليه وسلم لأن السنة قد تكون منه وقد تكون من خلفائه. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين.

٢٧٠ - حدثنا بذلك أبو أمية قال ثنا أبو عاصم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عبد السلام عن العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال سعيد بن المسيب لربيعة في أروش أصابع المرأة يا ابن أخي إنها السنة يريد قول زيد بن ثابت فقد يجوز أن يكون عمر رأى ما قال لعقبة وهو من خلفاء الراشدين المهديين فسمى رأيه ذلك سنة مع أنه قد جاءت الآثار المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك بتوقيت المسح للمسافر والمقيم بخلاف ما جاء به حديث أبي بن عمارة.

٢٧١ - فمما روي عنه في ذلك ما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن عمرو بن قيس عن الحكم بن عتيبة عن القاسم بن مخيمرة عن شريح بن هانئ عن علي رضي الله عنه.

پالیا۔ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کی سنت مراد ہے کیونکہ سنت صرف آپ کے طریقہ مبارکہ کو کہتے ہیں لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مقیم اپنے موزوں پر ایک دن رات اور مسافر تین دن اور راتیں مسح کرے انھوں نے کہا جو کچھ تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنۃ" کے الفاظ نقل کیے ہیں ان میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے ثابت ہو کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد ہے کیونکہ کبھی آپ کے عمل کو سنت کہا جاتا ہے اور کبھی آپ کے خلفاء کے عمل پر سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور میرے ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں

اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عورت کی انگلیوں کے بارے میں فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے اور اس سے آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔

پس ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عقبہ سے فرمایا وہ ان کے اپنے نزدیک جائز ہو اور آپ خلفائے راشدین میں سے ہیں چنانچہ انھوں نے اپنی اس رائے کو سنت قرار دیا۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں کہ آپ نے مسافر اور مقیم کے لیے مسح کا وقت مقرر فرمایا بخلاف حضرت ابی بن عمارہ کی روایت کے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر کیے ہیں۔

قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

٤٧٢ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ نَّمْسَحَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَاِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سفر میں ہوں تو تین دن رات اور مقیم ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

٤٧٣ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِئْتِ عَلِيًّا فَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا سَفَرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّثَلٰثَ لَيَالٍ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کا موزوں پر مسح کے بارے میں کیا خیال ہے۔ انھوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اس مسئلہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہمیں تین دن رات موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

٤٧٤ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ

حضرت خزیمہ بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے موزوں پر مسح مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمایا۔ فرماتے ہیں اگر پوچھنے والا زیادہ پوچھتا تو آپ جواب میں بھی اضافہ فرماتے۔

أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِي مَسْئَلَتِهِ لَزَادَهُ۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت سفیان اور جریر، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے یہ الفاظ فرمائے "اگر ہم (سوال میں) اضافہ کرتے تو آپ بھی ہمیں زیادہ جواب دیتے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ اگر ہم مزید پوچھتے تو آپ بھی جواب میں اضافہ فرماتے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت حماد بن سلمہ نے حضرت حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت حکم اور حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

حضرت ابوعبداللہ جدلی حضرت خزیمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے۔

الجدلي عن خزيمة انه شهد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ذلك.

۴۸۱ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم قال ثنا هشام عن حماد عن ابراهيم عن ابي عبد الله عن خزيمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت حماد ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ سے وہ حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا شعبة قال انا الحكم وحماد عن ابراهيم باسناده مثله.

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت حکم اور حماد نے حضرت ابراہیم سے خبر دی کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۸۳ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الرحمن بن المبارك قال ثنا الصعق بن حزن قال ثنا علي بن الحكم عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش الاسدي عن عبد الله بن مسعود قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل من مراد يقال له صفوان بن عسال فقال يا رسول الله اني اسافر بين مكة والمدينة فافتني عن المسح على الخفين فقال ثلثة ايام للمسافر ويوم وليلة للمقيم.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص آیا جسے صفوان بن عسال کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سفر کرتا ہوں تو مجھے موزوں پر مسح کے بارے میں حکم بتائیے آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن (اور راتیں) اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات ہے۔

۴۸۴ - حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عاصم عن زر قال اتيت صفوان بن عسال فقلت حك في نفسي او في صدري المسح على الخفين بعد الغائط والبول فهل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا قال نعم كنا اذا كنا سفرا او مسافرين امرنا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ايام ولياليهن

حضرت زر فرماتے ہیں میں صفوان بن عسال کے پاس آیا تو عرض کیا قضائے حاجت اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل یا (فرمایا) سینے میں کچھ کھٹکا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں جب ہم مسافر ہوں (راوی کو شک ہے کہ سفرا کا لفظ فرمایا یا مسافرین کا) تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جنابت کے علاوہ قضائے

إلا من جنابة ولكن من غائط وبول.

حاجت یا پیشاب کی صورت میں موزے نہ اتاریں۔

٤٨٥ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سليمن بن حرب قال ثنا حماد بن زيد عن عاصم فذكر مثله بإسناده.

سلیمان بن حرب فرماتے ہیں حماد بن زید نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انھوں (عاصم) نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٨٦ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة فذكر بإسناده مثله.

حجاج، حضرت حماد بن سلمہ سے، وہ عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٨٧ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا أبو روق عطية بن الحارث قال ثنا أبو الغريف عبيد الله بن خليفة عن صفوان بن عسال قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فقال للمسافر ثلث وللمقيم يوم وليلة مسحا على الخفين.

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات موزوں پر مسح کرے۔

---

٤٨٨ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن أبي الوزير قال ثنا عبد الوهاب الثقفي عن مهاجر عن عبد الرحمن ابن أبي بكرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد إذا لبستهما على طهارة.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جب تم اسے طہارت پر پہنو۔

---

٤٨٩ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال أنا هشيم قال أنا داود بن عمرو الحضرمي عن بشر بن عبيد الله الحضرمي عن أبي إدريس الخولاني قال ثنا عوف بن مالك الأشجعي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله في التوقيت خاصة وزاد أنه جعل ذلك في غزوة تبوك.

حضرت عوف بن مالک اشجعی مسح کے لیے وقت مقرر کرنے کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے غزوہ تبوک میں یہ وقت مقرر فرمایا۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یحییٰ بن حسان فرماتے ہیں ہشیم نے داؤد سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

حضرت عامر بن عروہ بن مغیرہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔——— آپ پر ایک شامی جبہ تھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا تو (مسح) مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات سنت قرار پایا۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور راتیں ہے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ * فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِلَى مِثْلِ حَدِيثِ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ.

پس یہ روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر ہے لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان متواتر روایات کو چھوڑ کر اُبَی بن عمارہ کی حدیث جیسی روایت کو قبول کرے۔

وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

اور انھوں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے عقبہ کی روایت کے ساتھ جو استدلال کیا ہے تو خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف متواتر روایات مروی ہیں۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حِلْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں میں نے بنانہ جعفی سے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہمارے مقابلے میں زیادہ جرأت سے بات

قَالَ ثَنَا نُبَاتَةُ الْجُعْفِيُّ وَكَانَ أَجْرَأَنَا عَلَى عُمَرَ سَلْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

کر سکتے تھے کہ آپ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھو۔ انھوں نے پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ نُبَاتَةَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ امْسَحْ عَلَيْهِمَا يَوْمًا وَلَيْلَةً

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت بناتہ نے حضرت عمر فاروق سے اس (موزوں پر مسح) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں ان پر ایک دن رات مسح کرتا ہوں۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فَسَأَلَهُ نُبَاتَةُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت بناتہ نے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد ابراہیم سے، وہ اسود سے، وہ حضرت بناتہ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حماد سے انھوں نے حضرت بناتہ سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کیا۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کیا۔ انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے اسود کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کیا۔

۵۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق

ابو سعيد الاصبهاني قال انا حفص عن عاصم عن ابي عثمان ان عمر قال من ادخل قدميه وهما طاهرتان فليمسح عليهما الى مثل ساعته من يومه وليلته.

۵۰۱- حَدَّثَنَا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن زيد بن وهب قال كتب الينا عمر في المسح على الخفين للمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة.

فهذا عمر قد جاء في هذا ما يوافق ما رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في التوقيت للمسافر وللمقيم **وقد** يحتمل حديث عقبة ايضا ان يكون ذلك الكلام كان من عمر لانه علم ان طريق عقبة الذي جاء منه طريق لا ماء فيه وكان حكمه ان يتيمم فسأله متى عهدك بخلع خفيك اذا كان حكمك هو التيمم فاخبره بما اخبره **وهذا** الوجه اولى ما حمل عليه هذا الحديث ليوافق ما روي عن عمر سواه ولا يضاده **وقد** روي عن غير عمر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما روينا في التوقيت.

۵۰۲- حَدَّثَنَا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير قال ثنا ابو اسحق عن القاسم بن مخيمرة عن شريح بن هانئ قال اتيت عائشة فسألتها عن المسح على الخفين فقالت ائت عليا فانه اعلمهم بوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے پاؤں (موزوں) میں داخل کرے وہ ایک دن رات گزرنے کے بعد آنے والے، اسی وقت تک ان پر مسح کرے۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں ہمیں لکھا کہ مسافر کے لیے تین دن راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق روایات آئی ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے تعین وقت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی احتمال ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو کیونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عقبہ جس راستے سے آئے ہیں اس میں پانی نہیں ہے تو انہیں تیمم کا حکم تھا لہٰذا آپ نے پوچھا جب آپ کے لیے تیمم کا حکم ہوا تو آپ کب موزے اتاریں گے تو انہوں نے جو جواب دینا تھا دیا۔ اس حدیث کو اس بات پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ مروی روایت سے موافق ہو جائے اور اس کے متضاد نہ ہو، ہم نے جو کچھ تطبیق کے سلسلے میں ذکر کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں، وہ حضور کے ساتھ سفر کرتے تھے، چنانچہ میں نے ان

لِمُسَافِرٍ مَعَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ.

پاس جا کر سوال کیا تو انھوں نے فرمایا مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہیں۔

۵۰۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ جَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا.

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے موزے پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن قرار دی۔

۵۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلَاثًا.

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزے نہیں اتارتے تھے۔

۵۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۵۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں ہم سے ابوولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذٰلِكَ.

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت سلام بن مسکین، حضرت عبدالعزیز سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوزید انصاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

کے ایک صحابی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ وَقَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّثْلَهُ۔

فَهٰذِهِ أَقْوَالُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اتَّفَقَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُّخَالِفَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت یونس اور قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

صحابہ کرام کے یہ اقوال اس بات کے موافق ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کے تعین کے سلسلے میں ذکر کی ہے بس کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِيْ لَيْسَ عَلٰى وُضُوْءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْآنَ

جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ

۵۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے فقط یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر ناپسند کرتا ہوں۔

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے یا فرمایا راوی کو شک ہے میں

وغيره عن الحسن عن المهاجر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول أو قال مررت به وقد بال فسلمت عليه فلم يرد علي حتى فرغ من وضوئه ثم رد علي.

أقوال أهل العلم

فذهب قوم إلى هذا فقالوا لا ينبغي لأحد أن يذكر الله تعالى بشيء إلا وهو على حال يجوز له أن يصلي عليها وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا من سلم عليه وهو على حال حدث تيمم ورد عليه السلام وإن كان في المصر وقالوا فيما سوى السلام مثل قول أهل المقالة الأولى وكان مما احتجوا به في ذلك.

۵۱۳ - ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا محمد بن ثابت العبدي ح وحدثنا حسين بن نصر وسليمان بن شعيب قالا ثنا يحيى بن حسان قال ثنا محمد بن ثابت قال ثنا نافع قال انطلقت مع ابن عمر إلى ابن عباس في حاجة لابن عمر فقضى حاجته فكان من حديثه يومئذ أنه قال مر رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم في سكة من السكك وقد خرج من غائط أو بول فسلم عليه فلم يرد عليه السلام حتى كاد الرجل أن يتوارى في السكة فضرب بيديه على الحائط فتيمم بوجهه ثم ضرب ضربة أخرى فتيمم بذراعيه قال ثم رد عليه السلام وقال أما إنه لم يمنعني أن أرد عليك السلام إلا أني

آپ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر چکے تھے میں نے سلام عرض کیا تو جب تک آپ وضو سے فارغ نہ ہوئے سلام کا جواب نہ دیا۔

اقوالِ اہلِ علم

ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ کسی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ ایسی حالت میں ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے (یعنی پاک ہو) لیکن اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ بے وضو ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے اگرچہ شہر میں ہو (یعنی اگرچہ تیمم کے لیے کوئی دوسرا عذر نہ بھی ہو) سلام کے علاوہ (ذکر وغیرہ) کے سلسلے میں ان کا وہی قول ہے جو پہلے مسلک والوں

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک کام کے سلسلے میں ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا انھوں نے ان کی حاجت کو پورا کیا ان دنوں ان سے ایک حدیث مشہور تھی کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص کسی گلی میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہوئے تھے اس شخص نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر قریب تھا کہ وہ شخص کسی گلی میں چھپ جاتا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو دیوار پر ملا اور چہرے کا تیمم کیا پھر دوسری ضرب مار کر بازوؤں کا مسح کیا اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں باوضو نہ تھا۔

كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ.

٥١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى أَتَى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ.

٥١٥ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

٥١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

قَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِي يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَالْعِيْدَيْنِ إِذَا خِيْفَ فَوْتُ ذٰلِكَ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا حتی کہ دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت عمیر فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبد اللہ بن یسار جو حضرت ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے آئے اور ابو الجہیم بن حارث ابن صمہ انصاری کے پاس حاضر ہوئے ابو جہیم نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لائے تو ایک شخص کی آپ سے ملاقات ہوئی اس نے سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا (تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

حضرت عبد الرحمن اعرج، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان حضرات نے فرمایا ان روایات کے پیش نظر ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ طہارت پر نہ ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے تاکہ سلام کا جواب بن سکے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کچھ لوگوں کو جنازے اور عید کی نمازوں کے لیے تیمم کی اجازت دی گئی کہ اگر وہ نماز کے

إذا اشتغل بطلب الماء بوضوء الصلاة وذكروا في ذلك۔

وضو کے لیے پانی تلاش کرنے میں مشغول ہوں تو نماز کے نکلنے کا ڈر ہوگا۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۵۱۷- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا عمر بن أيوب الموصلي عن المغيرة بن زياد عن عطاء عن ابن عباس في الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير وضوء قال يتيمم و يصلي عليها

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا ہے (نماز) جنازہ کی جلدی ہو اور وہ بے وضو ہو انھوں نے فرمایا وہ تیمم کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

۵۱۸- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عمرو بن عون قال أنا هشيم عن مغيرة عن إبراهيم وعبد الملك عن عطاء و زكريا عن عامر ويونس عن الحسن مثله۔

حضرت عامر اور یونس، حضرت حسن سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۹- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن منصور عن إبراهيم مثله۔

حضرت شعبہ، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰- حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم مثله۔

حضرت سفیان، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن حماد عن إبراهيم مثله۔

حضرت سفیان، حماد سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم عن يونس عن الحسن ومغيرة عن إبراهيم وعبد الملك عن عطاء نحوه۔

حضرت یونس، حسن اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور عبد الملک سے وہ عطاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳- حدثنا أبو بكرة قال ابن مرزوق قال ثنا أبو داود عن عباد بن راشد قال سمعت الحسن يقول ذلك۔

ابو داؤد، عباد بن راشد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۲۴- حدثنا يونس قال أنا ابن

ابن وہب کہتے ہیں مجھے یونس نے ابن

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ، قَالَ وَقَالَ لِي اللَّيْثُ مِثْلَهُ۔

٥٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غُنْيَةَ عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ۔

فَلَمَّا كَانَ قَدْ رُخِّصَ فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَفِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ قَالُوا فَكَذٰلِكَ رَخَّصْنَا فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ لِيَكُونَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ حِينَئِذٍ فَاتَ ذٰلِكَ وَإِنْ رَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِجَوَابٍ لَهُ وَأَمَّا مَا سِوَى ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهُ مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ أَحَدٌ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالَى فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا وَيَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي ذٰلِكَ خَلَا الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِمَا أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ۔

٥٢٦ - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِي وَجْهٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ

شہاب سے اسی کی مثل خبر دی اور فرمایا کہ ابو اللیث نے مجھے اسی طرح فرمایا۔

شجاع بن ولید، عبدالملک بن ابو عتبہ سے وہ حکم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

پس جب شہروں میں نماز جنازہ اور نماز عید نکل جانے کے خوف سے تیمم کی اجازت دی گئی کیونکہ یہ نمازیں جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں تو علماء فرماتے ہیں اسی طرح ہم نے شہروں میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کی اجازت دی ہے تاکہ سلام کرنے والے کو جواب دے سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس وقت سلام کا جواب نہیں دے سکے گا اور وہ رہ جائے گا اگر اس کے بعد جواب دے تو وہ جواب نہیں ہوگا اس کے علاوہ وہ امور جن کے فوت ہونے کا ڈر نہیں، مثلاً ذکر الٰہی، قراءت قرآن (وغیرہ) تو ان کو طہارت کے بغیر بجا لانا کسی کے لیے مناسب نہیں۔

اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جنابت وغیرہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قرآن پاک جنابت اور حیض کے علاوہ (حالتوں) میں پڑھ سکتا ہے۔ جنبی اور حائضہ کے لیے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے قبیلے کا ایک آدمی اور بنو اسد کا ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان دونوں کو ایک کام کے لیے بھیجا پھر فرمایا تم دونوں طاقتور ہو اپنے دین کی مدد کرو، فرماتے ہیں پھر وہ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے جب باہر آئے تو لپ بھر پانی لائے اس سے چہرے کا مسح کیا

فتمسح بهما وجعل يقرأ القرآن فرأنا كأنا أنكرنا عليه ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجزه عن ذلك شيء ليس الجنابة۔

اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا انھوں نے دیکھا گویا ہم اسے نا پسند کر رہے ہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پاک پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس عمل سے مانع نہ ہوتی۔

۵۲۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة قال أنا عمرو ابن مرة قال سمعت عبد الله بن سلمة فذكر مثله غير أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته ثم يقرأ القرآن۔

حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن سلمہ سے اور انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت فرماتے پھر قرآن پاک پڑھتے۔

۵۲۸۔ حدثنا حسين بن نصر وسليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة فذكر بإسناده مثله۔

عبدالرحمن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا شعبة فذكر بإسناده۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے ذکر کیا۔

۵۳۰۔ حدثنا فهد قال ثنا عمرو بن حفص قال ثنا أبي قال ثنا الأعمش قال قال عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ القرآن على كل حال إلا الجنابة۔

حضرت عبد اللہ بن سلمہ، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔

۵۳۱۔ حدثنا محمد بن عمرو بن يونس السوسي قال ثنا يحيى بن عيسى عن ابن أبي ليلى عن عمرو عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا القرآن على كل حال إلا الجنابة۔

حضرت عبد اللہ بن سلمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے۔

قال أبو جعفر ففيما روينا عن

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم إباحة ذكر الله تعالى على غير وضوء وقراءة القرآن كذلك ومنع الجنب من قراءة القرآن خاصة.

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا فيما يدل على إباحة ذكر الله تعالى على غير طهارة.

۵۳۲ - ما حدثنا فهد قال ثنا الحسن ابن الربيع قال ثنا أبو الأحوص عن الأعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب قال ثنا أبو ظبية قال سمعت عمرو بن عبسة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم يبيت طاهرا على ذكر الله فيتعار من الليل يسأل الله تعالى شيئا من أمر الدنيا والآخرة إلا أعطاه إياه.

۵۳۳ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد قال كنت أنا وعاصم ابن بهدلة وثابت فحدث عاصم عن شهر ابن حوشب عن أبي ظبية عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه لم يذكر قوله على ذكر الله قال ثابت قدم علينا فحدثنا هذا الحديث ولا أعلمه إلا يعني أبا ظبية قلت لحماد عن معاذ قال عن معاذ.

۵۳۴ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عاصم ابن أبي النجود عن شمر بن عطية فذكر مثله بإسناده.

فهذا أيضا بعد النوم ففي ذلك

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذکر خداوندی اور تلاوت قرآن وضو کے بغیر بھی جائز ہے اور جنبی کو صرف قرآن پاک پڑھنے سے منع کیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو طہارت کے بغیر ذکر خداوندی کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

ابو ظبیہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے علی ذکر اللہ کے الفاظ ذکر نہیں کیے

حضرت ثابت فرماتے ہیں وہ (یعنی ابو ظبیہ) ہمارے پاس آئے تو ہم سے بھی انھوں نے یہی حدیث بیان کی اور مجھے اس کا علم نہیں (عفان فرماتے ہیں) میں نے حضرت حماد سے پوچھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہی بیان فرمایا تو انھوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ کی روایت سے ہی بیان کیا۔

حضرت زید بن ابو انیسہ، حضرت عاصم بن ابو النجود سے وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ بھی نیند کے بعد ہے پھر اس سے واضح ہوتا ہے کہ

وَقَدْ رُوِيَ إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى بَعْدَ الْحَدَثِ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

طہارت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

فَفِي هٰذَا إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَلَيْسَ فِيهِ وَلَا فِي حَدِيثِ أَبِي طَيْبَةَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ، وَفِي حَدِيثِ عَلِيٍّ بَيَانُ فَرْقِ مَا بَيْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث اور ابو طیبہ کی روایت میں قرآن پاک پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں حالت جنابت میں قرأت قرآن اور ذکر خداوندی کے درمیان فرق کا بیان ہے حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنے کی ممانعت کے بارے میں بھی روایات آئی ہیں۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حیض والی عورت قرآن پاک نہ پڑھے۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُودِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِيِّ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَرَّنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلٰكِنِّي لَا أُصَلِّي وَلَا أَقْرَأُ حَتّٰى

حضرت مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا۔ میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی وہ مجھے کھینچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کرتا ہوں تو کھاتا اور پیتا ہوں لیکن جب تک غسل نہ کر لوں نہ نماز پڑھتا ہوں اور نہ ہی قرآن پاک کی قراءت کرتا ہوں۔

الْغُسْلَ۔ فَفِي هٰذَيْنِ الْاَثَرَيْنِ مَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِي اَحَدِهِمَا مَنْعُ الْحَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مَعَ مَا فِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي هٰذَا الْحَدَثِ غَيْرِ الْجَنَابَةِ وَاَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً مَكْرُوْهَةٌ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اَيُّ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَاَخَّرَ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

۵۳۹۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْرَاقَ الْمَاءَ اِنَّمَا نُكَلِّمُهُ فَلَا يُكَلِّمُنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا حَتّٰى نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حُكْمَ الْجُنُبِ كَانَ عِنْدَهُ قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَاَنْ لَا يَرُدَّ السَّلَامَ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَوْجَبَ بِهَا الطَّهَارَةَ عَلٰى مَنْ اَرَادَ الصَّلٰوةَ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي الْجَهْمِ وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُهَاجِرِ مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا وَاِنَّ الْحُكْمَ الَّذِيْ فِي

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے ان میں سے ایک حدیث کے مطابق حیض والی عورت کے لیے بھی ممانعت ہے۔ ان دو روایتوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے مضمون سے ثابت ہوا کہ جنابت کے علاوہ حدث کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرأت قرآن میں کوئی حرج نہیں۔ جنابت اور حیض کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا خاص طور پر مکروہ (حرام) ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان روایات میں سے بعد والی کونسی ہیں تاکہ ہم ان کو پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن فغواء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں ہوتے تو ہم آپ سے کلام کرتے آپ ہم سے گفتگو نہ فرماتے۔ ہم آپ کو سلام کرتے لیکن آپ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو۔" الآیہ۔

اس حدیث میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نزول آیت (مذکورہ بالا) سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنبی کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو گفتگو کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے وہ حکم منسوخ کر دیا اور صرف اس شخص پر طہارت کا حصول لازم کیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوجہم کی روایت نیز حضرت ابن عمر، ابن عباس اور مہاجر رضی اللہ کی روایات تمام کی تمام منسوخ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں

حَدِيْثِ عَلِيٍّ مُتَأَخِّرٌ عَنِ الْحُكْمِ الَّذِيْ فِيْهَا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا.

بیان کردہ حکم ان روایات میں بیان کردہ حکم سے متاخر ہے اس بات پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

٥٣٩ - مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ وَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک پڑھتے حالانکہ وہ بے وضو ہوتے۔

٥٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

عبدالرحمن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا کہ وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٥٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ.

حضرت حماد، حمید سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٥٤٢ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ حِزْبَهٗ وَهُوَ مُحْدِثٌ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنا وظیفہ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے تھے۔

٥٤٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ اَبَانٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِذَا اَهْرَقْتُ الْمَاءَ اَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اَيُّ شَيْءٍ اِذَا اَهْرَقْتَ الْمَاءَ قَالَ اِذَا بُلْتُ قَالَ نَعَمْ اُذْكُرِ اللّٰهَ.

ازرق بن قیس ایک شخص سے جسے ابان کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا جب میں پانی بہاؤں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا پانی بہانے سے تمہاری مراد کیا ہے؟ اس نے کہا (یعنی) جب میں پیشاب کروں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ

یہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کیا کہ آپ نے حدث کی حالت میں سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تیمم فرمایا

وهما فقد قرآ القرآن في حال الحدث ولا يجوز ذلك عندنا إلا وقد ثبت النسخ أيضا عندهما وقد تابعهما على ما ذهبا إليه من هذا قوم.

٥٤٤ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حماد الكوفي عن إبراهيم أن ابن مسعود كان يقرئ رجلا فلما انتهى إلى شاطئ الفرات كف عنه الرجل فقال له ما لك قال أحدثت قال اقرأ فجعل يقرأ وجعل يفتح عليه.

٥٤٥ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حماد عن عاصم الأحول عن عزرة عن سلمان أنه أحدث فجعل يقرأ فقيل له أتقرأ وقد أحدثت قال نعم إني لست بجنب.

٥٤٦ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن ابن زياد قال ثنا شعبة قال سألت قتادة عن الرجل يقرأ القرآن وهو غير طاهر فقال سمعت سعيد بن المسيب يقول كان أبو هريرة ربما قرأ السورة وهو غير طاهر.

٥٤٧ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير عن شعبة عن قتادة عن سعيد عن أبي هريرة مثله.

٥٤٨ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا همام عن قتادة فذكر بإسناده مثله.

فقد ثبت بتصحيح ما روينا

اور ان دونوں حضرات نے حالت حدث میں قرآن پاک پڑھا۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان دونوں حضرات کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہو۔

اس سلسلے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی ان دونوں کی اتباع کی ہے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو وہ شخص رک گیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں بے وضو ہو گیا آپ نے فرمایا پڑھو، چنانچہ وہ پڑھنے لگا۔ اور آپ اسے لقمہ دیتے تھے۔ (تصحیح کرتے تھے)۔

حضرت سلمان سے مروی ہے کہ وہ بے وضو ہو گئے اور انہوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا آپ سے کہا گیا آپ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں جنبی نہیں ہوں۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ وہ بے وضو ہے۔ فرمایا میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات طہارت کے بغیر بھی سورت پڑھتے تھے۔

حضرت وہب بن جریر، شعبہ سے، وہ سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا انہوں نے حضرت قتادہ سے نقل کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کی تصحیح سے حضرت ابن

من حديث ابن عباس ومن تابعه و ثبوت حديث علي على ما قد شدّ ذلك من اقوال الصحابة قبل ذلك نأخذ فنكره للجنب والحائض قراءة الآية تامة ولا نرى بذلك بأسا للذي على غير وضوء ولا نرى لهم جميعا بأسا بذكر الله تعالى وقد روي عن عمر بن الخطاب في منع الجنب ايضا من قراءة القرآن ما يوافق ما قلنا.

۵۴۹ - حدثنا ابراهيم بن محمد الصيرفي قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة عن الاعمش عن شقيق عن عبيدة قال كان عمر يكره ان يقرأ القرآن وهو جنب.

۵۵۰ - حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش فذكر مثله باسناده.

فهذا عندنا اولى من قول ابن عباس لما قد وافقه مما قد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث علي بن ابي طالب وابن عمر رضي الله عنهما وابي موسى ومالك بن عبادة وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد ابن الحسن رحمهم الله.

وقد روي عن ابن عباس ايضا ما يدل على خلاف ما رواه نافع عنه في حديث محمد بن ثابت الذي ذكرناه فيما تقدم في كتابنا هذا.

۵۵۱ - حدثنا يونس قال ثنا سفيان

عباس اور ان کے متبعین رضی اللہ عنہم کی روایت کا نسخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث کا ثبوت جیسا کہ اقوال صحابہ سے اسے مضبوطی حاصل ہوئی ثابت ہوا ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں انہوں نے جنبی اور حیض والی عورت کے لیے پوری آیت پڑھنے کا انکار کیا ہے اور بے وضو کے لیے ہم اس سلسلے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ذکر کرنے کے بارے میں ہم ان تمام کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ہمارے قول کے مطابق مروی ہے کہ جنبی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے۔

حضرت عبیدہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔

حضرت عمر بن حفص کہتے ہیں ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

ہمارے نزدیک یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ اچھا ہے کیونکہ یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے حضرت علی ابن ابی طالب، ابن عمر، ابو موسیٰ اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے کیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی وہ روایت مروی ہے جو حضرت نافع کی اس روایت کے خلاف پر دلالت کرتی ہے جسے حضرت نافع نے محمد بن ثابت کی حدیث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اور ہماری اس کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ فَقِيْلَ لَهُ تَتَوَضَّأُ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ.

۵۵۲- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۵۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۵۴- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَأَخْبَرَ أَنَّ الْوُضُوْءَ إِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلٰوةِ لَا لِلذِّكْرِ **فَهٰذَا مُعَارِضٌ** لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا أَوْلٰى لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمِلَ بِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَمَلُهُ بِهِ عَلٰى أَنَّهُ هُوَ النَّاسِخُ.

فَإِنْ عَارَضَ فِيْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ.

۵۵۵- **بِمَا حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ أَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ إِلَّا تَوَضَّأَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ نے کھانا تناول فرمایا عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے، فرمایا میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں۔

ابن جریج فرماتے ہیں مجھے سعید بن حویرث نے خبر دی اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت عمرو سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں پس آپ نے بتایا کہ نماز کے لیے وضو کا ارادہ کیا جاتا ہے ذکر کے لیے نہیں۔

پس یہ روایت ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہیں اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس پر عمل کیا پس اس پر آپ کا عمل ...

اگر مخالف اس کے خلاف کوئی روایت لے آئے (مثلاً)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تو اس سے باہر آنے کے بعد نماز کے وضو جیسا وضو فرمایا۔

قالوا: فهذا يدل على فساد ما رويتموه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذكر الله على كل أحيانه. قيل له: ما في هذا دليل على ما ذكرت لأنه قد يجوز أن يكون كان يذكر الله في كل أحيانه أي في حين طهارته وحدثه حتى لا يتضاد الآثار. مع أنه قد خالف ذلك حديث ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قال: أريد الصلاة فأتوضأ، فدل ذلك على أنه لم يكن يتوضأ إلا وهو يريد الصلاة، فقد يحتمل أن يكون ما حفظت منه عائشة من الوضوء عند خروجه إنما هو لإرادته الصلاة لا لخروجه من الخلاء، ويحتمل أيضا أن يكون ذلك إخبارا منها عما كان يفعل قبل نزول الآية، وما في حديث خالد بن سلمة إخبار منها ما كان يفعل بعد نزول الآية حتى يتفق ما روي عنها وما روي عن غيرها ولا يتضاد من ذلك شيء.

اگر وہ کہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ تو اس سے کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور حدث دونوں صورتوں میں، تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز کا ارادہ کرتے وقت وضو کرتا ہوں، اس کے خلاف ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صرف ارادہ نماز کے وقت وضو کرتے تھے پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو کا ذکر کیا ہے وہ آپ کے ارادہ نماز کے لیے ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول آیت سے پہلے کے عمل کی خبر دی ہو اور جو کچھ خالد بن سلمہ کی روایت میں ہے وہ آپ کے اس عمل کی خبر ہے جو آپ نزول آیت کے بعد کرتے تھے تاکہ ام المومنین کی روایت اور دوسروں کی روایات متفق ہو جائیں اور اس سلسلے میں کوئی تضاد نہ ہو۔

بَابُ ١٨ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم

٥٥٦ - حَدَّثَنَا أحمد بن داود قال ثنا بكر بن خلف قال ثنا معاذ بن هشام قال أخبرني أبي عن قتادة عن أبي حرب ابن أبي الأسود عن أبيه عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر (پانی) چھڑکا جائے۔

قال في الرضيع يغسل بول الجارية و ينضح بول الغلام۔

٥٥٧۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو الاحوص عن سماك ابن حرب عن قابوس بن المخارق عن لبابة بنت الحارث ان الحسين بن علي رضي الله عنهما بال على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت اعطني ثوبك اغسله فقال انما يغسل من الانثى وينضح من بول الذكر۔

حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا اپنا کپڑا مجھے دیجئے تاکہ میں اسے دھو لوں۔ آپ نے فرمایا بچی (کے پیشاب) سے دھویا جاتا ہے اور لڑکے (کے پیشاب) سے (پانی) چھڑکا جاتا ہے۔

٥٥٨۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر ابن ابي شيبة قال ثنا ابو الاحوص فذكر مثله باسناده۔

ابو بکر بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے ابو الاحوص نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٥٩۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني مالك والليث وعمرو و يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ام قيس بنت محصن انها اتت بابن لها لم ياكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه و لم يغسله۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

٥٦٠۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الزهري فذكر مثله باسناده۔

حضرت سفیان نے زہری سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٦١۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا زائدة عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة قالت اتي النبي صلى الله عليه وسلم بصبي يحنكه و يدعو له فبال عليه فدعا بماء فنضحه و لم يغسله۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ تحنیک (کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) اور دعا کے لیے لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

الكلام في تحقيق المسئلة

قال أبو جعفر: فذهب قوم إلى التفريق بين حكم بول الغلام وبول الجارية قبل أن يأكلا الطعام فقالوا: بول الغلام طاهر وبول الجارية نجس. وخالفهم في ذلك آخرون فسووا بين بوليهما جميعا وجعلوهما نجسين وقالوا: قد يحتمل قول النبي صلى الله عليه وسلم بول الغلام ينضح إنما أراد بالنضح صب الماء عليه فقد تسمي العرب ذلك نضحا ومنه قول النبي صلى الله عليه وسلم إني لأعرف مدينة ينضح البحر بجانبها فلم يعن بذلك النضح الرش ولكنه أراد يلزق بجانبها. قالوا: وإنما فرق بينهما لأن بول الغلام يكون في موضع واحد لضيق مخرجه وبول الجارية يتفرق لسعة مخرجها فأمر في بول الغلام بالنضح يريد صب الماء في موضع واحد وأراد بغسل بول الجارية أن يتتبع بالماء لأنه يقع في مواضع متفرقة وهذا المحتمل لما ذكرناه وقد روي عن بعض المتقدمين ما يدل على ذلك.

٥٦٢ - فمن ذلك ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن سعيد بن المسيب أنه قال الرش بالرش والصب بالصب من الأبوال كلها.

٥٦٣ - حدثنا محمد بن خزيمة قال

تحقیق مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کھانا کھانے سے پہلے کے بچے اور بچی میں تفریق کرتے ہوئے کہا ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے۔

جبکہ دوسروں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے دونوں (لڑکے اور لڑکی) کے پیشاب کو ایک جیسا ناپاک قرار دیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکو" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے چھڑکنے سے پانی بہانا مراد لیا ہو اہل عرب اس کو لفظ "نضح" سے تعبیر کرتے ہیں اسی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے کنارے پر پانی ڈالتا ہے۔ آپ نے یہاں لفظ "نضح" سے چھڑکنا مراد نہیں لیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کے کنارے سے مل جاتا ہے۔

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان فرق اس لیے کیا کہ لڑکے کا پیشاب مخرج کے تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ ہوتا ہے جبکہ لڑکی کا مخرج تنگ ہونے کے سبب اسکا پیشاب بکھرا ہوتا ہے تو آپ نے لڑکے کے بارے میں نضح کا حکم دیا اور اس سے آپکی مراد ایک جگہ پانی ڈالنا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ مسلسل پانی ڈالا جائے کیونکہ وہ متفرق مقامات پر ہوتا ہے۔ اسکا اس بات میں احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ بعض متقدمین سے ایسے اقوال مروی ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام پیشابوں میں چھڑکنے کے ساتھ چھڑکنا اور بہانے کے ساتھ بہانا ہے۔

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا کہ

ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حميد عن الحسن أنه قال بول الجارية يغسل غسلا وبول الغلام يتتبع بالماء.

بچی کا پیشاب اچھی طرح سے دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر لگاتار پانی ڈالا جائے۔

أفلا ترى أن سعيدا قد سوى بين حكم الأبوال كلها من الصبيان وغيرهم فجعل ما كان منه رشا يطهر بالرش وما كان منه صبا يطهر بالصب ليس أن بعضها عنده طاهر وبعضها غير طاهر ولكنها كلها عنده نجسة وفرق بين التطهر من نجاستها عنده بضيق مخرجها وسعته.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بچوں اور دیگر لوگوں تمام کے پیشاب کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا کہ اس میں سے جو چھینٹوں کی صورت میں ہوگا وہ پانی چھڑکنے سے پاک ہو جائے گا اور جو بہنے کی صورت میں ہوگا وہ پانی بہانے سے پاک ہوگا یہ مطلب نہیں کہ ان کے نزدیک کچھ پاک ہوگا اور کچھ ناپاک۔ بلکہ ان کے نزدیک تمام ناپاک ہے البتہ آپ نے مخرج کے تنگ اور کشادہ ہونے کے باعث اس کی نجاست سے پاکیزگی کے حصول میں فرق بیان کیا ہے۔

ثم أردنا بذلك أن ننظر في الآثار المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل فيها ما يدل على شيء مما ذكرنا.

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آثار کو دیکھیں کیا ان میں ہمارے مذکورہ موقف پر دلالت کرنے والی کوئی روایت ہے۔

فنظرنا في ذلك فإذا محمد بن عمرو بن يونس قد

پس ہم نے دیکھا تو محمد بن عمرو بن یونس سے مروی ہے

٥٦٤ - حدثنا قال ثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالصبيان فيدعو لهم فأتي بصبي مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

٥٦٥ - حدثنا ربيع قال ثنا أسد قال ثنا محمد بن حازم فذكر بإسناده مثله.

محمد بن حازم نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٦٦ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا عبدة بن سليمان عن هشام عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو

عليه وسلم أتي بصبي فبال عليه فأتبعه الماء ولم يغسله.

۵۶۷ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن هشام فذكر بإسناده مثله غير أنه لم يقل ولم يغسله.

فاتباع الماء لحكمه حكم الغسل ألا ترى أن رجلا لو أصاب ثوبه عذرة فأتبعها الماء حتى ذهب بها أن ثوبه قد طهر وقد روى هذا الحديث زائدة عن هشام بن عروة فقال فيه فدعا بماء فنضحه عليه وقال مالك وأبو معاوية وعبدة عن هشام بن عروة فدعا بماء فصبه عليه فدعا بماء فصبه عليه فدل ذلك أن النضح عندهم هو الصب.

۵۶۸ - حدثنا فهد قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا أبو شهاب عن ابن أبي ليلى عن عيسى بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجيء بالحسن رضي الله عنه فبال عليه فأرادوا أن يعجلوه فقال ابني ابني فلما فرغ من بوله صب عليه الماء.

۵۶۹ - حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا وكيع عن ابن أبي ليلى فذكر مثله بإسناده.

۵۷۰ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا يحيى بن صالح قال ثنا زهير بن معاوية عن عبد الله بن عيسى عن جده عبد الرحمن

اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس پر پانی ڈالا اور اسے اچھی طرح) نہ دھویا۔

حضرت مالک فرماتے ہیں ان سے ہشام نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے (نہیں دھویا) کے الفاظ نہیں کہے۔

پانی ڈالنے کا حکم وہی ہے جو دھونے کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو پاخانہ لگ جائے تو وہ اس پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ زائل ہو جائے تو اسکا کپڑا پاک ہو گیا۔

یہ حدیث حضرت زائدہ نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا، مالک، ابو معاویہ، اور عبدہ، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک چھڑکنے سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا بعض لوگوں نے (انہیں اُٹھانے کی) جلدی کی تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو، جب وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس پر پانی ڈالا۔

حضرت وکیع، حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ اپنے دادا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا

ابن أبي ليلى عن أبيه قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه أو على صدره حسن أو حسين فبال عليه حتى رأيت بوله أساريع فقمنا إليه فقال دعوه فدعا بماء فصبه عليه.

۱۵۷ - حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا شريك عن سماك عن قابوس عن أم الفضل قالت لما ولد الحسين قلت يا رسول الله أعطنيه أو ادفعه إلي فلأكفله أو أرضعه بلبني ففعل فأتيته به فوضعه على صدره فبال عليه فأصاب إزاره فقلت يا رسول الله أعطني إزارك أغسله قال إنما يصب على بول الغلام ويغسل بول الجارية.

قال أبو جعفر فهذه أم الفضل في حديثها هذا إنما يصب على بول الغلام وفي حديثها الذي ذكرناه في الفصل الأول إنما ينضح من بول الغلام فلما كان ما ذكرناه كذلك ثبت أن النضح الذي أراد به في الحديث الأول هو الصب المذكور ههنا حتى لا يتضاد الأثران وهذا أبو ليلى فلم يختلف عنه أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم صب على البول الماء فثبت بهذه الآثار أن حكم بول الغلام هو الغسل إلا أن ذلك الغسل يجزئ منه الصب وأن حكم بول الجارية هو الغسل أيضا وفرق في اللفظ بينهما وإن كانا مستويين في المعنى للعلة التي ذكرنا من ضيق المخرج وسعته.

تھا اور آپ کے شکم اطہر یا سینہ مبارک پر امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما تھے انھوں نے پیشاب کر دیا حتی کہ میں نے ان کے پیشاب کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا ہم اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ انھیں مجھے عطا کیجیے تاکہ میں ان کی کفالت کروں یا (فرمایا) میں انھیں اپنا دودھ پلاؤں آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں ایک دن انھیں لے کر آئی تو انھوں نے آپ کی چادر پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی چادر مجھے دیجیے تاکہ میں اسے دھو دوں آپ نے فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور اس روایت میں جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا، یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے جب وہ چیز جس کا ہم نے ذکر کیا یوں ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایت میں جس چھڑکنے کا ذکر ہے اس سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ پایا جائے اور حضرت ابو لیلی کی روایات میں اختلاف نہیں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب پر پانی ڈالا۔

پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ بچے کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے مگر یہ کہ اس میں صرف پانی بہا دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے دونوں کا حکم بیان کرتے ہوئے لفظ میں فرق کیا ہے اگرچہ معنوی طور پر برابر ہیں اس فرق کی علت پیشاب نکلنے کی جگہ کا تنگ اور کشادہ ہونا ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار وأما وجهه من طريق النظر فإنا رأينا الغلام والجارية حكم أبوالهما سواء بعد ما يأكلان الطعام والنظر على ذلك أن يكون أيضا سواء قبل أن يأكلا الطعام فإذا كان بول الجارية نجسا فبول الغلام أيضا نجس وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

باب الرجل لا يجد إلا النبيذ التمر هل يتوضأ به أو يتيمم

۵۰۲۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا قيس ابن الحجاج عن حنش الصنعاني عن ابن عباس أن ابن مسعود خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم أمعك يا ابن مسعود ماء قال معي نبيذ في إداوتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبب علي فتوضأ به وقال شراب وطهور۔

۵۰۳۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عمر الحوضي قال ثنا حماد بن سلمة قال أخبرني علي بن زيد بن جدعان عن أبي رافع مولى عمر عن عبد الله ابن مسعود أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احتاج إلى ماء

یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے اور غور و فکر کی صورت میں یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب بچہ اور بچی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد ان دونوں کے پیشاب کا حکم برابر ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھانا کھانے کی عمر سے پہلے بھی دونوں برابر ہوں پس جب لڑکی کا پیشاب ناپاک ہو تو لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے انھوں نے عرض کیا میرے پاس برتن میں کھجور کا نبیذ (رس) ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ڈالو پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور فرمایا یہ مشروب ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو رافع حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ "لیلۃ الجن" میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی ضرورت محسوس فرمائی تاکہ اس کے ساتھ وضو کریں اور آپ کے پاس صرف (کھجور کا) نبیذ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک کھجور اور پاک

فتوضأ به ولم يكن معه إلا النبيذ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرة طيبة وماء طهور فتوضأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم

پانی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ وضو فرمایا۔

بيان المسألة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن من لم يجد إلا نبيذ التمر في سفره توضأ به واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وممن ذهب إلى ذلك أبو حنيفة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يتوضأ بنبيذ التمر ومن لم يجد غيره تيمم ولا يتوضأ به وممن ذهب إلى هذا القول أبو يوسف وكان من الحجة لأهل هذا القول على أهل القول الأول أن عبد الله بن مسعود إنما روي ما ذكرنا عنه في أول هذا الباب من الطرق التي وصفنا وليست هذه الطرق طرقا تقوم بها الحجة عند من يقبل خبر الواحد ولم يجئ أيضا المجيء الظاهر فيجب على من يستعمل الخبر إذا تواترت الروايات به فهذا مما لا يجب استعماله لما ذكرنا على مذهب الفريقين الذين ذكرنا ولقد روي عن أبي عبيدة بن عبد الله ما يدل على أن عبد الله لم يكن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلتئذ.

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جو شخص سفر میں کھجور کے رس کے سوا کچھ نہ پائے وہ اس کے ساتھ وضو کرے انھوں نے اس ضمن میں ان آثار سے استدلال کیا ہے ان لوگوں میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں جو شخص اس کے علاوہ نہ پائے وہ تیمم کرے اس کے ساتھ وضو نہ کرے۔ اس مسلک والوں میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جیسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا جن طریقوں سے مروی ہے وہ ان لوگوں کے نزدیک جو خبر واحد قبول کرتے ہیں ایسے طریقے پر نہیں ہیں جو حجت بن سکے کیونکہ راوی نے وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا تاکہ متواتر طرق سے مروی روایت بھی قبول ہوتی۔ لہٰذا اس روایت کے مطابق دونوں فریقوں کے مطابق عمل کرنا صحیح نہیں نیز حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ سے جو کچھ مروی ہے اس کے مطابق اس رات حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے۔

۵۷۴ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا غندر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال قلت لأبي عبيدة أكان عبد الله بن مسعود مع رسول

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابو عبیدہ سے پوچھا کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے؟ انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَقَالَ لَا۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ قُلْنَا أَنْتُمْ عِنْدَ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ وَهٰذَا أَمْرٌ لَا يَخْفٰى مِثْلُهُ عَلٰى مِثْلِهِ بَطَلَ بِذٰلِكَ مَا رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّا يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ إِذْ كَانَ مَعَهُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ الْآثَارُ الْأُوَلُ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا لِأَنَّهَا مُتَّصِلَةٌ وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ لِأَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئًا قِيْلَ لَهُ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ احْتَجَجْنَا بِكَلَامِ أَبِي عُبَيْدَةَ إِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهِ لِأَنَّ مِثْلَهُ عَلٰى تَقَدُّمِهِ فِي الْعِلْمِ وَمَوْضِعِهِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَخُلْطَتِهِ لِخَاصَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا مِنْ أُمُوْرِهِ فَجَعَلْنَا قَوْلَهُ ذٰلِكَ حُجَّةً فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ طَرِيْقِ الَّذِيْ وَصَفْتُ وَقَدْ رُوِيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ كَلَامِهِ بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمْ أَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ مَعَهُ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ

ابن مرزوق فرماتے ہیں حضرت وہب نے حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا تو جب ابوعبیدہ نے لیلۃ الجن میں اپنے والد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی نفی کی اور یہ ایسی بات ہے کہ ان جیسی شخصیت پر مخفی نہ رہ سکتی تھی تو اس سے ان کے غیر کی وہ روایت باطل ہو گئی جس میں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات وہ عمل کیا جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔

اگر کہا جائے کہ پہلی روایات اس سے اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے اس لیے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سُنا۔

تو اس سے کہا جائے گا کہ ہم نے حضرت ابوعبیدہ کے کلام سے اس جہت سے استدلال نہیں کیا بلکہ ہم نے ان سے اس لیے استدلال کیا ہے کہ ان جیسا شخص جسے علمی تقدم اور اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل ہے اور وہ ان سے خاص میل جول رکھتا ہے اس پر اس قسم کے امور مخفی نہیں رہ سکتے ہم نے اس طریقے پر ان سے استدلال کیا اس طریقے پر نہیں جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو حضرت ابوعبیدہ کے قول کے موافق ہے۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھا حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

قال ثنا داود بن ابی هند عن عامر عن علقمة قال سالت ابن مسعود هل كان مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن احد فقال لم يصحبه منا احد ولكن فقدناه ذات ليلة فقلنا استطير او اغتيل تفرقنا في الشعاب والاودية نلتمسه و بتنا بشر ليلة بات بها قوم نقول استطير ام اغتيل فقال انه اتاني داعي الجن فذهبت اقرئهم القرآن فارانا آثارهم.

فهذا عبد الله قد انكر ان يكون كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فهذا الباب ان كان يؤخذ من طريق صحة الاسناد فهذا الحديث الذي فيه الانكار اولى لاستقامة طريقه و متنه و ثبت رواته **وان** كان من طريق النظر فانا قد راينا الاصل المتفق عليه انه لا يتوضا بنبيذ الزبيب ولا بالخل فكان النظر على ذلك ان يكون نبيذ التمر ايضا كذلك وقد اجمع العلماء ان نبيذ التمر اذا كان موجودا في حال وجود الماء انه لا يتوضا به لانه ليس بماء فلما كان خارجا من حكم الماء في حال وجود الماء كان كذلك هو في حال عدم الماء وحديث ابن مسعود الذي فيه التوضي بنبيذ التمر انما فيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا به وهو غير مسافر لانه انما خرج من مكة يريدهم فقيل انه توضا بنبيذ التمر في ذلك

کیا لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی شخص تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا لیکن ہم نے آپ کو ایک رات نہ پایا تو کہا شاید آپ کو کوئی اڑا لے گیا ہے یا آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے پس ہم آپ کی تلاش میں گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے اور ہم نے نہایت بری رات گذاری لوگ رات بھر یہی کہتے رہے کہ آپ کو اڑا لیا گیا یا آپ کے ساتھ دھوکہ ہوا پھر آپ نے تشریف لانے کے بعد فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا تو میں ان کو قرآن پڑھانے گیا تھا۔ آپ نے ہمیں ان کی نشانیاں بھی بتائیں۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا انکار فرما رہے ہیں اگر اس باب کو صحت اسناد کے طریقے پر قبول کیا جائے تو یہ حدیث جس میں انکار ہے اپنے طریق روایت متن کی استقامت اور راویوں کے ثبت کی وجہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر غور و فکر کے طریقے پر دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے کہ کشمش کے رس اور سرکے کے ساتھ وضو نہ کیا جائے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہو۔ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں کھجور کے رس سے وضو نہ کیا جائے کیونکہ وہ پانی نہیں ہے تو جب پانی کی موجودگی میں وہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی بات ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں کھجور کے رس سے وضو کرنا مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس سے غیر حالت سفر میں وضو کیا کیونکہ آپ مکہ مکرمہ سے ان (جنوں) کے ارادے سے باہر تشریف لے گئے تھے پس کہا گیا ہے کہ آپ نے اس جگہ کھجور کے رس سے وضو کیا جو مکہ مکرمہ کے حکم میں ہے کیونکہ آپ نے نماز پوری پڑھی تو آپ کا وہاں نبیذ استعمال کرنا مکہ مکرمہ میں استعمال کرنے کے حکم میں ہے پس اگر اس روایت سے

الْمَكَانِ وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَهُوَ أَيْضًا فِي حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ النَّبِيذَ هُنَالِكَ فِي حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ إِيَّاهُ بِمَكَّةَ فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْأَثَرُ أَنَّ النَّبِيذَ مِمَّا يَجُوزُ التَّوَضِّي بِهِ فِي الْأَمْصَارِ وَالْبَوَادِي ثَبَتَ أَنَّهُ يَجُوزُ التَّوَضِّي بِهِ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ وَفِي حَالِ عَدَمِهِ فَلَمَّا أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ ذٰلِكَ وَالْعَمَلِ بِضِدِّهِ فَلَمْ يُجِيزُوا التَّوَضِّي بِهِ فِي الْأَمْصَارِ وَلَا فِيمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْأَمْصَارِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِيثِ وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِيذِ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِيَاهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّوَضِّي بِهِ فِي حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ثابت ہو جائے کہ نبیذ ان چیزوں میں سے ہے جن سے شہروں اور وادیوں میں وضو کرنا جائز ہے تو ثابت ہوگا کہ پانی کی موجودگی اور غیر موجودگی دونوں صورتوں میں اس سے وضو جائز ہوگا پس اس کے ترک پر اجماع اور اس کے خلاف پر عمل ہے تو انھوں نے شہروں میں اس کے ساتھ وضو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی ان مقامات میں جو شہروں کے حکم میں ہیں اس سے وضو جائز ہے تو اس سے ان کا اس حدیث کو ترک ثابت ہو گیا اور اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس کے ساتھ کسی حالت میں بھی وضو کرنا جائز نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

۵۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح فرماتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین مبارک پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

حضرت اوس بن ابی اوس فرماتے ہیں میں ایک سفر میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ ہم بدوؤں کے ایک پانی پر اترے۔ میرے والد نے پیشاب

أَبِي فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِمَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْأَعْرَابِ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا فَقَالَ مَا أَزِيدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

کیا پھر وضو کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ میں نے پوچھا آپ ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے اسی پر اضافہ نہیں کروں گا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَمَا يُمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالُوا قَدْ شَدَّ ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ

۵۸۰ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ موزوں پر مسح کی طرح جوتوں پر بھی مسح کیا جائے وہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت اسے تقویت پہنچاتی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔ حضرت ابو ظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح فرمایا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهِ ذَلِكَ إِلَى جَوْرَبَيْهِ لَا إِلَى نَعْلَيْهِ وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَيْهِ بِلَا نَعْلَيْنِ جَازَ لَهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا فَكَانَ مَسْحُهُ ذَلِكَ مَسْحًا أَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَيْنِ فَأَتَى ذَلِكَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَانَ مَسْحُهُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ هُوَ الَّذِي تَطْهُرُ بِهِ وَمَسْحُهُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَضْلٌ.

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جوتوں پر مسح جائز نہیں سمجھتے۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح اس لیے کیا ہو کہ ان کے نیچے موزے ہوں اور آپ کا مقصد موزوں کا مسح کرنا ہو، جوتوں کا نہیں۔ اور موزے اس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے کہ اگر وہ جوتے کے بغیر ہوتے تب بھی ان پر مسح جائز ہوتا تو مسح سے آپ کا ارادہ موزوں پر مسح ہی تھا اور آپ نے جوتوں اور موزوں پر مسح کیا۔ پس طہارت کے لیے موزوں پر مسح تھا اور جوتوں پر مسح زائد تھا۔ چنانچہ اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے۔

۵۸۱ - وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں اور نعلین مبارک

ثنا عيسى بن يونس عن ابي سنان عن الضحاك ابي عبد الرحمن عن ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه۔

پر مسح فرمایا۔

۵۸۲۔ **حدثنا** ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن سفيان الثوري عن ابي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة ابن شعبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ہزیل بن شرحبیل، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فاخبر ابو موسى والمغيرة عن مسح النبي صلى الله عليه وسلم على نعليه كيف كان منه **وقد** روي عن ابن عمر في ذلك وجه اخر۔

پس حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک پر مسح کی کیفیت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی دوسری وجہ بھی مروی ہے۔

۵۸۳۔ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا احمد بن الحسين اللهبي قال ثنا ابن ابي فديك عن ابن ابي ذئب عن نافع ان ابن عمر كان اذا توضا ونعلاه في قدميه مسح على ظهور قدميه بيديه ويقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع هكذا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو آپ کی نعلین پاؤں میں ہی ہوتیں تو ہاتھوں کے ساتھ قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

فاخبر ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان في وقت ما كان يمسح على نعليه يمسح على قدميه۔

پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے قدموں پر مسح فرماتے۔

فقد يحتمل ان يكون ما مسح على قدميه هو الفرض وما مسح على نعليه كان فضلا وتحديث اويس يحتمل عندنا ما ذكر فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسح على نعليه ان يكون كما قال ابو موسى والمغيرة او كما قال ابن عمر فان كان كما قال ابو موسى والمغيرة فان

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ کا پاؤں پر مسح کرنا فرض ہو اور نعلین پر مسح زائد ہو۔ پس حضرت اوس کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نعلین پر مسح کا ذکر ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا بھی احتمال ہے۔ اگر وہ احتمال ہو جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تو ہمارا بھی یہی قول

نقول بذلك لأنا لا نرى بأسا بالمسح على الجوربين إذا كانا صفيقين قد قال ذلك أبو يوسف ومحمد وأما أبو حنيفة فإنه كان لا يرى ذلك حتى يكونا صفيقين ويكونا مجلدين فيكونان كالخفين وإن كان كما قال ابن عمر وإن في ذلك إثبات المسح على القدمين فقد ثبت ذلك وما عارضه وما نسخه في باب فرض القدمين فعلى أي المعنيين كان وجه حديث أوس بن أبي أوس من معنى حديث أبي موسى والمغيرة ومن معنى حديث ابن عمر فليس في ذلك ما يدل على جواز المسح على النعلين.

ہے کیونکہ ہمارے نزدیک جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ دبیز ہوں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ نے یہی فرمایا اور حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں جب تک وہ دبیز نہ ہوں اور ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو اس وقت وہ موزوں کی طرح ہوں گی۔ اور اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہو تو اس میں پاؤں پر مسح کا اثبات ہے تو اس کا ثبوت معارضہ اور نسخ فرض القدمین کے باب میں گزر چکا ہے تو حضرت اوس کی روایت کا جو بھی معنی ہو حضرت ابو موسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے جو مفہوم بیان کیا وہ مراد ہو یا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کردہ احتمال مراد ہو (دونوں صورتوں میں) نعلین پر مسح کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

فلما احتمل حديث أوس ما ذكرنا ولم يكن فيه حجة في جواز المسح على النعلين التمسنا ذلك من طريق النظر لنعلم كيف حكمه فرأينا الخفين اللذين قد جوز المسح عليهما إذا تخرقا حتى بدت القدمان منهما أو أكثر القدمين فكل قد أجمع أنه لا يمسح عليهما فلما كان المسح على الخفين إنما يجوز إذا غيبا القدمين ويبطل ذلك إذا لم يغيبا القدمين وكانت النعلان غير مغيبتين للقدمين ثبت أنهما كالخفين اللذين لا يغيبان القدمين.

جب حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس میں نعلین پر مسح کے جواز کی کوئی دلیل نہیں تو ہم نے قیاس اور غور و فکر کے طور پر دیکھا تاکہ ہم اس کا حکم معلوم کر سکیں تو ہم نے ان موزوں کو دیکھا جن پر مسح جائز ہے تو جب وہ پھٹے ہوئے ہوں اور ان سے دونوں پاؤں یا ان کا اکثر حصہ نظر آتا ہو اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے لہٰذا جب موزوں پر مسح اسی صورت میں جائز ہے جب ان میں پاؤں چھپے ہوئے ہوں اور جب پاؤں مخفی نہ ہوں تو مسح باطل ہو گا اور نعلین سے پاؤں چھپتے نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ ان موزوں کی طرح ہیں جو پاؤں کو نہیں چھپاتے۔

باب (۷۱) المستحاضة كيف تتطهر للصلاة

مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے

۵۸۳۔ حدثنا محمد بن النعمان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت

السقطي قال ثنا الحميدي قال ثنا عبد العزيز بن أبي حازم قال حدثني ابن الهاد عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة أن أم حبيبة بنت جحش كانت تحت عبد الرحمن بن عوف وأنها استحيضت حتى لا تطهر فذكر شأنها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ليست بالحيضة ولكنها ركضة من الرحم لتنظر قدر قروئها التي تحيض لها فتترك الصلوة ثم تنظر ما بعد ذلك فتغتسل عند كل صلوة وتصلي.

ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں انھیں اسقدر خون آتا کہ پاک نہ ہوتیں۔ ان کا مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کا ایک دھکا ہے انھیں چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں کا خیال رکھیں اور نماز نہ پڑھیں اس کے بعد والے دنوں کا اندازہ لگاکر ہر نماز کے وقت غسل کریں۔ اور نماز پڑھیں

۵۲۵- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا محمد بن إسحق عن الزهري عن عروة عن عائشة أن أم حبيبة بنت جحش كانت استحيضت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغسل لكل صلوة فإن كانت لتغتمس في المركن وهو مملوء ماء ثم تخرج منه وإن الدم لغالبه ثم تصلي.

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا دور رسالت میں مستحاضہ ہوتیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا وہ پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتیں پھر باہر نکلتیں تو اس (پانی) پر خون غالب ہوتا پھر نماز ادا کرتیں۔

أقوال أهل العلم

اقوال اہل علم

القول الأول

پہلا قول

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن المستحاضة تدع الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل لكل صلوة واحتجوا في ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم المروي في هذه الآثار وبفعل أم حبيبة

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت، عادت کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے، انھوں نے ان آثار میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل سے استدلال کیا جو نبی

بنت جحش على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۵۸۶ - حدثنا الربيع بن سليمان الجيزي قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الهيثم بن حميد قال أخبرني النعمان والأوزاعي وأبو معبد حفص بن غيلان عن الزهري قال أخبرني عروة وعمرة عن عائشة قالت استحيضت أم حبيبة بنت جحش فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذه ليست بحيضة ولكنه عرق فتقه إبليس فإذا أدبرت الحائضة فاغتسلي وصلي وإذا أقبلت فاتركي لها الصلوة قالت عائشة فكانت أم حبيبة تغتسل لكل صلوة وكانت تغتسل أحيانا في مركن في حجرة أختها زينب وهي عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أن حمرة الدم لتعلو الماء فتصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فما منعها ذلك من الصلوة.

۵۸۷ - حدثنا ربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن عروة وعمرة عن عائشة أن أم حبيبة بنت جحش استحيضت سبع سنين فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمرها أن تغتسل وقال إن هذه عرق وليست بالحيضة فكانت هي تغتسل لكل صلوة.

۵۸۸ - حدثنا يونس قال ثنا يحيى

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں وقوع پذیر ہوا۔

حضرت عروہ اور عمرہ رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جسے شیطان نے کھول دیا ہے۔ جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو جب حیض آجائے تو نماز چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعض اوقات وہ اپنی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ٹب (ذخیرہ) میں غسل کرتیں اور وہ (حضرت عائشہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتیں تو آپ ان کو نماز سے نہ روکتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوگئیں تو انھوں نے اس کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

ابن شہاب، حضرت عروہ سے: وہ حضرت

ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت لیث فرماتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔

---

۵۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اللَّيْثِ.

ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے بواسطہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا لیکن (ابراہیم بن سعد نے) لیث کا قول ذکر نہیں کیا۔

---

۵۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت سفیان زہری سے وہ حضرت عمرة سے وہ حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَهٰذِهِ أُمُّ حَبِيبَةَ قَدْ كَانَتْ تَفْعَلُ هٰذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا عَلَى الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَوةٍ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْتَيَا بِذٰلِكَ.

ان فقہاء کرام نے فرمایا کہ دیکھئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے غسل کرتی تھیں تو ان کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل ضروری تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول تھا اور انھوں نے اسی پر فتویٰ دیا۔

---

۵۹۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ فَتَتَرْتَرَ فِيهِ فَدَفَعَهُ إِلَى فَقَرَأَتُهُ فَقَالَ لِابْنِهِ أَلَا هَذَرْتَهُ كَمَا هَذَّهُ الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ فَاسْتَفْتَتْ عَلِيًّا فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لے کر آئی اس وقت آپ کی بینائی جا چکی تھی۔ انھوں نے وہ خط اپنے صاحبزادے کو دیا انھوں نے جلدی جلدی کچھ پڑھ کر مجھے دے دیا۔ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا تو نے ایسے کیوں نہیں پڑھا جیسے اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے۔ اس میں تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک مسلمان عورت کی طرف سے (اسے) استحاضہ کا عارضہ ہوا تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے حکم دیا کہ غسل کر کے نماز پڑھے یا اللہ! میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا أَعْلَمُ الْقَوْلَ إِلَّا مَا قَالَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قَتَادَةُ وَأَخْبَرَنِي عَزْرَةُ عَنْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَنَّ الْكُوْفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ وَأَنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ.

کہ قال کے علاوہ نہیں جانتا تین بار فرمایا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عزرہ نے حضرت سعید سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان سے کہا گیا کہ کوفہ ٹھنڈا علاقہ ہے لہٰذا ہر نماز کے لیے غسل کرنا مشکل ہے تو انھوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت بات میں مبتلا کرتا۔

۵۹۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ اسْتُحِيْضَتْ فَكَتَبَتْ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ إِنِّي امْرَأَةٌ مُّسْلِمَةٌ أَصَابَنِي بَلَاءٌ وَإِنَّمَا اسْتُحِضْتُ مُنْذُ سَنَتَيْنِ فَمَا تَرَوْنَ فِي ذٰلِكَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ وَقَعَ الْكِتَابُ فِي يَدِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ لَهَا إِلَّا أَنْ تَدَعَ قُرُوْءَهَا وَتَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي فَتَتَابَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک کوفی عورت کو استحاضہ ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کو لکھا اور قسم دے کر پوچھا کہ میں ایک مسلمان عورت ہوں اور بیماری میں مبتلا ہوں دو سال سے مجھے خون آرہا ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ خط سب سے پہلے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ آیا انھوں نے فرمایا میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (باقی دنوں میں) ہر نماز کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھے چنانچہ ان دونوں حضرات نے بھی ان کی اتباع میں یہی بات فرمائی۔

۵۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَاصَّةً مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے خاص طور پر اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔

اَلْقَوْلُ الثَّانِي

فَجَعَلَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا

دوسرا قول

اس (پہلے) قول والوں نے ان روایات کی بنیاد پر مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے لیے غسل کا پابند کیا لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس پر ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرنا واجب ہے اس غسل کے ساتھ ظہر کی نماز آخری وقت میں اور نماز عصر

تصلي به الظهر في آخر وقتها والعصر في أول وقتها وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا تصليهما به وتؤخر الأولى منهما وتقدم الآخرة كما فعلت في الظهر والعصر وتغتسل للصبح غسلا.

پہلے وقت میں پڑھے، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھے پہلی نماز کو دیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھے جیسا کہ ظہر و عصر میں کیا اور صبح کے لیے الگ غسل کرے۔

۵۹۴۔ **وذهبوا** في ذلك إلى ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم بن حماد قال ثنا ابن المبارك قال أنا سفيان الثوري عن عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن زينب بنت جحش قالت سألت النبي صلى الله عليه وسلم أنها مستحاضة فقال لتجلس أيام أقرائها ثم تغتسل وتؤخر الظهر وتعجل العصر وتغتسل وتصلي وتؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل للفجر.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ مستحاضہ ہو گئی ہیں آپ نے فرمایا چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں میں بیٹھ جائے (نماز نہ پڑھے) پھر غسل کرے ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھے اور عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے نماز پڑھے مغرب میں دیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور فجر کے لیے غسل کرے۔

۵۹۵۔ **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه أن امرأة استحيضت من المسلمين فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم ثم ذكر نحوه إلا أنه قال قدر أيامها.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو استحاضہ ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ اس (حیض) کے دنوں کا اندازہ ٹھہرے)

۵۹۶۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن عبد الرحمن ابن القاسم عن أبيه عن عائشة أن امرأة استحيضت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرت ثم ذكر نحوه غير أنه لم يذكر تركها الصلوة أيام أقرائها ولا أيام حيضها.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں ایک عورت کو استحاضہ ہوا تو اسے حکم دیا گیا، اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے (حیض اور اقراء میں سے کوئی لفظ بھی نہیں)

۵۹۷۔ **حدثنا** فهد قال ثنا الحماني قال ثنا خالد بن عبد الله عن سهيل عن

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش

الزهری عن عروة عن اسماء ابنة عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمة بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال سبحان اللہ ھذا من الشیطٰن لتجلس فی مرکن فاذا رأت صفرة فوق الماء فلتغتسل للظھر والعصر غسلا واحدا ثم تغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتتوضا فیما بین ذلک۔

کو اتنے عرصے سے استحاضہ ہے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے چاہیے کہ وہ ٹپ (ودیرہ) میں بیٹھ جائے پس جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے درمیان وضو کرے۔

فقولہ وتتوضا فیما بین ذلک یحتمل ان تتوضا لما یکون منھا من الاحداث التی توجب نقض الطھارات ویحتمل ان تتوضا للصبح فلیس فیہ دلیل علی خلاف ما تقدمہ من حدیث شعبة وسفیان **قالوا** فھذہ الآثار قد رویت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ذکرنا فی جمع الظھر والعصر بغسل واحد وفی جمع المغرب والعشاء بغسل واحد وافراد الصبح بغسل واحد فبھذا نأخذ وھو اولی من الآثار الاول التی فیھا ذکر الامر بالغسل لکل صلوة لانہ قد روی ما یدل علی ان ھذا ناسخ لذلک۔

اس وضو میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اگر وضو کو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تو وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صبح کے لیے وضو کرے لیکن اس میں حضرت شعبہ اور سفیان کی گذشتہ روایات کے خلاف کوئی بات نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ظہر و عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے، مغرب و عشاء کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور فجر کے لیے الگ غسل کرے۔ ہمارا یہی موقف ہے اور یہ ان پہلی روایات سے زیادہ بہتر جن میں ہر نماز کے لیے غسل کا حکم ہے کیونکہ ایسی روایات بھی مروی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے لیے ناسخ ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا۔

۵۹۸- **فذکروا ما حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا الوھبی قال ثنا محمد بن اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن ابیہ عن عائشة قالت انما ھی سھلة ابنة سھیل بن عمرو استحیضت فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمرھا بالغسل عند کل صلوة فلما جھدھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو مستحاضہ ہوگئیں تو حضور علیہ السلام نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیا لیکن جب یہ کام ان کیلئے مشکل ہوگیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کریں، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کریں اور صبح کے لیے الگ غسل کریں۔

ذلك أمرها أن تجمع الظهر والعصر في غسل واحد والمغرب والعشاء في غسل واحد وتغتسل للصبح.

قالوا فدل ذلك على أن هذا الحكم ناسخ للحكم الذي في الآثار الأول لأنه إنما أمر به بعد ذلك فصار القول به أولى من القول بالآثار الأول قالوا وقد روي ذلك أيضا عن علي وابن عباس.

٥٩٩- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا محمد بن جحادة عن إسماعيل بن رجاء عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جاءته امرأة مستحاضة تسأله فلم يفتها وقال لها سلي غيري قال فأتت ابن عمر فسألته فقال لها لا تصلي ما رأيت الدم فرجعت إلى ابن عباس فأخبرته فقال رحمه الله إن كاد ليكفرك قال ثم سألت علي بن أبي طالب فقال تلك ركضة من الشيطان أو قرحة في الرحم اغتسلي عند كل صلاتين مرة وصلي قال فلقيت ابن عباس بعد فسألته فقال ما أجد لك إلا ما قال علي.

٦٠٠- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قيس بن سعد عن مجاهد قال قيل لابن عباس إن أرضنا أرض باردة قال تؤخر الظهر وتعجل العصر وتغتسل لهما غسلا واحدا وتؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا وتغتسل للفجر غسلا.

وہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم پہلی روایت میں مذکورہ حکم کے لیے ناسخ ہے کیونکہ آپ نے یہ حکم اس کے بعد دیا لہٰذا پہلی روایات کو اختیار کرنے کی نسبت اسے اپنانا زیادہ بہتر ہے انھوں نے کہا یہ بات حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے چنانچہ انھوں نے ذکر کیا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت ان کے پاس حاضر ہو کر مسئلہ پوچھنے لگی تو انھوں نے فتویٰ نہ دیا اور فرمایا کسی دوسرے سے پوچھو، حضرت سعید فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا

جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو، پھر وہ حضرت ابن عباس کی طرف لوٹ گئی اور اس بات کی خبر دی۔ انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ قریب تھا کہ وہ تمھیں کفر تک پہنچا دیتے، راوی فرماتے ہیں پھر اس عورت نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ ایک شیطانی ٹھوکر ہے یا رحم میں زخم ہے ہر دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر کے نماز پڑھو اس کے بعد اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کر کے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں تمہارے لیے وہی بات پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہماری زمین سرد ہے تو فرمایا ظہر کی نماز مؤخر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے۔ فجر کے لیے الگ غسل کرے۔

پس ان حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔

القول الثالث

فذهب هؤلاء إلى هذه الآثار، وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا: تدع المستحاضة الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصلي.

وذهبوا في ذلك إلى ما حدثنا

۶۰۱ - محمد بن عمرو بن يونس السوسي قال ثنا يحيى بن عيسى قال ثنا الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أستحاض فلا ينقطع عني الدم فأمرها أن تدع الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وأن تصلي وإن قطر الدم على الحصير قطرا.

۶۰۲ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ قال ثنا أبو حنيفة ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا أبو حنيفة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني أحيض الشهر والشهرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ذلك ليس بحيض وإنما ذلك عرق من دمك فإذا أقبل الحيض فدعي الصلوة وإذا أدبر فاغتسلي لطهرك ثم توضئي عند كل صلوة.

۶۰۳ - حدثنا علي بن شيبة قال

تیسرا قول

اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کر کے نماز پڑھے، اس سلسلے میں انہوں نے بیان کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت جبیش نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خون آتا ہے جو بند نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا حیض کے دن چھوڑ دو پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرو اور نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو جبیش نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مہینہ دو مہینے خون آتا رہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ تمہارے خون کی ایک رگ ہے لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کی مدت) ختم ہو جائے تو حصول طہارت کے لیے غسل کرو پھر ہر نماز کے وقت وضو کرو۔

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ

ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ.

لنکے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مستحاضہ، حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے اور وضو کرے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔

قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۴۰۴۔ فَذَكَرُوْا مَا **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ يَعْنِيْ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا.

قَالَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ....

فَعَارَضَهُمْ مُعَارِضٌ فَقَالَ أَمَّا حَدِيْثُ أَبِي حَنِيْفَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ فَخَطَأٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الْحُفَّاظَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَوَوْهُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ.

وہ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے انھوں نے ذکر کیا۔ حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی اس حدیث کی مثل جو انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس سے پہلی فصل میں ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس قول کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے تو معارض نے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ابو حنیفہ کی روایت جو انھوں نے بواسطہ ہشام، حضرت عروہ سے روایت کی ہے وہ صحیح نہیں، حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے اس کے علاوہ روایت کی ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۴۰۵۔ فَذَكَرُوْا مَا **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكٌ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهٗ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِيْ حُبَيْشٍ جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُسْتَحَاضَةً فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ أَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمرو، سعید بن عبدالرحمٰن، مالک اور لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بواسطہ والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے انھیں خبر دی کہ فاطمہ بنت ابو حبیش، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں (خون سے) پاک نہیں رہتی کیا میں ہمیشہ نماز چھوڑ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

نہیں ہے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اتنے دنوں کا اندازہ گزر جائے تو اپنے آپ سے خون دور کر نماز پڑھو۔

---

٦٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامٍ كِلَيْهِمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد اور حضرت ہشام دونوں سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰكَذَا رَوَى الْحُفَّاظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَا كَمَا رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامٍ فَزَادَ فِيْهِ حَرْفًا يَدُلُّ عَلٰى مُوَافَقَتِهِ لِاَبِي حَنِيْفَةَ.

حفاظِ حدیث نے یہ حدیث حضرت ہشام بن عروہ سے اس طرح روایت کی ہے اس طرح نہیں جیسے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے پس ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حضرت ہشام سے روایت کی اور اس میں ایک ایسے حرف کا اضافہ کیا جو اس کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

٦٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي.

حضرت حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتی ہیں جو یونس نے ابن وہب سے اور محمد بن علی نے سلیمان بن داؤد سے روایت کی البتہ انھوں نے فرمایا کہ جب اس (حیض) کی مدت کا اندازہ گذر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر وضو کرو اور نماز پڑھو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِالْوُضُوْءِ مَعَ اَمْرِهِ اِيَّاهَا بِالْغُسْلِ فَذٰلِكَ الْوُضُوْءُ هُوَ الْوُضُوْءُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَيْسَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عِنْدَكُمْ فِيْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِدُوْنِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں غسل کے ساتھ ساتھ وضو کا بھی حکم دیا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی روایت میں حماد بن سلمہ کا مقام مالک، لیث اور عمرو بن حارث سے کم نہیں ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مستحاضہ

الرِّوَايَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِي حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **فَاَرَدْنَا** اَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا الَّذِي يَنْبَغِي اَنْ يُعْمَلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهُ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي دَاوٗدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ فِي اَمْرِ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا اَجْهَدَهَا ذٰلِكَ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا فَكَانَ مَا اَمَرَهَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا كَانَ اَمَرَهَا بِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حالت استحاضہ میں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مروی ہے جس کا ذکر اس باب میں گزر چکا ہے۔

پس ہم نے چاہا کہ اس بارے میں غور و فکر کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کس بات پر عمل مناسب ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا۔ اس کا اس حدیث سے منسوخ ہونا ثابت ہو گیا جسے ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں سہلہ بنت سہل کے معاملے میں بواسطہ ابن ابی داؤد وہبی کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ اسے ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے۔ جب اس پر یہ گراں گزرا تو اسے ایک غسل کے ساتھ ظہر و عصر اور ایک غسل کے ساتھ مغرب و عشاء کو جمع کرنے اور صبح کے لیے الگ غسل کا حکم فرمایا تو آپ کا یہ حکم اس سے پہلے حکم کا ناسخ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ مَعْنَاهُ فَاِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَدْ رَوٰى عَنْ اَبِيْهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي اسْتُحِيْضَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي ذٰلِكَ فَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ وَاَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس سلسلے میں مروی روایات کے مفہوم میں غور کریں تو دیکھا عبدالرحمن بن قاسم نے عہد رسالت کی مستحاضہ کے بارے میں اپنے والد سے روایت کیا تو اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمن سے اختلاف کیا گیا حضرت ثوری نے ان سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کا حکم دیا اور فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں۔

وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِي مَعْنَى مَتْنِ الْحَدِيثِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ فِي أَيَّامِ الْاِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَيَّامَ الْحَيْضِ كَانَ مَوَاضِعُهَا مَعْرُوفَةً ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ الْأَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاخْتَلَفُوا فِيهِ كَشَفْنَاهُ لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فَكَانَ ذِكْرُ أَيَّامِ الْأَقْرَاءِ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَجَبَ أَنْ يُجْعَلَ رِوَايَتُهُ عَنْ زَيْنَبَ غَيْرَ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَ حَدِيثُ زَيْنَبَ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ حَدِيثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْخَبَرِ لِأَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّونَ بِالْمُنْقَطِعِ وَإِنَّمَا جَاءَ انْقِطَاعُهُ لِأَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُولَدْ فِي زَمَنِهَا لِأَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ أَوَّلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ هُوَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ عَلَى مَا فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ فَقَدْ وَجَدْنَا الْاِسْتِحَاضَةَ قَدْ تَكُونُ عَلَى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَمِنْهَا أَنْ تَكُونَ مُسْتَحَاضَةً قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَأَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوفَةٌ

ابن عیینہ نے بھی عبدالرحمن کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت زینب کا ذکر نہیں کیا البتہ انھوں نے متن حدیث کے مفہوم میں ثوری سے موافقت کی ہے اور یہ ایام استحاضہ کے دنوں میں خاص طور پر دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ایام حیض معروف تھے۔

پھر حضرت شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن ان کے والد سے انھوں نے حدیث عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت ثوری اور ابن عیینہ کی طرح روایت کیا لیکن انھوں نے ایام حیض کا ذکر نہیں کیا اس سلسلے میں محمد بن اسحق نے ان کی اتباع کی ہے۔ پس یہ حدیث یوں مروی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہم نے اس کو واضح کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اختلاف کہاں سے آیا۔ ایام حیض کا ذکر جو بواسطہ قاسم حضرت زینب کی روایت میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نہیں لہذا ضروری ہے کہ حضرت زینب سے ان کی روایت کو حضرت عائشہ سے مروی روایت کا غیر قرار دیا جائے پس حضرت زینب کی روایت جس میں حیض کا ذکر ہے حدیث منقطع ہے محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں کیونکہ وہ حدیث منقطع کے ساتھ استدلال نہیں کرتے۔ انقطاع اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت قاسم نے حضرت زینب کا زمانہ نہیں پایا اور وہ ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ان کا انتقال ہو چکا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا ہی انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایام حیض کا ذکر نہیں اس میں صرف یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سی مستحاضہ تھیں۔

لها فسبيلها أن تدع الصلوة أيام حيضها ثم تغتسل وتتوضأ بعد ذلك **ومنها** أن تكون مستحاضة لأن دمها قد استمر بها فلا ينقطع عنها وأيام حيضها قد خفيت عليها فسبيلها أن تغتسل لكل صلوة لأنها لا يأتي عليها وقت إلا احتمل أن تكون فيه حائضا أو طاهرا من حيض أو مستحاضة فيحتاط لها فتؤمر بالغسل **ومنها** أن تكون مستحاضة قد خفيت عليها أيام حيضها ودمها غير مستمر بها ينقطع ساعة ويعود بعد ذلك هكذا هي في أيامها كلها فتكون قد أحاط علمها أنها في وقت انقطاع دمها إذا اغتسلت حينئذ غير طاهر من حيض طهرا يوجب عليها غسلا فلها أن تصلي في حالها تلك ما أرادت من الصلوات بذلك الغسل إن أمكنها ذلك **فلما** وجدنا المرأة قد تكون مستحاضة بكل وجه من هذه الوجوه التي معانيها مختلفة وأحكامها مختلفة واسم المستحاضة يجمعها ولم نجد في حديث عائشة ذلك بيان استحاضة تلك المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم لها بما ذكرنا أي مستحاضة هي لم يجز لنا أن نحمل ذلك على وجه من هذه الوجوه دون غيره إلا بدليل يدلنا على ذلك **فنظرنا** في ذلك هل نجد فيه دليلا۔

۲۰۸۔ **فإذا** أبو بكر بن إدريس قد **حدثنا** قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں مستحاضہ کی کئی صورتیں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا خون مسلسل جاری ہو اور حیض کے دن معروف ہوں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد وضو کرے (اور نماز پڑھے) دوسری صورت یہ ہے کہ مستحاضہ ہو یعنی اس کا خون مسلسل جاری ہو ختم نہ ہوتا ہو اور حیض کے دن اس پر مخفی ہوں اس کا حکم یہ ہے، کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے کیونکہ ہر وقت اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو پس اسے احتیاطاً غسل کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مستحاضہ پر ایام حیض مخفی ہوتے ہیں اور خون مسلسل جاری نہیں ہوتا اور ایک گھڑی کے لیے رک جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے تمام دنوں میں یہی صورتحال رہتی ہے تو وہ خیال کرے گی کہ خون بند ہونے کی حالت میں جب وہ غسل کرے تو اسے حیض سے وہ طہر حاصل نہیں ہوگا جس سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ پس وہ اس حالت میں اس غسل کے ساتھ جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے لیے ممکن ہو۔

پس جب ہم نے دیکھا کہ عورت بعض اوقات ان مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مستحاضہ ہوتی ہے اور ہر صورت کا حکم مختلف ہے جبکہ لفظ مستحاضہ سب کو شامل ہے تو ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے بارے میں جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حکم دیا تھا، وضاحت نہیں ملتی کہ وہ کون سی مستحاضہ تھی تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک مفہوم پر محمول کریں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ بنا بریں ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی دلیل ہے۔

حضرت مسروق کی زوجہ، حضرت قمیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں

عبد الملك بن ميسرة والمجالد بن سعيد وبيان قالوا سمعنا عامرا الشعبي يحدث عن قمير امرأة مسروق عن عائشة أنها قالت في المستحاضة تدع الصلوة أيام حيضها ثم تغتسل غسلا واحدا وتتوضأ عند كل صلوة.

نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

٦٠٩ - حدثنا حسين بن نصر وعلي بن شيبة قالا ثنا أبو نعيم قال لنا سفيان عن فراس وبيان عن الشعبي فذكر بإسناده مثله.

حضرت سفیان، فراس اور بیان سے اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فلما روي عن عائشة ما ذكرنا من قولها الذي أفتت به بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ما ذكرنا من حكم المستحاضة أنها تغتسل لكل صلوة وما ذكرنا أنها تجمع بين الصلوتين بغسل وما ذكرنا أنها تدع الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وقد روي ذلك كله عنها ثبت بجوابها ذلك أن ذلك الحكم هو الناسخ للحكمين الآخرين لأنه لا يجوز عندنا عليها أن تدع الناسخ وتفتي بالمنسوخ ولولا ذلك لسقطت روايتها فلما ثبت أن هذا هو الناسخ لما ذكرنا وجب القبول به ولم يجز خلافه.

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ اسی کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور مستحاضہ کا حکم جو ہم نے ذکر کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے اور یہ تمام باتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو آپ کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ یہ حکم دوسرے دو حکموں کا ناسخ ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے بارے میں یہ خیال رکھنا جائز نہیں کہ انھوں نے ناسخ کو چھوڑ دیا اور منسوخ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی روایت ساقط ہو جاتی پس جب ثابت ہوا کہ یہی ناسخ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس قول کو اپنانا واجب ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے۔

هذا وجه قد يجوز أن يكون معاني هذه الآثار عليه وقد يجوز في هذا وجه آخر يجوز أن يكون ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في فاطمة ابنة أبي حبيش لا يخالف ما روي عنه في أمر سهلة ابنة سهيل لأن فاطمة ابنة أبي حبيش كانت

روایات کے معانی کے سلسلے میں یہ بات بھی ہو سکتی ہے اور جائز ہے کہ کوئی دوسرا احتمال ہو اور ہو سکتا ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بارے میں جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اس کے خلاف نہ ہو جو سہلہ بنت سہیل کے معاملے میں مروی ہے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کے ایام حیض معروف تھے اور حضرت سہلہ کے دن معلوم نہ تھے البتہ ان کا خون کسی وقت ختم ہو جاتا اور کسی وقت

أَيَّامُهَا مَعْرُوفَةٌ وَسَهْلَةُ كَانَتْ أَيَّامُهَا مَجْهُولَةً إِلَّا أَنَّ دَمَهَا يَنْقَطِعُ فِي أَوْقَاتٍ وَيَعُودُ فِي أَوْقَاتٍ وَهِيَ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْحَيْضِ بَعْدَ غُسْلِهَا إِلَى أَنْ صَلَّتِ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ فَإِنَّا نَقُولُ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيثِ فَاطِمَةَ عَلَى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ وَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيثِ سَهْلَةَ عَلَى مَا صَرَفْنَاهُ أَيْضًا إِلَيْهِ۔

وَأَمَّا حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ فَقَدْ رُوِيَ مُخْتَلِفًا فَبَعْضُهُمْ يَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهَا بِذَلِكَ لِيَكُونَ ذَلِكَ الْمَاءُ عِلَاجًا لَهَا لِأَنَّهَا تُقَلِّصُ الدَّمَ فِي الرَّحِمِ فَلَا يَسِيلُ وَبَعْضُهُمْ يَرْوِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ الْعِلَاجَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا لِأَنَّ دَمَهَا سَائِلٌ دَائِمُ السَّيَلَانِ فَلَيْسَتْ صَلَاةٌ إِلَّا يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ عِنْدَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُصَلِّيَهَا إِلَّا بَعْدَ الِاغْتِسَالِ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِذَلِكَ فَإِنْ كَانَ هَذَا هُوَ مَعْنَى حَدِيثِهَا فَإِنَّا كَذَلِكَ نَقُولُ أَيْضًا فِيمَنِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ تَعْرِفْ أَيَّامَهَا

فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هَذِهِ الْآثَارُ مَا ذَكَرْنَا وَرَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

لوٹ آتا اس لیے وہ خیال کر سکتی تھیں کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے نہیں نکلیں یہاں تک کہ وہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھتیں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بیک وقت دونوں حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اس پر لگاتے ہیں جس کی طرف ہم نے اسے پھیرا (ایام حیض کا معلوم ہونا) اور حضرت سہلہ والی روایت کا حکم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا۔

رہا مسئلہ ام حبیبہ والی حدیث کا تو وہ اختلاف کے ساتھ مروی ہے بعض راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے ایام حیض کا ذکر نہ فرمایا یہ جائز ہے کہ آپ نے یہ حکم علاج کے طور پر دیا ہو کیونکہ یہ رحم میں خون کو ختم کر دیتا ہے اور وہ جاری نہیں ہوتا۔ اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیں پھر ہر نماز کے لیے غسل کریں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو جائز ہے کہ اس سے علاج مراد لیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ بات مراد ہو جس کا ہم نے اس سے پہلی فصل میں ذکر کیا کیونکہ ان کا خون ہمیشہ جاری رہتا تھا تو ہر نماز کے وقت حیض سے پاک ہونے کا احتمال ہوتا اور غسل کے بعد ہی نماز پڑھ سکتی تھیں تو اس بنیاد پر ان کو غسل کا حکم فرمایا۔ اگر بات اسی طرح ہو تو ہم اس عورت کے بارے میں جس کا خون جاری ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں یہی بات کہتے ہیں۔

جب یہ روایات اس کا احتمال رکھتی ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عہد رسالت کے بعد کا قول ہم نے اس معنی میں روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے تو ثابت ہوا

وصفنا **ثبت** أن ذلك هو حكم المستحاضة التي لا تعرف أيامها وثبت أن ما خالف ذلك مما روي عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في مستحاضة استحاضتها غير استحاضة هذه أو في مستحاضة استحاضتها مثل استحاضة هذه إلا أن ذلك على أي المعاني كان فما روي في أمر فاطمة ابنة أبي حبيش أولى لأن معه الاختيار من عائشة له بعد النبي صلى الله عليه وسلم وقد علمت ما خالفه وما وافقه من قوله وكذلك أيضا ما رويناه عن علي في المستحاضة أنها تغتسل لكل صلاة وما رويناه عنه أنها تجمع بين الصلاتين بغسل وما رويناه عنه أنها تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلاة إنما اختلفت أقواله في ذلك لاختلاف الاستحاضة التي أفتى فيها بذلك.

وأما ما رووا عن أم حبيبة في اغتسالها لكل صلاة فوجه ذلك عندنا أنها كانت تتعالج به **فهذا** حكم هذا الباب من طريق الآثار وهي التي يحتج بها فيه **ثم** اختلف الذين قالوا إنها تتوضأ لكل صلاة فقال بعضهم تتوضأ لوقت كل صلاة وهو قول أبي حنيفة وزفر وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى وقال آخرون بل تتوضأ لكل صلاة ولا يعرفون ذكرا لوقت في ذلك **فأردنا** أن نستخرج من القولين قولا صحيحا فرأيناهم

کہ یہ اس مستحاضہ کا حکم ہے جس کے دن معروف نہ ہوں اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے خلاف بواسطہ ام المومنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے وہ اس استحاضہ کے علاوہ ہے یا اس مستحاضہ کے بارے میں ہے جس کا استحاضہ اس کی مثل ہے مگر یہ کہ اس سے جو بھی مراد ہو جو کچھ فاطمہ بنت ابی حبیش کے معاملے میں مروی ہے وہ اولیٰ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہی اختیار فرمایا حالانکہ آپ کو علم تھا کہ حضور علیہ السلام کا کون سا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے نیز انہی سے مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے تو اس سلسلے میں آپ کے اقوال کا اختلاف اس استحاضہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جس کے بارے میں آپ نے فتویٰ دیا۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں تو ہمارے نزدیک اس کا مقصد اس غسل کے ساتھ علاج کرنا تھا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور انہی روایات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے درمیان بھی اختلاف ہے جو ہر نماز کے لیے وضو کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔ امام ابو حنیفہ، امام زفر، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں ہر نماز کے لیے وضو کرے اور اس سلسلے میں ذکرِ وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو

قد اجمعوا انها اذا توضأت في وقت صلوة فلم تصل حتى خرج الوقت فارادت ان تصلي بذلك الوضوء انه ليس ذلك لها حتى تتوضأ وضوءا جديدا ورأيناها لو توضأت في وقت صلوة فصلت ثم ارادت ان تتطوع بذلك الوضوء كان ذلك لها ما دامت في الوقت **فدل** ما ذكرنا ان الذي ينقض تطهرها هو خروج الوقت وان وضوءها يوجبه الوقت لا الصلوة وقد رأيناها لو فاتتها صلوات فارادت ان تقضيهن كان لها ان تجمعهن في وقت صلوة واحدة بوضوء واحد فلو كان الوضوء يجب عليها بكل صلوة لكان يجب ان تتوضأ بكل صلوة من الصلوات الفائتات فلما كانت تصليهن جميعا بوضوء واحد ثبت بذلك ان الوضوء الذي يجب عليها هو لغير الصلوة وهو الوقت.

وحجة اخرى انا قد رأينا الطهارات تنتقض باحداث منها الغائط والبول وطهارات تنتقض بخروج اوقات وهي الطهارة بالمسح على الخفين ينقضها خروج وقت المسافر وخروج وقت المقيم وهذه الطهارات المتفق عليها لم نجد فيما ينقضها صلوة انما ينقضها حدث او خروج وقت وقد ثبت ان طهارة المستحاضة طهارة ينقضها الحدث وغير الحدث فقال قوم هذا الذي هو غير الحدث هو خروج الوقت وقال اخرون هو فراغ من صلوة ولم نجد الفراغ من الصلوة حدثا في شيء غير ذلك وقد وجدنا

سامنے لائیں تو ہم نے دیکھا کہ جب عورت مستحاضہ ایک نماز کے وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے حتیٰ کہ وقت نکل جائے پھر اس وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ نیا وضو کرے اور ہم نے دیکھا کہ اگر وہ کسی نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے پھر اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو جب تک وقت موجود ہے پڑھ سکتی ہے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا وضو وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور وقت (کے دخول) سے ہی اس پر وضو واجب بھی ہوتا ہے نماز سے نہیں، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس سے کچھ نمازیں رہ جائیں اور وہ ان کو قضا کرنا چاہے تو وہ ان کو ایک وقت میں ایک وضو کے ساتھ جمع کر سکتی ہے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو واجب ہوتا تو اس پر لازم ہوتا کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر نماز کے لیے وضو کرے جب وہ ان تمام نمازوں کو ایک وضو کے ساتھ پڑھ سکتی ہے تو ثابت ہوا کہ وضو کا وجوب غیر نماز یعنی وقت کے سبب سے ہے۔

اور دوسری دلیل یہ ہم دیکھتے ہیں کہ حدثوں کے ساتھ وضو ٹوٹ جاتا ہے ان حدثوں میں سے پاخانہ اور پیشاب بھی ہے۔ بعض طہارتیں وقت نکلنے کے ساتھ ہی ٹوٹ جاتی ہیں۔ مثلاً موزوں پر مسح کی طہارت، مسافر کا وقت اور مقیم کا وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان طہارتوں کے بارے میں جن پر سب کا اتفاق ہے ان کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے انہیں یا تو حدث توڑتا ہے یا وقت کا نکلنا، پس ثابت ہوا کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث یا غیر حدث سے ٹوٹتی ہے۔ ایک قوم نے کہا یہ غیر حدث یعنی وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے اور دوسروں نے کہا وہ نماز سے فراغت کے ساتھ ٹوٹتی ہے اور ہم اس کے علاوہ کہیں فراغت نماز کو حدث کے طور پر نہیں پاتے البتہ وقت کا نکلنا اس کے علاوہ بھی حدث ہے لہٰذا بہتر بات

نَجِدُ لِخُرُوجِ الْوَقْتِ حَدَثًا فِي غَيْرِهِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ أَنْ نَرْجِعَ فِي هٰذَا الْحَدَثِ فِيهِ فَنَجْعَلَهُ كَالْحَدَثِ الَّذِي قَدْ أُجْمِعَ عَلَيْهِ وَوُجِدَ لَهُ أَصْلٌ وَلَا نَجْعَلُهُ كَمَا لَمْ يُجْمَعْ عَلَيْهِ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ أَصْلًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

بَابُ ۲۲ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَنَّهُ قَدْ حَفِظَ عَنْهُ أَبْوَالَهَا۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ بَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ وَإِنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَحُكْمِ

یہ ہے کہ ہم اس حدث کے بارے میں جس میں اختلاف ہے رجوع کریں گے اسے اس حدث کی طرح قرار دیں جس پر اتفاق ہے اور اس کی کوئی اصل بھی ہے ہم اسے اس کی طرح قرار نہیں دیں گے جس پر ائمہ کا اتفاق بھی نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل بھی نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کا موقف یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی ہوا موافق نہ آئی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ پیو۔ ابو بکرہ کہتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "ابوال" (پیشاب) کا لفظ یاد کیا ہے۔

حضرت ثابت، قتادہ اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور (کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔

بیانِ مسئلہ

ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب

لِحْمِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالُوْا إِنَّمَا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً لَهُمْ فَثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهٖ لِأَنَّهُ دَاءٌ لَيْسَ بِشِفَاءٍ كَمَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

۶۱۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا أَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ ذَاكَ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِيْ رِجْسٍ أَوْ فِيْمَا حَرَّمَ شِفَاءً.

۶۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اشْتَكٰى رَجُلٌ مِنَّا فَنُعِتَ لَهُ السُّكَّرُ فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۶۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰى بِالْخَمْرِ.

پاک ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو اس جانور کے گوشت کا ہے جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ان میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں انھوں نے فرمایا حبیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان لوگوں کیلئے دوا قرار دیا تو ثابت ہوا کہ یہ حلال ہے کیونکہ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ اس کے ساتھ ان کا علاج تجویز نہ فرماتے کیونکہ یہ بیماری ہے شفاء نہیں جیسا کہ علقمہ بن وائل بن حجر کی حدیث

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہیں ہم ان کا رس نکالتے ہیں کیا ہم اس سے پی سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بیماری ہے شفاء نہیں

اور جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھتا۔

حضرت عاصم، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص بیمار ہو گیا تو ہمیں نے اسے ایک نشہ آور چیز بتائی پھر حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے اس میں

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی "یا اللہ! شراب کے ساتھ علاج کرنے والے کو شفاء نہ دینا۔"

قالوا فلما ثبت بهذه الآثار ان الشفاء لا يكون فيما حرم على العباد ثبت بالاثر الذي فيه جعل النبي صلى الله عليه وسلم ابوال الابل فيه دواء انه طاهر غير حرام.

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك ايضا ما:

٦١٦ - حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابن هبيرة عن حنش بن عبد الله عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في ابوال الابل والبانها شفاء للذربة بطونهم.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پیشابوں اور دودھ میں ان کی شکمی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

قالوا ففي ذلك تثبيت ما وصفنا ايضا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ابوال الابل نجسة وحكمها حكم دمائها لا حكم البانها ولحومها وقالوا اما ما رويتموه في حديث العرنيين فذلك انما كان للضرورة فليس في ذلك دليل انه مباح في غير الضرورة لانا قد راينا اشياء ابيحت في الضرورات ولم تبح في غير الضرورات وقد رويت فيها الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وہ (آئمہ) فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی اُس بات کا ثبوت ہے جسے ہم نے بیان کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو ان کے خون کا ہے، ان کے دودھ اور گوشت والا حکم نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق جو حدیث بیان کی ہے تو وہ (حکم) ضرورت کے تحت تھا۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ ضرورت کے بغیر بھی مباح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سی چیزیں ضرورت کے طور پر جائز ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہوتیں اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

٦١٧ - حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال انا همام ح وحدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا همام قال انا قتادة عن انس ان الزبير وعبد الرحمن ابن عوف شكوا الى النبي صلى الله عليه وسلم القمل فرخص لهما في قميص

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ کے موقع پر بارگاہ نبوی میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں پر ریشمی قمیص دیکھی ہے۔

الحرير في غزاة لهما قال أنس فرأيت على كل واحد منهما قميصا من حرير.

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أباح الحرير لمن أباح له اللبس من الرجال للحكة التي كانت بهم أباح ذلك له فكان ذلك من علاجها ولم يكن في إباحته ذلك لهم للعلة التي كانت بهم ما يدل أن ذلك مباح في غير تلك العلة فكذلك أيضا ما أباحه رسول الله صلى الله عليه وسلم للعرنيين للعلل التي كانت بهم فليس في إباحته ذلك لهم دليل أن ذلك مباح في غير تلك العلل ولم يكن في تحريم لبس الحرير ما ينفي أن يكون حلالا في حال الضرورة ولأنه علاج من بعض العلل وكذلك حرمة البول في غير حال الضرورة ليس فيه دليل أنه حرام في حال الضرورة فثبت بذلك أن قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر إنه داء وليس بشفاء إنما هو لأنهم كانوا يستشفون بها لأنها خمر فذلك حرام وكذلك معنى قول عبد الله عندنا إن الله عز وجل لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم إنما هو لما كانوا يفعلون بالخمر لإعظامهم إياها ولأنهم كانوا يعدونها شفاء في نفسها فقال لهم إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم فهذه وجوه هذه الآثار فلما احتملت ما ذكرنا ولم يكن فيها دليل على طهارة الأبوال احتججنا

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لیے علاج تھا۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے لیے ریشم کے جواز میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس بیماری کے علاوہ بھی ریشم جائز ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے لیے بیماری کے باعث جو چیز حلال قرار دی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس بیماری کے علاوہ بھی حلال ہو۔ ریشمی لباس پہننے کی حرمت ضرورت کی حالت میں اس کے حلال ہونے کی نفی نہیں کرتی اسی طرح ضرورت کے بغیر پیشاب کے حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرورت کے وقت بھی حرام ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ بیماری ہے اس میں شفاء نہیں، اس بنیاد پر تھا کہ وہ اسے شراب سمجھتے ہوئے اس سے شفاء حاصل کرتے تھے اور یہ حرام ہے ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی، اس بنیاد پر تھا کہ وہ شراب کی تعظیم کرتے تھے اور وہ اسے ذاتی طور پر نافع سمجھتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی جسے تم پر حرام کیا ہے۔

ان روایات میں یہ احتمالات ہیں پس جب ان میں وہ احتمال بھی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں پیشاب کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ غور و فکر اور

أن نرجع فنلتمس ذلك من طريق النظر لنعلم كيف حكمه. فنظرنا في ذلك فإذا لحوم بني آدم كل قد أجمع أنها لحوم طاهرة وأن أبوالهم حرام نجسة فكانت أبوالهم باتفاقهم محكوما لها بحكم دمائهم لا بحكم لحومهم فالنظر على ذلك أن تكون كذلك أبوال الإبل يحكم لها بحكم دمائها لا بحكم لحومها فثبت بما ذكرنا أن أبوال الإبل نجسة فهذا هو النظر وهو قول أبي حنيفة وقد اختلف المتقدمون في ذلك.

قیاس کے طور پر دیکھیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق گوشت پاک اور پیشاب ناپاک ہے اور پیشاب کا حکم سب کے نزدیک خون کے تابع ہے گوشت کے حکم پر مبنی نہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کے بارے میں اسی طرح ان کے خون کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گوشت کی بنیاد پر نہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے ان سے مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۶۱۸ - فيما روي عنهم في ذلك ما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا إسرائيل قال ثنا جابر عن محمد بن علي قال لا بأس بأبوال الإبل والبقر والغنم أن يتداوى بها.

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں، اونٹ، گائے اور بکری کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فقد يجوز أن يكون ذهب إلى ذلك لأنها عنده حلال طاهرة في الأحوال كلها كما قال محمد بن الحسن وقد يجوز أن يكون أباح العلاج بها للضرورة لا لأنها طاهرة في نفسها ولا مباحة في غير حال الضرورة.

ممکن ہے انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار کیا ہو کہ یہ (پیشاب) ان کے نزدیک تمام حالات میں حلال پاک ہو جیسا کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا اور ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ضرورت کے تحت اس سے محض علاج جائز قرار دیا ہو، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے اور غیر ضروری حالات میں بھی جائز ہے۔

۶۱۹ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي عن سفيان عن منصور عن إبراهيم قال كانوا يستشفون بأبوال الإبل لا يرون بها بأسا.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

فقد يحتمل هذا أيضا ما احتمل قول محمد بن علي رضي الله عنهما.

اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے قول میں ہے

۶۲۰ - حدثنا حسين بن نصر قال

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس چیز کا گوشت

ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن عبد الکریم عن عطاء قال کل ما اکلت لحمہ فلا بأس ببولہ۔

کہا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

فھذا حدیث مکشوف المعنی۔

اس حدیث کا معنی واضح ہے۔

۶۲۱ - حدثنا بکر بن ادریس قال ثنا آدم قال ثنا شعبۃ عن یونس عن الحسن انہ کرہ ابوال الابل والبقر والغنم او کلاما ھذا معناہ۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اونٹ، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ جانتے تھے یا اس کے ہم معنی مروی ہے۔

باب ۲۳ صفۃ التیمم کیف ھی

تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

۶۲۲ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوھبی قال ثنا ابن اسحق عن الزھری عن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عباس عن عمار قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت آیۃ التیمم فضربنا ضربۃ واحدۃ للوجہ ثم ضربنا ضربۃ للیدین الی المنکبین ظھرا وبطنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب (زمین پر ہاتھ مارنا) چہرے کے لیے ماری پھر ہم نے (دوسری) ضرب کاندھوں تک ہاتھوں کے ظاہر و باطن کے لیے ماری۔

۶۲۳ - حدثنا ابن ابی داود ومحمد بن النعمان قالا حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال ثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت صالح سے انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۴ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال انا جویریۃ عن مالک عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان اخبرہ عن ابیہ عن عمار قال تمسحنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتراب فمسحنا وجوھنا وایدینا الی المناکب۔

حضرت عبید اللہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عبد اللہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی سے مسح کیا تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۵ - حدثنا محمد بن علی بن داود

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد

قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ۔

سے انھوں نے حضرت عمار سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَطَلَبُوهُ حَتَّى أَصْبَحُوا وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ فَظَاهِرَ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَبَاطِنَهَا إِلَى الْآبَاطِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ صحابہ کرام تلاش کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور قوم کے پاس پانی نہ تھا تو مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت کا حکم نازل ہوا چنانچہ مسلمان اٹھے اور انھوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کے ظاہر کو کاندھوں تک اور اندرونی حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم

وقالوا هكذا التيمم ضربة للوجه وضربة للذراعين الى المناكب والآباط وخالفهم في ذلك آخرون فافترقوا فرقتين فقالت فرقة منهم التيمم للوجه واليدين الى المرفقين وقالت فرقة منهم التيمم للوجه والكفين فكان من الحجة لهذين الفريقين على الفرقة الاولى ان عمار بن ياسر لم يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امرهم ان يتيمموا كذلك وانما اخبرهم عن فعلهم فقد يحتمل ان تكون الآية لما انزلت لم تنزل بتمامها وانما انزل منها فتيمموا صعيدا طيبا ولم يبين لهم كيف يتيممون فكان ذلك عندهم على كل ما فعلوا من التيمم لا وقت في ذلك وقت ولا عضو مقصود اليه بعينه حتى نزلت بعد ذلك فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه.

۶۲۹ ومما يدل على ما قلنا من ذلك ما حدثنا احمد بن عبد الرحمن قال ثنا عمي عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن ابي الاسود حدثه انه سمع عروة يخبره عن عائشة قالت اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة له حتى اذا كنا بالمعرس قريبا من المدينة نعست من الليل وكانت علي قلادة تدعى السمط تبلغ السرة فجعلت انعس فخرجت من عنقي فلما نزلت مع رسول الله صلى

کا یہی موقف ہے وہ کہتے ہیں تیمم کا طریقہ یہی ہے ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کاندھوں اور بغلوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔ —— لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان کے بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک جماعت کہتی ہے تیمم چہرے اور کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے تیمم صرف چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے۔ پہلی جماعت کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم فرمایا ہے انھوں نے صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں خبر دی ہے لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو وہ مکمل نہ اتری ہو اور اس کا صرف یہی حصہ نازل ہوا ہو۔ "تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اور ان کے لیے تیمم کا طریقہ بیان نہ کیا ہو، اور ان کے نزدیک تیمم کا وہی طریقہ ہو جس طرح انھوں نے کیا نہ اس کے لیے وقت مقرر ہو اور نہ کوئی خاص عضو مقصود ہو یہاں تک کہ اس کے بعد نازل ہوا "پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (پاک مٹی) سے مسح کرو۔"

اسی سے یہ روایت بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آئے یہاں تک کہ جب مدینہ طیبہ کے قریب مقام معرس پر پہنچے تو رات کے وقت مجھے نیند آگئی اور میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا جسے "سمط" کہا جاتا تھا اور وہ ناف تک پہنچتا تھا میں سوتی رہی اور وہ میرے گلے سے (اتر کر) نکل گیا جب میں نماز فجر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری تو میں نے عرض کیا میرا ہار گلے سے گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو چنانچہ

الله عليه وسلم لصلوة الصبح قلت يا رسول الله خرجت قلادتي من عنقي فقال أيها الناس إن أمكم قد ضلت قلادتها فابتغوها فابتغاها الناس ولم يكن معهم ماء فاشتغلوا بابتغائها إلى أن حضرتهم الصلوة ووجدوا القلادة ولم يقدروا على ماء فمنهم من تيمم إلى الكف ومنهم من تيمم إلى المنكب وبعضهم على جسده فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزلت آية التيمم.

ففي هذا الحديث أن نزول آية التيمم كان بعد ما تيمموا هذا التيمم المختلف الذي بعضه إلى المناكب فعلمنا بتيممهم أنهم لم يفعلوا ذلك إلا وقد تقدم عندهم أصل التيمم وعلمنا بقولها فأنزل الله آية التيمم أن الذي نزل بعد فعلهم هو صفة التيمم فهذا وجه حديث عمار عندنا ومما يدل أيضا على أن هذه الآية تنفي ما فعلوا من ذلك أن عمار بن ياسر هو الذي روى ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم قد روى غيره عنه في التيمم الذي عمله بعد ذلك خلاف ذلك.

۶۳۰۔ فمنها ما **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب عن سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه أن عمار بن ياسر سأل نبي الله صلى الله عليه وسلم عن التيمم فأمره بالوجه والكفين۔

لوگوں نے اسے تلاش کیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا وہ تلاشِ ہار میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا انھیں ہار تو مل گیا لیکن پانی پر قادر نہ تھے تو ان میں سے کسی نے ہتھیلیوں تک تیمم کیا اور کسی نے کاندھے تک کیا اور بعض نے تو پورے جسم پر تیمم کیا یہ بات سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو (اس وقت) آیت تیمم نازل ہوئی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نزول آیت اس تیمم کے بعد ہوا جس میں اختلاف ہے کہ بعض نے کاندھوں تک تیمم کیا معلوم ہوا کہ انھوں نے تیمم اسی وقت کیا جب ان کے نزدیک اصل تیمم پہلے سے ثابت تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ان کے عمل کے بعد نازل ہوا وہ تیمم کا طریقہ تھا۔ ہمارے نزدیک حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور ان باتوں میں سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت ان کے عمل کی نفی کرتی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرے لوگوں نے انہی سے اس کے بعد کا عمل بھی روایت کیا جو اس کے خلاف ہے۔ اسی سے یہ ہے۔

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے مسح کا حکم فرمایا۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ فِي سَفَرٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَذْكُرُ إِنِّي كُنْتُ أَنَا وَإِيَّاكَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ أَمَّا أَنْتَ فَكَانَ يَكْفِيكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ فَضَرَبَ بِهِمَا وَنَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

فَفِعْلُ عَمَّارٍ إِذَا تَمَعَّكَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ التَّيَمُّمَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُولِ الْآيَةِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ عَمِلَ عَلَى أَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ حَتَّى عَلَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ.

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ إِلَى الْمِفْصَلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ

حضرت ابن ابی عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سفر میں تھا تو جنبی ہو گیا لیکن مجھے پانی نہ ملا، تو حضرت عمر نے فرمایا "تم نماز نہ پڑھو"۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک لشکر میں تھے، ہم جنبی ہو گئے اور ہم نے پانی نہ پایا، آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ گیا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ عمل کافی ہے آپ نے ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے انہیں مٹی پر مارا پھر ان میں پھونک ماری اور ان کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تیمم کے ارادے سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تھے اور آپ کا یہ عمل نزول آیت کے بعد تھا تو ہمارے نزدیک انہوں نے ایسا اس لیے کیا تھا کہ وہ جنابت کے لیے تیمم کو حدث کے تیمم سے جدا سمجھتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو مالک، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تیمم کہنیوں تک ہے۔ انہوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان نہیں کی۔

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے کافی ہے کہ یوں تیمم کرو، (اعمش راوی نے بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک مار کر ان سے

يَقُولُ هٰكَذَا وَضَرَبَ الْأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ
ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

٦٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ
ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي
الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ
هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ
وَأَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ فَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ
مَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ
ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا
هُوَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ۔

٦٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى
عَنْ أَبِيهِ نَحْوَهُ قَالَ سَلَمَةُ لَا أَدْرِي بَلَغَ
الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا۔

٦٣٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ أَبْزَى مِثْلَهُ وَزَادَ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ
وَيَدَيْهِ إِلَى أَنْصَافِ الذِّرَاعِ۔

٦٣٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيثُ عَمَّارٍ
هٰذَا غَيْرَ أَنَّهُمْ جَمِيعًا قَدْ نَفَوْا أَنْ يَكُونَ
قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْإِبْطَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ

پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں اس طرح کافی ہے حضرت شعبہ (راوی) نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انھیں اپنے منہ کے قریب کیا۔ ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں محمد بن خزیمہ نے اس حدیث کی سند میں اسی طرح بیان فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا حالانکہ حضرت ذر، حضرت عبدالرحمن سے (براہ راست نہیں بلکہ) ان کے بیٹے سعید کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذر سے سنا وہ بواسطہ ابن عبدالرحمن (سعید) ان کے والد (عبدالرحمن بن ابزیٰ) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں وہ بازوؤں تک پہنچے یا نہیں؟

حضرت ابو مالک نے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اس کی مثل اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا۔ پس آپ نے ان ہاتھوں سے چہرے اور نصف کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کیا۔

حضرت ابو بکرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے مومل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اضطراب ہے لیکن ان تمام (راویوں) نے اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ وہ کاندھوں یا بغلوں

انتفاء ما روي عنه في حديث عبيد الله عن أبيه وابن عباس وثبت أحد القولين الآخرين **فنظرنا** في ذلك فإذا أبو جهيم قد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تيمم وجهه وكفيه فذلك حجة لمن ذهب إلى أن التيمم إلى الكفين وروى نافع عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه تيمم إلى مرفقيه وقد ذكرت هذين الحديثين جميعًا في باب قراءة القرآن للحائض.

تک پہنچے پس اس سے اس بات کی نفی ثابت ہوئی جو ان (حضرت عمار) سے بواسطہ حضرت عبید اللہ ان کے والد یا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے روایت کی ہے اور آخری دو قولوں میں سے ایک ثابت ہو گیا۔ —— جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ ابو جہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو (مسح کے ساتھ) گھیر لیا یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہتھیلیوں تک تیمم کے قائل ہیں۔ حضرت نافع بواسطہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہنیوں تک تیمم فرمایا۔ میں نے یہ دونوں حدیثیں "حائضہ کا قرآن پاک پڑھنا" کے باب میں اکٹھی ذکر کی ہیں۔

۶۳۱ - وقد **حدثنا** محمد بن الحجاج قال ثنا علي بن معبد قال ثنا أبو يوسف عن الربيع ابن بدر قال حدثني أبي عن جدي عن أسلع التميمي قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال لي يا أسلع قم فارحل لنا قلت يا رسول الله أصابتني بعدك جنابة فسكت عني حتى أتاه جبرائيل بآية التيمم فقال لي يا أسلع قم فتيمم صعيدًا طيبًا ضربتين ضربة لوجهك وضربة لذراعيك ظاهرهما وباطنهما فلما انتهينا إلى الماء قال يا أسلع قم فاغتسل.

حضرت اسلع تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو ہمارے لیے سواری تیار کر دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد مجھے جنابت لاحق ہوئی، آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آیت تیمم لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاک مٹی سے تیمم کرو، یہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لیے اور دوسری تمہارے بازوؤں کے ظاہر و باطن کے لیے، جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع! اٹھو اور غسل کرو۔

فلما اختلفوا في التيمم كيف هو واختلفت هذه الروايات فيه رجعنا إلى النظر في ذلك لنستخرج به من هذه الأقاويل قولاً صحيحًا فاعتبرنا ذلك فوجدنا الوضوء على الأعضاء التي ذكر

جب انہوں نے (فقہاء کرام نے) تیمم کے بارے میں اختلاف کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلے میں روایات بھی مختلف ہیں تو ہم نے اس ضمن میں غور و فکر کی طرف رجوع کیا تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس کا جائزہ لیا تو وضو ان اعضاء پر پایا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی

اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ وَكَانَ التَّيَمُّمُ قَدْ أُسْقِطَ عَنْ بَعْضِهَا مَا سَقَطَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ فَكَانَ التَّيَمُّمُ هُوَ عَلٰى بَعْضِ مَا عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ إِلَى الْمَنَاكِبِ لِأَنَّهُ لَمَّا بَطَلَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ وَهُمَا مِمَّا يُوَضَّأُ كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجِبَ عَلٰى مَا لَا يُوَضَّأُ ثُمَّ اخْتُلِفَ فِي الذِّرَاعَيْنِ هَلْ يُيَمَّمَانِ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْوَجْهَ يُيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ كَمَا يُغْسَلُ بِالْمَاءِ وَرَأَيْنَا الرَّأْسَ وَالرِّجْلَيْنِ لَا يُيَمَّمُ مِنْهُمَا شَيْءٌ فَكَانَ مَا سَقَطَ التَّيَمُّمُ عَنْ بَعْضِهِ سَقَطَ عَنْ كُلِّهِ وَكَانَ مَا وَجَبَ فِيْهِ التَّيَمُّمُ كَانَ وَالْوُضُوْءُ سَوَاءً لِأَنَّهُ جُعِلَ بَدَلًا مِنْهُ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ بَعْضَ مَا يُغْسَلُ مِنَ الْيَدَيْنِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ يُيَمَّمُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّيَمُّمَ فِي الْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ.

کتاب میں ذکر کیا اور تیمم بعض اعضاء سے ساقط کر دیا گیا وہ سر اور پاؤں سے ساقط کر دیا گیا تو تیمم وضو کے بعض اعضاء پر ہوا پس اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو اسے کندھوں تک مانتا ہے کیونکہ جب یہ سر اور پاؤں سے ساقط ہو گیا حالانکہ یہ اعضاء وضو میں سے ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ ان اعضاء پر واجب نہ ہو جن کا وضو نہیں کیا جاتا۔

پھر بازوؤں میں اختلاف ہے کہ کیا ان کا تیمم کیا جائے گا یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ مٹی کے ساتھ چہرے کا تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ پانی سے دھویا جاتا ہے سر اور پاؤں کو دیکھا تو ان میں سے کسی کا تیمم نہیں ہوتا تو گویا جس عضو کے بعض حصے کا تیمم ساقط کیا گیا اس پورے عضو کا تیمم بھی ساقط ہوا اور جس حصے پر واجب کیا گیا وہاں وضو اور تیمم کا ایک ہی حکم رکھا گیا کیونکہ اسے وضو کا بدل قرار دیا گیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں ہاتھوں کے جس بعض حصے کو دھویا جاتا ہے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصے کا کیا جاتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہاتھوں کا تیمم (مسح) کہنیوں تک ہے قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے۔

٦٣٩. حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ.

حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور دوسری ضرب مار کر اپنے بازوؤں کا مسح فرمایا۔

٦٤٠. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالعزیز ابو رواد، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٤١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٤٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنَ الْجُرُفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ صَعِيدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلَّى.

حضرت مالک، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے واپس تشریف لائے مقام مربد پر پہنچے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا آپ نے اس کے ساتھ چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

٦٤٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ أَصِرْتَ حِمَارًا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ.

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ.

حضرت ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں جنبی ہو گیا اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا انھوں نے فرمایا کیا تم گدھے بن گئے ہو اس کے بعد آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہے۔ حضرت حسن سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔

٦٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

حضرت ابو الاشہب، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے کہنیوں تک کے الفاظ نہیں کہے۔

بَابُ ٢٤ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۲۴: یوم جمعہ کا غسل

٦٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اس بات کا تذکرہ

ثنا أبي عن ابن إسحق عن الزهري عن طاؤس قال قلت لابن عباس ذكروا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اغتسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤسكم وإن لم تكونوا جنبا وأصيبوا من الطيب فقال ابن عباس أما الغسل فنعم وأما الطيب فلا أعلمه.

کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ جنبی نہ ہو اور کچھ خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل کے بارے میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

۶۴۷۔ حدثنا ابن أبي داؤد قال ثنا أبو اليمان قال أنا شعيب بن أبي حمزة عن الزهري قال قال طاؤس قلت لابن عباس ثم ذكر مثله۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا۔ پھر راوی نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۸۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج عن إبراهيم بن ميسرة عن طاؤس عن ابن عباس مثله۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا شعبة عن أبي إسحق عن يحيى ابن وثاب قال سمعت رجلا سأل ابن عمر عن الغسل يوم الجمعة فقال أمرنا به رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت یحییٰ ابن وثاب فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۵۰۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن نافع وعن يحيى بن وثاب قالا سمعنا ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت نافع اور یحییٰ بن وثاب (دونوں) سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۶۵۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو داؤد قال ثنا شعبة عن الحكم أنه سمع نافعا يحدث عن ابن عمر عن النبي

حضرت شعبہ حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم بذلک۔

٦٥٢۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن الزہری عن حدیث سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک۔

حضرت ابن جریج، زہری سے وہ سالم بن عبداللہ کی حدیث سے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

٦٥٣۔ حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

٦٥٤۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک۔

حضرت ایوب، نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

٦٥٥۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابراہیم ابن ابی الوزیر قال ثنا سفیان عن الزہری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

٦٥٦۔ حدثنا عبد الرحمن بن الجارود ابو بشر البغدادی قال ثنا ابن ابی مریم قال حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک۔

حضرت ابن شہاب حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٥٧۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ ابن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال سمعت عمر علی المنبر یقول الم تسمعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

جاء احدكم الجمعة فليغتسل۔

۶۵۸۔ حدثنا محمد بن حميد قال ثنا يحيى ابن عبد الله بن بكير قال ثنا المفضل بن فضالة عن عياش بن عباس عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن نافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انه قال على كل محتلم الرواح الى الجمعة وعلى من راح الى المسجد الغسل۔

حضرت عبداللہ بن عمر، زوجۂ رسول حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کے لیے جانے والے ہر بالغ پر اور ہر اس شخص پر جو مسجد کی طرف جاتا ہے غسل لازم ہے۔

۶۵۹۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله ويزيد بن موهب وعبد الله ابن عباد البصري قالوا حدثنا المفضل فذكر مثله باسناده۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ، یزید بن موہب، اور عبداللہ بن عباد البصری کہتے ہیں ہم سے حضرت مفضل نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۰۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو غسان قال ثنا محمد بن بشر قال ثنا زكريا بن ابي زائدة عن مصعب بن شيبة عن طلق بن حبيب عن عبد الله ابن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر بالغسل يوم الجمعة۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

۶۶۱۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن سعيد بن ابراهيم عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على كل مسلم ان يغتسل يوم الجمعة وان يتطيب من طيب ان كان عنده۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس ہو، ہر مسلمان پر لازم ہے

۶۶۲۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ يَوْمًا وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ.

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے اسے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيبٌ فَإِنَّ الْمَاءَ طِيبٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِيجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهُ مِمَّا قَدْ أَمَرَ

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ

٦٦٢- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طُهُوْرٌ وَخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى آذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ.

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی تھی کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِكَ۔

٦٦٧۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِیَاضٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ یَحْیٰی قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَۃَ عَنْ غُسْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَذَکَرَتْ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ کَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَیَرُوْحُوْنَ بِهَیْاٰتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانَ نَدَبَهُمْ اِلَی الْغُسْلِ لِلْعِلَّةِ الَّتِیْ اَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِنَّهٗ لَمْ یَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ حَتْمًا وَهِیَ اَحَدُ مَنْ رَوَیْنَا عَنْهَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ یَقَعْ عِنْدَهٗ مَوْقِعَ الْفَرْضِ۔

٦٦٨۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلْاٰنَ حِیْنَ تَوَضَّاْتَ فَقَالَ مَا زِدْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ الْاَذَانَ عَلٰی اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَکَرْتُهٗ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا سَمِعْتُ

سے مروی ہے کہ آپ غسل کا حکم فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے غسل جمعہ کے بارے میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انھوں نے ذکر کیا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کام کاج میں مصروف ہوتے پھر اسی صورت میں واپس لوٹتے تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہو اگر تم غسل کر لیتے۔

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس علت کی بنیاد پر غسل کا ارشاد دیا جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دی ہے آپ نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے ہم نے پہلی فصل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حکم فرض کے قائم مقام نہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اس وقت اور صرف وضو کر کے آئے ہو اس نے عرض کیا میں اذان سننے کے بعد وضو سے زائد کچھ نہیں کر سکا پھر میں حاضر ہو گیا جب امیر المؤمنین (خانۂ اقدس میں) داخل ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں نے سنا جو کچھ اس شخص نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا اس

ما قال قال وما قال قلت قال ما زدت على أن توضأت حين سمعت النداء ثم أقبلت فقال أما إنه قد علم أنا أمرنا بغير ذلك قلت وما هو قال الغسل قلت أنتم أيها المهاجرون الأولون أم الناس جميعا قال لا أدري.

٦٦٩ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله قال دخل رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد يوم الجمعة وعمر بن الخطاب يخطب فقال عمر أية ساعة هذه فقال يا أمير المؤمنين انقلبت من السوق فسمعت النداء فما زدت على أن توضأت فقال عمر الوضوء أيضا وقد علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر بالغسل قال مالك والرجل عثمان بن عفان.

٦٧٠ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن محمد بن أسماء قال ثنا جويرية عن مالك عن الزهري عن سالم عن أبيه مثله غير أنه لم يذكر قول مالك أنه عثمان.

٦٧١ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا الحسين بن مهدي قال ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر مثله.

٦٧٢ - حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد عن الأوزاعي عن يحيى قال حدثني أبو سلمة عن أبي هريرة

نے کہا جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو کیا اور آ گیا آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا "غسل"۔ میں نے کہا اے پہلے ہجرت کرنے والے حضرات! آپ تمام لوگوں کی بنیاد ہیں انہوں نے فرمایا مجھے کچھ معلوم نہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اس وقت) خطبہ دے رہے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون سی گھڑی ہے؟ اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں بازار سے لوٹا تو اذان کی آواز سنی اور صرف وضو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔ مالک (راوی) فرماتے ہیں یہ صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت جویریہ، حضرت مالک سے وہ زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے مالک کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت معمر، زہری سے وہ سالم سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل

۲ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ لَهٗ عُمَرُ وَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَآءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اسی (پہلی نقل) کی مثل ذکر کیا۔

---

۶۷۳ - وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ مَا كَانَ اِلَّا الْوُضُوْءَ لَحَالِ اِقْبَالٍ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (آنے والے نے) جواب دیا صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ غَيْرُ مَعْنًى يَنْفِيْ وُجُوْبَ الْغُسْلِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَغْتَسِلْ وَاكْتَفٰى بِالْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَهٗ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَاْمُرْهُ عُمَرُ اَيْضًا بِالرُّجُوْعِ لِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِالْغُسْلِ۔ **فَفِيْ** ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْغُسْلَ الَّذِيْ كَانَ اُمِرَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمَا عَلَى الْوُجُوْبِ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ مَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ اَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكَهٗ عُثْمَانُ وَلَمَا سَكَتَ عُمَرُ عَنْ اَمْرِهٖ بِالرُّجُوْعِ حَتّٰى يَغْتَسِلَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ سَمِعُوْا ذٰلِكَ

امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پہلی روایات کے خلاف) ان روایات میں ایک سے زائد باتیں ہیں جو وجوب غسل کی نفی کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ کیا اور وضو پر اکتفا کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر غسل کی بناء پر واپس لوٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس غسل کا حکم دیا گیا تھا وہ ان دونوں حضرات کے نزدیک واجب نہ تھا وہ اس سبب سے تھا جس کا ذکر حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کیا یا کسی اور سبب سے تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کرنا نہ چھوڑتے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس کرنے کے حکم سے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ غسل کر

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ وَعَلِمُوْا مَا عَنَاهُ الَّذِيْ أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوْا شَيْئًا وَلَمْ يَأْمُرُوْا بِخِلَافِهِ. فَفِيْ هٰذَا إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلَى نَفْيِ وُجُوْبِ الْغُسْلِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ الْإِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ.

لیتے اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحابہ کرام وہ مفہوم سمجھ گئے جو ان کی مراد تھی لہٰذا انہوں نے نہ تو ان کی بات کا انکار کیا اور نہ اس کے خلاف حکم دیا۔

اس میں وجوب غسل کی نفی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ غسل اختیار اور فضیلت حاصل کرنے کے طریقے پر تھا۔

۶۷۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بھی ٹھیک ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ اچھی بات ہے۔

۶۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ انہوں نے فرمایا" اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔

۶۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ربیع بن صبیح اور سفیان ثوری، یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ أَنَا قَيْسُ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا خالد بن خلي الحمصي قال ثنا محمد بن حرب قال حدثني الضحاك بن حمزة الأصلوي عن الحجاج بن أرطاة عن إبراهيم بن المهاجر عن الحسن بن أبي الحسن عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت وقد أدى الفرض ومن اغتسل فالغسل أفضل.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اس نے فرض ادا کر دیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث أن الفرض هو الوضوء وأن الغسل أفضل لما ينال به من الفضل لا على أنه فرض. فإن احتج محتج في وجوب ذلك بما روي عن علي وسعد وأبي قتادة وأبي هريرة.

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ فرض صرف وضو ہے اور غسل افضل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل ہوتی اس لیے نہیں کہ فرض ہے۔

اگر کوئی استدلال کرنے والا اس کے وجوب پر حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرے (مثلاً)

۶۷۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث قال كنت قاعدا مع سعد فذكر الغسل يوم الجمعة فقال ابنه فلم أغتسل فقال سعد ما كنت أرى مسلما يدع الغسل يوم الجمعة.

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ذکر کیا تو ان کے صاحبزادے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی مسلمان کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غسل چھوڑ دے۔

۶۸۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب بن إسحق قال ثنا شعبة قال أخبرني عمرو بن مرة عن زاذان قال سألت عليا عن الغسل فقال اغتسل إذا شئت فقلت إنما أسألك عن الغسل الذي هو الغسل قال يوم الجمعة ويوم عرفة ويوم الفطر ويوم الأضحى.

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب چاہو غسل کرو، میں نے عرض کیا میں آپ سے اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل (باعث ثواب) ہے فرمایا جمعہ کے دن، نویں ذوالحجہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن۔

۶۸۱۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عمرو عن طاوس قال سمعت أبا هريرة

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

يقول حق لله واجب على كل مسلم في كل سبعة أيام يغتسل ويغسل منه كل شيء ويمس طيبا إن كان لأهله.

کا حق اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر ہفتے (ایک بار) غسل کرے اپنے جسم سے ہر چیز دھو ڈالے اور خوشبو لگائے اگر گھر میں ہو۔

٦٨٢ - **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب أن مصعب بن ثابت حدثه أن ثابت ابن أبي قتادة حدثه أن أباقتادة قال له اغتسل للجمعة فقال له فقد اغتسلت للجنابة.

حضرت ثابت بن ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جمعہ کے لیے غسل کرو انھوں نے جواباً کہا میں نے جنابت کا غسل کر لیا ہے۔

---

٦٨٣ - **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا سفيان عن عبدة بن أبي لبابة عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى أن أباه كان يحدث بعد يغتسل يوم الجمعة فيتوضأ ولا يعيد الغسل.

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزی فرماتے ہیں، ان کے والد جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد بے وضو ہو جاتے تو وضو کرتے اور غسل نہ لوٹاتے۔

قيل له أما ما روي عن علي رضي الله عنه فلا دلالة فيه على الفرض لأنه لما قال له زاذان إنما أسألك عن الغسل الذي هو الغسل أي الذي في إصابته الفضل قال يوم الجمعة ويوم الفطر ويوم النحر ويوم عرفة فقرن بعض ذلك ببعض فلما كان ما ذكر مع غسل يوم الجمعة ليس على الفرض فكذلك غسل يوم الجمعة.

وأما ما روي عن سعد من قوله ما كنت أرى أن مسلما يدع الغسل يوم الجمعة أي لما فيه من الفضل الكبير مع خفة مؤونته.

وأما ما روي عن أبي هريرة من قوله حق لله واجب على كل مسلم يغتسل في كل سبعة أيام فقد قرن ذلك بقوله

اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی روایت میں فرضیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ زاذان نے ان سے کہا کہ میں اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل ہے یعنی جس سے فضیلت حاصل ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن، عید الفطر کے دن، قربانی کے دن اور عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کے دن، تو آپ نے ان دنوں کو ایک دوسرے سے ملایا تو جمعہ کے غسل کے ساتھ جن کا ذکر ہوا ہے جب وہ فرض نہیں تو جمعہ کے غسل کا بھی وہی حکم ہوگا۔ —— اور وہ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن کسی مسلمان کو غسل چھوڑتا ہوا نہ دیکھتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑی مشقت کے ساتھ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

اور وہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہفتے میں (ایک دن) غسل کرے تو آپ نے اسے خوشبو لگانے کے ساتھ

وَلْيَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ مَسِيْسُ الطِّيْبِ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ وَهُوَ فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِعُثْمَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوْعِ بِحَضْرَتِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَذٰلِكَ۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِّنْهُ بِالْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى خِلَافَ ذٰلِكَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ہیا اگر گھر میں خوشبو ہو، اور خوشبو لگانا فرض نہیں لہٰذا غسل کا بھی یہی حکم ہوگا حالانکہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی تھی جو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم نہیں دیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت نہیں کی تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی غسل کا یہی حکم ہے (واجب نہیں)۔

اور وہ جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ہم نے اس سلسلے میں ذکر کیا تو ان کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن قصداً غسل کیا جائے تاکہ اس کی فضیلت حاصل ہو اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے ہم نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۵ الْاِسْتِجْمَارِ

باب ۲۵: ڈھیلے کا استعمال

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (استنجاء کے لیے) ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق ڈھیلے استعمال کرنے چاہییں۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ادریس خولانی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائذ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ادریس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

حضرت ابو صالح سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں سے استنجاء کا حکم فرماتے۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَنْظِفُ بِهَا فَإِنَّهَا سَتَكْفِيهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے نکلے تو تین پتھر لے جائے۔ جن کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے، بے شک یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ڈھیلا (یا پتھر) استعمال کرے تو طاق استعمال کرے۔

مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

٦٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَعْنِي فِي الْاِسْتِجْمَارِ.

حضرت ابو صالح، سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے اس سے مراد استنجاء کے لیے استعمال کرنا ہے۔

٦٩٢ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرنے کے سلسلے میں فرمایا تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو۔

٦٩٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا أَنْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِئُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا اسْتَجْمَرَ بِهِ مِنْهَا فَأَنْقَى بِهِ الْأَذٰى ثَلَاثَةً

بیان مسئلہ

ایک قوم کا موقف ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کافی نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے جن کا ہم نے ذکر کیا، استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جتنے پتھروں سے بھی استنجاء کیا جائے ان سے

كانت أو أكثر منها أو أقل، وترًا كانت أو غير وتر، كان ذلك طهرًا. وكان من الحجة لهم في ذلك أن أمر النبي صلى الله عليه وسلم في هذا بالوتر يحتمل أن يكون ذلك على الاستحباب منه للوتر، لا على أن ما كان غير وتر لا يطهر، ويحتمل أن يكون أراد به التوقيت الذي لا يطهر ما هو أقل منه.

فنظرنا في ذلك هل نجد فيه ما يدل على شيء من ذلك.

٦٩٤ - فإذا يونس قد حدثنا قال ثنا يحيى بن حسان قال حدثني عيسى بن يونس قال ثنا ثور بن يزيد عن حصين الحبراني عن أبي سعيد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكتحل فليوتر، من فعل فقد أحسن ومن لا فلا حرج، ومن استجمر فليوتر، من فعل فقد أحسن، ومن تخلل فليلفظ، ومن لاك بلسانه فليبتلع، من فعل هذا فقد أحسن ومن لا فلا حرج، ومن أتى الغائط فليستتر، فإن لم يجد إلا كثيبًا يجمعه فليستتر به، فإن الشيطان يتلاعب بمقاعد بني آدم.

٦٩٥ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حصين الحميري قال حدثني أبو سعيد الخير عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله، وزاد: من استجمر فليوتر، من فعل فقد أحسن ومن لا فلا حرج.

نجاست دور کی جائے تین ہوں یا زیادہ یا کم، طاق ہوں یا نہ ہوں ان سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طاق ڈھیلوں کا حکم دینا استحباب کے لیے ہو یہ نہیں کہ طاق نہ ہوں تو طہارت حاصل نہیں ہو گی۔ اور یہ بھی امکان ہے کہ تعداد کا تقرر کیا اس صورت میں اس سے کم کے ساتھ طہارت حاصل نہ ہوتی ہو۔

اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ آیا ہم اس پر دلالت کرنے والی کوئی روایت پاتے ہیں تو دیکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں جو شخص استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرے تو طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو نہایت اچھا ہے اور جو خلال کرے اسے چاہیے کہ نکلنے والے ریزوں کو پھینک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ پردہ کرے اگر ریت کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسے جمع کر کے آڑ بنا لے کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔

حضرت ابو سعید الخیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

فدل ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما امر بالوتر في الاحجار الاول استحبابا منه بالوتر لا ان ذلك من طريق الفرض الذي لا يجزئ الا هو.

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جو طاق بار کا حکم فرمایا وہ طاق بار کے اچھا ہونے کے سبب سے ہے فرض کے طور پر نہیں کہ اس کے سوا کفایت نہ کرے۔

وقد روي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد بين ذلك ايضا.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے۔

٧٩٦ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن زهير قال اخبرني ابو اسحق عن عبد الرحمن ابن الاسود عن ابيه عن عبد الله بن مسعود قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتى الغائط فقال ائتني بثلثة احجار فالتمست فلم اجد الا حجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين وقال انها ركس.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا مجھے تین پتھر لاکر دو۔ مجھے تلاش کے بعد صرف دو پتھر اور لید ملی، آپ نے لید پھینک دی دونوں پتھر لیے اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

٧٩٧ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا زهير بن عباد قال ثنا يزيد بن عطاء عن ابي اسحق عن علقمة والاسود قالا قال ابن مسعود فذكر نحوه.

حضرت علقمہ اور اسود فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

ففي هذا الحديث ما يدل ان النبي صلى الله عليه وسلم قعد للغائط في مكان ليس فيه احجار لقوله لعبد الله ناولني ثلثة احجار ولو كان بحضرته من ذلك شيء لما احتاج الى ان يناوله من غير ذلك المكان فلما اتاه عبد الله بحجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين دل ذلك على استعماله الحجرين وعلى انه قد راى ان الاستجمار بهما

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسے مقام پر بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے کیونکہ آپ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تین پتھر لادو اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہوتی تو آپ دوسری جگہ سے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے جب حضرت عبد اللہ ابن مسعود دو پتھر اور لید لے کر آئے تو آپ نے لید پھینک دی اور دو پتھر لے لیے یہ آپ کے دو پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہے، اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس جگہ جہاں تین پتھر کفایت کرتے ہیں

يجزئ مما يجزئ منه الاستجمار بالثلث لانه لو كان لا يجزئ الاستجمار بما دون الثلث لما اكتفى بالحجرين ولامر عبد الله ان يبغيه ثالثا ففي تركه ذلك دليل على اكتفائه بالحجرين فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار.

واما من طريق النظر فانا رأينا الغائط والبول اذا غسلا بالماء مرة فذهب بذلك اثرهما او ريحهما حتى لم يبق من ذلك شيء ان مكانهما قد طهر ولو لم يذهب لونهما ولا ريحهما احتيج الى غسله ثانية فان غسل ثانية فذهب لونهما وريحهما طهر بذلك كما يطهر بالواحدة ولو لم يذهب لونهما ولا ريحهما بغسل مرتين احتيج الى ان يغسل بعد ذلك حتى يذهب لونهما وريحهما فكان ما يراد في غسلهما هو ذهابهما بما اذهبهما من الغسل ولم يرد في ذلك مقدارا من الغسل معلوما لا يجزئ ما هو اقل منه فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الاستجمار بالحجارة لا يراد من الحجارة في ذلك مقدار معلوم لا يجزئ الاستجمار باقل منه ولكن يجزئ من ذلك ما اذهب بالنجاسة مما قل او كثر وهذا هو النظر وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

دو پتھروں کو کافی سمجھتے تھے کیونکہ اگر تین پتھروں سے کم کافی نہ ہوتے تو آپ دو پتھروں پر اکتفا نہ کرتے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کا حکم فرماتے۔

اس کے چھوڑنے میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ دو پتھر کافی ہیں۔ مفہوم روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بیان یہ ہے کہ جب پاخانہ اور پیشاب پانی کے ساتھ ایک بار دھو دیے جائیں اور اس سے ان کا اثر اور بو زائل ہو جائے یہاں تک کہ ان دونوں میں کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس ایک بار دھونے کے ساتھ ان کا رنگ اور بو زائل نہ ہوں تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگی۔ اگر دوبارہ دھونے سے ان کا رنگ اور بو دور ہو جائیں تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح ایک بار دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔ اگر دوبارہ دھونے سے بھی رنگ اور بو زائل نہ ہوں تو مزید دھونے کی حاجت ہوگی حتی کہ ان نجاستوں کا رنگ اور بو ختم ہو جائے گویا ان کے دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاستوں کا دور ہونا ہے جتنی بار دھونے سے بھی زائل ہوں دھونے کی کوئی معلوم مقدار مراد نہیں کہ اس سے کم کفایت نہ کرے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ پتھروں سے استنجاء کی صورت میں بھی پتھروں کی معلوم مقدار مراد نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجاء نہ ہو سکے بلکہ اس قدر پتھر کافی ہیں جن سے نجاست دور ہو جائے کم ہوں یا زیادہ قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ ٢٦

باب ۲۶: ہڈیوں سے استنجاء کرنا

٦٩٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ بِرَوْثٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی یا لید سے پاکیزگی حاصل کرے۔

٦٩٩- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِينَا اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ اَوْ رَجِيعٍ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہڈی یا گوبر کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

٧٠٠- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ جِلْدٍ.

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ایک صحابی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، لید، یا چمڑے سے پاکیزگی حاصل کرے

٧٠١- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور رمّہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ رمّہ ہڈی کو کہتے ہیں۔

وسلم نهى أن يستنجى بروث أو رمة والعظام

٤٠٢ - حدثنا محمد بن حميد بن هشام الرعيني قال ثنا أصبغ بن الفرج قال ثنا ابن وهب قال أخبرني حيوة بن شريح عن عياش بن عباس أن شييم بن بيتان أخبره أنه سمع رويفع بن ثابت الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا رويفع بن ثابت لعل الحيوة ستطول بك فأخبر الناس أن من استنجى برجيع دابة أو عظم فإن محمدا منه بريء.

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی لمبی ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جو شخص جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے گا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

بيان المسألة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أنه لا يستنجى بالعظام وجعلوا المستنجي بها في حكم من لم يستنج واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا إنما نهي عن الاستنجاء بالعظم لأن الاستنجاء به ليس كالاستنجاء بالحجر وغيره ولكنه نهي عن ذلك لأنه جعل زاد الجن فأمر بنو آدم أن لا يقذروه عليهم.

٤٠٣ - وقد بين ذلك ما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا حفص بن غياث عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بعظم ولا روث فإنهما

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا مسلک یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے انہوں نے ان کے ساتھ استنجاء کرنے والے کو استنجاء نہ کرنے والے کے حکم میں رکھا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے اس لیے نہیں روکا گیا کہ اس سے استنجاء پتھر وغیرہ کے ساتھ استنجاء کی طرح نہیں بلکہ اس لیے روکا گیا ہے کہ اسے جنوں کی خوراک بنایا گیا ہے تو انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ناپاک نہ کریں۔ اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

أَزْوَادُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ۔

۷۰۴۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي
هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّهُ قَالَ سَأَلَتِ الْجِنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِي بَعْضِ
شِعَابِ مَكَّةَ الزَّادَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ
قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَوْفَرُ مَا يَكُونُ
لَحْمًا وَالْبَعْرُ يَكُونُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ
إِنَّ بَنِي آدَمَ يُنَجِّسُونَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ
قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ
إِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنوں نے جب آخری رات مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جو ہڈی تمہارے ہاتھ آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا اور وہ گوشت سے بھری ہوئی ہو، اور مینگنیاں تمہارے جانوروں کی خوراک ہیں۔ انھوں نے کہا انسان اسے ناپاک کر دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا جانور کی لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہیں

۷۰۵۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ
ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِي حَاجَةٍ لَهُ وَكَانَ لَهُ
لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَاسْتَأْنَسْتُ وَ
تَنَحْنَحْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَبُو
هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِي أَحْجَارًا
أَسْتَطِيبُ بِهِنَّ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ
قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي مُلَاءَةٍ
فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَعْرَضْتُ عَنْهُ
فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ اتَّبَعْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ
الْأَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ إِنَّهُ
جَاءَنِي وَفْدُ نَصِيبِينَ مِنَ الْجِنِّ وَنِعْمَ
الْجِنُّ هُمْ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ
اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ ایک کام کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کو مانوس کرنے کے لیے کھانسا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے کچھ پتھر دو تاکہ میں ان کے ساتھ طہارت حاصل کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں کچھ پتھر لایا جنھیں میں چادر میں رکھ کر لایا میں نے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں الگ ہو گیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہو گیا اور میں نے پتھروں ہڈی اور لید کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے

إلا وجدوا عليه طعاما.

٧٠٦ - حَدَّثَنَا أحمد بن داود قال ثنا سويد بن سعيد قال ثنا عمرو بن يحيى فذكر بإسناده مثله.

فَثَبَتَ بهذه الآثار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما نهى عن الاستنجاء بالعظام بمكان الجن لا لأنها لا تطهر كما الحجر وجميع ما ذهبنا إليه من الاستنجاء بالعظام إنه يطهر قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

بَابُ ٢٧ الْجُنُبِ يُرِيدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

٧٠٧ - حَدَّثَنَا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا سفيان قال حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا سفيان عن أبي إسحق عن الأسود عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان ينام وهو جنب ولا يمس الماء.

٧٠٨ - حَدَّثَنَا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا أبو إسحق عن الأسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رجع من المسجد صلى ما شاء الله ثم مال إلى فراشه وإلى أهله فإن كانت له حاجة قضاها ثم ينام كهيئته ولا يمس

میں سوال کیا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں ان کے لیے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا لید سے گزریں اس پر خوراک پائیں۔

حضرت عمرو بن یحییٰ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی وجہ سے ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ وہ پاک نہیں کرتیں جیسے پتھر پاک کرتے ہیں اور یہ تمام بحث جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۷: جنبی کے احکام

جنبی سونے کھانے پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اُسے کیا کرنا چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لاتے تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا نماز پڑھتے پھر اپنے بستر اور اہل خانہ کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر اسی حالت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی استعمال نہ کرتے۔

الماء.

۷۰۹۔ حدثنا مالك بن عبد الله بن سيف قال ثنا علي بن معبد قال ثنا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي اسحق عن الاسود بن يزيد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ولا يمس ماء حتى يقوم بعد ذلك فيغتسل.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی پھر آپ پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے یہاں تک کہ اس کے بعد اٹھ کر غسل فرماتے۔

۷۱۰۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا الحجاج بن ابراهيم قال ثنا ابو بكر بن عياش فذكر مثله باسناده.

حضرت حجاج بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۱۔ حدثنا صالح قال ثنا سعيد بن منصور قال انا هشيم قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن ابي اسحق فذكر مثله باسناده.

حضرت اسماعیل ابن ابی خالد، ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۲۔ حدثنا صالح قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن الاعمش عن ابي اسحق فذكر مثله باسناده.

حضرت عبید اللہ بن عمرو، اعمش سے اور وہ ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

بيان المسئلة

فذهب قوم الى هذا وممن ذهب اليه ابو يوسف فقالوا لا نرى باسا ان ينام الجنب من غير ان يتوضا لان التوضي لا يخرجه من حال الجنابة الى حال الطهارة وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا ينبغي له ان يتوضا للصلوة قبل ان ينام وقالوا

بیان مسئلہ

ایک قوم نے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں یہی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جنبی وضو کیے بغیر سو جائے کیونکہ وضو اسے جنابت کی حالت سے حالت طہارت کی طرف نہیں نکال سکتا!

اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مناسب ہے سونے سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرلے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ

هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِاَنَّهٗ حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَهٗ اَبُوْ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَاَخْطَأَ فِيْ اِخْتِصَارِهٖ اِيَّاهُ.

۷۱۲۔ وَذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِيْ اَخًا وَصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِيْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَمَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ۔

فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ اَبَانَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمَّا ذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا قَوْلُهَا فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۷۱۳۔ وَذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ

ایک مختصر حدیث ہے جسے ابواسحٰق نے طویل حدیث سے مختصر کیا اور اس کے اختصار میں ان سے غلطی واقع ہوئی۔

ابواسحٰق کہتے ہیں میں اسود بن یزید کے پاس گیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو! مجھ سے وہ حدیث بیان کیجئے جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سے بیان فرمائی۔ انھوں نے بتایا کہ ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری حصے کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے۔ پھر اگر کوئی حاجت ہوتی تو اُسے پورا فرماتے (اس سے جماع مراد ہے) پھر پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے جب پہلی اذان ہوتی تو تیزی سے کود جاتے اور ام المومنین نے "اٹھ کھڑے ہوتے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ "غسل کرتے" اور میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور اگر جنبی ہوتے تو وضو کرتے جیسا کہ آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ اور یہ اسود بن یزید ہیں جنھوں نے اپنی اس روایت میں جسے ہم نے مکمل ذکر کیا واضح کیا کہ جب آپ حالت جنابت میں ہوتے اور آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح کا وضو کرتے۔ رہا ام المومنین کا یہ قول کہ "اگر آپکو جماع کی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر آرام فرماتے" اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس پانی کا اندازہ مراد ہو جس سے آپ غسل کرتے وضو پر محمول نہیں ہوگا۔ ابواسحٰق کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم "اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام او ياكل وهو جنب يتوضأ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو فرماتے۔

ثم روى عن الاسود من رأيه مثل ذلك۔

اس کے بعد انھوں نے حضرت اسود کی رائے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۵۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابو الاحوص عن مغيرة عن ابراهيم قال قال الاسود اذا اجنب الرجل فاراد ان ينام فليتوضأ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت اسود نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو پھر وہ سونے کا ارادہ کرے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

فاستحال عندنا ان تكون عائشة قد حدثته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانه كان ينام ولا يمس ماء ثم يامرهم بعد ذلك بالوضوء ولكن الحديث في ذلك ما رواه ابراهيم وقد روى غير الاسود عن عائشة ما يوافق ذلك ايضا۔

پس ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُن سے بیان فرمایا کہ آپ آرام فرما ہوتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے۔ پھر وہ (حضرت اسود) لوگوں کو وضو کا حکم فرماتے تھے لیکن اس سلسلے میں حدیث وہی ہے جسے حضرت ابراہیم نے روایت کیا۔

اسود کے علاوہ لوگوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے موافق روایت کی ہے۔

۷۱۶۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس والليث عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلوة۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرمانا چاہتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

۷۱۷۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَيَغْسِلُ فَرْجَهُ۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

فَهٰذَا غَيْرُ الْاَسْوَدِ قَدْ رَوٰى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا وَهْبٌ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمْ

حضرت اوزاعی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (آزاد کردہ) غلام ابو عمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کی مثل روایت کیا جو امام زہری نے حضرت ابو سلمہ سے روایت کی ہے۔

پس یہ اسود کے علاوہ لوگ ہیں جنھوں نے بواسطہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق روایت کیا جو ابراہیم نے اسود سے اور انھوں نے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُن کا اپنا قول بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے، پھر سونا چاہے تو اس وقت تک نہ سوئے

الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَتْ لَا يَدْرِي لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِي نَوْمِهِ۔ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ عِنْدَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا ثُمَّ تُفْتِيَ بِهٰذَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَثَبَتَ مَا رَوَى إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا أَرَادَ أَبُو إِسْحٰقَ فِي قَوْلِهِ وَلَا يَمَسُّ مَاءً يَعْنِي الْغُسْلَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

فَكَانَ مَا ذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهِ هُوَ الْغُسْلُ فَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوءَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

جب تک نماز کے وضو جیسا وضو نہ کر لے۔

محمد بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے ہشام نے بتایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل کے ساتھ مجھے خبر دی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ نہیں جانتا شاید نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر جائے۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کے خلاف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ دیں۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ابو اسحق کی اسود سے روایت کا غلط ہونا اور ابراہیم کی اسود سے روایت کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ ابو اسحق کے ان الفاظ کہ آپ نے پانی کو ہاتھ نہ لگایا سے مراد غسل ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحق ہمدانی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے وضو نہ فرماتے اور سو جاتے اور غسل بھی نہ کرتے۔

اس میں سونے سے پہلے جس کام کے نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ غسل ہے اور وہ وضو کی نفی نہیں کرتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے فرمایا ہاں لیکن وضو کرے۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "نماز کے وضو جیسا"۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجُحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عون، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ "اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا جَمِيْعًا فَقَالُوْا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ وَ

حضرت عمار بن یاسر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما

ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ايضا مثل ذلك.

ے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۱۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا حماد بن سلمة عن عن عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار بن ياسر قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم للجنب اذا اراد ان ينام او يشرب او ياكل ان يتوضا وضوءه والعقلة.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے، پینے یا کھانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرلے۔

۷۳۲۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابن ابي مريم قال انا ابن لهيعة ويحيى بن ايوب ونافع بن يزيد نحو ذلك عن ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن ابي سعيد الخدري انه قال قلت يا رسول الله اصيب اهلي ثم اريد النوم قال توضا وارقد.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں پھر سونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وضو کر کے سو جایا کرو۔

فقد تواترت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنب اذا اراد النوم بما ذكرنا وقد قال بذلك نفر من الصحابة من بعده منهم عائشة قد ذكرنا ذلك عنها من رأيها فيما تقدم وقد روي ذلك ايضا عن زيد بن ثابت.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی کے بارے میں کہ جب وہ سونا چاہے تو وہ عمل کرے جس کا ہم نے ذکر کیا (وضو) تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا، ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور اس سے پہلے ہم ان کی رائے ذکر کر چکے ہیں۔ —— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۷۳۳۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني ابن لهيعة عن ابن هبيرة عن قبيصة بن ذؤيب عن زيد بن ثابت قال اذا توضا الجنب قبل ان ينام فقد بات طاهرا.

حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا جب جنبی سونے سے پہلے وضو کرے تو اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری۔

فهذا زيد بن ثابت يخبر انه

تو یہ ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو بتلاتے

إذا توضأ قبل أن ينام ثم نام كان كمن قد اغتسل قبل أن ينام في ثواب الذي يكتب لمن مات طاهرًا وقد ذكرنا حديث الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب توضأ وعن أبي سعيد الخدري ما يوافق ذلك فذهب إلى هذا قوم فقالوا لا ينبغي للجنب أن يطعم حتى يتوضأ وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس أن يطعم وإن لم يتوضأ۔

وكان لهم من الحجة في ذلك أن نهدا۔

٧٣٢۔ حدثنا قال أخبرني سحيم الحراني قال ثنا عيسى بن يونس قال ثنا يونس بن يزيد الأيلي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يأكل وهو جنب غسل كفيه۔

فقد روي عن عائشة ما ذكرنا وروي عنها خلاف ذلك أيضا مما رويناه عنها أنه كان يتوضأ وضوءه للصلاة فلما تضاد ذلك عنها احتمل عندنا والله أعلم أن يكون وضوءه حين كان يتوضأ في الوقت الذي قد ذكرناه في غير هذا الباب إنه كان إذا رأى الماء لم يتكلم فكان يتوضأ ليتكلم فيسمي ويأكل ثم نسخ ذلك فغسل كفيه للتنظيف وترك الوضوء وكذلك وضوءه صلى

ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے تو وہ اس اعتبار سے کہ طہارت کی حالت میں رات گزارنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کیا۔ ——— ہم نے حکم بن ابراہیم کی روایت ذکر کی ہے جو انھوں نے بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں ہوتے اور کھانا تناول فرمانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ تو ایک قوم کا یہی نظریہ ہے کہ جنبی کے لیے کھانا مناسب نہیں جب تک وضو نہ کر لے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وضو نہ کیا ہو اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا تناول کرنا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حالانکہ آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ جب آپ سے مروی روایات میں تضاد ہو گیا تو ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا یہ وضو اس وقت ہو جس کا ہم نے اس کے علاوہ باب میں ذکر کیا کہ جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو نہ کرتے بس آپ گفتگو کرنے کے لیے وضو کرتے پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا تناول فرماتے پھر یہ منسوخ ہو گیا تو آپ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہاتھوں کو دھوتے اور وضو چھوڑ دیا اسی طرح سونے کے وقت آپ کے وضو میں یہ احتمال ہے کہ آپ سونے کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُهُ أَيْضًا لِيَنَامَ عَلٰى ذِكْرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُبِيْحَ لِلْجُنُبِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَلَمْ تَقُمْ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ تَوَضَّأَ۔

وَقَدْ رُوِّيْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِيْلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا لِلصَّلٰوةِ فَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا نَفْيُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَوٰى مَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَوَابِهِ لِعُمَرَ ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۳۵۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ فَهٰذَا وُضُوْءٌ غَيْرُ تَامٍّ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ۔ فَلَا يَكُوْنُ هٰذَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِكَ عِنْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُرِيْدُ الْمُعَاوَدَةَ۔

لیے وضو کرتے ہوں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جنبی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہو گیا لہٰذا وہ علت باقی نہ رہی جس کے لیے آپ نے وضو فرمایا۔

ہم نے دوسری جگہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ تو آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ آپ (فرض) وضو صرف نماز کے لیے کرتے ہیں اس سے بھی جنبی پر سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرتے وقت وضو (کے لازم ہونے) کی نفی ہو گئی۔

اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ارشاد فرمایا (حدیث ۷۲۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو جائے پھر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو دھوئے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے چہرے اور ہاتھوں نیز شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔

پس یہ نامکمل وضو ہے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں مکمل وضو کا حکم دیا ہے۔ پس یہ بات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے نزدیک اس (وضو) کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں بھی مروی ہے کہ جو اپنی بیوی سے ایک بار جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہتا ہے۔

٤٣٦ - مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

٤٣٧ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِهٰذَا فِي حَالٍ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيعُ ذِكْرَ اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهِ كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَهُمْ جُنُبٌ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ۔

٤٣٨ - وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے۔

حضرت شعبہ نے حضرت عاصم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس وقت دیا ہو جب جنبی وضو کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا تھا تو آپ نے وضو کا حکم فرمایا تاکہ (دوبارہ) جماع کے وقت بسم اللہ پڑھ سکے جس طرح دیگر احادیث میں آپ نے حکم فرمایا پھر آپ نے صحابہ کرام کو حالت جنابت میں ذکر خدا وندی کی اجازت دے دی لہٰذا یہ حکم اٹھ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع فرماتے پھر دوبارہ جماع کرتے لیکن وضو نہ کرتے ہم نے یہ بات اس باب کے علاوہ ذکر کی ہے پس یہ ہمارے نزدیک اس کی ناسخ ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مروی ہے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جب ایک سے جماع کر لیتے تو غسل فرماتے اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک دن میں اپنی (تمام یا بعض) ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (جماع کرتے) تو آپ جلدی جلدی ہر ایک کے پاس غسل فرماتے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک بار ہی غسل کریں (تو کیا حرج ہے) آپ نے فرمایا اس میں پاکیزگی اور طہارت زیادہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلَى نِسَآئِهِ فِي يَوْمٍ يَجْعَلُ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَّاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ۔

تو اس (معترض) سے کہا جائے گا کہ اس میں ایسی بات ہے جو غسل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی اور وہ آپ کا قول ہے کہ یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک غسل کے ساتھ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (یعنی بعد میں ایک ہی غسل فرماتے)

قِيْلَ لَهٗ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوْبِ بِقَوْلِهٖ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ طَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بَحْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات پر چکر لگایا۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو نعیم، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام بن زید، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ

حماد بن سلمة ح وحدثنا محمد
بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن محمد
التيمي قال انا حماد بن سلمة عن
ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه
وسلم مثله.

علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا
حيوة بن شريح قال ثنا بقية عن شعبة
عن هشام ابن زيد عن انس بن مالك
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثله.

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت
کرتے ہیں۔

---

۲ — کتاب الصلوٰۃ

نماز کا بیان

باب[۲۸] الأذان كيف هو؟

۷۴۵ - حدثنا علي بن معبد وعلي بن شيبة قالا ثنا روح بن عبادة ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج قال أخبرني عثمان بن السائب قال أبو عاصم في حديثه قال أخبرني أبي وأم عبد الملك بن أبي محذورة يعني عن أبي محذورة وقال روح في حديثه عن أم عبد الملك بن أبي محذورة عن أبي محذورة قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم الأذان كما تؤذنون الآن الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله وقال روح في حديثه

باب[۲۸]: اذان کا طریقہ

حضرت ام عبدالملک بن ابی محذورہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی جس طرح آجکل اذان دی جاتی ہے " اللہ اکبر، اللہ اکبر، آخر تک اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضرت روح (راوی) اپنی روایت میں فرماتے ہیں مجھے یہ تمام خبر، عبدالملک بن ابی محذورہ کی ماں نے دی کہ انہوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا، ابو عاصم (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا مجھے یہ تمام خبر عثمان بن سائب نے اپنے والد اور ام عبدالملک بن ابو محذورہ سے دی کہ ان

أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ وَقَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ

دونوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا۔

٤٦ ، - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ وَكَانَ يَتِيْمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقٰى عَلَيَّ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِيْنِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ.

عبداللہ ابن محیریز جو یتیم تھے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی تھی، حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو، فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے بذاتِ خود مجھے کلمات اذان بتائے پھر انھوں نے اس اذان کی مثل ذکر کیا جو پہلی حدیث میں بیان ہوئی

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

اس سلسلے میں گفتگو

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا ابْتِدَاءُ الْأَذَانِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقَالَ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ.

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اذان اسی طرح دی جائے لیکن دوسرے لوگوں نے دو جگہوں میں اختلاف کیا۔ اوّل ابتدائے اذان، وہ کہتے ہیں اذان کے شروع میں چار بار اللہ اکبر کہا جائے اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے

٤٧ ، - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ

حضرت مکحول فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَكْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْاَذَانِ عَلٰى مَا فِی الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

نے حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آذان ستره کلمات (پر مشتمل) سکھائی ہے۔ چار بار "اللہ اکبر" پھر باقی اذان اسی طرح جیسے پہلی حدیث میں ہے۔

---

۷۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْفِیُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ہمام اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" چار بار کہتے تھے۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يَقُوْلُ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا اَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِی النَّظَرِ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْاَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِیْ مَوْضِعَيْنِ وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ اِنَّمَا يُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاَمَّا مَا يُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا يُكَرَّرُ فَالصَّلٰوةُ وَالْفَلَاحُ فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُ مَرَّتَيْنِ وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعَيْنِ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَفِیْ اٰخِرِهٖ فَيُثَنّٰى فِیْ اَوَّلِهٖ فَيُقَالُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُفْرَدُ فِیْ اٰخِرِهٖ فَيُقَالُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُثَنّٰى ذٰلِكَ فَكَانَ مَا يُثَنّٰى مِنَ الْاَذَانِ اِنَّمَا

ہمارے (امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک قیاس کے مطابق یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اذان کے بعض کلمات دو مقامات پر آتے ہیں اور بعض صرف ایک جگہ میں آتے ہیں جو کلمات صرف ایک مقام پر آتے ہیں اور تکرار سے نہیں آتے "حی علی الصلٰوۃ" اور "حی علی الفلاح" ہیں، یہ دو بار کہے جاتے ہیں۔ کلمہ شہادت دو جگہوں میں آتا ہے اذان کے اول میں بھی اور آخر میں بھی، شروع میں دو بار آتا ہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ"، اور آخر میں ایک بار "لا الٰہ الا اللہ" کہا جاتا ہے دو بار نہیں آتا پس جو کلمات دو بارہ آتے ہیں وہ دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں۔ "اللہ اکبر" بھی دو جگہ آتا ہے اذان کے شروع میں اور حی علی الفلاح کے بعد اور اس بات پر اجماع ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ

ثُنِّيَ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ فَكَانَ التَّكْبِيرُ يُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ وَبَعْدَ الْفَلَاحِ فَأَجْمَعُوا أَنَّهُ بَعْدَ الْفَلَاحِ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُونَ مَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِمَّا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيرَاتِ يَكُونُ مِثْلَ مَا يُثَنَّى بِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَكُونُ مَا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى ضِعْفِ مَا يُثَنَّى فِيهِ مِنَ التَّكْبِيرِ فَإِذَا كَانَ الَّذِي هُوَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَانَ الَّذِي يُبْتَدَأُ بِهِ هُوَ ضِعْفُهُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيحُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوسُفَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مِثْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ.

ہے تو اسی قیاس کے مطابق جو ہم نے بیان کیا شروع میں دوگنا ہونا چاہیے جیسے کہ کلمہ شہادت کا ہم نے ذکر کیا تو شروع کی تکبیر اللہ اکبر، اللہ اکبر کی تکبیر سے دوگنا ہونی چاہیے۔ لہٰذا جب آخر میں یہ کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر (دو بار) ہیں تو شروع میں (چار بار) اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ہونا چاہیے۔ یہی صحیح قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی مثل بھی مروی ہے۔

وَالْمَوْضِعُ الْآخَرُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْهُ وَهُوَ التَّرْجِيعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى التَّرْجِيعِ وَتَرَكَهُ آخَرُونَ.

اختلاف کا دوسرا مقام ترجیع[1] ہے۔ ایک قوم ترجیع کی قائل ہے جبکہ دوسروں نے اسے ترک کر دیا اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۷۴۹. **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ فَنَادَى اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَذَكَرَ الْأَذَانَ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّرْجِيعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آسمان سے ایک شخص اترتا ہوا دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے یا سبز چادریں تھیں وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس نے پکارا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، انہوں نے اذان کا اسی طرح ذکر کیا جیسے ابو محذورہ نے کیا تھا، البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا پھر اس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

[1] کلمہ شہادت کو پہلی بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

فاخبره فقال له نعم ما رأيت علمه بلالاً.

٧٥٠ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى النيسابوري قال ثنا وكيع عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال حدثني اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان عبد الله بن زيد الانصاري رأى الاذان في المنام فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال علمه بلالا فقام بلال فاذن مثنى مثنى.

فهذا عبد الله بن زيد لم يذكر في حديثه الترجيع فقد خالف ابا محذورة في الترجيع في الاذان فاحتمل ان يكون الترجيع الذي حكاه ابو محذورة انما كان لان ابا محذورة لم يمد بذلك صوته على ما اراد النبي صلى الله عليه وسلم منه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ارجع وامدد من صوتك هكذا اللفظ في هذا الحديث فلما احتمل ذلك وجب النظر لنستخرج به من القولين قولا صحيحا فرأينا ما سوى ما اختلف فيه من الشهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله لا ترجيع فيه فالنظر على ذلك ان يكون ما اختلفوا فيه من ذلك معطوفا على ما اجمعوا عليه ويكون اجماعهم ان لا ترجيع في سائر الاذان غير الشهادة يقضي على اختلافهم في

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت بلال کو سکھاؤ چنانچہ حضرت بلال اٹھے اور دو دو بار کلمات کے ساتھ اذان کہی۔

تو حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں فرمایا لہٰذا اذان میں ترجیع کے سلسلے میں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔

پس اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جس ترجیع کا ذکر کیا وہ اس بنیاد پر تھی کہ انھوں نے اپنی آواز کو اس انداز میں بلند نہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا دوبارہ کہو اور آواز بلند کرو۔ اس حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں پس احتمال پیدا ہونے کی وجہ سے غور و فکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم اس کے ذریعے صحیح قول واضح کر سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ جہاں ترجیع سے متعلق اختلاف ہے کے علاوہ اس (اذان) میں ترجیع نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے اسے اس پر قیاس کیا جائے جس پر سب متفق ہیں، اس طرح ان کا شہادت کے علاوہ باقی اذان میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق شہادت کے سلسلے میں اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ یہی بات ہو ترجیع کی نفی کے سلسلے میں ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

فی التَّرجیع فی الشَّهادۃِ وهٰذا الَّذی وصفنا وما بیَّنّاه من نفی التَّرجیع قولُ ابی حنیفة وابی یوسف ومحمّدٍ رحمهم الله تعالٰی۔

باب ۲۹ الاقامة کیف هی

باب ۲۹: اقامت کا طریقہ کیا ہے

۷۵۱۔ حدّثنا مبشّر بن الحسن بن مبشّر بن مکسّر قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبة عن خالد الحذّاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال أُمر بلالٌ ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (کے کلمات) دو بار اور اقامت میں ایک بار کہیں۔

۷۵۲۔ حدّثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا شعبة وحمّاد بن زید فذکر باسناده مثله۔

حضرت سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ اور حماد بن زید نے بیان کیا پھر ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۳۔ حدّثنا سلیمٰن بن شعیب قال ثنا خالد بن عبد الرحمٰن قال ثنا سفیان عن خالد فذکر باسناده مثله۔

حضرت سفیان نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۴۔ حدّثنا محمّد بن خزیمة قال ثنا حجّاج بن المنهال قال ثنا حمّاد بن سلمة وحمّاد بن زید عن خالد فذکر باسناده مثله۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حماد بن یزید، حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۷۵۵۔ حدّثنا محمّد بن عیسٰی بن فلیح بن سلیمان قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم عن خالد فذکر باسناده مثله۔

حضرت ہشیم نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۶۔ حدّثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابراهیم بن عبد الله الهروی قال ثنا محمّد بن دینار الطاحی قال ثنا خالد الحذّاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال کانوا قد أرادوا ان یضربوا بالناقوس وان یرفعوا نارًا لاعلام الصلوٰة حتّٰی رأی

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے اعلان کے لیے ناقوس (بجانے) اور آگ روشن کرنے کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے وہ خواب دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو بار (کلمات کے ساتھ) اذان اور ایک

ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِتِلْكَ الرُّؤْيَا فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

٧٥٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

اَلْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا هٰكَذَا الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً وَخَالَفَهُمْ آخَرُونَ فِي حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُثَنِّيَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ.

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا-

٧٥٨- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ.

٧٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَحَدَّثْتُ

بار (کلمات کے ساتھ) اقامت کہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان (کے کلمات) دو بار اور اقامت (کے کلمات) ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

اس میں گفتگو

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اقامت اسی طرح ہے ہر کلمہ ایک ایک بار کہا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ایک کلمے قد قامت الصلاۃ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دو بار کہنا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

حضرت ابو قلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا اذان کے کلمات دو دو بار اور "قد قامت الصلاۃ" کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

حضرت اسماعیل (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ایوب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہے جائیں تو انھوں نے فرمایا "سوائے قد قامت الصلاۃ کے"

بِهِ أَيُّوبَ فَقُلْتُ لَهُ: وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ.

٦٦٠ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُسْلِمٍ مُؤَذِّنٍ كَانَ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَعَرَفْنَا أَنَّهَا الْإِقَامَةُ فَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا ثُمَّ يَخْرُجُ.

اہل کوفہ کے مؤذن حضرت مسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں اذان (کے کلمات) دو، دو بار اور اقامت ایک ایک بار (کلمات کے ساتھ) تھی لیکن جب انھوں نے اقامت کہی تو "قد قامت الصلوٰۃ" دو بار کہا اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اقامت ہے پس ہم سے ایک وضو کرتا پھر (گھر سے جلدی جلدی) نکل جاتا۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ النَّظَرِ فَقَالُوا: قَدْ رَأَيْنَا الْأَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ يَكُنْ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ إِلَّا وَجُعِلَ عَلَى النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْابْتِدَاءِ وَكَانَتِ الْإِقَامَةُ لَا يُبْتَدَأُ بِهَا إِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ الْأَذَانِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا فِيهَا مِمَّا هُوَ فِي الْأَذَانِ غَيْرُ مُثَنًّى وَمَا فِيهَا مِمَّا لَيْسَ فِي الْأَذَانِ مُثَنًّى فَكُلُّ الْإِقَامَةِ فِي الْأَذَانِ غَيْرَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَيُفْرَدُ الْإِقَامَةُ كُلُّهَا وَلَا يُثَنَّى غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّهَا تُكَرَّرُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْأَذَانِ.

انھوں نے اس سلسلے میں قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں جو کلمات تکرار کے ساتھ آتے ہیں وہ دوسری بار دوگنا نہیں ہوتے بلکہ شروع کے مقابلہ میں نصف ہوتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں ہیں وہ جفت نہ ہوں اور جو اذان میں نہیں ہیں وہ جفت ہوں بس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام اقامت اذان میں پائی جاتی ہے لہٰذا قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام کلمات اقامت ایک ایک بار ہونے چاہییں۔ قد قامت الصلوٰۃ تکرار کے ساتھ ہو کیونکہ وہ اذان میں نہیں ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا: الْإِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلَ الْأَذَانِ سَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّهُ يُقَالُ فِي آخِرِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالُوا: أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اذان کی طرح اقامت کے تمام کلمات دو، دو بار ہیں اور یہ دونوں برابر ہیں البتہ اس کے آخر میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ان سے بھی اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ ہم عنقریب اسے ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

٧٦١ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاٰى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ اَوْ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ فَاَذَّنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَاَيْتَ عَلِّمْهَا بِلَالًا۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں۔ اس نے دیوار کے کنارے پر کھڑے ہو کر اذان دی "اللہ اکبر، اللہ اکبر" جیسا کہ ہم نے پہلے باب میں ذکر کیا پھر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے (کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

---

٧٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَاٰى فِي الْمَنَامِ الْاَذَانَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَقَعَدَ قَعْدَةً۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا حضرت بلال کو یہ سکھا دو، چنانچہ انہوں نے جفت جفت کلمات کے ساتھ اذان کہی اور بیٹھ گئے۔

---

٧٦٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنِّيْ اَتَّهِمُ نَفْسِيْ لَظَنَنْتُ اَنِّيْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ وَاَنَا يَقْظَانُ غَيْرُ نَائِمٍ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ طَافَ بِيَ الَّذِيْ طَافَ بِعَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب نے بیان فرمایا انہوں نے پہلے کی مثل ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اپنے نفس کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات جاگتے ہوئے دیکھی ہے سوئے ہوئے نہیں، فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! آج رات میرے پاس بھی وہی شخص آیا جو حضرت عبداللہ کے پاس آیا جب میں

سَكَتَ فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ بِتَعْلِيمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ فَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوٰى أَنَسٌ

۷۶۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ.

۷۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى.

۷۶۶- فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْإِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ أَنَسٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى.

۷۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ

نے دیکھا کہ وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو میں نادم (شرمندہ) ہو گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی تعلیم سے اذان دی اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا پس آپ نے اقامت کے کلمات بھی دو دو بار کہے لہٰذا یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔ پس یہ بات بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت اسود، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اذان بھی دو، دو بار کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت کے الفاظ بھی جفت کہتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان بھی جفت کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت بھی۔

پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اقامت کے بارے میں وہ بات مروی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت دو دو بار (کلمات) کے ساتھ سکھائی ہے۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت جفت کلمات کے ساتھ سکھائی ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

عن ابیہ وام عبد الملک بن ابی محذورة قال سمعت ابا محذورة ح وحدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی عثمان بن السائب عن ابیہ وام عبد الملک بن ابی محذورة انھما سمعا ابا محذورة یقول علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة مثنی مثنی اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ غیر ان ابا بکرة لم یذکر فی حدیثہ قد قامت الصلوة۔

آخر تک۔ ——— (ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے۔) البتہ ابو بکرہ (راوی) نے اپنی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۷۶۷۔ **حدثنا** ابو بکرة وعلی بن عبد الرحمن قالا ثنا عفان قال ثنا ھمام قال حدثنی عامر الاحول قال حدثنی مکحول ان عبد اللہ بن محیریز حدثہ ان ابا محذورة حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاقامة سبع عشرة کلمة اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ثم ذکر مثل حدیث روح سواء۔

حضرت عبد اللہ بن محیریز فرماتے ہیں ان سے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت سترہ کلمات کے ساتھ سکھائی "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" اس کے بعد حضرت روح (راوی) کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ (یعنی حدیث ۷۶۶)

۷۶۸۔ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا موسی بن داود قال ثنا ھمام ح وحدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا محمد بن سنان قال ثنا ھمام عن

حضرت مکحول، ابن محیریز سے وہ ابو محذورہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ ثَنَا مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً.

فَتَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ أَنْ تَكُونَ الْإِقَامَةُ مِثْلَ الْأَذَانِ سَوَاءً عَلَى مَا ذَكَرْنَا لِأَنَّ بِلَالًا إِنَّمَا اخْتَلَفَ فِيمَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْإِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِي ذٰلِكَ فَعُلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا أُمِرَ بِهِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ التَّثْنِيَةُ أَيْضًا فَقَدْ ثَبَتَتِ التَّثْنِيَةُ فِي الْإِقَامَةِ. وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ قَوْمًا احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ يَقُولُ الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً بِالْحُجَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُكَرَّرُ فِي الْأَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ فَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الْأَذَانَ كَمَا ذَكَرُوا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْأَوَّلِ وَأُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْآخَرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرَ مُثَنًّى وَأُفْرِدَ أَمَّا الْإِقَامَةُ فَإِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْأَذَانِ فَلَهَا حُكْمٌ

حضرت مکحول، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی۔

ان روایات کے معانی کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ اقامت اور اذان ایک جیسی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اقامت میں جفت کلمات پر ثابت ہے۔ اس ضمن میں روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ کو اسی بات کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جفت کلمات کا ثبوت ہے لہٰذا اقامت میں کلمات کا جفت ہونا ثابت ہو گیا۔

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ اقامت میں کلمات کے ایک ایک ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہے۔ کہ اذان کے بعض کلمات میں تکرار ہے اور کچھ میں تکرار نہیں تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا کہ جو کلمات دو جگہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ پہلی جگہ دو دو بار اور دوسرے مقام پر انفرادی طور پر آتے ہیں اور جو دو جگہ نہیں آتے وہ ایک ایک بار ہیں لیکن اقامت "اذان" ختم ہونے کے بعد کہی جاتی ہے پس اس کا حکم مستقل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ پر اقامت ختم ہوتی ہے اور اسی پر اذان بھی اختتام پذیر ہوتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی اقامت

مُسْتَقِلٌ. وَقَدْ رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ أَيْضًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْإِقَامَةِ عَلَى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْأَذَانِ أَيْضًا فَكَانَ مِمَّا يُدْخَلُ عَلَى هٰذِهِ الْحُجَّةِ إِنَّا رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهُ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ مِنْهُ هُوَ نِصْفُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ نِصْفٌ كَانَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ مِمَّا إِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا وَجَبَ بِوُجُوْبِهِ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سَوَاءً فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِأَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ عَلَى الْآخَرِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهُ فِي الْإِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَجِيْءُ بِهِ هٰهُنَا عَلَى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهِ فِي الْأَذَانِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَيْضًا وَلَا يَجِيْءُ بِهِ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْإِقَامَةِ مِمَّا لَا نِصْفَ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ سَوَاءً كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِقَامَةِ أَيْضًا هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ أَيْضًا سَوَاءً لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا.

بھی باقی اذان کی طرح ہو۔ البتہ اس دلیل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جن الفاظ کے ساتھ اقامت ختم ہوتی ہے وہ نصف نہیں ہوتے پس جائز ہے کہ اس سے مقصود اس کا نصف ہونا ہو لیکن جب وہ نصف نہیں ہوتے تو اس کا حکم ان تمام اشیاء کی طرح ہو گا جو تقسیم نہیں ہوتیں اور جب ان کا بعض واجب ہو جائے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہوتی ہے پس اذان اور اقامت دونوں لا الٰہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہیں لہٰذا اس میں دونوں میں سے ایک مفہوم پر بھی دلیل نہ ہوئی۔

پھر ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دوبار کہا جاتا ہے تو یہاں یہ کلمات اس طرح لائے جائیں جیسے اذان میں اس مقام پر لائے جاتے ہیں اور اذان کے مقابلے میں یہاں نصف نہیں لائے جاتے، پس جب اقامت میں یہ کلمات اذان میں پائے جانے والے ان کلمات سے نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے باقی کلمات بھی اذان کے اعتبار سے ایک جیسے ہونے چاہییں اور اس سے کوئی چیز چھوڑی نہ جائے اس سے ثابت ہوا کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بھی یہی بات منقول ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُجَمِّعِ ابْنِ جَارِیَةَ عَنْ عُبَیْدٍ مَّوْلٰی سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ کَانَ یُثَنِّی الْاِقَامَةَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ ثَوْبَانُ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت دونوں دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی۔

حضرت عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ اذان اور اقامت دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ ذٰلِکَ مَا۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اِسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَاءُ۔

فَاَخْبَرَ مُجَاهِدٌ اَنَّ ذٰلِکَ مُحْدَثٌ وَاَنَّ الْاَصْلَ هُوَ التَّثْنِیَةُ۔

اس سلسلے میں حضرت مجاہد سے مروی ہے۔ فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات جفت کلمات کہنا ہے۔

بَابُ ۳۰ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِیْ اَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

باب ۳۰: مؤذن کا صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ کَرِهَ قَوْمٌ اَنْ یُّقَالَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے

فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا بِالتَّأْذِينِ

نزدیک فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" (الفاظ جیسا کہ صبح ہے) کہنا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے استدلال کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ نے حضرت بلال کو اذان سکھائی

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَاسْتَحَبُّوا أَنْ يُقَالَ ذٰلِكَ فِي التَّأْذِينِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُورَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صبح کی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد یہ کلمات کہنا مستحب ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور انہیں حکم دیا کہ ان کو صبح کی اذان میں داخل کریں۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

ام عبدالملک بن ابومحذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ سکھائے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومحذورہ سے سنا کہ میں بچہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا "الصلوٰۃ خیر من النوم"، "الصلوٰۃ خیر من النوم"

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُورَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا وَقَدْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور حضرت ابوعبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کا اضافہ ہے تو ان کا استعمال واجب ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

استعمل ذلك أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده.

کے بعد صحابہ کرام نے بھی اس کو استعمال کیا۔

٧٧٦ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا سفيان عن محمد بن عجلان عن نافع عن ابن عمر قال كان في الأذان الأول بعد الفلاح الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم.

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم کے الفاظ تھے۔

٧٧٧ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال أنا هشيم ح وحدثنا أبو داود قال ثنا عمرو بن عون قال أنا هشيم عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن أنس قال كان التثويب في صلوة الغداة إذا قال المؤذن حي على الفلاح قال الصلوة خير من النوم مرتين.

حضرت محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی نماز میں تثویب یہ ہے کہ مؤذن "حی علی الفلاح" کے بعد دوبارہ "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہے۔

فهذا ابن عمر وأنس يخبران أن ذلك مما كان المؤذن يؤذن به في أذان الصبح فثبت بذلك ما ذكرنا وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

تو حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ مؤذن صبح کی اذان میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اس سے ہمارا موقف ثابت ہوا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ٣١ التأذين للفجر أي وقت هو بعد طلوع الفجر أو قبل ذلك

باب ۳۱: فجر کی اذان کس وقت دی جائے طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے

٧٧٨ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال ثنا مالك عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیو،

أَنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت ابن مکتوم نابینا تھے وہ اذان نہ دیتے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا آپ نے صبح کر دی، آپ نے صبح کر دی۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت سالم کے والد) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، سالم سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبد اللہ نے فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو، حتی کہ حضرت ابن ام مکتوم اذان دیں۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٧٨٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت مالک، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٧٨٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ شَكَّ شُعْبَةُ.

حضرت مالک اور شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت بلال اذان دیں یا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا.

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن اس میں (حضرت بلال اور ابن ام مکتوم کے درمیان) شک نہیں ہے۔ اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا کہ یہ (حضرت بلال مقام اذان سے) اترتے اور وہ (حضرت ابن ام مکتوم) چڑھتے۔

٧٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا أَوِ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ هٰذَا وَأَرَادَ هٰذَا أَنْ يَصْعَدَ تَعَلَّقُوا بِهِ وَقَالُوا كَمَا أَنْتَ حَتَّى نَتَسَحَّرَ.

حضرت خبیب بن عبدالرحمن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال یا (فرمایا) حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت بلال یا (فرمایا) ابن ام مکتوم اذان دیں۔ جب یہ (ایک موذن) اترتے اور وہ (دوسرے موذن) اوپر جانا چاہتے تو صحابہ کرام انھیں پکڑ لیتے اور کہتے ٹھہر جاؤ سحری کر لینے دو۔

٧٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ وَكَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَ

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اس میں اضافہ ہے کہ حضرت انیسہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور

يَنْزِلُ هٰذَا۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَآءَ بِلَالٍ۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ اِمَامَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَآءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ وَيَنْفَجِرُ الْفَجْرُ۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ اَيْضًا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا

وہ اترتے۔

حضرت خبیب بن عبد الرحمن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے تک کھاؤ پیو۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوادہ قشیری سے سنا اور وہ ان کے امام تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ سفیدی یہاں تک کہ فجر ہو جائے اور پھوٹ نکلے۔

حضرت شعبہ سوادہ قشیری سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دی جائے اس سلسلے میں انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے، جن لوگوں نے یہ راہ اختیار کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فجر کے لیے بھی وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ باقی نمازوں کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی

إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ النَّبِيِّ كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ ۔ قَدْ ذَكَرُوا مَا

۷۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُنَادِي أَوْ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ وَلِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَقَالَ لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ إِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَرَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهُ وَخَفَضَهَا حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا ۔

فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلٰوةِ ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰا ۔

۷۹۴ ۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ

جاتی تو انہوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان رات کو دیتے تھے وہ نماز کے لئے نہ ہوتی تھی انہوں نے اس ضمن میں ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تم میں سے جو غائب ہیں وہ لوٹ آئیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ جاگ جائیں اور فجر یا (فرمایا) صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کیا پھر الگ کیا۔ حضرت زہیر کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ حضرت زہیر نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور جھکایا یہاں تک کہ کہا اس طرح، اور حضرت زہیر نے اپنے ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلایا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس لیے ہوتی تھی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے اور غیر حاضر واپس لوٹ آئے نماز کے لیے نہیں تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان لوٹانے کا حکم دیا تو آپ نے آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا پھر آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا۔

النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي الا ان العبد قد نام فرجع فنادى الا ان العبد قد نام.

فهذا ابن عمر يروي عن النبي صلى الله عليه وسلم ما ذكرنا وهو ممن قد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم فثبت بذلك ان ما كان من ندائه قبل طلوع الفجر مما كان مباحا له هو لغير الصلوة فان ما انكره عليه اذ فعله قبل الفجر كان للصلوة.

وقد روي عن ابن عمر ايضا عن حفصة ما۔

٧٩٥۔ **حدثنا** يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله ابن عمرو عن عبد الكريم الجزري عن نافع عن ابن عمر عن حفصة بنت عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اذن المؤذن بالفجر قام فصلى ركعتي الفجر ثم خرج الى المسجد وحرم الطعام وكان لا يؤذن حتى يصبح.

فهذا ابن عمر يخبر عن حفصة انهم كانوا لا يؤذنون للصلوة الا بعد طلوع الفجر وامر النبي صلى الله عليه وسلم ايضا بلالا ان يرجع فينادي الا ان العبد قد نام يدل على ان عادتهم انهم كانوا لا يعرفون اذانا قبل

تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کرتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ پس کھاؤ پیئو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں، تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وہ اذان جو طلوع فجر سے پہلے ہوتی تھی اور وہ ان کے لیے جائز تھی وہ نماز کے لیے نہ تھی اور جس اذان کے فجر سے پہلے دینے پر اعتراض کیا وہ نماز کیلئے تھی۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب موذن فجر کی اذان کہتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا کھانا حرام قرار دیتے اور فجر سے پہلے اذان نہ ہوتی تھی۔

تو یہ ابن حضرت ابن عمر، جو حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ موذن، نماز کے لیے اذان، طلوع فجر کے بعد ہی دیتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم دیا کہ وہ اعلان کریں بندہ سو گیا تھا، یہ ان کی اس عادت پر دلالت ہے کہ ان کے ہاں فجر سے پہلے اذان معروف نہ تھی اگر وہ

الفجر ولو كانوا يعرفون ذلك اذا لما احتاجوا الى هذا النداء واذا ادبه عندنا والله اعلم بذلك النداء انما هو ليعلمهم انهم فى ليل بعد حتى يصلى من اراد منهم ان يصلى ولا يمسك عما يمسك عنه الصائم وقد يحتمل ان يكون بلال كان يؤذن فى وقت كان يرى ان الفجر قد طلع فيه ولا يتحقق ذلك لضعف بصره.

اس اذان کو جانتے ہوتے تو اس (دوبارہ) اعلان کے محتاج نہ ہوتے اور ہمارے نزدیک اس اعلان کی مراد یہ تھی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ انھیں آگاہ کر دیں کہ ابھی تک رات ہے تاکہ جو شخص رات کی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے اور ان امور سے نہ رکے جن سے روزے دار رکتا ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہو گئی لیکن بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے صحیح وقت پر نہ کہہ سکتے ہوں۔

والدليل على ذلك ما۔

اور اس بات کی دلیل یہ ہے:۔

۷۹۶۔ حدثنا ابن ابى داؤد قال ثنا احمد بن اشكاب ح وحدثنا فهد قال ثنا شهاب بن عباد العبدى قالا ثنا محمد بن بشر عن سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم اذان بلال فان فى بصره شيئا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری ہے۔

فدل ذلك على ان بلالا كان يريد الفجر فيخطيه لضعف بصره فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يعملوا على اذانه اذ كان من عادته الخطأ لضعف بصره۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کا ارادہ فرماتے لیکن ضعف البصر کی وجہ سے خطا واقع ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ ان کی اذان پر عمل نہ کریں کیونکہ ضعف البصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن چکی تھی۔

۷۹۷۔ وقد حدثنا الربيع بن سليمان الجيزى قال ثنا ابو الاسود قال ثنا ابن لهيعة عن سالم عن سليمن بن ابى عثمان انه حدثه عن عدى بن حاتم عن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال انك تؤذن اذا كان الفجر ساطعا وليس ذلك

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب صبح کی روشنی بلند ہو رہی ہوتی ہے یہ صبح نہیں، صبح اس طرح (افق میں) پھیلتی ہے۔

الصبح إنما الصبح هكذا معترضا.

فأخبره في هذا الأثر أنه كان يؤذن بطلوع ما يرى أنه الفجر وليس هو في الحقيقة بفجر وقد روينا عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن أم مكتوم قالت ولم يكن بينهما إلا مقدار ما يصعد هذا وينزل هذا فلما كان بين أذانيهما من القرب ما ذكرنا ثبت أنهما كانا يقصدان وقتا واحدا وهو طلوع الفجر فيخطئه بلال لما ببصره ويصيبه ابن أم مكتوم لأنه لم يكن يفعله حتى يقول له الجماعة أصبحت أصبحت.

ثم قد روي عن عائشة من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما:

۷۹۸ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن أبي إسحق عن الأسود قال قلت يا أم المؤمنين متى توترين قالت إذا أذن المؤذن قال الأسود وإنما كانوا يؤذنون بعد الصبح وهذا أذانهم في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن الأسود إنما كان سماعه عن عائشة بالمدينة وهي قد سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم ما روينا عنها ذلك فلم تنكر عليهم تركهم الأذان قبل الفجر ولا أنكر ذلك غيرها من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فدل ذلك أن مراد

تو آپ نے اس حدیث میں ان کو بتایا کہ وہ اس چیز کے طلوع ہونے پر اذان دیتے ہیں جسے وہ فجر سمجھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں فجر نہیں اور ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (ام المومنین) فرماتی ہیں ان کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے اور جب ان دونوں کی اذان میں اتنا قرب تھا جو ہم نے بیان کیا تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی وقت یعنی طلوع فجر کا قصد کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بصارت میں خرابی کے باعث خطا ہو جاتی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ٹھیک وقت پر اذان دیتے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک جماعت یہ نہ کہتی "صبح ہو گئی، صبح ہو گئی"۔ ——— پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آپ نماز وتر کب پڑھتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے۔ حضرت اسود فرماتے ہیں مؤذن صبح کے بعد اذان دیتے تھے۔ اور ان کی یہ اذان مسجد نبوی میں ہوتی تھی۔ کیونکہ حضرت اسود کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سماعت مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئی۔ اور ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ پس صحابہ کرام کے فجر سے پہلے اذان چھوڑنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ اور غیر صحابہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بِلَالٍ بِاَذَانِهٖ ذٰلِكَ الْفَجْرُ وَاَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّمَا هُوَ لِاِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَاِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَاِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ التَّاْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَاْذِيْنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ اَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ اَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ اَذَانٍ لَهَا لَمَا اُبِيْحَ الْاَذَانُ فِيْهَا فَلَمَّا اُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ وَقْتٌ لِلْاَذَانِ وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ اَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا.

ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ اَوْقَاتِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ قَوْمٌ اَلتَّاْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا اَنْ يَكُوْنَ الْاَذَانُ لَهَا كَالْاَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ

کی اس اذان سے فجر کی اذان مراد تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ پیو وہ طلوع فجر کے صحیح ہونے کی بنیاد پر تھا۔

جب یہ روایات اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر تک اذان نہیں دیتے تھے تو جب بات یوں ہے تو وہ معنی باطل ہو گیا جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ گئے ہیں اور اگر وہ دوسری بات ہو اور وہ ارادۃً فجر سے پہلے اذان دیتے ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس نے واضح کر دیا کہ وہ اذان غیر نماز کے لیے ہوتی تھی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے طلوع فجر کے بعد اذان دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نماز کی اذان کا وقت تھا اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان جائز نہ ہوتی۔

جب وہ جائز ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ اذان کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی تقدیم میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

پھر ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بھی اس کا جائزہ لیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ فجر کے علاوہ دیگر نمازوں کے لیے دخول وقت کے بعد ہی اذان دی جاتی ہے۔ فجر میں اختلاف ہوا ایک قوم کہتی ہے کہ اس کے لیے وقت سے پہلے اذان دی جائے اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ نہیں بلکہ وہ بھی دخول وقت کے بعد ہو گی۔ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے اذان بھی اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لیے ہوتی ہے جب وہ وقت داخل ہونے

دُخُولِ أَوْقَاتِهَا كَانَ أَيْضًا فِي الْفَجْرِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

کے بعد ہوتی ہے تو فجر کے لیے بھی اسی طرح ہوگی، یہی قیاس ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۹۹ - حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي أُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لِأَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ فَقَالَ سُفْيَانُ لَا حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن سعید سے سنا ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں طلوع فجر سے پہلے اذان کہتا ہوں تاکہ میں اذان کے ذریعے سب سے پہلے سماوات کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہو جاؤں تو حضرت سفیان نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) یہاں تک کہ فجر پھوٹ نکلے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

۸۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ إِلٰى مَكَّةَ فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ أَمَا هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ۔

فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ أَنَّ التَّأْذِينَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ خِلَافٌ لِسُنَّةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی طرف الوداع کہا آپ رات کو نکلے تو ایک موذن کو رات کے وقت اذان دیتے ہوئے سنا فرمایا اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے، اگر یہ سویا رہتا تو اچھا تھا صبح ہوتی تو اذان کہتا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ طلوع فجر سے پہلے اذان کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا وَيُقِيمُ الْآخَرُ

باب ۳۲: اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا

۸۰۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ أَنَّهُ

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب صبح کا آغاز ہوا تو آپ نے مجھے حکم

سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ اَوَّلُ الصُّبْحِ اَمَرَنِيْ فَاَذَّنْتُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

دیا میں نے اذان کہی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لیے آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے بھائی صداء نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہ اقامت بھی کہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زیاد بن نعیم، حضرت عبداللہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ اَذَّنَ لَهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ اَذَّنَ لَهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے کہا کہ جس آدمی نے نماز کے لیے اذان کہی ہے اس کے غیر کیلئے اقامت کہنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا موذن کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کیلئے اقامت کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ حِيْنَ اُرِيَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَقَامَ۔

حضرت عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن زید بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب انہوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

حضرت ابوعمیس، حضرت عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زید سے وہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ میں نے کسی

جَدِّهٖ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ کَیْفَ رَاَیْتُ الْاَذَانَ فَقَالَ اَلْقِہِنَّ عَلٰی بِلَالٍ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَلَمَّا اَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰہِ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِیْمَ۔

فَلَمَّا تَضَادَّ ھٰذَانِ الْحَدِیْثَانِ اَرَدْنَا اَنْ نَّلْتَمِسَ حُکْمَ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِہٖ مِنَ الْقَوْلَیْنِ قَوْلًا صَحِیْحًا **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِکَ فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْہِ اَنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّؤَذِّنَ رَجُلَانِ اَذَانًا وَّاحِدًا یُؤَذِّنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا بَعْضَہٗ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ کَذٰلِکَ لَا یَفْعَلُہُمَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَا کَالشَّیْئَیْنِ الْمُتَفَرِّقَیْنِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ یَّتَوَلّٰی کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا رَجُلٌ عَلٰی حِدَۃٍ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَرَاَیْنَا الصَّلٰوۃَ لَہَا اَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُہَا مِنَ الدُّعَآءِ اِلَیْہَا بِالْاَذَانِ وَمِنَ الْاِقَامَۃِ لَہَا ھٰذَا فِیْ سَآئِرِ الصَّلَوَاتِ وَرَاَیْنَا الْجُمُعَۃَ یَتَقَدَّمُہَا خُطْبَۃٌ لَا بُدَّ مِنْہَا فَکَانَتِ الصَّلٰوۃُ مُضَمَّنَۃً بِالْخُطْبَۃِ وَکَانَ مَنْ صَلَّی الْجُمُعَۃَ بِغَیْرِ خُطْبَۃٍ فَصَلَاتُہٗ بَاطِلَۃٌ حَتّٰی تَکُوْنَ الْخُطْبَۃُ فَقَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلٰوۃَ وَرَاَیْنَا الْاِمَامَ یَجِبُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ھُوَ غَیْرَ الْخَطِیْبِ لِاَنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِہٖ فَلَمَّا کَانَ لَا بُدَّ مِنْہُمَا لَمْ یَنْبَغِ اَنْ یَّکُوْنَ الْقَائِمُ بِہِمَا اِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا وَّرَاَیْنَا الْاِقَامَۃَ جُعِلَتْ مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوۃِ

طرح اذان کی (کیفیت) دیکھی تو آپ نے فرمایا یہ کلمات حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کیونکہ ان کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ چکے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے شرمندگی محسوس کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا۔

جب ان دو (قسم کی) احادیث میں تضاد پایا گیا تو ہم نے چاہا کہ قیاس کے طریقے پر اس مسئلہ کا حکم تلاش کریں تاکہ دونوں اقوال میں سے صحیح قول سامنے لا سکیں۔ جب ہم نے غور کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ دو آدمیوں کے لیے ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں کہ ان میں سے ہر ایک بعض اذان کہے ..... پس اس بات کا احتمال ہے کہ اذان اور اقامت کی بھی یہی صورت ہو کہ وہ ایک ہی آدمی کہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں دو متفرق چیزوں کی طرح ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ آدمی ہو۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کے لیے کچھ اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہوتے ہیں اور اذان اور اقامت بھی اس کی طرف بلانے والے اسباب ہیں یہ بات تمام نمازوں میں پائی جاتی ہے اور ہم جمعہ (کی نماز) کو دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے خطبہ ہوتا ہے جو ضروری ہے تو نماز خطبہ کو بھی شامل ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر پڑھے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جب تک نماز سے پہلے خطبہ نہ دیا جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام کا خطیب کے علاوہ ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ دونوں (خطبہ اور نماز) ایک دوسرے کو شامل ہیں پس جب ان دونوں کا ہونا ضروری ہے تو دونوں کو قائم کرنے کے لیے ایک آدمی ہی مناسب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اقامت کو بھی اسباب نماز میں سے قرار دیا گیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ غیر امام بھی اس کو قائم کر سکتا ہے تو جس طرح اس کو غیر امام قائم کرے گا حالانکہ یہ اذان کی نسبت سے نماز کے زیادہ قریب ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غیر مؤذن اس کی ذمہ داری اٹھائے۔ یہی قیاس ہے اور امام ابو حنیفہ

أيضًا وأجمعوا أنه لا بأس أن يتولاها غير الإمام فكما كان يتولاها غير الإمام وهي من الصلوٰة أقرب منها من الأذان كان لا بأس أن يتولاها غير الذي يتولى الأذان فهذا هو النظر وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۳۳ ما يستحب للرجل أن يقوله إذا سمع الأذان

باب ۳۳ اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے۔

۸۰۵۔ حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني مالك ويونس عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم المؤذن وفي حديث مالك النداء فقولوا مثل ما يقول وفي حديث مالك ما يقول المؤذن۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو، حضرت مالک کی روایت میں لفظ نداء ہے (یعنی جب اذان سنو) تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو حضرت مالک کی روایت میں ہے جو کچھ موذن کہتا ہے (وہ کہو)۔

۸۰۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر عن يونس فذكر مثله۔

حضرت عثمان بن عمر، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۰۷۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا أبو زرعة قال أنا حيوة قال أنا كعب بن علقمة أنه سمع عبد الرحمن بن جبير مولى نافع ابن عبد الله بن عمرو القرشي يقول إنه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص يقول إنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالی سے میرے (منصب

سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فإنه من صلى علي صلوة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله تعالى لي الوسيلة فإنها منزل في الجنة لا ينبغي لأحد إلا لعبد من عباد الله وأرجوا أن أكون أنا هو فمن سأل الله لي الوسيلة حلت له الشفاعة۔

وسیلہ کا سوال کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت جائز ہو گئی۔

۸۰۸۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة ح وحدثنا ابن أبي داود أحمد بن داود قالا حدثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة عن أبي بشر عن أبي المليح عن عبد الله بن عتبة عن أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سمع المؤذن يقول مثل ما يقول حتى يسكت۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۸۰۹۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني محمد بن عمرو الليثي عن أبيه عن جده قال كنا عند معاوية فأذن المؤذن فقال معاوية سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مقالته أو كما قال۔

حضرت محمد ابن عمرو اللیثی اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان دی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کے کلام کی طرح یا (فرمایا) جیسے اس نے کہا تم بھی کہو۔

بيان المسئلة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذه الآثار فقالوا ينبغي لمن سمع الأذان أن يقول كما يقول المؤذن حتى يفرغ من أذانه **وخالفهم** في

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ اذان سننے والے کو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو جائے۔

ذلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِقَوْلِهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَعْنًى لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ لِيَدْعُوْا بِهِ النَّاسَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلَى الْفَلَاحِ وَالسَّامِعُ لَا يَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ اِلٰى ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهُ عَلٰى جِهَةِ الذِّكْرِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ فَيَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْاُخَرِ وَهُوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ اَيْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَأَ بِهِ الْاَذَانَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ فَيَكُوْنَ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِمَا بِقَوْلِهِ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَقَدْ قَصَدَ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ر

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی مقصد نہیں موذن تو اس لیے کہتا ہے کہ وہ ان (الفاظ) کے ذریعے لوگوں کو نماز اور کامیابی کی طرف بلاتا ہے اور سننے والا تو یہ کلمات لوگوں کو بلانے کی خاطر نہیں کہتا بلکہ وہ بطور ذکر کہتا ہے اور یہ ذکر کے الفاظ میں سے نہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان کی جگہ وہ الفاظ کہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات میں مروی ہیں اور وہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان کا قول کہ جیسے وہ کہے تم بھی کہو یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے کا مطلب یہ ہو کہ اس کی مثل کہو جو اس نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کہا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے اور اس کی مثل کہنے سے تکبیر اور شہادت ہی مقصود ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا قصد موجود ہے۔

٨١٠ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن شہادت کے کلمات کہے تو تم بھی اسی کی مثل کہو۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت لاحول ولاقوۃ پڑھا جائے اور اس پر ترغیب

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ

بھی دی ہے وہ یہ ہے۔

۸۱۱ - **فَمَا حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو موذن "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہے اور تم میں سے ایک (جواب میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہدان لاالہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان لاالہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان محمد رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلاۃ کہے تو یہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہے اور یہ بات دل (کے خلوص) سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا

۸۱۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے۔

۸۱۳ - **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں ہم

أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَتَّى بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ يَقُولُ۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے پاس تھے تو موذن نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا۔ موذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو انھوں نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ نے پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

حضرت یحیٰ فرماتے ہیں اور مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد بن عمرو بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل فرمایا، پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيْضًا يَحْيَى دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

حضرت عبد اللہ بن علقمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

حضرت عیسیٰ بن محمد، حضرت عبد اللہ بن وقاص سے روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ذکر کرتے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ وَقَّاصٍ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ۔

ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَیَاْمُرُ بِہٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اذان کے وقت یہ الفاظ کہتے اور اسی کا حکم بھی فرماتے۔ (الفاظ آئندہ حدیث میں آرہے ہیں)

۸۱۷۔ مَا حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر کہا انا اشهد (آخر تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں،) تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الْحُکَیْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ وَزَادَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَهَّدُ۔

حضرت عبیداللہ بن مغیرہ، حضرت حکیم بن عبداللہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں "جس نے موذن کو سن کر شہادت کے کلمات کہے"!

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّازُ عَنْ قَیْسِ بْنِ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان دینے والے سے (اذان) سن کر اس کی تکبیر پر

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْأَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ عَلَّمَتْنِيْ أُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِذَا كَانَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِي اَللّٰهُمَّ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَآئِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ الذِّكْرَ فَكُلُّ

تکبیر کہے پھر اس کے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہنے پر بھی یہ کہے "اللّٰہم ..." آخر تک یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما آپ کا درجہ علیین میں بنا برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا گھر بنا" تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن سے اذان سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللّٰہم رب ہٰذہ الدعوۃ" (آخر تک) یا اللہ! اس مکمل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔

حضرت حفصہ بنت ابی کثیر اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سکھایا وہ فرماتی ہیں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہو "اللّٰہم عند استقبال" (آخر تک) یا اللہ! اپنی رات کے آنے، دن کے جانے، اپنی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور اپنی نماز کی حاضری کے وقت مجھے بخش دے۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اذان کے وقت جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ذکر

الأذان ذكر غير حي على الصلوة حي على الفلاح فإنهما دعاء فما كان من الأذان ذكر فينبغي للسامع أن يقوله وما كان منه دعاء إلى الصلوة فالذكر الذي هو غيره أفضل منه وأولى أن يقال.

وقد قال قوم قول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول على الوجوب. وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ذلك على الاستحباب لا على الوجوب.

فكان من الحجة لهم في ذلك ما

۸۲۳- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبيد الله بن معاذ بن معاذ قال ثنا أبي قال ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي الأحوص عن علقمة عن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فسمع مناديا وهو يقول الله أكبر الله أكبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفطرة فقال أشهد أن لا إله إلا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من النار قال فابتدرناه فإذا هو صاحب ماشية أدركته الصلوة فنادى بها.

مراد ہے۔ پس "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ تمام اذان ذکر خداوندی ہے، وہ پکار ہے تو اذان کا جو ذکر ہے سننے والے کو بھی وہ الفاظ کہنے چاہییں اور اس میں جو نماز کی طرف بلانا ہے تو اس کی بجائے دوسرے الفاظ ذکر کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث اور بہتر ہے۔

ایک قوم کہتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کہو اس سے وجوب مراد ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ مستحب ہے واجب نہیں اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کسی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اذان دینے والے کو سنا اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا "یہ فطرت اسلام پر ہے" اس نے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کہا تو آپ نے فرمایا "یہ جہنم سے دور رہا۔ ہم نے جلدی جلدی اس کی طرف دیکھا تو وہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو اس نے اس کے لیے اذان دی،

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سمع المنادي ينادي فقال غير ما قال فدل ذلك على أن قوله إذا سمعتم المنادي فقولوا مثل الذي يقول إن ذلك ليس على الإيجاب وإنه

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا لیکن آپ نے مؤذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات کہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا وجوب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بھلائی اور فضیلت حاصل کرنا ہے

عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَالنَّدْبَةِ إِلَى الْخَيْرِ
وَاِصَابَةِ الْفَضْلِ كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ
الدُّعَاءِ الَّذِيْ اَمَرَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْهُ فِيْ دُبُرِ
الصَّلٰوةِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

بَابُ ۳۳ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا
مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ
عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ
عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا
يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ
قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ
عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ
بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ
الشَّمْسُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ
كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ
اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ
غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ
الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلّٰى
بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ
شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ

جیسا کہ آپ نے لوگوں کو نماز وغیرہ کے بعد کی دعائیں سکھائیں اور ان کو حکم دیا۔

باب ۳۴ اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار مجھے نماز پڑھائی مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی۔ فجر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب وہ سفید ہو گئی (روشنی ہو گئی) پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ.

۸۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَّنِيْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

۸۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کی تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ ابھی کھڑا تھا، نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر دوسرے دن میری امامت کی تو نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل تھا، عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل ہوا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، اور عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی ختم ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ پھر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھاتے ہیں پھر اس کی مثل ذکر فرمایا، البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوسرے دن اس وقت پڑھائی جب رات

هذا جبرائيل يعلمكم أمر دينكم ثم ذكر مثله غير أنه قال في العشاء الآخرة وصلاها في اليوم الثاني حين ذهبت ساعة من الليل۔

کی ایک ساعت گزر گئی۔

۸۲۷- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا حامد بن يحيى قال ثنا عبد الله بن الحارث قال ثنا ثور بن يزيد عن سليمان بن موسى عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال سأل رجل نبي الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلاة فقال صل معي فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح حين طلع الفجر ثم صلى الظهر حين زاغت الشمس ثم صلى العصر حين كان فيء الإنسان مثله ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس ثم صلى العشاء قبل غيبوبة الشفق ثم صلى الصبح فأسفر ثم صلى الظهر حين كان فيء الإنسان مثله ثم صلى العصر حين كان فيء الإنسان مثليه ثم صلى المغرب قبل غيبوبة الشفق ثم صلى العشاء فقال بعضهم ثلث الليل وقال بعضهم شطر الليل۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی عشاء کی نماز غروب شفق سے پہلے پڑھی پھر نماز فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کی نماز اس وقت اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا نماز عصر اس وقت ادا کی جب انسان کا سایہ دو مثل ہوا پھر شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا فرمائی، اس کے بعد نماز عشاء پڑھی۔ بعض راوی فرماتے ہیں رات کے تہائی حصہ گزرنے پر اور بعض کے نزدیک نصف رات کے وقت پڑھی۔

۸۲۸- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا همام قال سمعت عطاء بن أبي رباح قال حدثني رجل منهم أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن مواقيت الصلاة فأمره أن يشهد الصلاة

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے اسے اپنے ساتھ نماز میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا پس آپ نے صبح کی نماز جلدی پڑھی پھر ظہر کی نماز پڑھی تو بھی جلدی کی عصر کی نماز بھی جلدی ادا پڑھی، پھر نماز مغرب

مَعَهُ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَوٰتِي فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

۸۲۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

جلدی ہی پڑھی اور اس کے بعد نماز عشاء بھی جلدی ادا فرمائی دوسرے دن آپ نے تمام نمازیں دیر کر کے پڑھیں۔

بعد ازاں اس شخص سے فرمایا ہمارے ان دو وقتوں کے درمیان تمام نمازوں کا (مستحب) وقت ہے۔

حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اسے کچھ بھی جواب نہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے نماز فجر کیلیے اقامت کہی جب فجر طلوع ہو گئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے پھر آپ نے حکم دیا تو انھوں نے سورج ڈھلنے پر ظہر کے لیے اقامت کہی، کوئی کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے یا نہیں لیکن آپ سب سے زیادہ جاننے والے تھے پھر حکم دیا تو انھوں نے عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند تھا غروب آفتاب پر آپ کے حکم سے نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو عشاء کے لیے اقامت کہی اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی۔

دوسرے دن فجر میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا یا ہونے والا ہے پھر ظہر کو عصر کے قریب تک مؤخر فرمایا پھر عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی یہاں تک کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہتا سورج سرخ ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک شفق غائب ہونے کے وقت پڑھی پھر عشاء کی نماز مؤخر کی حتیٰ کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر گیا اس کے بعد سائل کو بلا کر فرمایا ان وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے وہ نبی کریم

ثنا موسى قال ثنا اسمعيل بن سالم قال ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان الثوري عن علقمة بن مرثد عن سليمن بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا ساله عن وقت الصلوة فقال صل معنا قال فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام العصر والشمس بيضاء مرتفعة نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما كان في اليوم الثاني امره فاذن للظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان تغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا يا رسول الله فقال وقت صلوتكم فيما بين ما رايتم.

الكلام في ذلك

فاما ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار في صلوة الفجر فلم يختلفوا عنه فيه انه صلاها في اليوم الاول حين طلع الفجر وهو اول وقتها وصلاها في اليوم الثاني حين كادت الشمس ان تطلع وهذا اتفاق المسلمين ان اول وقت الفجر حين

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان دی پھر حکم فرمایا تو عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند، سفید اور صاف تھا۔ اس کے بعد حکم دیا تو انھوں نے غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو انھوں نے شفق غائب ہوتے وقت عشاء کی نماز کھڑی کی، پھر حکم دیا تو طلوع فجر کے وقت فجر کی نماز قائم کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا، انھوں نے ظہر کے لیے ٹھنڈے وقت میں اذان دی اور اچھی طرح ٹھنڈا کیا۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا اسے پہلے دن سے مؤخر کیا مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ عشاء کی نماز رات کا پہلا تہائی گزرنے پر پڑھی صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا اوقات نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا میں یہ ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو کچھ تم نے دیکھا۔

اس مسئلہ پر گفتگو

ان روایات میں نماز فجر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس میں ان (ائمہ کرام) کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دن آپ نے یہ نماز طلوع فجر کے وقت ادا کی اور وہ اس کا پہلا وقت ہے۔ دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فجر کا پہلا وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے

يطلع الفجر وآخر وقتها حين تطلع الشمس
وأما ما ذكر عنه في صلاة الظهر فإنه ذكر
عنه أنه صلاها حين زالت الشمس وعلى
ذلك اتفاق المسلمين أن ذلك أول وقتها
وأما آخر وقتها فإن ابن عباس وأبا
سعيد وجابرا وأبا هريرة رووا عنه أنه
صلاها في اليوم الثاني حين كان ظل
كل شيء مثله فاحتمل أن يكون ذلك بعد
ما صار ظل كل شيء مثله فيكون ذلك
هو وقت الظهر بعد واحتمل أن يكون
ذلك على قرب أن يصير ظل كل شيء
مثله وهذا جائز في اللغة قال الله عز و
جل وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن
فأمسكوهن بمعروف أو سرحوهن بمعروف
فلم يكن ذلك الإمساك أو التسريح مقصودا
به أن يفعل بعد بلوغ الأجل لأنها بعد
بلوغ الأجل قد بانت وحرم عليه أن
يمسكها وقد بين الله عز وجل ذلك في
موضع آخر فقال وإذا طلقتم النساء فبلغن
أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن
فأخبر الله عز وجل أن حلالا لهن بعد
بلوغ أجلهن أن ينكحن فثبت بذلك
أن ما جعل للأزواج عليهن في الآية
الأخرى إنما هو في قرب بلوغ الأجل
لا بعد بلوغ الأجل فكذلك ما روي عمن
ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه صلى الظهر في اليوم الثاني حين
صار ظل كل شيء مثله يحتمل أن
يكون على قرب أن يصير ظل كل شيء

نمازِ ظہر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے اسے اس وقت ادا فرمایا جب سورج ڈھل گیا اور اس پر بھی مسلمان متفق ہیں کہ یہ اس کا پہلا وقت ہے لیکن اس کے آخری وقت کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے دوسرے دن یہ نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوا ہو اور ابھی ظہر کا وقت باقی ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ اور یہ لغت میں جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اچھے طریقے سے روک لو اور مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔"

یہ مقصد نہیں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اسے روکا یا چھوڑا جائے کیونکہ وہ جدا ہو گئی اور اسے روکنا حرام قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔"

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ عدت پوری ہونے کے بعد ان کے لیے نکاح کرنا جائز ہے پس ثابت ہوا کہ دوسری آیت میں خاوندوں کو ان کے بارے میں جو کچھ اختیار دیا گیا ہے وہ اس وقت ہے جب عدت پوری ہونے کے قریب ہو عدت پوری ہونے کے بعد نہیں اسی طرح جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ قریب تھا ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا پس جب سایہ ایک مثل ہو جائے گا تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

مِثْلَهُ فَيَكُوْنَ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلٰوتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ قُرْبِ دُخُوْلِ وَقْتِ الْعَصْرِ لَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِذَا أَجْمَعُوْا فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ لِإِخْبَارِهِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا۔

٨٣١- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے تو انھوں نے انھی روایات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر فرمایا ان دو کے درمیان وقت ہے ۔ پس محال ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت ہو جب کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع فرمایا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ۔

اس بات پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون بھی دلالت کرتا ہے جو انھوں نے آپ کی دوسرے دن کی نماز کے بارے میں خبر دی تو فرمایا آپ نے ظہر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ عصر قریب ہو گئی ۔ تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز وقت عصر داخل ہونے کے قریب ادا فرمائی عصر کے وقت میں نہیں ۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو وہ وقت عصر ہے تو محال ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہر نماز کا وقت وہ ہے جو آپ کی دو دنوں کی نمازوں کے درمیان ہے ۔

حضرت ربیع موذن کی روایت جو ہم نے بیان کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نماز کا اول وقت بھی ہے اور آخر (وقت) بھی ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب وقت عصر داخل ہو جائے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ وقت عصر اس وقت داخل

وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ دُخُولَ وَقْتِ الْعَصْرِ بَعْدَ خُرُوجِ وَقْتِ الظُّهْرِ.

ہوگا جب ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

وَأَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي أَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا وَذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ هُوَ آخِرُ وَقْتِهَا الَّذِي إِذَا خَرَجَ فَاتَتْ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ تُؤَخَّرَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَخْرُجَ وَأَنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِي وَقْتِهَا مُفَرِّطًا لِأَنَّهُ قَدْ فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيهِ الْفَضْلُ وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ.

نماز عصر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے اسے پہلے دن اس وقت ادا فرمایا جس کا ہم نے ذکر کیا (مثل اول پر) پس ثابت ہوا کہ یہی اس کا پہلا وقت ہے اور آپ سے مذکور ہے کہ دوسرے دن آپ نے اسے اس وقت پڑھا جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوگیا، پھر ارشاد فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے کہ جب یہ نکل جائے تو نماز عصر فوت ہوگئی اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس سے نماز کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائے، اور جس نے اس کے بعد نماز پڑھی اگرچہ اس نے وقت پر پڑھی ہے لیکن وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ اس کی نماز فضیلت والے وقت سے رہ گئی اگرچہ ابھی تک فوت (قضاء) نہیں ہوئی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَلَمْ تَفُتْهُ وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ فِي خَاصٍّ مِنَ الْوَقْتِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْوَقْتُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَخَّرَ الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِي صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ اس سے فوت نہیں ہوتی لیکن اس سے جو وقت فوت ہو جاتا ہے جو اس کے لیے اہل و مال سے بہتر ہے ــــــ اس سے ثابت ہوا کہ خاص وقت میں نماز پڑھنا باقی وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ وقت جس سے عصر کو مؤخر کیا جائے حتی کہ یہ وقت نکل جائے وہ ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز ادا فرمائی۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر حضرت بریدہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول (وقت) بھی ہے اور آخر (وقت) بھی، عصر کا پہلا وقت وہ ہے جب اس کا وقت شروع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔

۸۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت وہ ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو ایوب، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھ سے (بواسطہ قتادہ، ابو ایوب) تین بار یہ حدیث بیان کی ہے ایک بار مرفوع اور دو بار غیر مرفوع (پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ وَقْتِهَا هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلٰوةُ بِخُرُوْجِهٖ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اس روایت میں ہے کہ عصر کا آخری وقت سورج کا پیلا پڑ جانا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو مثل ہو جائے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جس وقت کا قصد کیا ہے وہ فضیلت کا وقت ہے نہ وہ کہ جب وقت نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جاتی ہے۔ (یہ مفہوم مراد لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔ البتہ ایک قوم کے نزدیک اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی۔

۸۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من صلوة الصبح قبل طلوع الشمس فقد ادرك الصلوة ومن ادرك ركعتين من صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادركه۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو طلوعِ آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے مکمل نماز مل گئی اور جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پا لیا اس نے (عصر کی نماز کو) پا لیا۔

۸۳۶۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا سعيد اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وبشر بن سعيد وعبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر۔

حضرت عطاء بن یسار، بشر بن سعید اور عبد الرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوعِ شمس سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پا لیا اسے صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تحقیق اسے عصر کی نماز مل گئی۔

۸۳۸۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فلما كان من ادرك من العصر ما ذكرنا في هذه الآثار مدركا لها ثبت ان آخر وقتها هو غروب الشمس وممن قال بذلك ابو حنيفة

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں جب ان آثار کے مطابق جن کا ہم نے ذکر کیا عصر کا کچھ حصہ پا لینے والا عصر کو پانے والا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا آخری وقت غروبِ آفتاب ہے۔ جن فقہاء کرام کا یہ نظریہ ہے۔ ان میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف،

وابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم الله تعالی فکان من حجۃ من ذھب الی ان آخرہ قبلھا الی ان تتغیر الشمس ما قد روی عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم من نھیہ عن الصلوۃ عند غروب الشمس. فمن ذلک ما۔

۸۳۹۔ حدثنا سلیمٰن ابن شعیب قال ثنا علی بن معبد قال ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن زر قال قال عبد الله کنا ننھی عن الصلوۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا ونصف النھار۔

۸۴۰۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا حبان بن ھلال قال ثنا ھمام قال ثنا قتادۃ عن محمد عن زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ اذا طلع قرن الشمس او غاب قرن الشمس۔

۸۴۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا موسی ابن علی بن رباح اللخمی عن ابیہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال ثلث ساعات کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن وان نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین تقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب۔

۸۴۲۔ حدثنا روح بن الفرج

اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اور جن لوگوں کے نزدیک اس کا آخری وقت سورج کا رنگ تبدیل ہونے تک ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کے مطابق آپ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمیں سورج کے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کا سینگ (کنارہ) طلوع ہوتے اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ نبی اکرم ہمیں ان میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے، جب سورج مکمل طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب وہ دوپہر کے وقت کھڑا ہو یہاں تک کہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

حضرت سالم بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد سے

قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وَاِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو اس کے (مکمل) ظاہر ہونے تک نماز کو مؤخر کرو۔ جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو (مکمل سورج) غائب ہونے تک نماز مؤخر کرو۔

۸۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں کوئی اس بات کا قصد نہ کرے کہ طلوعِ آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۸۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوْعَ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبَهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا (حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد کرنے سے منع فرمایا۔

۸۴۶- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں

أَبُو يَحْيَى وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلٰى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ ابْنَ أَبِي صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ۔

قَالُوا فَلَمَّا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلٰوةٍ وَأَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُولِهِ۔ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ رُوِيَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِي

کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور وہ عبادت کفار کا وقت ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور اس کی شعاعیں ختم ہو جائیں پھر نماز کا وقت ہے یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ واپس (مشرق کی طرف) لوٹ جائے۔ پھر غروب آفتاب تک نماز کا وقت ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ بین کا لفظ فرمایا) یا لفظ علی فرمایا) اور شیطان کے سینگوں کے درمیان یا (فرمایا) شیطان کے سینگوں پر غروب ہوتا ہے۔

یہ ائمہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے اور اس کے آتے ہی عصر کا وقت نکل جاتا ہے۔

ان لوگوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت مروی ہے لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جس نے سورج کے

عَلَيْهِ «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ» فَكَانَ فِي ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الدُّخُولِ فِي الْعَصْرِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَى الْغَيْرِ الَّذِي أُبِيحَ فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيثَانِ فَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ۔

وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيهِ مُبَاحَةً التَّطَوُّعُ كُلُّهُ وَقَضَاءُ كُلِّ صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيهِ فَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيهِ فَكَانَ كُلُّ وَقْتٍ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهُ وَقْتُ الصَّلٰوةِ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كُلٌّ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيهِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذِهِ صِفَةُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا وَثَبَتَ أَنَّ غُرُوبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيهِ صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ صِفَتُهُ مِنْ صِفَةِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُصَلّٰى فِيهِ صَلٰوةٌ أَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ وَأَنَّ نَهْيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ نَاسِخٌ لِقَوْلِهِ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ لِلدَّلَائِلِ الَّتِي شَرَحْنَاهَا وَبَيَّنَّاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَهُوَ

غائب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پا لیا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ وقت عصر کے وقت میں داخل ہو سکتا ہے تو پہلی حدیث میں وارد نہی کو اس بات کے غیر پر محمول کیا جائے گا جسے دوسری روایات میں جائز رکھا گیا تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ لہٰذا ان روایات کی مراد یہ بات سب سے بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

ہمارے نزدیک قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم ظہر اور باقی تمام نمازوں کے اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان تمام میں نفل اور قضاء نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عصر اور صبح کے وقت بھی فوت شدہ نمازیں پڑھنا جائز ہے ان میں خاص طور پر نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ پس ان نمازوں میں سے ہر وہ وقت جس کے وقت نماز ہونے پر اتفاق ہے اس میں قضاء نماز پڑھنے پر بھی سب متفق ہیں جب ثابت ہوا کہ تمام نمازوں کی یہ صفت متفق علیہ ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ غروب آفتاب کے وقت بالاتفاق کوئی قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں تو اس سے فرض نمازوں کے اوقات کی صفت سے اس کا حکم خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے جیسے دوپہر اور طلوع آفتاب کے وقت نہیں پڑھی جاتی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غروب آفتاب کے نماز پڑھنے سے منع کرنا آپ کے اس ارشاد گرامی کا ناسخ ہے کہ جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پالیا یہ ان دلائل کی بنیاد پر ہے جن کو ہم نے مکمل کر واضح طور پر بیان کیا۔

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔

وقت مغرب کے بارے میں گزشتہ تمام روایات میں ہے کہ آپ نے یہ نماز غروب آفتاب کے وقت ادا فرمائی

قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد. وأما وقت المغرب فإن في الآثار الأول بيانها أنه قد صلاها عند غروب الشمس. وقد ذهب قوم إلى خلاف ذلك فقالوا أول وقت المغرب حين يطلع النجم.

واحتجوا في ذلك بما:

کچھ لوگوں نے اس کے خلاف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب ستارے نمودار ہو جائیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں یہ استدلال کیا ہے:

٨٣٨- حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال أخبرني الليث ابن سعد عن خير بن نعيم عن أبي هبيرة السيباني عن أبي تميم الجيشاني عن أبي بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العصر بالمخمص فقال إن هذه الصلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ عليها منكم أوتي أجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد.

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز مقام مخمص میں پڑھائی اور فرمایا یہ وہ نماز ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی گئی تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا پس تم میں سے جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد نماز (جائز) نہیں یہاں تک کہ تارے دکھائی دیں۔

٨٣٩- حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن إبراهيم قال ثنا أبي عن ابن إسحق قال حدثني يزيد بن أبي حبيب عن خير بن نعيم الحضرمي ثم ذكر مثله بإسناده غير أنه لم يذكر بالمخمص وقال لا صلوة بعدها حتى يرى الشاهد والشاهد النجم.

یزید بن ابو حبیب نے خیر بن نعیم حضرمی سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے مخمص کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد دکھائی دے اور شاہد سے ستارہ مراد ہے۔

فقالوا طلوع النجم هو أول وقتها وكان قوله عندنا ولا صلوة بعدها حتى يرى الشاهد قد يحتمل أن يكون هذا آخر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم كما ذكره الليث ويكون الشاهد هو الليل ولكن الذي

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ستارے کا نمودار ہونا اس کا اول وقت ہے اور ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب تک ستارہ دکھائی نہ دے ہو سکتا ہے آپ کا آخری قول ہو جیسا کہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے انھوں نے شاہد کا معنی ستارہ لیا ہے اور یہ ان کی اپنی رائے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

رواه عمرو الليث تأول أن الشاهد هو
النجم فقال ذلك برأيه لا عن النبي
صلى الله عليه وسلم **وقد تواترت**
الآثار عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم أنه كان يصلي المغرب إذا
توارت الشمس بالحجاب.

۸۵۰- **حدثنا** فهد قال ثنا عمرو
ابن حفص بن غياث قال ثنا أبي قال
ثنا الأعمش عن عمارة عن أبي عطية
قال دخلت أنا ومسروق على عائشة
فقال مسروق يا أم المؤمنين رجلان
من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
كلاهما لا يألو عن الخير أما أحدهما
فيعجل المغرب ويعجل الإفطار والآخر
يؤخر المغرب حتى يبدو النجوم و
يؤخر الإفطار يعني أبا موسى قالت
أيهما يعجل الصلوة والإفطار قال
عبد الله قالت عائشة كذلك كان
يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۸۵۱- **حدثنا** ابن أبي داود قال
ثنا عبد الله ابن صالح قال حدثني
الليث قال حدثني يزيد بن أبي حبيب
عن أسامة بن زيد عن ابن شهاب عن
عروة قال أخبرني بشير بن أبي مسعود
عن أبي مسعود قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب
إذا وجبت الشمس.

۸۵۲- **حدثنا** ابن مرزوق قال
ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد

نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج پردے میں چلا جاتا۔

حضرت ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت مسروق نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں جو بھلائی میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک نماز مغرب جلدی ادا کرتا ہے اور افطار میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا ستاروں کے ظاہر ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر کرتا ہے اور افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ اور یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ام المومنین نے فرمایا نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ انھوں نے عرض کیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج چھپتے ہی نماز مغرب

أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

ادا فرماتے۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگوں سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۸۵۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز یعنی نماز مغرب اس وقت پڑھو جب راستوں میں ابھی روشنی ہو۔

۸۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت شعبہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلٰى أَبِي مُوْسٰى أَنْ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھو۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْجَابِيَةِ اَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ تَبْدُوَ النُّجُوْمُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق نے جابیہ والوں کو لکھا کہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرو۔

---

۸۵۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ اَصْحَابُهٗ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا نَنْظُرُ اَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَطْلَعِ فَقَالَ هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ اَيْضًا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن الجریر یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو ساتھیوں نے اٹھ کر سورج دیکھنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کیا سورج غروب ہو گیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اقم الصلاة" الآیۃ (ترجمہ) غروب آفتاب سے رات تاریک ہونے تک نماز ادا کرو۔ اور آپ نے ہاتھ کیساتھ مغرب کی طرف اشارہ فرمایا پھر فرمایا یہ رات کی تاریکی ہے اور آپ نے ہاتھ سے مقام طلوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ سورج کا ڈوبنا ہے کہا گیا تم سے حضرت عمارہ نے بھی یہی روایت کی ہے تو انہوں نے کہا ہاں!

۸۶۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ صَلّٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو مغرب کی نماز، غروب آفتاب کے وقت پڑھائی پھر فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اس نماز کا وقت یہی ہے۔

---

۸۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ قَالَ وَدُلُوْكُهَا حِيْنَ تَغِيْبُ وَغَسَقُ اللَّيْلِ حِيْنَ يَظْلِمُ فَالصَّلٰوةُ بَيْنَهُمَا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَتٰى غَسَقُ اللَّيْلِ قَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَاحْدِرِ الْمَغْرِبَ فِیْ اِثْرِهَا ثُمَّ احْدِرْهَا فِیْ اِثْرِهَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِیْ رَمَضَانَ اِذَا اَبْصَرَ اِلَى اللَّيْلِ الْاَسْوَدِ ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدُ۔

فَهٰؤُلَآءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِیْ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ اَيْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا وقت یہی ساعت ہے پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیت پڑھی "اقم الصلوٰة" الآیۃ۔ اور فرمایا دلوک سے مراد غروب ہے اور غسق اللیل سے مراد اندھیرا ہونا ہے پس نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن لبیبہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا رات کب چھا جاتی ہے کہا جب سورج غروب ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد نمازِ مغرب میں جلدی کرو۔ اس کے بعد جلدی کرو۔

حضرت حمید ابن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رمضان شریف میں نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب رات کی "تاریکی" دیکھتے پھر اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔

تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں جن کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مغرب کا پہلا وقت غروبِ آفتاب ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دن کا داخل ہونا نمازِ فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا آجانا نمازِ مغرب کا وقت ہے۔ امام ابو حنیفہ،

فَكَذٰلِكَ دُخُولُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِي خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْحُمْرَةُ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُوْنَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي بَعْدَ الْحُمْرَةِ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِي قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِي بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِي ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ الْفَجْرُ فَإِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ أَيْضًا وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا.

وَأَمَّا الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَإِنَّ تِلْكَ الْآثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِي أَوَّلِ يَوْمٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَّا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِي هُوَ الْبَيَاضُ وَعَنَى

امام ابو یوسف، امام محمد اور عام فقہاء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مغرب کا وقت ختم ہونے کے بارے میں بھی لوگوں (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے اور یہ سرخی ہے تو وقت مغرب نکل جاتا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے تو وقت مغرب ختم ہو جاتا ہے لیکن شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا قیاس یہ ہے کہ اس بات پر تمام متفق ہیں کہ سرخی سے پہلے جو سفیدی ہوتی ہے وہ مغرب کا وقت ہے۔ اختلاف بعد والی سفیدی میں ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو سرخی کا ہے اور بعض فرماتے ہیں اس کا حکم سرخی کے حکم کے خلاف ہے۔ جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فجر سے پہلے سرخی ہوتی ہے پھر اس کے بعد صبح کی سفیدی آتی ہے اس وقت یہ سرخی اور سفیدی دونوں نمازِ فجر کا وقت ہیں جب یہ دونوں چلی جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت بھی سرخی اور سفیدی دونوں ایک ہی نماز کا وقت ہوں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہو اور جب یہ دونوں غائب ہو جائیں تو اس نماز کا وقت ختم ہو جائے یہ دونوں جس کا وقت تھیں۔

وقتِ عشاء کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کی (پہلی) تہائی تک مؤخر کر کے پڑھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے ایک وقت میں پڑھا۔ بعض حضرات نے اس سے رات کا

الاخرون الشفق الذي هو الحمرة فيكون قد صلاها بعد غيبوبة الحمرة وقبل غيبوبة البياض حتى تصح هذه الآثار ولا تتضاد وفي ثبوت ما ذكرنا ما يدل على ما كان بعضهم ان بعد غيبوبة الحمرة وقت المغرب الى ان تغيب البياض واما آخر وقت العشاء الآخرة فان ابن عباس وابا سعيد الخدري وابا موسى ذكروا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرها الى ثلث الليل ثم صلاها وقال جابر بن عبد الله صلاها في وقت قال بعضهم هو ثلث الليل وقال بعضهم هو نصف الليل فاحتمل ان يكون صلاها قبل مضي الثلث فيكون مضي الثلث هو آخر وقتها واحتمل ان يكون صلاها بعد الثلث فيكون قد بقيت بقية من وقتها بعد خروج الثلث فلما احتمل ذلك نظرنا فيما روي في ذلك.

تہائی مراد ہے یا بعض نے فرمایا رات کا نصف مراد ہے۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ تہائی سے پہلے ادا فرمائی ہو اور تہائی رات کا گزرنا اس کا آخری وقت ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ تہائی رات کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی گزرنے کے بعد بھی اس کا آخری وقت باقی ہو جب اس بات کا بھی احتمال ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا۔

فاذا ربيع المؤذن قد

۸۶۵۔ **حدثنا** قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا محمد بن الفضيل عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للصلوة اولا وآخرا وان اول وقت العشاء حين يغيب الافق وان آخر وقتها حين ينتصف الليل وان اول وقت الفجر حين يطلع الفجر وان آخر وقتها حين تطلع الشمس.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا پہلا وقت بھی ہے اور آخری بھی، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جائے، فجر کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور طلوع آفتاب اس کا آخری وقت ہے۔

۸۶۶۔ **حدثنا** سليمن بن شعيب قال

حضرت عبداللہ بن عمرو، رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی

ثنا الخصيب قال ثنا همام عن قتادة عن أبي أيوب عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت العشاء إلى نصف الليل.

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا عشاء، نصف رات تک ہے۔

---

۸۶۷ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر العقدي قال ثنا شعبة عن قتادة عن أبي أيوب عن عبد الله بن عمرو قال شعبة حدثنيه ثلث مرات مرفعه مرة ولم يرفعه مرتين فذكر مثله.

فثبت بهذه الآثار أن ما بعد ثلث الليل أيضا هو وقت من وقت العشاء الآخرة وقد روي في ذلك أيضا ما يدل على ذلك.

حضرت شعبہ، قتادہ سے وہ ابو ایوب سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں انھوں نے مجھ سے تین مرتبہ یہ حدیث بیان کی ایک بار مرفوع اور دو مرتبہ غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ تہائی رات کے بعد کا وقت بھی عشاء ہے۔ اس سلسلے میں بھی ایسی روایات ہیں جو اس موقف پر دلالت کرتی ہیں۔

---

۸۶۸ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا الحسن بن عمر بن شقيق قال ثنا جرير عن منصور عن الحكم عن نافع عن ابن عمر قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم للعشاء الآخرة فخرج إلينا حين ذهب ثلث الليل أو بعده ولا ندري أشيء شغله في أهله أو غير ذلك فقال حين خرج إنكم لتنتظرون صلوة ما ينتظرها أهل دين غيركم ولولا أن تثقل على أمتي لصليت بهم هذه الساعة ثم أمر المؤذن فأقام الصلوة وصلى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے سرکار دو عالم کی انتظار میں ٹھہر گئے آپ رات کا تہائی حصہ گزرنے پر یا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہمیں معلوم نہیں کسی گھریلو کام نے آپ کو مشغول رکھا یا کوئی دوسری بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا تم اس نماز کی انتظار کر رہے ہو جس کے لیے تمہارے علاوہ کسی دین کے لوگ منتظر نہیں رہے اگر میں اسے اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو یہ نماز اس وقت پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

---

۸۶۹ - حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا الحسين بن علي عن زائدة ابن سليمن عن أبي سفيان عن جابر قال جهز رسول الله صلى الله

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوگئی یا وہ وقت ہونے لگا تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ بَلَغَ ذَاكَ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

۸۷۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

۸۷۱۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُنِ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلٰى قَرِيْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

۸۷۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

اور تم اس وقت کے انتظار میں ہو سنو! تم مسلسل نماز میں (شمار) ہو گے جب تک اس کے منتظر رہو گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا بچے (ایک نسخہ کے مطابق عورتیں) اور بچے سو گئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کے انتظار میں نہیں اور آج (اس وقت) صرف مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں وہ (صحابہ کرام) رات تاریک ہو جانے سے تہائی رات کے درمیان عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب تک مؤخر فرمائی جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور جب تک تم انتظار میں ہو، حالت نماز میں شمار ہوتے ہو۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوٹھی تھی انہوں نے فرمایا ہاں پھر فرمایا آپ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ قریب تھا رات کا نصف حصہ چلا جاتا یا (فرمایا) نصف رات تک مؤخر کی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يُخْرِجُ بِهِ وَقْتُهَا وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ أَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مِنْ حِيْنِ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ثُمَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ **ثُمَّ** أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ بَعْدَ خُرُوْجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے کے بعد ادا فرمائی اور اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تہائی رات گزرنے سے عشاء کا وقت نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ عشاء کا افضل وقت جس میں اسے پڑھنا چاہیے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز ادا فرماتے تھے جیسا کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا پھر نصف شب گزرنے تک مؤخر کرنا اس کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ (یہ مفہوم اس لیے اختیار کیا گیا) تاکہ ان روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔

پھر ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا نصف شب کے بعد بھی اس کا وقت باقی رہتا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں یہ روایت پائی۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ

۸۷۳۔ **حَدَّثَنَا** قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى بِنَا فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء نصف رات تک مؤخر فرمائی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم مسلسل حالتِ نماز میں ہو۔ جس وقت سے انتظار کر رہے ہو۔

۸۷۴۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۸۷۵۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت یحییٰ بن ایوب، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

يحيى بن ايوب عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

فَفِي هذه الآثار انه صلاها بعد مضي نصف الليل فذلك دليل انه قد كانت بقية من وقتها بقية بعد مضي نصف الليل وقد روي عنه في ذلك ايضا ما هو ادل من هذا.

۸۷۶- حَدَّثَنَا علي بن معبد وابو بشر الرقي قالا ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال اخبرني المغيرة بن حكيم عن ام كلثوم بنت ابي بكر انها اخبرته عن عائشة ام المؤمنين انها قالت اعتم النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة حتى ذهب عامة الليل حتى نام اهل المسجد ثم خرج فصلى وقال انه لوقتها لولا ان اشق على امتي.

فَفِي هذا انه صلاها بعد مضي اكثر الليل واخبر ان ذلك وقت لها فثبت بتصحيح هذه الآثار ان اول وقت العشاء الآخرة من حين يغيب الشفق الى ان يمضي الليل كله ولكنه على اوقات ثلثة فاما من حين يدخل وقتها الى ان يمضي ثلث الليل فافضل وقت صليت فيه واما من بعد ذلك الى ان يتم نصف الليل ففي الفضل دون ذلك واما بعد نصف الليل ففي الفضل دون كل ما قبله وقد روي ايضا عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في وقتها ايضا ما يدل على ما ذكرنا.

اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ نماز نصف شب گزرنے کے بعد بھی ادا فرمائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصف رات گزرنے کے بعد بھی عشاء کا وقت باقی رہتا ہے۔

اس سلسلے میں آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس موقف پر زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا زیادہ حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو اس نماز کا وقت یہ ہے۔

اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے رات کا زیادہ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی اور بتایا کہ اس کا (صحیح) وقت یہ ہے ان روایات کی تصحیح کی بنیاد پر عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام رات گذر جائے لیکن اس کے تین اوقات ہیں، وقت داخل ہونے سے تہائی شب گذرنے تک افضل وقت ہے۔ اس کے بعد نصف شب مکمل ہونے تک پہلے کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ نصف رات کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت پہلے دو اوقات سے کم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت کرتی ہیں۔

---

٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا تُؤَخِّرُوهَا إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِنْ شُغْلٍ وَلَا تَنَامُوا قَبْلَهَا فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ وقت عشاء شفق غائب ہونے سے تہائی رات (گذرنے) تک ہے کسی مصروفیت کے بغیر اسے موخر نہ کرو اور نہ اس سے پہلے سوؤ، جو اس سے پہلے سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا۔

تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن سے یہ بھی مروی ہے۔

٨٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَيَّ حِينٍ شِئْتَ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز عشاء (کا وقت شروع ہونے) سے نصف رات تک جب چاہو پڑھ سکتے ہو۔

---

٨٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے وہ حضرت مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٨٨٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا أَرَى ذٰلِكَ إِلَّا نِصْفًا لَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عون، حضرت محمد سے وہ مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں اسے تمہارے لیے نصف سمجھتا ہوں۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفًا۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو اجازت دی کہ نصف رات تک پڑھ سکتے ہیں اور اسے نصف قرار دیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے۔

٨٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز رات کو پڑھیں اور اس سے غافل نہ ہوں۔

قَالَ كَتَبَ عُمَرُ اِلَى اَبِي مُوْسٰى وَصَلِّ الْعِشَآءَ اَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تُغْفِلْهَا۔

فَفِي هٰذَا اِنَّهٗ جَعَلَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ وَقْتًا لَهَا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُغْفِلُهَا فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّ تَرْكَهٗ اِيَّاهَا اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اِغْفَالٌ وَتَرْكَهٗ اِيَّاهَا اِلٰى اَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَيْسَ بِاِغْفَالٍ لَهَا بَلْ هُوَ مُوَاخِذٌ بِالْفَضْلِ الَّذِيْ يُطْلَبُ فِيْ تَقْدِيْمِهَا فِيْ وَقْتِهَا وَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ نِصْفًا بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اَيْ اَنَّهٗ دُوْنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ وَفَوْقَ الْوَقْتِ الثَّانِيْ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا اَيْضًا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ مَعْنٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ مِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا۔

۸۸۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ جَعَلَ اِفْرَاطَهَا الَّذِيْ بِهٖ تَفُوْتُ طُلُوْعَ الْفَجْرِ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّى الْعِشَآءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ مَا مَضٰى سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَقْتُ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَهَا اِلٰى

اس روایت میں ہے کہ آپ نے پوری رات کو اس کا وقت قرار دے کر غفلت سے منع فرمایا ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نصف رات تک مؤخر کرنا غفلت برتنا ہے اور تہائی رات گزرنے تک تاخیر کرنا اس سے غفلت نہیں بلکہ اسے وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کو وقت کے اندر تقدیم نماز کے ذریعے طلب کیا جاتا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان دونوں امور کا نصف ہے یعنی پہلے وقت کے اعتبار سے فضیلت کم ہے اور دوسرے وقت سے زیادہ ہے۔ یہ بھی اس مفہوم کے موافق ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے آپ نے فرمایا طلوع فجر (تک مؤخر کرنا) تو آپ نے اس سلسلے میں اس کوتاہی کو جس سے یہ فوت ہو جائے طلوع فجر (تک مؤخر کرنا) قرار دیا۔

اور ہم نے انھی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ اور آپ سے ہی مروی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت عشاء نصف شب تک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس کا وقت طلوع فجر تک ہے لیکن اس کا بعض حصہ بعض سے افضل ہے۔ یہ تمام اقوال جو

كُلُّهُمْ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهُ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَجَمِيْعُ مَابَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ اِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ هُوَ اِلٰى اَنْ يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْمَا۔

ہم نے اس باب میں بیان کیے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مگر جو کچھ ہم نے وقت ظہر کے بارے میں بیان کیا تو اس سلسلے میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ دو مثل سایہ تک ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

ہم سے احمد بن عبد اللہ بن محمد بن خالد کندی نے بیان کیا۔ انھوں نے علی بن معبد سے انھوں نے امام محمد سے انھوں نے حضرت امام ابو یوسف سے اور انھوں نے حضرت امام ابو حنیفہ سے روایت کیا۔

اور مجھ سے ابن ابی عمر نے بھی بیان کیا وہ ابن ثلجی سے وہ حسن بن زیاد سے وہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا آخری وقت وہ ہے جب سایہ ایک مثل ہو جائے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا۔

بَابُ ۳۵ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ كَيْفَ هُوَ

باب ۳۵ دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں دو نمازیں جمع فرماتے تھے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

کو جمع فرماتے تھے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں ہم سے ابو الطفیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی نماز) ایک وقت میں اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) ایک وقت میں ادا فرمائیں۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعتیں ایک وقت میں اور سات رکعتیں ایک وقت میں ادا کیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابو الشعثاء (جابر بن زید) سے کہا میرے خیال میں ظہر کو مؤخر کیا اور عصر کی نماز جلدی پڑھی، مغرب میں تاخیر فرمائی اور عشاء کی نماز میں جلدی کی۔ انھوں نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و سفر کے بغیر ہمیں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

٨٩٠۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

حضرت قرۃ نے حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ فرماتے ہیں میں نے (ابوالزبیر سے) پوچھا انہوں نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے فرمایا تاکہ امت میں حرج نہ ہو۔

٨٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں

٨٩٢۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ۔

حضرت صالح (توأمہ کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے "سفر اور بارش کے بغیر" کے الفاظ فرمائے ہیں

٨٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَّرَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ الصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِينَةِ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی ایک شخص نے عرض کیا نماز، نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) آپ نے فرمایا تمہاری ماں نہ ہو تم ہمیں نماز سکھاتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کئی بار دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

٨٩٤۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ وَأَصْحَابُهُ يُنَادُونَهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَبٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى إِذَا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَأَنَا أَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کی جلدی فرمائی اور آپ کو خبر ملی تھی کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ جو ابوعبید اللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں سخت بیمار ہیں آپ چلے گئے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے لگی آپ کے ساتھی نماز کے لیے آوازیں دیتے رہے۔ لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ جب انہوں نے اصرار کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو نمازیں یعنی مغرب و عشاء جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے میں بھی ان کو جمع کروں گا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع فرماتے

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب و عشاء کی نمازیں جمع فرماتے۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ ذُؤَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَرَاَيْنَا بَيَاضَ الْاُفُقِ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثَلٰثًا الْمَغْرِبَ وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسماعیل بن ذؤیب فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا سورج غروب ہوا تو ہم نے انھیں یہ بات کہنے میں ڈر محسوس کیا کہ نماز پڑھیں آپ چلتے رہے حتیٰ کہ مغرب کا اندھیرا چلا گیا اور ہم نے افق میں روشنی دیکھی پھر آپ اترے اور مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ لِلرُّخْصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں خوف یا کسی دوسرے سبب کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے کہ

ابن محمد بن الدراوردي عن مالك بن انس عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غربت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف يعني الصلاة.

سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۹۰۰۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابان ابن يزيد عن يحيى بن ابي كثير عن حفص بن عبيد الله عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الظهر والعصر وقتهما واحد قالوا ولذلك جمع النبي صلى الله عليه وسلم بينهما في وقت احدهما وكذلك المغرب والعشاء في قولهم وقتهما وقت واحد لا تفوت احدهما حتى يخرج وقت الاخرى منهما وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل كل واحدة من هذه الصلوات وقتها منفرد من وقت غيرها وقالوا اما ما رويتموه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمعه بين الصلاتين فقد روي عنه كما ذكرتم وليس في ذلك دليل انه جمع بينهما في وقت احدهما فقد يحتمل ان يكون جمعه بينهما كان كما ذكرتم ويحتمل ان يكون صلى كل واحدة منهما في وقتها

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے وہ کہتے ہیں اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کو ان میں سے ایک کے وقت میں جمع فرمایا اسی طرح ان کے نزدیک مغرب اور عشاء کا پہلا وقت بھی ایک ہے جب تک دوسری نماز کا وقت ختم نہ ہو پہلی نماز قضا نہیں ہوتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ ان میں سے ہر نماز کا وقت الگ ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی جو روایات تم نے نقل کی ہیں یہ آپ سے اسی طرح مروی ہیں لیکن ان میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو ایک نماز کے وقت میں جمع فرمایا اس میں ان کو جمع کرنے کی اس صورت کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی ہو جیسا کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے اور یہ بات انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

كما ظن جابر بن زيد وهو روى ذلك
عن ابن عباس وعمرو بن دينار من بعده
فقال اهل المقالة الاولى قد وجدنا في
بعض الآثار ما يدل على ان صفة الجمع
الذي كما قلنا.
فذكروا في ذلك ما.

٩٠١۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا
عارم بن الفضل قال ثنا حماد بن زيد
عن ايوب عن نافع ان ابن عمر استصرخ
على صفية بنت ابي عبيد وهو بمكة
فاقبل الى المدينة فسار حتى غربت
الشمس وبدت النجوم وكان رجل يصحبه
يقول الصلوٰة الصلوٰة قال وقال له سالم
الصلوٰة فقال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان اذا عجل به السير في سفر
جمع بين هاتين الصلوتين واني اريد
ان اجمع بينهما فسار حتى غاب الشفق
ثم نزل فجمع بينهما.

٩٠٢۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا
مسدد قال ثنا يحيى عن عبيد الله عن
نافع عن ابن عمر انه كان اذا جد به
السير جمع بين المغرب والعشاء بعد
ما يغيب الشفق ويقول ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان اذا جد به
السير جمع بينهما.

قالوا ففي هذا دليل على صفة
جمعه كيف كان فكان من الحجة
عليهم لمخالفهم ان حديث ايوب
الذي قال فيه فسار حتى غاب الشفق

کی اور ان کے بعد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بھی
روایت کی ہے۔ پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ ہم نے بعض
روایات میں وہ مفہوم پایا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اس طریقے پر
جمع فرمایا جیسا کہ ہم نے کہا وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما کو (اپنی زوجہ) صفیہ بنت ابو عبید کی بیماری
کی اطلاع ملی وہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے انھوں
نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر شروع کر دیا یہاں تک
کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے
آپ کے ہمراہی پکارنے لگے نماز، نماز۔ راوی کہتے
ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی کہا نماز (کا وقت
جا رہا ہے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی
تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی
ان کو جمع کرنا چاہتا ہوں، آپ چل پڑے حتی کہ
شفق غائب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع (فرمایا)

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب
ہونے کے بعد آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے
اور فرماتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں
جانے کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع
فرماتے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں طریقہ جمع کی
دلیل موجود ہے۔

ان حضرات کے مخالفین ان کے خلاف دلیل دیتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ ایوب کی روایت (نمبر ۹۰۱) جس میں کہا گیا

ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوا ذٰلِكَ لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا اللَّيْثُ وَلَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَإِنَّمَا أَخْبَرَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَإِنَّهُ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ الَّتِيْ بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ جَامِعًا بَيْنَهُمَا حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ أَيُّوْبَ مُفَسَّرًا عَلٰى مَا قُلْنَا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَرَاحَ رَوْحَةً لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ قَالَ الصَّلٰوةَ فَصَمَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَاحْتَمَلَ

ہے کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی پھر اترے تو حضرت نافع کے تمام ساتھیوں نے یہ بات ذکر نہیں کی، نہ عبیداللہ نے، نہ مالک نے، اور نہ ہی لیث نے، اور نہ اس نے جس سے ہم نے اس باب میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی خبر دی گئی ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں جمع کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیسے جمع کیا حضرت عبیداللہ کی روایت (۹۰۲) میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو جمع فرمایا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا اور بتایا کہ انھوں نے شفق غائب ہونے کے بعد ایسا کیا ہو سکتا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ جب دونوں نمازوں کو جمع کیا تو عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد تھی، اور مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ جب تک عشاء نہ پڑھی جاتی آپ جمع کرنے والے شمار نہ ہوتے تو اس طرح آپ مغرب وعشاء کے جامع ہوئے حضرت ایوب کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی تھی، آپ چلتے رہے تو ظہر یا عصر کے وقت اترے آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا یہاں تک کہ حضرت سالم نے آواز دی "نماز" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں جلدی جانا ہوتا تو اسی طرح کرتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا نماز مغرب کے لیے اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا لہٰذا حضرت ایوب

اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ قُرْبَهٗ مِنْ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِئَلَّا يَتَضَادَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ. وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ كَمَا رَوَاهُ اُسَامَةُ.

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَرْضًا لَّهٗ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا وَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِصَاحِبِيْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَيَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَآءَ وَقَدْ تَوَارَتْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا.

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهٖ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَرَاحَ مُسْرِعًا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتّٰى اِذَا اَمْسٰى فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ نَسِيَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ حَتّٰى اِذَا كَادَ الشَّفَقُ اَنْ يَّغِيْبَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَ

روایت کی ہے حضرت نافع کے قول "شفق غائب ہونے کے بعد" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ شفق غائب ہونے والی تھی تاکہ ان سے مروی روایات میں تضاد نہ ہو۔ یہ حدیث حضرت اسامہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی حضرت نافع سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن جابر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا آپ اپنی زمین پر جانا چاہتے تھے۔ ہم ایک مقام پر اترے تو ایک شخص نے آکر بتایا کہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید شدید بیمار ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان کو (زندہ) پائیں گے چنانچہ آپ جلدی جلدی چلے، آپ کے ساتھ ایک قریشی مرد تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں اپنے مالک (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نماز کے پابند تھے، جب تاخیر ہو گئی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز (رہ گئی) آپ میری طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے پہلے مغرب کی نماز اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام میں جلدی ہوتی تو آپ ایسا ہی کرتے تھے۔

حضرت عطاء بن خالد مخزومی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر نکلے ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی اطلاع ملی آپ نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا نماز کے لیے اذان ہوئی لیکن آپ نہ اترے یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے سوچا کہ شاید آپ (نماز پڑھنا) بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے آپ خاموش رہے یہاں تک

غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ.

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِيْ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ أَنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلَّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ أَنَّهُ عَلٰى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوٰتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ أَوْلٰى فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ.

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۹۰۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ يَعْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا

کہ شفق غروب ہونے لگی تو آپ اترے اور مغرب کی نماز ادا کی اور شفق غائب ہوئی تو نماز عشاء پڑھی اور فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جانے کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کرتے۔

یہ تمام راوی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ایوب نے جو حضرت نافع کا قول نقل کیا کہ "جب شفق غائب ہوگئی" اس میں غروب شفق کے قریب ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ہمارے لیے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان تمام روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں، پس ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو کہ آپ نماز مغرب کے لیے شفق غائب ہونے کے بعد اترے اس بات پر محمول کریں گے کہ شفق غائب ہونے کے قریب تھی کیونکہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ شفق غائب ہونے سے پہلے اترے اگر ان احادیث میں تضاد ہو تو حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ان دونوں میں سے [illegible] بہتر ہے کیونکہ ایوب کی روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو جمع کرتے تھے پھر انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے پس یہ زیادہ بہتر ہوگی۔

اگر وہ حضرات کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نے جمع کرنے کی کیفیت واضح طور پر بیان کی ہے اس سلسلے میں وہ قول ذکر کریں۔

حضرت شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دن جانے کی جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر کے دونوں کو جمع کرتے

أراد السفر ليلة جمع بين المغرب والعشاء، يؤخر الظهر إلى أول وقت العصر فيجمع بينهما، ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حتى يغيب الشفق.

قالوا ففي هذا الحديث أنه صلى الظهر والعصر في وقت العصر وأن جمعه بينهما كان كذلك. وكان من الحجة عليهم لأهل المقالة الأولى أن هذا الحديث قد يحتمل أن يكون صفة الجمع من كلام الزهري لا عن النبي صلى الله عليه وسلم لأنه قد كان كثيرا ما يفعل هذا، يصل الحديث بكلامه حتى يتوهم أن ذلك في الحديث، وقد يحتمل أن يكون قوله إلى أول وقت العصر إلى قرب أول وقت العصر، فإن كان معناه بعض ما صرفناه إليه مما لا يجب معه أن يكون صلاها في وقت العصر فلا حجة في هذا الحديث للذي يقول إنه صلاها في وقت العصر، وإن كان أصل الحديث على أنه صلاها في وقت العصر فكان ذلك هو جمعه بينهما فإنه قد خالفه في ذلك عبد الله ابن عمر فيما رويناه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وخالفته في ذلك عائشة أيضا.

٩٠٧- حدثنا فهد قال ثنا الحسن ابن بشر قال ثنا المعافى بن عمران عن مغيرة بن زياد الموصلي عن عطاء ابن أبي رباح عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب

اور مغرب کو مؤخر کر کے اسے اور عشاء کو جمع فرماتے یہاں تک کہ شفق غائب ہو جاتی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھا اور ان دونوں کے جمع کرنے کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ جمع کی کیفیت کا بیان امام زہری کا کلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اکثر اسی طرح کرتے ہیں کہ حدیث کو اپنے کلام سے ملا دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کے حدیث کا حصہ ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے قول "عصر کے پہلے وقت تک" سے "وقت عصر کا قریب ہونا" مراد ہو۔ اگر اس کا وہ مطلب ہو جو ہم نے بیان کیا کہ اس سے وقت عصر میں پڑھنا لازم نہیں آتا، تو اس حدیث میں جس میں یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے عصر کے وقت میں پڑھا کوئی دلیل نہیں اور اگر اصل حدیث یہ ہو کہ انھوں نے وقت عصر میں یہ نمازیں پڑھیں تو یہی دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اس کی مخالفت ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی مخالفت کی ہے

حضرت عطاء بن ابی رباح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے

وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ.

ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ.

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

٩٠٨- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا اِلَّا اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا.

حضرت عبدالرحمٰن ابن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بے وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور اس دن آپ نے فجر کی نماز غیر وقت میں ادا فرمائی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَاَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ فَيَجُوْزُ لِاَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِي حَالِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ اَنْ يُؤَخِّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيَ.

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمارے مخالف کی تاویل کے خلاف ہے یہ بیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں مروی روایات کے سلسلے میں تصحیح معانی کے اعتبار سے ہے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے سفر کے علاوہ حالت خوف کے بغیر بھی اسی طرح دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں جس طرح سفر میں جمع کرتے تھے لہٰذا جائز ہے کہ کوئی شخص گھر میں بھی کسی خوف اور علت کے بغیر ظہر کو سورج کا رنگ بدلنے تک موخر کر کے پڑھے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ مَا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوتاہی کے سلسلے میں فرمایا۔

٩٠٩- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوتاہی نہیں کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في النوم تفريط إنما التفريط في اليقظة بأن يؤخر صلوة إلى وقت أخرى.

فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تأخير الصلوة إلى وقت التي بعدها تفريط وقد كان قوله ذلك وهو مسافر فدل ذلك أنه أراد به المسافر والمقيم فلما كان مؤخر الصلوة إلى وقت التي بعدها مفرطا فاستحال أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين الصلوتين بما كان به مفرطا ولكنه جمع بينهما بخلاف ذلك فصلى كل صلوة منهما في وقتها وهذا ابن عباس قد روي عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه جمع بين الصلوتين.

٩١٠ - محمد قد قال ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا سفيان بن عيينة عن ليث عن طاوس عن ابن عباس قال لا يفوت صلوة حتى يجيء وقت الأخرى.

فأخبر ابن عباس أن مجيء وقت الصلوة بعد الصلوة التي قبلها فوت لها فثبت بذلك أن ما علمه من جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الصلوتين كان بخلاف صلوته إحداهما في وقت الأخرى.

وقد قال أبو هريرة أيضا مثل ذلك.

٩١١ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا قيس وشريك أنهما سمعا

کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کرنا کوتاہی ہے اور یہ بات آپ نے حالت سفر میں فرمائی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس سے مسافر اور مقیم دونوں مراد لیے ہیں پس جب دوسرے وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والا کوتاہی کرنے والا ہے تو محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں نمازوں کو جمع کیا ہو جس سے کوتاہی لازم آتی ہے بلکہ آپ نے دوسرے طریقے پر جمع فرمایا یعنی دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا فرمایا۔

اور یہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو جمع فرمایا پھر انھوں نے فرمایا:

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسرا وقت نہ آجائے

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دوسری نماز کا وقت آجانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف تھا کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مثل فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مرجب سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نماز میں

عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ أَبُوْهُرَيْرَةَ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى.

۹۱۲۔ قَالُوْا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّ هٰذَا قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ إِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَا هُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّهُ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ

کوتاہی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے دوسرے وقت کے آنے تک مؤخر کرنا۔

ان (مخالفین) نے کہا کہ اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن نمازِ عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن نمازِ ظہر اسی وقت ادا فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان دونوں کا وقت ہے۔

(جواباً) ان سے کہا جائے گا کہ اس میں تمہارے موقف کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت کے قریب پڑھی جس وقت آپ نے پہلے دن نماز عصر ادا فرمائی تھی۔ ہم نے یہ بات اور اس کی دلیل اوقاتِ نماز کے باب میں ذکر کی ہے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے آپ نے فرمایا (مستحب) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح مخالف نے کہا ہے تو ان سے پہلے اور بعد میں وقت ہونے کی صورت میں ان کے درمیان وقت نہ ہوتا اور نہ ہی اس بات کی دلیل ہوتی کہ ان میں سے ہر نماز کا الگ وقت ہے جس کے ساتھ دوسری نماز کا کوئی تعلق نہیں۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت ہے جو دوسری نمازوں کے لیے نہیں ہے تو اسی پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نمازوں کا اپنا اپنا الگ وقت ہو اور ان کو وقت سے آگے یا پیچھے کرنا جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں کو علت بنائے

بعدها فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار. وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا قد رأيناهم أجمعوا أن صلاة الصبح لا ينبغي أن تقدم على وقتها ولا تؤخر عنه فإن وقتها وقت لها خاصة دون غيرها من الصلوات فالنظر على ذلك أن تكون كذلك سائر الصلوات كل واحدة منهن منفردة بوقتها دون غيرها فلا ينبغي أن تؤخر عن وقتها ولا تقدم قبله فإن اعتل معتل بالصلاة بعرفة وبجمع قيل له قد رأيناهم أجمعوا أن الإمام بعرفة لو صلى الظهر في وقتها في سائر الأيام وصلى العصر في وقتها في سائر الأيام وفعل مثل ذلك في المغرب والعشاء بمزدلفة فصلى كل واحدة منهما في وقتها كما صلى في سائر الأيام كان مسيئا ولو فعل ذلك وهو مقيم أو فعله وهو مسافر في غير عرفة وجمع لم يكن مسيئا فثبت بذلك أن عرفة وجمع مخصوصتان بهذا الحكم وإن حكم ما سواهما في ذلك بخلاف حكمهما.

فثبت بما ذكرنا إن ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجمع بين الصلاتين أنه تأخير الأولى وتعجيل الأخرى وكذلك كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده يجمعون بينهما.

٩١٣ - حدثنا محمد بن النعمان

قرار دے کہا جائے گا ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر امام حج کے موقعہ پر عرفات میں دوسرے دنوں کی طرح ظہر کو اپنے وقت میں اور عصر کو اپنے وقت میں پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں سے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے تو بھی گناہ گار ہوگا اور اگر عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ حالت اقامت یا سفر میں ایسا کرے (ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے) تو گناہ گار نہ ہوگا معلوم ہوا کہ عرفات اور مزدلفہ (اور وہ بھی حج کے موقعہ پر) اس حکم کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان دو مقامات کے علاوہ دوسرا حکم ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دو نمازیں جمع کرنے کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ پہلی نماز کو موخر کرنا اور دوسری کو جلدی پڑھنا ہے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جمع کرتے تھے

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں میں اور سعد بن

السقطي قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا ابو خيثمة عن عاصم الاحول عن ابي عثمان قال وفدت انا وسعد بن مالك ونحن نبادر بالحج فكنا نجمع بين الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه ونجمع بين المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتى قدمنا مكة۔

مالک (رضی اللہ عنہما) حج کے لیے روانہ ہوئے اور ہم جلدی جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح جمع کرتے تھے ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر کے پڑھتے حتی کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

۹۱۴- حدثنا فهد بن سليمن قال ثنا عبد الله بن محمد النفيلي قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول صحبت عبد الله بن مسعود في حجه فكان يؤخر المغرب ويعجل العشاء ويسفر بصلوة الغداة۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حج کے موقعہ پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز جلدی پڑھتے۔ مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے، نماز عشاء میں جلدی کرتے اور فجر کی نماز روشنی میں ادا کرتے

وجميع ما ذهبنا اليه في هذا الباب من كيفية الجمع بين الصلوتين قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اس باب میں دو نمازیں جمع کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں یہ سب باتیں جنھیں ہم نے اپنایا ہے۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب۳۶ الصلوة الوسطى اي الصلوات

باب۳۶ : درمیانی نماز کون سی ہے؟

۹۱۵- حدثنا ربيع بن سليمن المرادي المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابي ذئب عن الزبرقان قال ان رهطا من قريش اجتمعوا فمر بهم زيد بن ثابت فارسلوا اليه غلامين لهم يسألانه عن الصلوة الوسطى فقال هي الظهر فقام اليه

ابن ابی ذئب، زبرقان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اپنے دو غلام آپ کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجے انھوں نے فرمایا وہ ظہر کی نماز ہے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور حضرت زید بن ثابت کے پاس

رجل منهم فقال هي الظهر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي الظهر بالهجير فلا يكون وراءه الا الصف والصفان والناس في قائلتهم وتجارتهم فانزل الله تعالى حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فقال النبي صلى الله عليه وسلم لينتهين رجال او لاحرقن بيوتهم

کیا؟ انہوں نے فرمایا یہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال کے بعد) پڑھتے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ اس وقت قیلولے یا تجارت میں مصروف ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمام نمازوں اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ (نماز ترک کرنے سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔

۹۱۶۔ حدثنا فهد قال ثنا عمرو بن مرزوق قال ثنا شعبة عن عمرو بن حكيم عن الزبرقان عن عروة عن زيد بن ثابت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهجير او قال بالهاجرة وكانت اثقل الصلوات على اصحابه فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى لان قبلها صلوتين وبعدها صلوتين.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (الفاظ الہجیر فرمایا یا الہاجرہ) ادا فرماتے تو صحابہ کرام پر یہ نماز سب سے زیادہ بھاری ہوتی اس پر آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی۔

۹۱۷۔ حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد قال ثنا شعبة عن عمرو بن سليمان عن عبد الرحمن بن ابان بن عثمان عن ابيه عن زيد بن ثابت قال هي الظهر.

حضرت عبد الرحمن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نماز ظہر ہے۔

۹۱۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا همام عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابن عمر عن زيد بن ثابت مثله.

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابن عمر سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۹۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن داود بن الحصين عن ابن يربوع المخزومي انه سمع زيد بن ثابت يقول ذلك.

حضرت ابن یربوع مخزومی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۹۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ذٰلِكَ.

حضرت یزید بن عبداللہ ابن قسیط فرماتے ہیں میں نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہی بات فرماتے ہوئے سُنا۔

---

۹۲۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِي فِي إِثْرِ الضُّحٰى قَالَ فَرَدُّونِي إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُونَ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ ان کے کچھ ساتھیوں نے انھیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا انھوں نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جو چاشت کے بعد آتی ہے، فرماتے ہیں انھوں (دوستوں) نے مجھے دوبارہ بھیجا میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں واضح طور پر بتائیے کہ وہ کون سی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرف رُخ کیا فرماتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ظہر کی نماز ہے۔

اَلْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالُوا هِيَ الظُّهْرُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ رَبِيعٍ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلُهُ

بیان مسئلہ

ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ کہتے ہیں یہ نماز ظہر ہے انھوں نے اس سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا جسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل بنایا اور اسے ہم نے حضرت ربیع موذن کی روایت میں ان سے ذکر کیا نیز ان لوگوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

لينتهين أقوام أو لأحرقن عليهم بيوتهم وإن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الظهر بالهجير ولا يجتمع معه إلا الصف والصفان فأنزل الله تعالى هذه الآية فاستدل هو بذلك على أنها الظهر فهذا قول من زيد بن ثابت ولم يروه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في هذه الآية عندنا دليل على ذلك لأنه قد يجوز أن تكون هذه الآية أنزلت بالمحافظة على الصلوات كلها الوسطى وغيرها فكانت الظهر فيما أريد وليست هي الوسطى فوجب بهذه الآية المحافظة على الصلوات كلها ومن المحافظة عليها حضورها حيث تصلى فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة التي يفرطون في حضورها لينتهين أقوام أو لأحرقن عليهم بيوتهم يريد لينتهين أقوام عن تضييع هذه الصلوة التي قد أمرهم الله عز وجل بالمحافظة عليها أو لأحرقن عليهم بيوتهم وليس في شيء من ذلك دليل على الصلوة الوسطى أي صلوة هي منهن وقد قال قوم إن قول رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا لم يكن لصلوة الظهر وإنما كان لصلوة الجمعة.

٩٢٢ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال ثنا زهير بن معاوية عن أبي إسحق عن أبي الأحوص عن عبد الله عن النبي صلى

کیا گو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ باز نہ آئیں تو میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال سے متصل) پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ ایک یا دو صفیں ہوتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ ظہر کی نماز ہے یہ خود ان کا اپنا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اس آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت نماز وسطیٰ اور اس کے علاوہ تمام نمازوں کی محافظت کے لیے نازل ہوئی اور ان میں ظہر کی نماز بھی مراد ہو لیکن وہ درمیانی نماز نہیں ہے پس اس آیت سے تمام نمازوں کی حفاظت واجب ہو گئی اور حفاظت یہ ہے کہ جب وہ نمازیں پڑھی جائیں تو ان میں حاضر ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس نماز کے بارے میں جس میں وہ کوتاہی کرتے تھے فرمایا ان لوگوں کو باز آنا چاہیے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا تو آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ اس نماز کو ضائع کرنے سے باز رہیں جس کی محافظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا اس میں درمیانی نماز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔

ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نماز ظہر کے بارے میں نہیں تھا بلکہ وہ نماز جمعہ کے بارے میں ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کچھ لوگ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں ان کے گھروں میں جلا دوں۔

فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَإِنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَأْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهُ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

تو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں تو انہوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی نماز کو درمیانی نماز قرار نہیں دیا۔ انشاء اللہ یہ بات اپنی جگہ پر آئے گی۔

کچھ تابعین نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہے

٩٢٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى أَهْلِهَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نماز جس کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھر جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، جمعہ کی نماز تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

٩٢٤۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ لکڑیاں جمع کرے پھر نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں اس ذات کی

فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

۹۲۵- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَمَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۹۲۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَى الصَّلٰوةِ بَيْتَهُ.

۹۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قُرْبُهُ ثُمَّ جَاءَ وَفِي النَّاسِ رُقُودٌ وَهُمْ عِزُونَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ إِلٰى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا وَهُمْ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلٰى أَهْلِ

قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ وہ موٹی اور پُرگوشت ہڈی یا بکری کے نہایت عمدہ پائے حاصل کرے گا تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہو۔

ابن ابی الزناد اور مالک، ابوالزناد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق پر فجر اور عشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اس کے بعد آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتی کہ رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا اس کے قریب وقت ہوا تو آپ تشریف لائے لوگ کچھ ٹکڑیوں میں سو چکے تھے۔ آپ کو سخت غصہ آیا پھر فرمایا اگر کوئی شخص لوگوں کو ہڈی کے ایک ٹکڑے یا دو بکری کے پایوں کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کریں گے لیکن وہ اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور انہیں آگ لگا کر جلا دوں۔

هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقُهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابوبکرہ نے حضرت عاصم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ هِيَ الْعِشَاءُ وَلَمْ يَدُلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِنَّهَا هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عشاء کے بارے میں فرمائی ہے لیکن اس میں اس کے درمیان نماز ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے جسے ہم انشاء اللہ اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

بعض تابعین نے بھی اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلادیں وہ نمازِ عشاء تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَالِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ اُخْرٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان تمام باتوں کے خلاف مروی ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حالتِ نماز کے لیے نہیں بلکہ کسی دوسرے حال کے لیے تھا۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَاٰمُرَنَّ رَجُلًا

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بات مانع نہ ہوتی تو میں آدمی کو حکم دیتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کو ان کے گھروں میں جلادیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک

أن يصلي بالناس ثم حرقت بيوتا على ما فيها قال جابر إنما قال ذلك من أجل رجل بلغه عنه شيء فقال لئن لم ينته لأحرقن بيته على ما فيه.

آدمی کی وجہ سے تھا آپ کو اس کی طرف سے ایک اطلاع پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے گھر کے اندر جلا دوں گا۔

فهذا جابر يخبر أن ذلك القول من النبي صلى الله عليه وسلم إنما كان لمتخلف عما لا ينبغي التخلف عنه فليس في هذا ولا في شيء مما تقدمه الدليل على الصلاة الوسطى ما هي فلما انتفى ما ذكرنا أن تكون فيما روينا عن زيد بن ثابت في شيء من ذلك دليل رجعنا إلى ما روي عن ابن عمر فإذا ليس فيه حكاية عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما هو من قوله لأنه قال هي الصلاة التي وجه فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الكعبة **وقد** روي عنه من غير هذا الوجه خلاف ذلك.

تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس بات سے پیچھے رہنے کے سلسلے میں تھا جس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے اس روایت اور گزشتہ روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی دلیل ہو کہ درمیانی نماز کونسی ہے جب ہماری اس مذکورہ گفتگو کی بنا پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے اس بات پر پائی جانے والی دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول نہیں بلکہ وہ ان کا اپنا قول ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا یہی وہ نماز ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے علاوہ اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۹۳۱۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث ح وحدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال قال الصلاة الوسطى صلاة العصر.

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے

فلما تضاد ما روي في ذلك عن ابن عمر دل هذا على أنه لم يكن عنده فيه شيء عن النبي صلى الله عليه وسلم ورجعنا إلى ما روي عن غيره.

جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں تضاد پایا گیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اب ہم ان کے غیر سے مروی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۹۳۲- وَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى.

حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انھوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِيَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ.

حضرت ابو رجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

حضرت ابو الخلیل، جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِيْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى.

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے پہلو میں کھڑے ایک صحابی نے فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَكَانَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ. فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ عِنْدَهُ هُوَ قُنُوتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ فِيهَا الْقُنُوتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے "تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے با ادب کھڑے ہو جاؤ۔" ان کے نزدیک یہ قنوت فجر کی نماز میں تھا لہٰذا انھوں نے اس سے ثابت کیا کہ درمیانی نماز وہی ہے جس میں ان کے نزدیک قنوت ہے۔

عِنْدَهُ وَقَدْ خُولِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فِيمَ نَزَلَتْ.

٩٣٧ - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

٩٣٨ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

٩٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَالْقُنُوتُ السُّكُوتُ وَالْقُنُوتُ الطَّاعَةُ.

٩٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ قَالَ مِنَ الْقُنُوتِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللّٰهِ.

٩٤١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوتُ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنَّمَا الْقُنُوتُ الطَّاعَةُ يَعْنِي وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ.

اس آیت کے شان نزول کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالی کے حضور با ادب کھڑے ہو جاؤ" اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

حسین بن نصر کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون سے سنا انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں منصور سے وہ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی "قنوت" خاموشی کو کہتے ہیں اور قنوت فرمانبرداری کے معنی میں بھی ہے۔

حضرت مجاہد اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں فرماتے ہیں رکوع، سجدہ، بازو بچھا دینا اور خوف خدا سے آنکھیں بند کر دینا قنوت ہے۔

حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں اگر قنوت کا وہ مطلب ہوتا جو تم کہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس سے کچھ حصہ نہ ہوتا، قنوت فرمانبرداری کے معنی میں ہے "اور جو تم (ازواج مطہرات) میں سے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔"

٩٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ كُلُّهَا قُنُوْتٌ أَمَّا الَّذِي تَصْنَعُوْنَ فَلَا أَدْرِي مَا هُوَ.

حضرت ابوالاشہب فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمام نماز قنوت ہے جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ يُخْبِرُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِي أُمِرُوْا بِهِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ السُّكُوْتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْقُنُوْتَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا هُوَ الْقُنُوْتُ الْمَفْعُوْلُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوْتُ الْمَذْكُوْرُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ الْقُنُوْتَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذًا لَمَا تَرَكَهُ إِذْ كَانَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ.

تو یہ ہیں حضرت ابن ارقم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جو بتاتے ہیں کہ اس آیت میں جس قنوت کا حکم دیا گیا ہے وہ اس گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا ہے جسے وہ لوگ نماز میں کرتے تھے ———— لہٰذا اس آیت میں مذکور قنوت سے نماز فجر کی قنوت پر دلیل کا امکان نہ رہا۔

بعض لوگوں نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے ہم نے اسے صبح کی نماز میں قنوت سے متعلق باب میں ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اگر اس آیت میں مذکور قنوت وہی نماز فجر والی قنوت ہوتی تو آپ اسے نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن پاک نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے موقف پر دوسری دلیل بھی مروی ہے۔

٩٤٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ فَصَلَ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ.

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا درمیانی نماز' فجر کی نماز ہے یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی کو جدا جدا کرتی ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الَّذِي جَعَلَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِهِ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هٰذِهِ الْعِلَّةُ وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس دلیل کے ساتھ فجر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا گیا ہے وہ یہی ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وقوموا للہ قانتین" اللہ

يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. أَرَادَ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ فَقَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّمَا أُقِرَّتِ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ أَرَادَ بِهٖ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ زِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ وَذَهَبَ أَيْضًا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ أَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۹۴۵۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَنَافِعٌ

جو انھوں نے صبح کی نماز کا قنوت مراد لیا ہے اس سے طویل قیام مراد ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس میں قیام طویل ہو ہم نے یہ بات اس کتاب میں اپنے مقام پر ان کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ "صبح کی نماز طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعتیں برقرار رکھی گئیں" دوسرے مقام پر ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقوموا للّٰہ قانتین" سے اس (قنوت) کا تمام نمازوں اور درمیانی نماز میں بھی ہونا مراد ہو وسطیٰ ہو یا غیر وسطیٰ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درمیانی نماز کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نمازِ عصر ہے۔

حضرت زر بن عبید اللہ عبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" نمازِ عصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔"

جب اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف باتیں مروی ہیں تو ہم نے چاہا کہ ان کے غیر کی روایات دیکھیں جو لوگ اس سے نمازِ عصر کے علاوہ مراد لیتے ہیں وہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

حضرت ابو جعفر محمد بن علی اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن رافع (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے ان دونوں سے بیان فرمایا کہ وہ ازواج مطہرات کے دور میں قرآن پا

مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلَى عَهْدِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتَبَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا وَقَالَتْ لِي اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَاْتِيَنِي فَاُمْلِيَهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اَتَيْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِي اَكْتُبُهَا فَقَالَتِ اكْتُبْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ

لکھا کرتے تھے فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک نسخہ لکھنے کے لیے دیا اور فرمایا جب سورۂ بقرہ کی اس آیت پر پہنچو تو اسے نہ لکھنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ تاکہ تمہیں اس طرح لکھاؤں گی جس طرح میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے، فرماتے ہیں جب میں اس پر پہنچا تو وہ کاغذ جس پر میں نے لکھا تھا لے کر حاضر ہوا، ام المومنین نے فرمایا لکھو"

تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز اور نماز عصر کی حفاظت کرو۔

---

٩٤٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ مِثْلَهُ عَنْ حَفْصَةَ غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت زید بن اسلم، حضرت عمرو بن رافع سے وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

٩٤٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِي يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَتْنِي عَائِشَةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصَةَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا اس کے بعد انھوں نے حضرت حفصہ سے علی بن معبد کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

---

٩٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ حُمَيْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَتْ كُنَّا نَقْرَؤُهَا عَلَى الْحَرْفِ الْاَوَّلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ام حمید بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الصلوٰۃ الوسطیٰ" کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پہلے ہم عہدِ رسالت میں اس طرح پڑھتے تھے "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین"

وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

قَالُوا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هٰهُنَا بِاسْمَيْهَا جَمِيْعًا هٰذَا إِنْ لَوْ ثَبَتَ مَا فِي تِلْكَ الْآثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ مَعَ أَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ.

فقہاء کرام فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر" فرمایا تو ثابت ہوا کہ صلوۃ وسطی" (درمیانی نماز) عصر کے علاوہ ہے لیکن ان کی اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے عصر کو عصر بھی کہا جاتا ہو اور وسطی بھی لہٰذا یہاں ان کے دونوں نام ذکر فرمائے۔ لیکن یہ بات اس وقت ممکن ہوگی جب ان روایات میں پائی جانے والی مشہور قرات پر (لفظ صلوۃ العصر کی) زائد قرات ثابت ہو حالانکہ جس وقت تلاوت کے ساتھ یہ دلیل قائم ہو چکی ہے تو وہ ہر اس بات کو دور کرتی ہے جو اس کے خلاف ہے۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں پہلے روایت کی گئی روایات کے خلاف (مذکور) ہے۔

٩٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

حضرت عمرو بن رافع فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے مصحف میں لکھا ہوا تھا "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وہی صلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین" (یعنی صلوۃ العصر کا ذکر صلوۃ وسطی کی تفسیر کے طور پر ہوا)۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ تَأْوِيْلَ الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ أَنَّهُ سَمّٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ

پہلی روایات میں مذکور ارشاد خداوندی کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا وہ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ عصر کی نماز کو نماز عصر بھی کہتے تھے اور صلوۃ وسطی بھی، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جن کے نزدیک اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

من ذهب الی انها صلوة العصر وقد روی عن البراء بن عازب فی ذلک ما یدل علی نسخ ما روی فی ذلک عن حفصة و عائشة و ام کلثوم.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حضرت حفصہ، حضرت عائشہ اور حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہم) کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۹۵۰۔ حدثنا ابو شریح محمد بن زکریا بن یحیی قال ثنا محمد بن یوسف الفریابی قال ثنا محمد بن فضیل بن مرزوق قال ثنا شقیق بن عقبة عن البراء ابن عازب قال نزلت حافظوا علی الصلوات وصلوة العصر فقرأناها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ما شاء الله ثم نسخها الله عز وجل فانزل حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" نازل ہوئی تو ہم عہد رسالت میں جس قدر اللہ نے چاہا اسے پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"۔

فاخبر البراء بن عازب فی هذا الحدیث ان التلاوة الاولی هی ما روت عائشة وحفصة وانه نسخها ذلک التلاوة التی قامت بها الحجة فان کان قوله الثانی والصلوة الوسطی نسخا للعصر ان تکون هی الوسطی فذلک نسخ لها وان کان نسخا لتلاوة احد اسمیها وتثبیت اسمها الآخر فانه قد ثبت ان الصلوة الوسطی هی صلوة العصر فلما احتمل هذا ما ذکرنا عدنا الی ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک.

تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جسے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور یہ تلاوت اس تلاوت کے ساتھ منسوخ ہوگئی جس کے حجت قائم ہے اگر "والصلوٰۃ الوسطیٰ" عصر کی تنسیخ کے لیے ہے کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ نہیں تو یہ اس بات کا نسخ ہوگا اور اگر اس کے ایک نام کی تلاوت منسوخ کرنے اور دوسرے کو باقی رکھنے کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے نماز عصر ہی مراد ہے۔ جب ہمارے اس بیان میں احتمال کی صورت پیدا ہوگئی تو ہم نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی طرف رجوع کیا۔

۹۵۱۔ فحدثنا علی بن معبد قال ثنا شجاع بن الولید قال ثنا زائدة ابن قدامة قال سمعت عاصما یحدث عن زر عن علی رضی الله عنه قال

حضرت زر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ احزاب کے موقع پر لڑتے رہے حتیٰ کہ نماز عصر نہ پڑھ سکے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا تو رسول اکرم

فَاتَلْنَا الْأَحْزَابَ فَشَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى كَرَبَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُلُوْبَ الَّذِيْنَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نَارًا اَوِ امْلَأْ بُيُوْتَهُمْ نَارًا وَامْلَأْ قُبُوْرَهُمْ نَارًا قَالَ عَلِيٌّ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا صَلٰوةُ الْفَجْرِ.

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَهَا قَبْلَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الصُّبْحَ حَتّٰى سَمِعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَقُوْلُ هٰذَا فَعَلِمُوْا بِذٰلِكَ اَنَّهَا الْعَصْرُ.

۹۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَعَدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلٰى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا الصُّبْحُ.

۹۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ سَلْ لَنَا عَلِيًّا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَسَاَلَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا الْفَجْرُ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا.

۹۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) سے روکے رکھا ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے، ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے۔

تو یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلے اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے یہاں تک کہ اس دن انہوں نے آپ سے سنا تو جان گئے کہ یہ نماز عصر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوۂ خندق کے دن خندق کے ایک دہانے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھیں انہوں نے پوچھا تو آپ نے اس (پہلے) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ ہم اسے فجر کی نماز سمجھتے تھے حتیٰ کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہم اسے فجر کی نماز

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرَى أَنَّهَا الْفَجْرُ.

سمجھتے تھے، ذکر نہیں کیا۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوعَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابوعامر، حضرت محمد بن طلحہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتَّى مَسَّا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ عصر کی نماز اس وقت سے رہ گئی جس میں آپ پڑھتے تھے اور شام ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ هِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت عباد، حضرت ہلال سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ وَسَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت مقسم اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "خندق کے دن" اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ.

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بتاتے ہیں کہ یہ نماز عصر ہے، تو آپ سے کس طرح اس کے خلاف رائے قبول کی جائے۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دمشق میں آکر ابوکلثوم دوسی کے پاس اترے پھر مسجد میں تشریف لا کر اس کے مغربی کونے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے درمیانی نماز کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَقْبَلَ حَتَّى نَزَلَ دِمَشْقَ عَلَى آلِ أَبِي كُلْثُمٍ الدَّوْسِيِّ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِي غَرْبِيِّهِ فَتَذَاكَرُوا الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى فَاخْتَلَفُوا فِيهَا فَقَالَ اخْتَلَفْنَا فِيهَا كَمَا اخْتَلَفْتُمْ وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِينَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَبُو هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَرِيًّا عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرَنَا أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

بارے میں گفتگو کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں تمہاری طرح ہم میں بھی اختلاف تھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ اقدس کے صحن میں تھے ہم میں سے ایک نیک شخص ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپ سے بے تکلف تھے اجازت مانگ کر اندر داخل ہوئے پھر باہر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

٩٦٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔

٩٦١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهِ آثَارٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ وَجَاءَتْ مَجِيئًا صَحِيحًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ الْعَصْرُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا جُمْلَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ روایات متواترہ صحیح طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے نیز جلیل القدر صحابہ کرام نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

٩٦٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے۔

٩٦٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهُ.

حضرت حسن، حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٤- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ أَبِيْ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَأَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الظُّهْرِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ الْعَتَمَةِ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ.

حضرت عبد الرحمن ابن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا عنقریب میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں گا حتی کہ تو جان جائے گا کیا اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرماتا "زوال شمس کے وقت نماز پڑھو" اس سے ظہر کی نماز مراد ہے "رات چھا جانے" سے مغرب "عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں تمہارے پردے کے وقت ہیں" سے عشاء کی نماز "صبح کا وقت (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے" سے نماز فجر مراد ہے۔ پھر فرمایا "تمام نمازوں بالخصوص نماز عصر کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ" سے نماز عصر مراد ہے، یہ نماز عصر ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ قِيْلَ لَهُ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا قَوْلَيْنِ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نماز عصر کو "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) کیوں کہا گیا تو اسے جواب دیا جائے گا اس سلسلے میں لوگ دو باتیں کہتے ہیں ایک قوم کہتی ہے یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے درمیان

مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ.

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنِيْ

۹۶۶ - الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحُ وَ فُدِيَ اِسْحٰقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا فَصَارَتِ الظُّهْرُ وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ لَبِثْتَ فَقَالَ يَوْمًا فَرَاَى الشَّمْسَ فَقَالَ اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ وَ قَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلٰثًا وَ اَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَلِذٰلِكَ قَالُوا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنًى صَحِيْحٌ لِاَنَّ اَوَّلَ الصَّلَوَاتِ اِنْ كَانَتِ الصُّبْحُ وَ اٰخِرَهَا الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ كَانَ الْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ هِيَ الْعَصْرُ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

سے۔ دوسرے لوگ اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، یہ صبح کی نماز ہو گئی۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی[1] ظہر کے وقت پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں، یہ نماز ظہر ہو گئی۔ حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کر کے پوچھا آپ کتنا عرصہ ٹھہرے انہوں نے عرض کیا ایک دن پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے چار رکعات ادا کیں تو یہ نماز عصر ہو گئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مغرب کے وقت حضرت عزیر اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بخشش ہوئی تو چار رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے تو مغرب کی تین رکعتیں ہو گئیں اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی اسی لیے نماز عصر کو درمیانی نماز کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح ہے کیونکہ اگر صبح کی نماز پہلی اور عشاء کی نماز آخری نماز ہو تو پہلی اور آخری کے درمیان درمیانی نماز عصر کی نماز ہو گی، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ درمیانی نماز نمازِ عصر ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ الْفَجْرُ اَيُّ وَقْتٍ هُوَ

باب ۳: نمازِ فجر کس وقت ادا کی جائے

۹۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسلمان عورتیں

[1] قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے اسحٰق علیہ السلام کی نہیں ہوئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِيهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں پھر اپنے گھر لوٹ کر واپس جاتیں تو انھیں کوئی شخص پہچان نہ سکتا۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب نے امام زہری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٦٩- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے فرمایا اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتیں۔

٩٧٠- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

یحیٰی بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں (یحیٰی بن سعید) نے فرمایا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

٩٧١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت بشیر بن ابو مسعود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ نے سفیدی میں ادا فرمائی اس کے بعد روشنی کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

٩٧٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ

حضرت نہیک بن یریم، حضرت مغیث بن سُمّی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے

وحدثنا فهدٌ قال ثنا محمد بن كثير قال ثنا الأوزاعي قال حدثني نهيك ابن يريم عن مغيث ابن سمي أنه قال صليت مع ابن الزبير الصبح بغلس فالتفت إلى عبد الله بن عمر فقلت ما هذا فقال هذه صلوتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع أبي بكر ومع عمر فلما قتل عمر رضي الله عنه أسفر بها عثمان رضي الله عنه

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی، جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی۔

٩٧٣- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر العقدي قال ثنا هشام بن أبي عبد الله عن قتادة عن أنس بن مالك وزيد بن ثابت قالا تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرجنا إلى الصلوة قلت كم بين ذلك قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين آية۔

حضرت قتادہ، حضرت انس ابن مالک اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لیے نکلے۔ میں (حضرت قتادہ) نے پوچھا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا جتنے وقت میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔!

٩٧٤- حدثنا محمد بن سليمن الباغندي قال ثنا عمرو بن عون قال أنا هشيم عن منصور بن زاذان عن قتادة عن أنس عن زيد بن ثابت مثله۔

حضرت منصور بن زاذان، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٧٥- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة قال حدثني سعد بن إبراهيم قال سمعت محمد ابن عمرو ابن حسن قال لما قدم الحجاج جعل يؤخر الصلوة فسألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصبح أو قال كانوا يصلون الصبح بغلس.

محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں جب حجاج آیا تو اس نے نماز کو مؤخر کر دیا ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا صحابہ کرام صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے

٩٧٦- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا

حضرت محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَاءِ وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تُعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ۔

حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ ، حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، طلوع فجر کے ساتھ ہی اقامت کہی گئی۔ اس وقت ستارے آسمان میں صاف نظر آ رہے تھے اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ پہچانے نہیں جاتے تھے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوْسِيُّ قَالَ ثَنَا ضُرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ ابْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْحَيِّ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَانْصَرَفَ وَمَا أَكَادُ أَنْ أَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ أَيْ كَأَنَّهُ بِغَلَسٍ۔

حضرت ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری فرماتے ہیں مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے قبیلہ کے کچھ سواروں کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو میں اندھیرے کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچان نہیں سکتا تھا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضُرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ضرغامہ ابن علیبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذه الآثار وقالوا هكذا يفعل في صلوة الفجر يغلس بها فانه افضل من الاسفار بها. وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل الاسفار بها افضل من التغليس واحتجوا في ذلك بما حدثنا

٩٨٠ - روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول حج عبد الله فامرني علقمة ان الزمه فلما كانت ليلة مزدلفة وطلع الفجر قال اقم فقلت يا ابا عبد الرحمن ان هذه الساعة ما رايتك تصلي فيها قط فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي هذه يعني هذه الصلوة الا هذه الساعة في هذا المكان من هذا اليوم قال عبد الله هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتي الناس من مزدلفة وصلوة الغداة حين ينزغ الفجر رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك

٩٨١ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا اسرائيل قال ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن ابن يزيد قال خرجت مع عبد الله بن مسعود الى مكة فصلى الفجر يوم النحر حين سطع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلاتين تحولان عن وقتهما في هذا المكان المغرب وصلوة

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ فجر کی نماز اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے وہ روشنی میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اندھیرے کی بجائے سفیدی میں پڑھنا افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی ہے:

حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے تو حضرت علقمہ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے پر مامور فرمایا، مزدلفہ کی رات جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا اقامت کہو میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے آپ کو کبھی بھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس مقام پر یہ نماز اسی وقت پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھی جاتی ہیں مغرب کی نماز جب لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو انھوں نے قربانی کے دن نماز فجر، فجر طلوع ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ دو نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹائی جائیں، مغرب کی نماز اور نماز فجر جو اسی وقت پڑھی جاتی ہے۔

الفجر هذه الساعة.

۹۸۲- حَدَّثَنَا ابن أبي داود قال ثنا يحيى بن معين قال ثنا بشر بن السري قال ثنا زكريا بن إسحق عن الوليد بن عبد الله بن أبي سمرة قال حدثني أبو طريف أنه كان شاهدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حصن الطائف فكان يصلي بنا صلوة الفجر حتى لو أن إنسانا رمى بنبله أبصر مواقع نبله.

حضرت ابو طریف فرماتے ہیں میں طائف کے قلعے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھاتے کہ اگر کوئی شخص اپنا تیر پھینکتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا يزيد بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل قال سمعت جابر بن عبد الله يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يؤخر الفجر كاسمها.

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نام کی طرح اس میں تاخیر فرماتے تھے (کیونکہ فجر روشنی پھیلنے اور پھوٹنے کو کہتے ہیں تو آپ روشنی میں نماز پڑھتے)

۹۸۴- حَدَّثَنَا أبو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا سعيد بن عامر قال ثنا عوف عن سيار بن سلامة قال دخلت مع أبي على أبي برزة فسأله أبي عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ينصرف من صلوة الصبح والرجل يعرف وجه جليسه وكان يقرأ فيها ما الستين إلى المائة.

حضرت عوف بن یسار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ کے پاس حاضر ہوا میرے والد نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اس وقت آدمی اپنے ہم نشین کے چہرے کو پہچان سکتا تھا آپ ساٹھ سے سو تک آیات پڑھتے تھے۔

قَالُوا فَفِي هذه الآثار ما يدل على تأخير رسول الله صلى الله عليه وسلم إياها وعلى تنويره بها وفي حديث عبد الله بن مسعود أنه كان يصلي في سائر الأيام صلوة الصبح في خلاف الوقت الذي يصلي فيه بمزدلفة وإن هذه الصلوة تحول عن وقتها قال أبو جعفر وليس

ان روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نماز فجر تاخیر سے اور روشنی میں پڑھتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ فجر کی نماز اس وقت کے خلاف پڑھتے جس وقت آپ مزدلفہ میں پڑھتے اور یہ نماز (مزدلفہ میں) اپنے وقت سے ہٹائی گئی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات اور گزشتہ روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان میں سے کسی

فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَا فِيهِمَا تَقَدَّمَهَا دَلِيلٌ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا غَيْرُهُ أَفْضَلُ مِنْهُ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلَى أُمَّتِهِ كَمَا تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَكَانَ وُضُوءُهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوَى هٰذِهِ الْآثَارِ هَلْ فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

٩٨٥- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ ابْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأُجُورِكُمْ.

٩٨٦- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

٩٨٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک کی فضیلت پر دلالت کرے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی وقت ایک کام کریں اور دوسرے وقت اس کے علاوہ عمل کریں تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جیسے آپ نے ایک ایک بار (اعضاء دھوکر) وضو فرمایا حالانکہ آپ کو تین تین اعضاء کو دھونا افضل تھا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان کے علاوہ روایات کو دیکھیں کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان میں سے کسی کے افضل ہونے کی دلیل ہو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو جب تم روشنی میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا یا فرمایا تمہارے ثواب زیادہ ہوں گے

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اچھی طرح صبح کرو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

تَنَوَّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

زید بن اسلم، عاصم بن عمر سے وہ اپنی قوم کے چند انصار صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اسے اچھی طرح صبح کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَوَّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت جابر، ابوبکر صدیق سے وہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْإِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ وَإِمَامُ التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بُيِّنَ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ صبح کو خوب روشن کرنا ہے پہلی دو فصلوں میں مروی روایات میں وہ وقت بتایا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے، ہوسکتا ہے آپ امت کے لیے وسعت پیدا کرتے ہوئے کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھتے ہوں لیکن ان میں سے افضل وہ ہے جو حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاکہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اس باب میں مروی روایات کا یہ بیان ہے اور وہ جو آپ کے بعد والوں سے مروی ہے وہ یہ ہے۔

الآثار في شيء من ذلك فهذا وجه ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الباب وأما ما روي عمن بعده في ذلك.

۹۹۱ - فإن محمد بن خزيمة حدثنا قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا معتمر بن سليمان قال سمعت منصور بن المعتمر يحدث عن إبراهيم النخعي عن قرة بن حيان بن الحارث قال تسحرنا مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه فلما فرغ من السحور أمر المؤذن فأقام الصلاة.

حضرت قرہ بن حیان بن حارث فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

قال أبو جعفر ففي هذا الحديث أن عليا دخل في الصلاة عند طلوع الفجر وليس في ذلك دليل على وقت خروجه منها أي وقت كان فقد يحتمل أن يكون أطال فيها القراءة فأدرك التغليس والتنوير جميعا وذلك عندنا حسن فأردنا أن ننظر هل روي عنه ما يدل على شيء من ذلك.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے طلوع فجر کے وقت نماز شروع فرمائی اس میں اس بات کوئی دلیل نہیں کہ اس سے فارغ کب ہوئے ممکن ہے آپ نے طویل قرأت کی ہو اور اس طرح اندھیرے اور روشنی دونوں کو پالیا ہو۔ اور ہمارے نزدیک یہ بہتر تاویل ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں ان سے کوئی بات مروی ہے۔

۹۹۲ - فإذا أبو بشر الرقي قد حدثنا قال ثنا شجاع بن الوليد عن داود بن يزيد الأودي عن أبيه قال كان علي بن أبي طالب يصلي بنا الفجر ونحن نتراءى الشمس مخافة أن تكون قد طلعت.

حضرت داؤد بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو ہم سورج کو دیکھتے کہ مبادا طلوع ہو گیا ہو۔

فهذا الحديث يخبر عن انصرافه أنه كان في حال التنوير فدل ذلك

یہ حدیث اس بات کی خبر دیتی ہے کہ وہ روشنی کی حالت ہوتی تھی۔ یہ ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہے آپ سے

عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ الْاَمْرُ بِالْاِسْفَارِ۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ یَا قَنْبَرُ اَسْفِرْ اَسْفِرْ۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا سَیْفُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْجُمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ کَانَ عَلِیٌّ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ اَحْیَانًا وَیُغَلِّسُ بِهَا اَحْیَانًا۔

فَیَحْتَمِلُ تَغْلِیْسُهٗ بِهَا اَنْ یَّکُوْنَ تَغْلِیْسًا یَدْخُلُ بِهٖ الْاِسْفَارُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ ذٰلِکَ۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَیُغَلِّسُ وَیُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَقْرَأُ بِسُوْرَةِ یُوْسُفَ وَیُوْنُسَ وَقِصَارِ الْمَثَانِیْ وَالْمُفَصَّلِ۔

وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْهُ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ کَانَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهٖ مُسْفِرًا۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ

یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے روشنی میں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اے قنبر! روشن کرو، روشن کرو!۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فجر کی نماز کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تو آپ کا اندھیرے میں پڑھانا اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ روشنی کر پایا جائے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں بھی پڑھتے اور اندھیرے میں بھی، اور اس کے درمیان بھی پڑھتے آپ سورۂ یوسف، سورۂ یونس، قصار مثانی اور مفصل کی تلاوت فرماتے۔

اور آپ سے متواتر روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ روشنی میں نماز سے فارغ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے اس میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج آہستہ قرأت کے ساتھ تلاوت کیں تو اس نے کہا اللہ کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت نماز کے

فِيهِمَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً فَقُلْتُ وَاللهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا اسْتَشْرَفُوا فَقَالُوا طَلَعَتْ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفَ حَتَّى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى جُدُرِ الْمَسْجِدِ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُورَةِ الْكَهْفِ وَسُورَةِ يُوسُفَ۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْأَحْنَفُ ابْنُ قَيْسٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِعَاقُولِ الْكُوفَةِ

لیے) کھڑے ہوتے ہوں گے تو انھوں نے کہا ہاں۔

حضرت محمد بن یوسف فرماتے ہیں میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے اس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج نکل رہا تھا لوگوں نے کہا سورج طلوع ہوگیا ہے تو انھوں نے فرمایا اگر طلوع ہوتا تو ہمیں غافل تو نہیں پاتا۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ میں نے مسجد کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کہیں سورج طلوع نہیں ہوا۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ یوسف پڑھی۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں ہمیں احنف بن قیس نے مقام عاقول کوفہ میں فجر کی نماز پڑھائی انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف پڑھی اور فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انھوں [illegible]

فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الْكَهْفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ قَالَ وَصَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا

نے بھی یہی دو سورتیں پڑھیں۔

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ صَلوٰةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ. ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي الْوَادِي أَحَدٌ لَأَسْمَعَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھتے ہوئے "

غم کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ اندر ہی اندر غم پیتے تھے (آیت) پر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں سورۂ نجم پڑھی سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر سورۂ زلزال پڑھی اور اتنی بلند آواز سے قرأت کی کہ اگر وادی میں کوئی ہوتا تو اسے سن لیتا۔

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ.

حضرت حکم بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ یوسف اور دوسری میں سورۂ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا۔

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت حصین بن سبرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اسی (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قِرَاءَتَهُ تِلْكَ كَانَتْ قِرَاءَةً بَطِيئَةً لَمْ نَرَ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُ فِيهَا كَانَ إِلَّا بِغَلَسٍ وَلَا خُرُوجُهُ كَانَ مِنْهَا إِلَّا وَقَدْ أَسْفَرَ إِسْفَارًا شَدِيدًا وَكَانَ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ آپ آرام آرام سے قرأت کرتے تھے تو ہمارے خیال میں آپ اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت روشنی میں فارغ ہوتے آپ اپنے ماتحت حکام کو بھی اسی طرح لکھتے تھے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ بِغَلَسٍ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

حضرت محمد ابن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھیں اور لمبی قراءت کریں۔ (راوی کو شک ہے کہ بسواد فرمایا یا بغلس، بہرحال معنی ایک ہے۔)

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد، مہاجر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُمْ فِيهَا بِغَلَسٍ وَأَنْ يُطِيلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذَلِكَ عِنْدَنَا أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هَذَا شَيْئًا سِوَى عُمَرَ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے اور لمبی قراءت کرنے کا حکم دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ روشنی کے وقت تک پہنچ جائیں اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَقَالُوا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ آل عمران پڑھی، لوگوں نے کہا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر طلوع ہو گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں سورۂ بقرہ پڑھی، فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سورج طلوع ہونے والا ہے فرمایا اگر طلوع ہوا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيهَا فِي وَقْتٍ غَيْرِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز شروع کی پھر لمبی قراءت

الْاِسْفَارِ ثُمَّ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا حَتّٰى يَخْرُجَ عَلَيْهِ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِقُرْبِ عَهْدِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِفِعْلِهِ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مَنْ حَضَرَهُ مِنْهُمْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاَنَّ مَا عَمِلُوْا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَغَيْرِ مُخَالِفٍ لِذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ لِمُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ لَمَّا غَلَّسَ بِالْفَجْرِ هٰذِهٖ صَلٰوتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ۔ **قِيْلَ** لَهُ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا لَا وَقْتَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ وَيَكُوْنُ قَوْلُهُ ثُمَّ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ اَيْ يَكُوْنُ خُرُوْجُهُمْ فِيْ وَقْتٍ يَاْمَنُوْنَ فِيْهِ وَلَا يَخَافُوْنَ فِيْهِ اَنْ يُغْتَالُوْا كَمَا اُغْتِيْلَ عُمَرُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ اَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ فِيْهَا بِسَوَادٍ لِاِطَالَتِهِ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا

۱۰۹ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ اَخْبَرَهُ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ

کی حتیٰ کہ طلوع آفتاب کا خوف ہوا یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں اور عہد رسالت کے قریب قریب ہوا لیکن آپ کے عمل کا کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی اتباع کی۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو حاضرین میں سے کسی نے اختلاف نہ کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز میں یونہی کیا جائے اور جو کچھ حضور علیہ السلام کے عمل سے انھیں معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کا کیا مطلب ہے جب انھوں نے اندھیرے میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی سے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اس طرح ہوتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روشنی میں پڑھا۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے اس سے نماز شروع کرنا مراد ہو فارغ ہونے کا وقت نہیں تاکہ یہ پہلی روایات کے مطابق ہو، اور ان کے قول کہ "حضرت عثمان نے روشنی میں پڑھی" کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس وقت فارغ ہوں جب کسی قسم کا خوف نہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے ساتھ دھوکا نہ ہو۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ طویل قرأت کی خاطر اندھیرے میں نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت فرافصہ ابن عمیر حنفی فرماتے ہیں میں نے سورۂ یوسف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسے صبح کی نماز میں بار بار پڑھنے سے سیکھی ہے

قراءة عثمان ابن عفان رضي الله عنه إياها في الصبح من كثرة ما كان يرددها۔

فهذا يدل أيضا أنه قد كان يدخل فيها هو ومن كان قبله من الدخول فيها بسواد والخروج منها في حال الإسفار وقد كان عبد الله ابن مسعود أيضا ينصرف منها مسفرا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس سلسلے میں پہلے دونوں حضرات سے مطابقت رکھتے تھے یعنی اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور روشنی کی حالت میں فارغ ہوتے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی روشنی کی حالت میں اس نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

١٠١٠- حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي عن الأعمش قال حدثني إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد أنه كان يصلي مع إمامهم في التيم فيقرأ بهم سورة من المئين ثم يأتي عبد الله فيجده في صلوة الفجر۔

حضرت حارث ابن سوید فرماتے ہیں وہ قبیلہ تیم میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے وہ مئین کی تلاوت کرتے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو انہیں فجر کی نماز میں پاتے۔

١٠١١- حدثنا أبو الدرداء هاشم ابن محمد الأنصاري قال ثنا آدم بن أبي إياس قال ثنا إسرائيل قال ثنا أبو إسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال كنا نصلي مع ابن مسعود فكان يسفر بصلوة الصبح

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو صبح کی نماز روشنی ہی میں ادا کرتے۔

فقد عقلنا بهذا أن عبد الله كان يسفر فعلمنا بذلك أن خروجه منها كان حينئذ ولم يذكر في هذه الأحاديث دخوله فيها في أي وقت كان فذلك عندنا والله أعلم على مثل ما روي عن غيره من أصحابه وقد كان يفعل أيضا مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس روایت سے ہم نے سمجھ لیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دن کو روشن کر دیتے اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ آپ کی فراغت اس وقت ہوتی تھی لیکن ان احادیث میں اس بات کا ذکر نہیں کہ آپ شروع کب کرتے تھے۔ پس ہمارے نزدیک یہ دوسرے صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرح ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور عہد رسالت میں ایسا ہوتا تھا۔

١٠١٢- حدثنا إسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن إدريس الشافعي

حضرت عراک ابن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میں

قال انا سفیان بن عیینة قال ثنا عثمان
ابن ابی سلیمن قال سمعت عراک بن مالک
یقول سمعت ابا ھریرۃ یقول قدمت المدینة
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر
ورجل من بنی غفار یؤم الناس فسمعته
یقرأ فی صلوۃ الصبح فی الرکعة الاولی
بسورۃ مریم وفی الثانیة بویل للمطففین.

۱۰۱۳ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا
المقدمی قال ثنا فضیل بن سلیمن عن
خثیم بن عراک عن ابیه عن ابی ھریرۃ
مثله غیر انه قال فاستخلف علی المدینة
سباع بن عرفطة الغفاری فصلیت خلفه.
فهذا سباع بن عرفطة قد کان
فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باستخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایاہ یصلی بالناس صلوۃ الصبح هکذا
یطیل فیها القراءۃ حتی یصیب فیها
التغلیس والاسفار جمیعا وقد روی
ایضا عن ابی الدرداء من هذا شیء.

۱۰۱۴ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا
محمد بن المثنی قال ثنا عبد الرحمن
ابن مهدی قال ثنا معاویة بن صالح عن
ابی الزاهریة عن جبیر بن نفیر قال صلی
بنا معاویة الصبح بغلس فقال ابو الدرداء
اسفروا بهذہ الصلوۃ فانه افقه لکم
انما تریدون ان تخلوا بحوائجکم.
فهذا عندنا واللہ اعلم من ابی
الدرداء علی انکارہ علیهم ترک المد
بالقراءۃ الی وقت الاسفار لا علی انکارہ.

مدینہ طیبہ میں آیا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے بنو غفار قبیلے کا ایک شخص امامت کرا رہا تھا میں نے سنا اس نے صبح کی پہلی رکعت میں سورۂ "مریم" اور دوسری میں "ویل للمطففین" پڑھی۔

حضرت خثیم بن عراک اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

تو یہ ہیں سباع بن عرفطہ جو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں اس طرح طویل قراءت کرتے کہ اندھیرا اور روشنی جمع ہو جاتے۔

اس سلسلے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو سفید کر کے پڑھا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ تعلیم کا باعث ہے تم اپنے کاموں کے لیے جلد فارغ ہونا چاہتے ہو

ہمارے نزدیک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ان پر یہ اعتراض اس بنیاد پر تھا کہ انھوں نے روشنی تک طویل قراءت نہ کی اندھیرے میں نماز شروع کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔

عليهم وقت الدخول فيها فلما كان ما روينا عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الإسفار الذي يكون الانصراف من الصلاة فيه مع ما روينا عنه من إطالة القراءة في تلك الصلاة ثبت أن الإسفار بصلاة الصبح لا ينبغي لأحد تركه وأن التغليس لا يفعل إلا ومعه الإسفار فيكون هذا في أول الصلاة وهذا في آخرها.

فإن قال قائل فما معنى ما روي عن عائشة أن النساء كن يصلين الصبح مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم ينصرفن وما يعرفن من الغلس **قيل** له يحتمل أن يكون هذا قبل أن يؤمر بإطالة القراءة فيها.

١٠١٥ - فإنه قد **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا أبو عمر الحوضي قال ثنا مرجا بن رجاء قال ثنا داود عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت أول ما فرضت الصلاة ركعتين فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وصل إلى كل صلاة مثلها غير المغرب فإنه وتر وصلاة الصبح لطول قراءتها وكان إذا سافر عاد إلى صلاته الأولى.

فأخبرت عائشة في هذا الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل أن يتم الصلاة على مثال ما يصلي إذا سافر وحكم المسافر تخفيف الصلاة ثم أحكم بعد ذلك فزيد في بعض الصلوات وأمر بإطالة بعضها

پس ہم نے صحابہ کرام سے جو چیز روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ روشنی کی حالت میں نماز سے فارغ ہوتے تھے اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں طویل قرأت کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ صبح کی نماز کے لیے روشنی کو چھوڑنا کسی کے لیے جائز نہیں اور اندھیرے میں یہ نماز اس طرح پڑھی جا سکتی ہے کہ اس کے ساتھ روشنی بھی متصل ہو۔ اندھیرا نماز کے آغاز میں ہو اور روشنی آخر میں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا کیا مطلب ہوگا جس میں آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ طویل قرأت کے حکم سے پہلے کی بات ہو۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی رکعات ملا دیں مغرب کی طاق رکعتیں ہیں اور فجر میں لمبی قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز (دو دو رکعتوں) کی طرف لوٹ آتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں بتایا کہ نماز مکمل ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے جیسے آپ حالت سفر میں پڑھتے اور مسافر کے لیے نماز میں تخفیف کا حکم ہے پھر بعض نمازوں میں اضافہ اور بعض میں طویل قرأت کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آپ کا اندھیرے میں نماز پڑھنا اور عورتوں کا اسی وقت لوٹنا

فيجوز والله أعلم أن يكون ما كان
يفعل من تغليسه بها وانصراف النساء
منها ولا يعرفن من الغلس كان ذلك في
الوقت الذي كان يصليها فيه على مثل
ما يصلي فيه الآن في السفر ثم أمر
بإطالة القراءة فيها وأن تكون
مفعولة في الحضر بخلاف ما يفعل في
السفر من إطالة هذه وتخفيف هذه
وقال أسفروا بالفجر أي أطيلوا القراءة
فيها ليس ذلك على أن تدخلوا فيها في
آخر وقت الإسفار ولكن تخرجوا منها في
وقت الإسفار فثبت بذلك نسخ ما روت
عائشة بما ذكرنا معه فقد دل على ذلك
أيضا من فعل أصحاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم من بعده في إصابتهم
الإسفار في وقت انصرافهم منها و
اتفاقهم على ذلك حتى لقد قال إبراهيم
النخعي ما قد

۱۰۱۶ - حدثنا محمد بن خزيمة
قال ثنا القعنبي قال ثنا عيسى بن
يونس عن الأعمش عن إبراهيم قال ما
اجتمع أصحاب محمد صلى الله عليه
وسلم على شيء ما اجتمعوا على التنوير
فأخبر أنهم كانوا قد اجتمعوا على
ذلك

فلا يجوز عندنا والله أعلم
اجتماعهم على خلاف ما قد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم فعله إلا
بعد نسخ ذلك وثبوت خلافه فالذي

کر اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہوں اس وقت کی بات ہو جب آپ اس کی سفر نماز جیسی نماز پڑھتے ہوں پھر اس میں لمبی قرأت کا حکم دیا گیا ہو یہ ہو سکتا ہے آپ حالت اقامت میں طویل قرأت کرتے ہوں اور سفر کی صورت میں تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہوں اور آپ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کرو یعنی اس میں لمبی قرأت کرو اس کا مطلب نہیں کہ روشنی میں نماز شروع کرو بلکہ یہ کہ اس سے روشنی کی حالت میں فارغ ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہماری ذکر کردہ روایات سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ صحابہ کرام کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے اور اس پر ان کا اتفاق ہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا۔ جو ہم سے حضرت محمد بن خزیمہ نے بیان کیا۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر جس قدر اتفاق کیا ہے اتنا کسی دوسری بات پر نہیں کیا۔

لہٰذا ہمارے نزدیک صحابہ کرام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف اس وقت تک اتفاق ممکن نہیں جب تک اس کا نسخ اور اس کے خلاف آپ کا عمل ثابت نہ ہو جائے پس صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کرنا اور روشنی کی حالت میں اس

ينبغي الدخول في الفجر في وقت التغليس والخروج منها في وقت الإسفار على موافقة ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى۔

سے نماز شروع کرنا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب الوقت الذي يستحب أن يصلى صلاة الظهر فيه

باب ۳۱: نماز ظہر کا مستحب وقت

۱۰۱۷ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا ابن أبي ذئب قال ثنا شعبة عن الزبرقان عن عروة عن أسامة بن زيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهجير۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر زوال کے فوراً بعد ادا فرماتے تھے۔

۱۰۱۸ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة قال حدثني سعيد بن إبراهيم قال سمعت محمد بن عمرو بن حسن يقول سألنا جابر بن عبد الله فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة أو حين تزول الشمس۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے یا (فرمایا) جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱۹ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا عبدة بن سليمان قال ثنا محمد بن عمرو بن علقمة الليثي عن سعيد بن الحويرث عن جابر بن عبد الله قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فآخذ قبضة من الحصباء أو من التراب فأجعلها في كفي ثم أحولها

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے پھر میں کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتا پھر دوسری ہتھیلی میں ڈالتا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈی ہو جاتی پھر میں پیشانی کی جگہ پر رکھتا اور میں سخت گرمی کی وجہ سے ایسا کرتا۔

فِي الْكَفِّ الْأُخْرَى حَتَّى تَبْرُدَ ثُمَّ أَضَعُهَا فِي مَوْضِعِ جَبِينِي مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ.

١٠٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيرِ فَمَا أَشْكَانَا.

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت گرمی کی تپش سے متعلق شکایت کی لیکن آپ نے اسے تسلیم نہ کیا۔

١٠٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ.

حضرت ابو اسحق، سعید بن وہب سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو اسحق فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جس سے لوگوں کو سخت گرمی ہوتی۔

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

حضرت ابو اسحق، حارثہ بن مضرب یا ان کی مثل کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں سورج کی تپش (کے وقت نماز ظہر) کے بارے میں شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو تسلیم نہ کیا۔

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ.

حضرت اعمش، ابو اسحق سے وہ حارثہ سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز کے لیے جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام المومنین نے اپنے

سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَيْتُ أَبَاهَا وَلَا عُمَرَ۔

والد ماجد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا استثناء بھی نہیں فرمایا۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجیر کی نماز جسے تم نماز ظہر کہتے ہو سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَوْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ وَلَوْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ کرتے ایک شخص نے پوچھا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو؟ فرمایا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو۔ (زوال کے بعد کا وقت مراد ہے)

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس پر باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو نماز ظہر پڑھائی۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الظُّهْرَ

حضرت مسروق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا یہی وقت ہے۔

حتى رأينا فيء التلول فقال هذا أذان وقت لا إله إلا هو وقت هذه الصلاة۔

بيان المسئلة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا فاستحبوا التعجيل بالظهر في الزمان كله في أول وقتها واحتجوا في ذلك بما ذكرنا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا أما في أيام الشتاء فيعجل بها كما ذكرتم وأما في أيام الصيف فتؤخر حتى يبرد بها

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کو یہی موقف ہے وہ سال بھر ظہر کی نماز میں جلدی کرنا اور پہلے وقت میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی دلیل وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں جلدی کی جائے جیسا کہ تم نے ذکر کیا لیکن گرمیوں کے دنوں میں اسے مؤخر کرکے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا چاہیے انہوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

واحتجوا في ذلك بما

۱۰۲۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن مهاجر أبي الحسن عن زيد بن وهب عن أبي ذر قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزل فأراد بلال أن يؤذن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه يا بلال ثم أراد أن يؤذن فقال مه يا بلال ثم أراد أن يؤذن فقال مه يا بلال حتى رأينا فيء التلول ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن شدة الحر من فيح جهنم فأبردوا بالصلاة إذا اشتد الحر۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک منزل پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! ٹھہرو۔ پھر انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا بلال! ٹھہرو۔ وہ پھر اذان کہنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بلال ٹھہرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی کے دن ہوں تو نماز ٹھنڈی کرکے پڑھو۔

۱۰۳۰۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر ابن أبي شيبة قال ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبردوا بالصلاة فإن شدة الحر من فيح جهنم فأبردوا بالصلاة إذا اشتد الحر۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظہر کی) نماز ٹھنڈی کرکے پڑھو بے شک گرمی کی شدت، جہنم کی لپٹ سے ہے چنانچہ وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت میں نماز ظہر ادا کرتے۔

۱۰۳۱۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ أَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو صالح حضرت ابو سعید سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۳۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

نافع بن یزید بواسطہ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث ابن الہاد سے وہ بواسطہ محمد بن ابراہیم ابو سلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۵۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ اور حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۷- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز قال كان أبو هريرة يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه.

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اسی (پہلی) حدیث کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۸- حدثنا أحمد بن عبد الرحمن بن وهب قال ثنا عمي قال ثنا عمرو بن الحارث عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن بسر بن سعيد وسلمان الأغر عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كان اليوم الحار فأبردوا بالصلاة فإن شدة الحر من فيح جهنم.

حضرت بسر بن سعید اور سلمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

۱۰۳۹- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال أنا هشام بن حسان عن ابن سيرين عن أبي هريرة وعن عوف عن الحسن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن شدة الحر من فيح جهنم فأبردوا بالصلاة.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ پس نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۰۴۰- حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا أبي عن الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم عن يزيد بن أوس عن ثابت بن قيس عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وعن أبي زرعة عن ثابت بن قيس عن أبي موسى يرفعه قال أبردوا بالظهر فإن الذي تجدون من الحر من فيح جهنم.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ ہے۔

ففي هذه الآثار الأمر بالإبراد بالظهر من شدة الحر وذلك لا يكون إلا

ان روایات میں گرمی کی شدت کے باعث ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ گرمیوں کے موسم میں ہی ہو

فِي الْقَيْظِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلَّ أَنَّ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ أَوْلٰى مِنَ الْآخَرِ قِيلَ لَهُ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ أَنَّ تَعْجِيلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ

سکتا ہے۔ یہ روایات ان پہلی روایات کے خلاف ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنے کا ذکر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ دونوں میں سے ایک کے بہتر ہونے پر کون سی دلیل ہے تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

١٠٤١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَتَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ.

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا اس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

فَأَخْبَرَ الْمُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا أَنَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ إِنْ كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الْإِبْرَادِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ.

تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتایا کہ ٹھنڈا کرنے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس نماز کو گرم وقت میں پڑھنے کے بعد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنا منسوخ ہو گیا اور سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنا واجب ہوا۔

حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ اسے سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔

١٠٤٢ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ

حضرت بشیر بن ابی مسعود، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے دیکھا اور کبھی گرمی کی شدت کے باعث مؤخر کیا۔ ان ہی کی سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی

الى ابى مسعود عن ابى مسعود انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الظهر حين تزيغ الشمس وربما اخرها في شدة الحر. باسناده عن ابى مسعود انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجلها في الشتاء ويؤخرها في الصيف.

۱۰۴۳۔ حدثنا ابن ابى داود قال ثنا المقدمى قال ثنا حرمى بن عمارة قال ثنا ابو خالدة قال ثنا انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد بكر بالصلوة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوة.

۱۰۴۴۔ حدثنا ابراهيم ابن مرزوق قال ثنا بشر بن ثابت قال ثنا ابو خالدة عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان الشتاء بكر بالظهر واذا كان الصيف ابرد بها.

قال ابو جعفر فهكذا السنة عندنا في صلوة الظهر على ما ذكر ابو مسعود وانس من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس فيما قدمنا ذكره في الفصل الاول ما تجب به خلاف شىء من هذا الا ان حديث اسامة وعائشة وخباب وابى برزة رضى الله عنهم كلها عندنا منسوخة بحديث المغيرة الذى رويناه في الفصل الآخر واما حديث ابن مسعود في صلوة الظهر حين زالت الشمس وحلفه ان ذلك وقتها فليس في ذلك الحديث ان ذلك كان منه في الصيف ولا انه كان منه في

مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نماز ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سردی میں (ظہر کی) نماز جلدی پڑھتے اور سخت گرمی میں ٹھنڈا کر کے ادا فرماتے۔

حضرت ابو خالدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہی ہے جیسے حضرت ابو مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا۔ اور پہلی فصل میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کا خلاف واجب ہوتا کیونکہ حضرت اسامہ، عائشہ، خباب اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے منسوخ ہیں جسے ہم نے دوسری فصل میں ذکر کیا ہے۔ رہی حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کہ انھوں نے سورج ڈھلنے کو ظہر کا وقت بتایا اور اس پر قسم بھی کھائی تو اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ یہ گرمیوں کا وقت ہے نہ یہ کہ سردیوں کا وقت ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے خلاف پر کوئی دلیل ہے۔

اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ان سے امام زہری کی روایت

الشتاء ولا دلالة في ذلك على خلاف غيره. هذا انس بن مالك فقد روى عنه الزهري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر حين زالت الشمس ثم جاء ابو خالدة ففسر عنه انه كان يصليها في الشتاء معجلا وفي الصيف مؤخرا فاحتمل ان يكون ما روى ابن مسعود هو كذلك ايضا.

کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا پھر حضرت ابو خالدہ نے آپ کی عادت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے۔

فان احتج محتج في تعجيل الظهر بما

اگر کوئی شخص نماز ظہر جلدی ادا کرنے کے سلسلہ میں اس سے استدلال کرے۔

۱۰۴۵- حدثنا فهد بن سليمن قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال انا ابو بكر ابن عياش عن ابي حصين عن سويد بن غفلة قال سمع الحجاج اذانه بالظهر وهو في الجبانة فارسل اليه فقال ما هذه الصلوة قال صليت مع ابي بكر ومع عمر ومع عثمان رضي الله عنهم حين زالت الشمس قال فصرفه وقال لا تؤذن ولا تؤم.

حضرت سوید ابن غفلہ فرماتے ہیں حجاج نے ان کی اذان ظہر سنی اور وہ جبانہ میں تھا تو اس نے پیغام بھیجا کہ یہ کیسی اذان ہے انھوں نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ سورج ڈھلنے پر نماز پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں اس کے بعد حجاج نے ان کو اذان دینے اور نماز پڑھانے سے منع کر دیا۔

قيل له ليس في هذا الحديث ان الوقت الذي راهم فيه سويد كان في الصيف وقد يجوز ان يكون كان في الشتاء ويكون حكم الصيف عندهم بخلاف ذلك.

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں کہ حضرت سوید رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو جس وقت دیکھا وہ موسم گرما کا وقت تھا ممکن ہے یہ سردیوں کی بات ہو اور ان کے نزدیک گرمیوں کا حکم اس کے خلاف ہو۔

والدليل على ذلك ان يزيد بن سنان قد

اور اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۰۴۶- حدثنا قال ثنا ابو بكر الحنفي قال ثنا عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر ان عمر قال لابي محذورة بمكة انك بارض حارة شديدة الحر فابرد ثم ابرد بالاذان للصلوة.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایسی زمین میں ہو جو سخت گرم ہے لہذا نماز کے لیے اذان ٹھنڈے وقت میں کہو۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُورَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى غَيْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُونُ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ تُعَجَّلَ فِي سَائِرِ الزَّمَانِ وَلَا تُؤَخَّرَ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ رُخْصَةٌ مِنْهُ لَهُمْ لِشِدَّةِ الْحَرِّ لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈے وقت (میں اذان کہنے) کا حکم فرمایا لہٰذا بہترین بات یہ ہے کہ ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس کے علاوہ پر محمول کیا جائے پس وہ ایسا وقت ہوگا جس میں گرمی نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام موسموں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور اسے مؤخر نہ کیا جائے، جیسا کہ حضرت خباب، عائشہ، جابر اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ کا ان کو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دینا محض رخصت تھی اور اس کی وجہ گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ وَإِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ شَدِيدَةَ الْحَرِّ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ: أَبْرِدُوا بِهَا.

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں دوپہر (ابتدائی) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحابہ کرام دوپہر کے وقت نماز پڑھنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے جہاں سخت گرمی ہوتی تھی اور سایہ بھی نہ تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

قِيلَ لَهُ: هٰذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيلُ لِأَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمَا أَخَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ وَيُصَلِّيهَا حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ فَتَرْكُهُ الصَّلٰوةَ حِينَئِذٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ لَيْسَ لِأَنْ يَكُونُوا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ ثُمَّ يَخْرُجُونَ فَيُصَلُّونَ الظُّهْرَ فِي حَالِ ذَهَابِ

اس شخص کو جواب کہا جائے گا یہ بات محال ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مؤخر نہ کرتے اسلیے وہاں تو سایہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے تو آپ اسے اسی (پہلے) وقت میں پڑھتے کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہ تھا تو آپ کا اس وقت اسے چھوڑ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق آپ کا حکم اس لیے نہیں تھا کہ وہ سخت گرمی میں سائے کے نیچے رہیں پھر وہ باہر آئیں اور گرمی ختم ہونے پر نماز ظہر ادا کریں۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ سایہ نہ ہونے کی

الحجر، لأنّه لو كان ذلك كذلك لصلّاها
حيث لا يكون في ذلك وفيئها ولكن ما كان منه
في هذا القول عندنا والله أعلم إيجاب
منه إنّ ذلك هو سنّتها كان الكنّ موجودًا
أو معدومًا وهذا قول أبي حنيفة وأبي
يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

کسی اور جگہ سے پہلے وقت میں ادا کرتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک آپ کا یہ عمل واللہ اعلم یہ بات واضح ہوا ہے اور اسی طرح سنت طریقہ ہے سایہ ہو یا نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۹ صَلوٰةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ

باب ۳۹ نماز عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ
ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ
بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الظَّفَرِيِّ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا كَانَ
أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِصَلوٰةِ الْعَصْرِ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ
أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبُو
لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَخُو بَنِي عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ وَأَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ أَحَدُ بَنِي
حَارِثَةَ وَدَارُ أَبِي لُبَابَةَ بِقُبَاءَ وَدَارُ أَبِي
عَبْسٍ فِي بَنِي حَارِثَةَ ثُمَّ إِنْ كَانَا لَيُصَلِّيَانِ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا
لِتَبْكِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِهَا.

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری، ظفری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ انصار میں سے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے دور تھے (ایک) حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر جو عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور (دوسرے) حضرت ابو عبس بن جبیر جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا حضرت ابو لبابہ کا گھر قباء میں اور ابو عبس کا مکان بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرکے اپنی قوم کے پاس آتے تو انہوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی اور ایسا اس لیے ہوتا کہ حضور علیہ السلام جلدی نماز پڑھتے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف

إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال كنا نصلي العصر ثم يخرج الإنسان إلى بني عمرو بن عوف فيجدهم يصلون العصر.

کے پاس جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۰۵۰۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم قال ثنا ابن المبارك قال أنا مالك بن أنس قال حدثني الزهري وإسحق بن عبد الله عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر ثم يذهب الذاهب إلى قباء قال أحدهما وهم يصلون وقال الآخر والشمس مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قباء کی طرف جاتا (امام زہری اور اسحاق میں سے) ایک (راوی) کہتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دوسرے (راوی) کہتے ہیں سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۱۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن الزهري عن أنس ح وحدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن أنس قال كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب إلى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۲۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم قال ثنا ابن المبارك قال أنا معمر عن الزهري عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر فيذهب الذاهب إلى العوالي والشمس مرتفعة قال الزهري والعوالي على الميلين والثلثة وأحسبه قال والأربعة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھاتے پھر کوئی جانے والا عوالی (مدینہ طیبہ کے اردگرد ٹیلوں پر واقع دیہات) کی طرف جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں عوالی دو تین میل کے فاصلے پر واقع تھے میرا خیال ہے انھوں نے چار میل کا بھی ذکر کیا۔

۱۰۵۳۔ حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال ثنا شعيب بن الليث عن أبيه عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن النبي صلى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو ابھی سورج بلند اور روشن ہوتا پھر کوئی جانے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

والا عوالی کی طرف جاتا جب وہاں پہنچتا تو ابھی سورج بلند ہوتا۔

١٥٢ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ** قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ وَقَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي وَهُمْ جُلُوسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَقُولُ لَهُمْ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی روشن ہوتا پھر میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو نماز پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَكَانَ مَا رَوَى عَاصِمُ ابْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيلِ بِهَا لِأَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي ذَكَرُوا فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَنَحْنُ أَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهٰذَا دَلِيلُ التَّعْجِيلِ **وَأَمَّا** مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ مُرْتَفِعَةً قَدِ اصْفَرَّتْ **فَقَدِ** اضْطَرَبَ حَدِيثُ أَنَسٍ هٰذَا لِأَنَّ مَعْنَى مَا رَوَى

بیان مسئلہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں تضاد ہے۔ آپ سے عاصم بن عمر بن قتادہ، اسحٰق بن عبداللہ اور ابوالابیض نے جو کچھ روایت کیا وہ جلدی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان حضرات کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا اس جگہ کی طرف جاتا جس کا انھوں نے ذکر کیا تو انھیں اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ سورج کا رنگ زرد ہو جانے سے پہلے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پس یہ جلدی پڑھنے کی دلیل ہے۔

اور حضرت زہری نے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر عوالی کی طرف آتے تو سورج ابھی بلند ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ بلند بھی ہو اور زرد بھی ہو چکا ہو۔

لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ جو کچھ حضرت زہری نے ان سے روایت کیا ہے اس

الزُّهْرِيُّ مِنْهُ بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ۔

کا مفہوم اس حدیث کے خلاف ہے جو اسحٰق بن عبد اللہ، عاصم بن عمر اور ابو الابیض نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۵۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَهِيَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ۔

حضرت ابو اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے شجرہ ذوالحلیفہ آتا اور یہ دو فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے دو فرسخ کا فاصلہ طے کرتے تھے ممکن ہے یہ سیر پیدل ہو اور ہو سکتا ہے اونٹوں اور دوسرے چارپایوں پر ہو۔ پس ہم نے اس بات کو غور سے دیکھا۔

۱۰۵۶ - فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُعَلًّى وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمْشِي إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَآتِيهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابو اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عصر کی نماز، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کرتا پھر پیدل چل کر ذوالحلیفہ کی طرف جاتا تو وہ آفتاب سے پہلے ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيهَا مَاشِيًا وَإِنَّمَا قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا الْقَلِيلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدل چل کر جاتے تھے ان کا یہ کہنا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تو ممکن ہے وہ زرد ہو جاتا ہو اور بالکل تھوڑا سا باقی رہتا ہو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثَ أَبِي أَرْوَى وَزَادَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا أَيْضًا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔

فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَسٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِيهِ وَبَيْنَ تَغَيُّرِهَا مِقْدَارُ مَا كَانَ يَسِيرُ الرَّجُلُ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ وَإِلَى مَا ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ الْأَمَاكِنِ۔

حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن بلند ہوتا اور فراغت کے بعد کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا جو چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو غروب آفتاب سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

یہ حدیث بھی حضرت اروی رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نماز عصر ادا کرتے تو ابھی سورج بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے مؤخر کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابوالابیض حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا۔

اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بھی دیر سے نماز پڑھتے اور نماز پڑھنے کے وقت اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا کہ کوئی شخص ذوالحلیفہ اور ان مقامات کی طرف جاتا جن کا ان روایات میں ذکر ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي صَدَقَةَ مَوْلَى أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صدقہ سے مروی ہے کہ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو (انہوں نے فرمایا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ فِيمَا بَيْنَ تَعْجِيلِكُمْ وَتَأْخِيرِكُمْ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى التَّأْخِيرِ أَيْضًا وَلَيْسَ بِالتَّأْخِيرِ الشَّدِيدِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ دَلَّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ فِي ذَمِّ مَنْ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ۔

اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد "ان دو نمازوں کے درمیان" سے ظہر اور مغرب کی نماز مراد ہو۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تعجیل و تاخیر کا درمیان مراد ہو، تو یہ بھی تاخیر کی دلیل ہے لیکن زیادہ دیر نہیں۔ جب اس حدیث میں احتمال پایا گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابو الابیض کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج روشن بلند ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی مؤخر کر کے پڑھتے تھے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کی مذمت آئی ہے جو عصر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور وہ معترض یہ روایت ذکر کرے۔

١٠٦٠ - فَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلٰوةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ

حضرت علاء بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز عصر پڑھنا شروع کر دی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا انہوں نے خود ہی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافقین کی نماز ہے۔ تین بار فرمایا کہ ایک شخص بیٹھا رہے حتیٰ کہ سورج

الشمس وكانت بين قرني الشيطان قام فنقر أربعا لا يذكر الله فيهن إلا قليلا.

قيل له قد بين أنس في هذا الحديث التأخير المكروه ما هو وإنما هو التأخير الذي لا يمكن بعده أن يصلي العصر إلا أربعا لا يذكر الله إلا قليلا فأما صلوة يصليها متمكنا ويذكر الله فيها متمكنا قبل تغير الشمس فليس ذلك من الأول في شيء والأولى بنا في هذه الآثار كما جاءت هذا المجيء أن نصححها ونخرج وجوهها على الاتفاق لا على الخلاف والتضاد فنجعل التأخير المكروه فيها هو ما بينه العلاء عن أنس ونجعل الوقت المستحب من وقتها أن يصلي فيه هو ما بينه أبو الأبيض عن أنس ووافقه على ذلك أبو مسعود فإن قال قائل فقد روي عن عائشة ما يدل على التعجيل بها.

١٠٦١ - فذكر ما حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة قال حدثتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها قبل أن تظهر.

١٠٦٢ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا سفيان عن الزهري أنه سمع عروة يحدث عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها لم يفئ الفيء بعد.

١٠٦٣ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا

کا رنگ زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہونے لگے تو کھڑا ہو کر چار بار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں مکروہ تاخیر کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ تاخیر ہے جس کے بعد صرف چار رکعتیں پڑھنا ممکن ہو اور ذکر الٰہی بھی قلیل ہو لیکن وہ نماز جسے اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے اور اس میں اطمینان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے ہے اور اس کے ساتھ اس پہلی بات (وعید) کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لیے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم ان روایات کے اتفاقی معانی واضح کریں۔ اختلاف و تضاد پیدا نہ کریں۔ لہٰذا جو کچھ حضرت علاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات کیا ہے مکروہ تاخیر پر محمول کریں اور مستحب وقت اسے قرار دیں جسے حضرت ابو الابیض نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی تعجیل پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

(مثلاً) — حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج کی دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور ابھی وہ ظاہر نہ ہوتا (یعنی دھوپ باہر نہ نکلتی)۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے اور سورج ابھی ان کے حجرے میں ہوتا اور اس کے بعد سایہ نہ ہوتا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلوٰةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو سورج ابھی میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا (یعنی دھوپ ہوتی)

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهَا إِلَّا بِقُرْبِ غُرُوبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى تَعْجِيلِ الْعَصْرِ.

اس معترض سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہو لیکن کبھی آپ تاخیر سے پڑھتے لیکن حجرہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دھوپ غروب کے قریب منقطع ہوتی تھی پس اس حدیث میں نماز عصر جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۶۳ - وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ.

اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے۔ پھر کوئی شخص مدینہ طیبہ کے دوسرے کنارے کی طرف لوٹتا۔ تو سورج ابھی چمک رہا ہوتا۔

قِيلَ لَهُ قَدْ مَضَى جَوَابُنَا فِي هٰذَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمْ نَجِدْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ مَا يَدُلُّ إِلَّا عَلَى تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى تَعْجِيلِهَا إِلَّا مَا قَدْ عَارَضَهُ غَيْرُهُ فَاسْتَحْبَبْنَا تَأْخِيرَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّهَا تُصَلَّى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ فِي وَقْتٍ يَبْقَى بَعْدَهُ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ وَلَوْ خُلِّينَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ تَعْجِيلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي أَوَائِلِ أَوْقَاتِهَا أَفْضَلَ وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ أَوْلَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ

اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں ہمارا جواب گذشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ پس ان روایات کی تطبیق و تصحیح کے بعد ہم ان میں ایسی بات نہیں پاتے جو تاخیر عصر پر دلالت نہ کرتی ہو اور ہمیں عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے بارے میں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یہ کہ روایات میں تعارض ہو پس ہم نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب قرار دیا لیکن (زیادہ دیر نہیں بلکہ) اس وقت پڑھی جائے جب سورج روشن ہو اور غروب آفتاب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو، اگر ہم غور نہ کریں تو تمام نمازوں کو شروع وقت میں جلدی پڑھنا افضل ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے اس پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

بعدها ما يدل على ذلك أيضاً۔

١٠٠٥- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال حدثني مالك عن نافع أن عمر كتب إلى عماله إن أهم أمركم عندي الصلوٰة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها أضيع صلوا العصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين أو ثلثة۔

١٠٠٦- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن حماد قال ثنا يزيد بن أبي حكيم عن الحكم بن أبان عن عكرمة قال كنا مع أبي هريرة في جنازة فلم يصل العصر وسكت حتى راجعناه مرارا فلم يصل العصر حتى رأينا الشمس على رأس أطول جبل بالمدينة۔

١٠٠٧- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم قال كان من قبلكم أشد تعجيلا للظهر وأشد تأخيرا للعصر منكم۔

فهذا عمر بن الخطاب يكتب إلى عماله وهم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرهم بأن يصلوا العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم أبو هريرة قد أخرها حتى رآها عكرمة على رأس أطول جبل بالمدينة ثم إبراهيم يخبر عمن كان قبله يعني من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحاب عبد الله أنهم كانوا أشد تأخيرا للعصر ممن بعدهم فلما جاء هذا من أفعالهم

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند روشن اور صاف ہو اور اس کے بعد سوار دو یا تین فرسخ مسافت طے کر سکے۔ ــــــ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے عصر کی نماز نہ پڑھی اور خاموش رہے اور ہم نے بار بار آپ کی طرف رجوع کیا۔ لیکن انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سورج دیکھا۔

حضرت منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تمہاری نسبت ظہر میں زیادہ جلدی کرتے اور عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

تو یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب جو اپنے عمال کو لکھتے ہیں اور وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ انھیں عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتے جب سورج روشن بلند ہو۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے تاخیر سے پڑھا حتیٰ کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سورج، مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا۔ پھر حضرت ابراہیم پہلے لوگوں یعنی صحابہ کرام اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ بعد والوں کی نسبت عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام کے اقوال و افعال اس طرح آتے ہیں

لہ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

وَمَنْ أَخَّرَهَا مُؤْتَلِفًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِي بَعْضِ الْآثَارِ مُحَلِّقَةٌ وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَتَرْكُ خِلَافِهَا وَأَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ حَتّٰى لَا يَكُونَ تَأْخِيرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِي أَخْبَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي حَدِيثِ الْعَلَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوهُ تَأْخِيرُ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَيْهِ وَأَمَّا قَبْلَهُ مِنْ وَقْتِهَا مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسَ فِيهِ صُفْرَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا مُتَمَكِّنًا وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ فَلَا بَأْسَ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ **وَلَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ

١٠٦٨ - **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ فَأَخْبَرَ أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ اسْمَهَا هٰذَا إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّ سَبِيلَهَا أَنْ تُعْصَرَ وَهٰذَا الَّذِي اسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَأْخِيرِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ إِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيهِ الشَّمْسُ أَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپ یہ نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند ہوتا بعض روایات میں محلقہ کا لفظ ہے (یعنی بلند ہوتا) تو ان روایات کو اختیار کرنا اور ان کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے اور وہ نماز عصر کو موخر کریں لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ تاخیر کرنے والا اس وقت تک پہنچ جائے جس کے بارے میں حضرت علاء کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ منافقوں کی نماز ہے یہی وہ وقت جس تک نماز عصر کی تاخیر مکروہ ہے لیکن اس سے پہلے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے تاخیر عصر میں کوئی حرج نہیں۔ اور یہ ان روایات کے مطابق افضل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کو تاخیر کی وجہ سے عصر کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے۔ پس اس وقت تاخیر کو ہم مستحب سمجھتے ہیں لیکن اتنی دیر نہ ہو جائے کہ سورج کا رنگ بدل جائے یا وہ پیلا پڑ جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی یہ نماز جلدی پڑھنے کے سلسلے میں اس روایت سے استدلال کرے۔

أبي الحسن رحمهم الله تعالى وبه نأخذ.

فإن احتج محتج في التبكير بها أيضا بما

حدثنا سليمان بن شعيب قال
١٠٦٩ - ثنا بشر بن بكر قال ثنا الأوزاعي قال حدثني أبو النجاشي قال حدثني رافع بن خديج قال كنا نصلي العصر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ننحر الجزور فنقسمه عشر قسم ثم نطبخه فنأكل لحما نضيجا قبل أن تغيب الشمس.

قيل له قد يجوز أن يكونوا يعجلون ذلك بسرعة عمل وقد أخرت العصر فليس في هذا الحديث عندنا حجة على من يرى تأخير العصر وقد ذكرنا في باب مواقيت الصلاة في حديث بريدة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما سئل عن مواقيت الصلاة صلى العصر في اليوم الأول والشمس بيضاء مرتفعة نقية ثم صلاها في اليوم الثاني والشمس مرتفعة أخرها فوق الذي قد كان أخرها في اليوم الأول فكان قد أخرها في اليومين جميعا ولم يعجلها في أول وقتها كما فعل في غيرها فثبت بذلك أن وقت العصر الذي ينبغي أن تصلى فيه هو ما ذهب إليه من ذهب إلى تأخيرها لا ما ذهب إليه الآخرون. آخر كتاب الأذان والمواقيت.

حضرت ابو النجاشی کہتے ہیں مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹنی ذبح کرتے، اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر گوشت پکا کر کھاتے اور ابھی سورج غروب نہ ہوتا۔

جواباً کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے اور عصر دیر سے پڑھی جاتی تھی۔ پس ہمارے نزدیک اس میں قائلین تاخیر کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔

اور ہم نے "اوقات نماز" کے بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج روشن، بلند اور صاف تھا پھر دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا تو آپ نے پہلے دن بھی تاخیر سے پڑھی لیکن دوسرے دن اس سے بھی تاخیر فرمائی لہٰذا دونوں دنوں میں تاخیر فرمائی اور دوسری نمازوں کی طرح جلدی نہیں پڑھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت جس میں نماز پڑھنا مناسب ہے وہ ہے جس کی طرف تاخیر کے قائلین گئے ہیں نہ وہ جس کو دوسرے حضرات نے اپنایا ہے۔

اذان اور اوقات نماز کی بحث مکمل ہو گئی۔

باب رفع اليدين في افتتاح الصلوٰة إلى أين يبلغ بهما

۱۰۷۰۔ حدثنا الربيع بن سليمان الجيزي قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان مولى الزرقيين قال دخل علينا أبو هريرة فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوٰة رفع يديه مدا۔

أقوال أهل العلم

فذهب قوم إلى أن الرجل يرفع يديه إذا افتتح الصلوٰة مدا ولم يوقتوا في ذلك شيئا واحتجوا بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل ينبغي له أن يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه۔

واحتجوا في ذلك بما

۱۰۷۱۔ حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني عبد الرحمن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الأعرج عن عبيد الله ابن أبي رافع عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا قام إلى الصلوٰة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه۔

۱۰۷۲۔ وبما قد حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال ثنا سفيان بن عيينة عن

باب ۴: آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

حضرت زرقیین کے آزاد کردہ غلام، سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اٹھاتے۔

اہلِ علم کے اقوال

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مرد جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو کھلی طرح اٹھائے لیکن انھوں نے اس کا کوئی تعین نہیں کیا۔ وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت النبي
صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلوة
رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه.

١٠٧٣ - وبما قد حدثنا يونس قال
أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب
ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر
بن عمر عن مالك عن ابن شهاب فذكر
بإسناده مثله.

١٠٧٤ - وبما حدثنا فهد بن سليمان
قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن
عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن جابر قال
رأيت سالم بن عبد الله حين افتتح الصلوة
رفع يديه حذو منكبيه فسألته عن ذلك
فقال رأيت ابن عمر يفعل ذلك وقال ابن
عمر رأيت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يفعل ذلك.

١٠٧٥ - وبما قد حدثنا أبو بكرة
قال ثنا أبو عاصم قال ثنا عبد الحميد
ابن جعفر قال ثنا محمد بن عمرو بن
عطاء قال سمعت أبا حميد الساعدي
في عشرة من أصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم أحدهم أبو قتادة قال فقال
أبو حميد أنا أعلمكم بصلوة رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا لم فوالله
ما كنت أكثرنا له تبعة ولا أقدمنا
له صحبة فقال بلى قالوا فاعرض فقال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى يحاذي
بهما منكبيه قال فقالوا جميعا صدقت

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ کاندھوں کے برابر لے جاتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ——— حضرت مالک، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا اور وہ دس صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم تم نہ تو ہم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے مقدم ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا، اچھا پیش کیجیے۔ تو حضرت ابو حمید نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان سب نے فرمایا آپ نے

هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا الرَّفْعُ فِي التَّكْبِيرِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ يُبْلَغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزَانِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِهٰذَا الْأَثَرِ إِنَّمَا ذُكِرَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ الْمَدِّ إِلَيْهِ أَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ يُبْلَغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فَيَكُونُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَرْفَعُ الْأَيْدِي فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْأُذُنَانِ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ

۱۰۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ۔

۱۰۷۷- وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ

پھر کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہ نظریہ ہے وہ فرماتے ہیں نماز کے شروع میں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے جائیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے اور جو کچھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے وہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو خوب اٹھاتے اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ کہاں تک اٹھاتے تھے ممکن ہے کاندھوں تک پہنچاتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اٹھانا نماز سے پہلے دعا کے لیے ہو پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر کہتے ہوں اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے ہوں۔

پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے بعد نماز کے لیے ہاتھ اٹھانے پر محمول ہوگی۔ تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ نماز کے شروع میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے قریب ہو جاتے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ.

نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۸ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابوالاحوص نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۹ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يُونُسَ السُّوسِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ.

حضرت نصر بن عاصم، مالک بن حویرث سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا: حتیٰ کہ آپ ان کو کانوں کے اوپر کے مقابل لے جاتے۔

۱۰۸۰ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ.

عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِيهَا بَيَانُ الرَّفْعِ إِلٰى أَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات جن میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے کہ کہاں تک اٹھائے جائیں ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے

إنتهى به وخرج حديث أبي هريرة الذي بدأنا بذكره أن يكون مضادًا لهما أو دفنا أن ننظر أي هذين المعنيين أولى أن يقال به.

شروع میں ذکر کیا وہ ان کے خلاف نہ ہو تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں معنوں کو دیکھیں کہ ان میں سے کس کا قائل ہونا بہتر ہے تو ہم نے دیکھا۔

۱۰۸۱۔ فإذا فهد بن سليمان قد حدثنا قال ثنا محمد بن سعيد بن الأصبهاني قال أنا شريك عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه حذاء أذنيه إذا كبر وإذا رفع وإذا سجد فذكر من هذا ما شاء الله قال ثم أتيته من العام المقبل وعليهم الأكسية والبرانس فكانوا يرفعون أيديهم فيها وأشار شريك إلى صدره.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ تکبیر کہتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ اور جو کچھ اللہ نے چاہا انھوں (حضرت وائل بن حجر) نے ذکر کیا۔

پھر آئندہ سال آپ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہ کرام پر چادریں اور ٹوپیاں تھیں۔ وہ ان کے اندر سے ہی ہاتھ اٹھاتے حضرت شریک (راوی) نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

فأخبر وائل بن حجر في حديثه هذا أن رفعهم إلى مناكبهم إنما كان لأن أيديهم كانت حينئذ في ثيابهم وأخبر أنهم كانوا يرفعون إذا كانت أيديهم ليست في ثيابهم إلى حذو آذانهم فأعملنا روايته كلها فجعلنا الرفع إذا كانت اليدان في الثياب لعلة البرد إلى منتهى ما يستطاع الرفع إليه وهو المنكبان وإذا كانتا باديتين رفعهما إلى الأذنين كما فعل صلى الله عليه وسلم ولم يجز أن يجعل حديث ابن عمر وما أشبهه الذي فيه ذكر رفع اليدين إلى المنكبين كان ذلك واليدان باديتان إذا كان قد يجوز أن تكونا

تو حضرت وائل بن حجر نے اپنی حدیث میں بتایا کہ وہ اپنے ہاتھ کاندھوں تک اس لیے اٹھاتے تھے کہ اس وقت وہ کپڑوں (چادروں) میں ہوتے تھے اور یہ بھی بتایا کہ جب ان کے ہاتھ کپڑوں کے اندر نہ ہوتے تو کانوں کے برابر اٹھاتے تو ہم نے ان کی مکمل روایت پر عمل کیا۔ ہمارے نزدیک جب سردی کی وجہ سے ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتے تو اس وقت جہاں تک ممکن ہوتا اٹھاتے اور وہ کاندھے ہیں۔ اور جب ہاتھ ظاہر ہوتے تو کانوں تک اٹھاتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

یہ بات جائز نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور اس کی مثل روایت جن میں کاندھوں تک کا ذکر ہے انھیں اس حالت پر محمول کیا جائے جب ہاتھ ننگے ہوں کیونکہ ممکن ہے وہ کپڑوں کے اندر ہوں تو یہ بات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف ہو گی اور یوں احادیث میں تضاد ثابت ہو گا۔ بلکہ ہم اتفاق پر محمول کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

كانتا في الثياب فيكون ذلك مخالفا لما رواه وائل بن حجر فيتضاد الحديثان ولكنا نحملهما على الاتفاق فنجعل حديث ابن عمر على أن ذلك كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم ويداه في ثوبه على ما حكاه وائل في حديثه ونجعل ما روى وائل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه فعله في غير حال البرد من رفع يديه إلى أذنيه فيستحب القول به وترك خلافه وأما ما رويناه عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فهو خطأ وسنبين ذلك في باب رفع اليدين في الركوع إن شاء الله تعالى فثبت بتصحيح هذه الآثار ما روى وائل عن النبي صلى الله عليه وسلم على ما فصلنا مما فعل في حال البرد وفي غير حال البرد وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى

سے وہ حالت مراد لیں گے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کپڑے میں لپٹے ہوتے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور جو کچھ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے یعنی کانوں تک اُٹھانا وہ سردی نہ ہونے کی حالت پر محمول ہوگا۔ لہٰذا یہ قول اختیار کرنا اور اس کے غیر کو چھوڑنا اچھا ہے۔

اور جو کچھ اس سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ ہم رکوع میں ہاتھ اٹھانے سے متعلق باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ یہی ہے جو ہم نے سردی کی حالت کو دوسری حالت سے الگ قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب۴۱ ما يقال في الصلوة بعد تكبيرة الافتتاح

باب۴۱ تکبیر اُولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

۱۰۸۲- حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا أبو ظفر عبد السلام بن مطهر قال ثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن علي بن علي الرفاعي عن أبي المتوكل الناجي عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر پڑھتے: "سبحانك اللهم (آخر تک)" یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود

إذا قام من الليل كبّر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك ثم يقول لا إله إلا الله ثم يقول الله أكبر كبيرا ثلثا ثم يقول أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه ثم يقرأ۔

نہیں پھر "لا الٰہ الا اللہ" پڑھتے، اس کے بعد تین بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہتے پھر پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم (آخر تک) شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ سننے جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

١٠٨٣- وحدثنا فهد بن سليمٰن قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا جعفر بن سليمٰن فذكر مثله بإسناده غير أنه لم يقل ثم يقرأ۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن "پھر قرأت کرتے" نہیں فرمایا۔

١٠٨٤- وحدثنا مالك بن عبد الله ابن سيف التجيبي قال ثنا علي بن معبد قال ثنا أبو معاوية عن حارثة بن محمد بن عبد الرحمٰن عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلوٰة يرفع يديه حذو منكبيه ثم يكبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے، پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھتے۔

١٠٨٥- حدثنا فهد قال ثنا الحسن ابن الربيع قال ثنا أبو معاوية فذكر مثله بإسناده۔

وقد روي عن عمر بن الخطاب أيضا أنه كان يقول هذا إذا افتتح الصلوٰة۔

حسن بن ربیع فرماتے ہیں حضرت ابو معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی یہی کلمات کہتے تھے۔

١٠٨٦- كما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن الحكم عن عمرو ابن

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں ہمیں نماز پڑھائی تو کہا "اللہ اکبر سبحانک اللھم" و تعالیٰ

مَيْمُونٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ۔

جدک ...ک۔

۱۰۸۷۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور "لا الٰہ غیرک" کا اضافہ کیا۔

۱۰۸۸۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت اسود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے ذوالحلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ يَسْمَعُ مَنْ يَلِيْهِ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کے قریب تھا اس نے سنا۔

۱۰۹۰۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا۔

حضرت ابراہیم حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور اسی طرح یہ دعا پڑھی تاکہ وہ سیکھ لیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اَنْ يَقُوْلَ وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ اِنْ كَانَ اِمَامًا اَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهٖ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۲ - فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۱۰۹۳ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ۔

۱۰۹۴ - وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ

اقوال اہل علم

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی۔ وہ کہتے ہیں نمازی کو نماز شروع کرتے وقت یہی الفاظ کہنے چاہییں اس میں اضافہ نہ کرے، البتہ امام ہو یا خود اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اس بات کا اضافہ کرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھتے "اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ" .... آخر تک (ترجمہ:) میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، خالص اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ، حضرت ماجشون سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

حضرت ماجشون اور حضرت عبداللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

عَنْ اَبِیْہِمَا حُجْرُوْنَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

۱۰۹۵۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا جَآءَتِ الرِّوَایَةُ بِھٰذَا وَبِمَا قَبْلَہٗ اِسْتَحْبَبْنَا اَنْ یَقُوْلَھُمَا الْمُصَلِّیْ جَمِیْعًا وَمِمَّنْ قَالَ ھٰذَا اَبُوْ یُوْسُفَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سب روایات میں یہ کلمات بھی آئے ہیں اور پہلے والے کلمات بھی، تو ہم اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ نمازی یہ تمام کلمات پڑھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اس کے قائلین میں سے ہیں۔

بَابُ ۴۲ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۴۲ نماز میں بسم اللہ پڑھنا

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَآءَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو آمین کہا۔ لوگوں نے بھی لفظ آمین کہا اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کی نمازوں سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرۂ مبارک میں نماز ادا کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور مکمل سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ (ترجمہ:) اللہ کے نام سے شروع جو

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهَا فَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاَنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَقْرَاَ بِهَا كَمَا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۸ - كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ اَبِيْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

۱۰۹۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (انه جهر بها)

۱۱۰۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا اِذَا قَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ.

نہایت مہربان رحم والا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا، نہایت مہربان رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ پر (چلانا)

اقوال اہل علم

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کے نزدیک "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سورۂ فاتحہ سے ہے اور نمازی کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے بھی استدلال کیا ہے

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بلند آواز سے بسم اللہ کی تلاوت کی اور میرے والد ماجد بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ سے پہلے اور بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ترک نہ کرتے بشرطیکہ بعد میں سورت پڑھنا ہوتی۔

۱۱۰۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت یزید فقیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قراءت کا آغاز فرماتے۔

۱۱۰۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ پڑھتے تھے "بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــ، غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، بسم اللہ الرحمن الرحیم" ۔

۱۱۰۳ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ هِيَ الْآيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ان حضرات نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ ......" ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات دی ہیں) سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر فرمایا یہ ساتویں آیت ہے حضرت جریج فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسطرح بیان کیا ہے جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْرَؤُهَا سِرًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقْرَؤُهَا الْبَتَّةَ لَا فِي السِّرِّ وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہم نماز میں اسے بلند آواز سے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں اس کے بعد ان کا آپس میں اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں آہستہ آواز سے پڑھے اور بعض کے نزدیک بالکل نہ پڑھے نہ آہستہ اور نہ بلند آواز سے،

وَاحْتَجُّوْا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

انہوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم

قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا عبد الواحد ابن زياد قال ثنا عمارة بن القعقاع قال ثنا ابو زرعة بن عمرو بن جرير قال ثنا ابو هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض في الثانية استفتح بالحمد لله رب العالمين ولم يسكت.

صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (شروع میں) خاموش نہ ہوتے۔

قال ابو جعفر ففي هذا دليل ان بسم الله الرحمن الرحيم ليست من فاتحة الكتاب ولو كانت من فاتحة الكتاب لقرأ بها في الثانية كما قرأ فاتحة الكتاب والذين استحبوا الجهر بها في الركعة الاولى لانها عندهم من فاتحة الكتاب استحبوا ذلك ايضا في الثانية فلما انتفى بحديث ابي هريرة هذا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ بها في الثانية انتفى به ايضا ان يكون قرأ بها في الاولى فعارض هذا الحديث حديث نعيم بن المجمر وكان هذا اولى منه لاستقامة طريقه وفضل صحة مجيئه على مجيء حديث نعيم وقالوا واما حديث ام سلمة الذي رواه ابن ابي مليكة فقد اختلف الذين رووه في لفظه فرواه بعضهم على ما ذكرناه ورواه آخرون على غير ذلك.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، سورۂ فاتحہ سے نہیں ہے۔ اگر وہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے اور جن لوگوں نے اسے سورہ فاتحہ کا حصہ قرار دیتے ہوئے پہلی رکعت میں بلند آواز سے پڑھنا پسند کیا ہے وہ دوسری رکعت میں بھی اسے مستحب سمجھتے ہیں۔ پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں (بسم اللہ) پڑھنے کی نفی ہو گئی تو پہلی رکعت میں بھی نفی ثابت ہو گئی۔

پس یہ حدیث نعیم بن محمد کی روایت (ر ۱۹۵) کے معارض ہوئی حالانکہ یہ اپنے طریق روایت اور صحت سند کے اعتبار سے نعیم کی روایت سے زیادہ مستقیم اور فضیلت کی حامل ہے۔

وہ حضرات کہتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اس کے راویوں کا الفاظ میں اختلاف ہے بعض نے اسی طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور بعض نے اس کے خلاف ذکر کیا۔ مثلاً

---

١٠٥ - كما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة عن يعلى انه سأل ام سلمة عن قراءة

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت وضاحت

رسول الله صلى الله عليه وسلم فنعتت له قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم مفسرة حرفا حرفا.

ففي هذا ان ذكر قراءة بسم الله الرحمن الرحيم من ام سلمة تنعت بذلك قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم لسائر القرآن كيف كانت وليس في ذلك دليل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم فمعنى هذا غير معنى حديث ابن جريج وقد يجوز ايضا ان يكون تقطيع فاتحة الكتاب الذي في حديث ابن جريج كان من ابن جريج ايضا حكاية منه للقراءة المفسرة حرفا حرفا التي حكاها الليث عن ابن ابي مليكة فانتفى بذلك ان يكون في حديث ام سلمة ذلك حجة لاحد وقالوا لهم ايضا فيما رووه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ولقد آتيناك سبعا من المثاني اما ما ذكرتموه من انها هي السبع المثاني فانا لا ننازعكم في ذلك اما ما ذكرتموه من ان بسم الله الرحمن الرحيم منها فقد روي هذا عن ابن عباس كما ذكرتم وقد روي عن غيره ممن رويناه عنه في هذا الباب ما يدل على خلاف ذلك انه لم يجهر بها ولم يختلفوا جميعا ان فاتحة الكتاب سبع آيات فمن جعل بسم الله الرحمن الرحيم منها

کے ساتھ ایک ایک حرف کر کے بیان کی۔

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ پورا قرآن پاک اسی طرح پڑھتے تھے۔ اس میں آپ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ابن جریج کی روایت کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج کی حدیث میں سورۂ فاتحہ کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کا احتمال ہو کہ ابن جریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت وضاحت کے ساتھ بیان کی ہو جس طرح ابن ابی ملیکہ نے بیان فرمایا لہٰذا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کسی کے لیے دلیل ثابت نہ ہوئی۔

یہ حضرات ان (پہلے قول کے قائلین) سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "ولقد آتیناک سبعا من المثانی" کے بارے میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سبع مثانی سے ہے تو اس بارے میں ہم تم سے نہیں جھگڑتے لیکن تم نے یہ جو کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات مروی ہے جس کا تم نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ ان حضرات سے جن سے ہم نے اس باب میں احادیث روایت کی ہیں یہ بات مروی ہے کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو یہ روایت اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں جیسے کہ سورۂ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے

عَدَّهَا آيَةً وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ۔

١١٠٦- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا قَدْ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَىٰ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ السَّبْعِ الطُّوَلِ وَإِلَىٰ بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَجَعَلْتُمُوهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ اجْعَلُوْهَا فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَخِفْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُثْمَانُ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِيْ فَصْلِ السُّوَرِ وَهِيَ غَيْرُهُنَّ **فَهٰذَا** خِلَافُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ

پس جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اس سے قرار دیا اس نے اسے مستقل آیت شمار کیا اور جس نے اسے فاتحہ سے نہیں کہا اس نے "انعمت علیہم" کو آیت قرار دیا اور جب ان کا اس مسئلے میں اختلاف ہو گیا تو غور و فکر ضروری ہے۔ اور ہم اسے اپنے مقام پر وضاحت سے بیان کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو کس بات نے سورۂ انفال جو سات طویل سورتوں میں سے ہے اور سورۂ برأت جو سو سو آیات والی سورتوں سے ہے، کو ملانے پر مجبور کیا اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں سورت میں داخل کر دو جس میں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے ان دونوں کا واقعہ ایک جیسا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور میں آپ سے اس بارے میں پوچھ نہ سکا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ (دوسری) اسی (پہلی سورت) سے نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں سے قرار دیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ ان کے نزدیک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورت کا حصہ نہ تھی۔ وہ اسے سورتوں کو الگ کرنے کے لیے لکھتے تھے اور یہ سورتوں کا غیر ہے۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے نیز متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ أَبِيْهِ وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْإِسْلَامِ مِنْهُ فَسَمِعَنِيْ وَأَنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلٰكِنْ إِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ابن عبداللہ بن مغفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور میں نے اسلام میں نئی بات پیدا کرنے پر ان سے بڑھ کر کسی کو سخت نہیں پایا۔ انھوں نے مجھے بسم اللہ پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا بیٹے! اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے بچو، فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے ان میں کسی سے یہ نہیں سُنا لہٰذا جب قرأت کرو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھو۔

۱۱۰۸۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۰۹۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبِ ن الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے

بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

نہیں سُنا۔

۱۱۱۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قُمْتُ وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں حضرت صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں کھڑا ہوا تو یہ تمام حضرات نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۱۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيُرٰى حُمَيْدٌ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حمید کے خیال میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے نہیں سُنا۔

۱۱۱۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ثابت، حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے۔

الرَّحِيْمِ.

١١١٤ - وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آہستہ آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔

١١١٥ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَالْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم الحمد للہ رب العالمین سے (قراءت) شروع کرتے تھے۔

١١١٦ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١١١٧ - وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ أَخَا بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

محمد بن نوح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کرتے ہوئے سنا ہے۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز "اللہ اکبر" سے

قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِمَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِي بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُمْ كَانُوا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَنَى بِالْقِرَاءَةِ هٰهُنَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونُوا لَمْ يَعُدُّوا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُرْآنًا وَعَدُّوهَا ذِكْرًا مِثْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مَا يَقْرَءُ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَفْتِحُهُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَفِي بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيُ الْجَهْرِ مَعْنًى فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَذِكْرُهَا سِرًّا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

شروع فرماتے، قرأت الحمد للہ کے ساتھ شروع کرتے اور سلام کے ساتھ مکمل کرتے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ متواتر روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اس سے پہلے یا بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے کیونکہ یہاں قرأت سے قرأت قرآن مجید مراد ہے۔ لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرآن سے شمار نہیں کیا اسے سبحانک اللھم وبحمدک کی طرح شمار کیا ہے اور وہ جو آغاز نماز کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ قرأت قرآن ہے جو بسم اللہ کے بعد ہوتی ہے وہ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے طریقے پر (آہستہ) پڑھتے تھے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا ترک اور آہستہ پڑھنا ثابت ہوا۔ یہ بات حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

۱۱۱۹ - كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ"، "اعوذ باللہ" اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْأَعْرَابِ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بدوؤں کا کام ہے۔

۱۱۲۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

عبد الملک ابن ابی بشیر، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ أَنَّ سِنَانَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَدْرَكْتُ الْأَئِمَّةَ وَمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ إِلَّا بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت عبد الرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے ائمہ (خلفائے راشدین) کو پایا وہ "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو الاسود، حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا مَا يَقْرَءُونَ بِهَا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے علماء میں سے کئی حضرات کو پایا وہ اسے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۲۵ - وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْآنِ لَوَجَبَ أَنْ يُجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ سِوَاهَا أَلَا تَرَى أَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الَّتِي فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الَّتِي قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يُخَافَتُ بِهَا وَيُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَثَبَتَ أَنْ يُخَافَتَ بِهَا وَيُسَرَّ كَمَا يُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا أَشْبَهَهُمَا وَقَدْ رَأَيْنَاهَا أَيْضًا مَكْتُوبَةً فِي فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي غَيْرِهَا وَكَانَتْ فِي غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهَا فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ وَهٰذَا الَّذِي تَبَيَّنَّا مِنْ نَفْيِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد والے لوگوں (صحابہ کرام) سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بآواز بلند پڑھنے کا ترک ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن سے نہیں اگر یہ قرآن سے ہوتی تو باقی قرآن کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اسی طرح بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جس طرح باقی قرآن پاک کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن پاک کا ایک حصہ ہے۔ جب ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے والی بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک سے نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ "اعوذ باللہ"، "سبحانک اللھم" اور اس طرح کے دیگر اذکار کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھا جائے۔ اور ہم اسے قرآن پاک کی تمام سورتوں، فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورت، سب کے شروع میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ فاتحہ کے علاوہ یہ کسی سورت کی (ابتدائی) آیت نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت بھی نہیں۔

یہ ہے وہ بات جو ہم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سورۂ فاتحہ سے ہونے اور بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کے

أَنْ تَكُونَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمِنْ نَفْيِ الْجَهْرِ بِهَا فِي الصَّلَوٰةِ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کے بارے میں ثابت کی۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ۴۳

باب ۴۳: ظہر وعصر کی قرأت

۱۱۲۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ وَحَمَّادٌ ابْنَا زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا فِي فِتْيَانٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ فِي حَدِيْثِ سَعِيْدٍ قَالَ لَا وَفِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ هِيَ شَرٌّ مِنَ الْأُوْلٰى ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلّٰهِ أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا أُمِرَ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم بنو ہاشم کے کچھ نوجوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر (کی نماز) میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں، ہوسکتا ہے آپ دل میں پڑھتے ہوں۔ حضرت سعید کی روایت میں ہے فرمایا "نہیں" اور حضرت حماد کی روایت میں ہے یہ پہلے (یعنی پڑھنے) سے برا ہے، پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (فرمانبردار) بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا اور آپ نے اس کا حکم پہنچا دیا۔

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ إِنَّ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ لَقَلَعْتُ أَلْسِنَتَهُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ لَنَا قِرَاءَةً وَسُكُوْتُهُ لَنَا سُكُوْتًا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرأت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے ان پر کوئی اختیار ہوتا تو ان کی زبانیں کاٹ دیتا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی تو ہمارے لیے قرأت ضروری ہوگئی اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہوگا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي

ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ ہمارے

رَوَيْنَاهَا فَقَلَّدُوهَا وَقَالُوا لَا نَرَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ الْبَتَّةَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ۔

کے نزدیک ظہر و عصر میں بالکل قرأت نہیں ہے انھوں نے یہ بات حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَأَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ أَيُقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا۔

حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ظہر اور عصر میں قرأت ہے، انھوں نے فرمایا نہیں۔

فَقِيلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے سنت یاد رکھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت کرتے تھے یا نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَإِنَّمَا أَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا عَنْهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَأْ فِي ذٰلِكَ فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَفَى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّ غَيْرَهُ قَدْ حَقَّقَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رَأْيِهِ

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو نمازوں میں قرأت نہ کرنا ان کے نزدیک ثابت نہیں اور ہم نے جو ان کی پہلی روایت بیان کی ہے اس میں انھوں نے قرأت چھوڑنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت نہیں فرمائی۔ تو جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت متحقق نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کی نفی ہو گئی۔ کیونکہ دوسروں کے نزدیک ان نمازوں میں قرأت ثابت ہے جیسے کہ ہم اسے اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے اس کے خلاف ہے۔

ما يدل على خلاف ذلك .

۱۱۳۰ - كما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن العيزار بن حريث عن ابن عباس قال اقرأ خلف الامام بفاتحة الكتاب في الظهر والعصر .

حضرت عیزار بن حریث سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں ۔

۱۱۳۱ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا يونس بن ابي اسحق عن العيزار بن حريث قال شهدت ابن عباس فسمعته يقول لا تصل صلوة الا قرأت فيها ولو بفاتحة الكتاب .

حضرت عیزار بن حریث فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر کوئی نماز نہ پڑھو اگر (قرأت) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو ۔

۱۱۳۲ - حدثنا احمد بن داؤد بن موسى قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي وموسى ابن اسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة عن ايوب عن ابي العالية البراء قال سالت ابن عباس او سئل عن القراءة في الظهر والعصر فقال هو امامك فاقرأ منه ما قل وما كثر وليس من القران شيء قليل .

حضرت ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظہر اور عصر کی (نماز میں) قرأت کے بارے میں پوچھا یا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (قرآن پاک) تمہارا امام ہے پس اس سے تھوڑا یا زیادہ پڑھو اور قرآن میں کچھ بھی قلیل نہیں ہے ۔

۱۱۳۳ - وكما حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هرون قال انا سعيد ابن ابي عروبة عن ابي العالية قال سالت ابن عباس فذكر مثله قال وسالت ابن عمر فقال اني لاستحيي ان اصلي صلوة لا اقرأ فيها بام القران او ما تيسر .

حضرت سعید بن ابی عروبہ حضرت ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حیاء آتی ہے کہ میں سورۂ فاتحہ یا جو بھی آسان ہو پڑھے بغیر نماز ادا کروں ۔

قال ابو جعفر فهذا ابن عباس قد روي عنه من رايه ان المأموم يقرأ خلف الامام في الظهر والعصر وقد راينا الامام تحمل عن المأموم ولم نر المأموم تحمل عن الامام شيئا فاذا كان المأموم

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی رائے مروی ہے کہ مقتدی ظہر و عصر میں امام کے پیچھے قرأت کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام مقتدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور مقتدی امام کی کسی بات کو نہیں اٹھاتا پس جب مقتدی قرأت کرے گا تو امام کے لیے

يَقْرَأُ وَالْإِمَامُ أَحْرَى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا. فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ.

قرأت زیادہ مناسب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا کہ انھوں (حضرت ابن عباس) نے ان دونوں نمازوں میں قرأت کا حکم فرمایا۔ اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف مروی ہے وہ یہ ہے

۱۱۳۴- فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ بَكَّارَ بْنَ قُتَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کے والد نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے کبھی آپ (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں آیت سناتے تھے۔

۱۱۳۵- وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۶- وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْمَغْرِبِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن پڑھتے تھے عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے دوسری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن اور تیسری رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۷- وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت عبیداللہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے

البغدادی قد حدثنا قال ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بأم القرآن وسورتین معها فی الاولیین من صلوۃ الظہر والعصر ویسمعنا الآیۃ احیانا۔

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ (دیگر) دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی آپ بلند آواز سے قرأت کر کے ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۸۔ وان ابا بکرۃ قد حدثنا قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودی عن زید العمی عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال اجتمع ثلاثون من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا تعالوا حتی نقیس قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما لم یجهر فیه من الصلوات فما اختلف منهم رجلان فقاسوا قراءته فی الرکعتین من الظہر بقدر قراءۃ ثلاثین آیۃ وفی الرکعتین الاخریین علی النصف من ذلک وفی صلوۃ العصر فی الرکعتین الاولیین علی قدر النصف من الاولیین فی الظہر وفی الرکعتین الاخریین علی قدر النصف من الرکعتین الاخریین من الظہر۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کی قرأت کا اندازہ لگائیں جن میں آپ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو اس سلسلے میں ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہ ہوا کہ انھوں نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قرأت کا اندازہ تیس آیات سے اور پچھلی دو رکعات میں اس کے نصف سے لگایا عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قرأت سے نصف اور پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی آدھی قرأت سے اندازہ لگایا۔

۱۱۳۹۔ وان ابراهیم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا ابو عوانۃ عن منصور بن زاذان عن الولید ابی بشر بن مسلم العنبری عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الظہر فی الرکعتین الاولیین فی کل رکعۃ قدر قراءۃ ثلاثین آیۃ وفی الاخریین

حضرت ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات اور دوسری میں اس سے نصف آیات کا اندازہ قیام فرماتے اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں پندرہ آیات اور دوسری دو میں اس سے نصف کا اندازہ قیام فرماتے۔

نصف ذلك وكان يقوم في العصر في الركعتين الأوليين قدر خمس عشرة آية وفي الأخريين قدر نصف ذلك.

۱۱۴۰ - وإن أحمد بن شعيب قد حدثنا قال أنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي قال ثنا هشيم قال ثنا منصور بن زاذان عن الوليد بن مسلم عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري قال كنا نحزر قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر والعصر فحزرنا قيامه في الظهر قدر ثلثين آية قدر سورة السجدة في الركعتين الأوليين وفي الأخريين على قدر النصف من ذلك وحزرنا قيامه في الركعتين الأوليين من العصر على قدر الأخريين من الظهر وحزرنا قيامه في الركعتين الأوليين من العصر على قدر الأخريين من الظهر وحزرنا قيامه في الركعتين الأخريين من العصر على النصف من ذلك.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات یعنی سورۂ سجدہ کے برابر قیام کا اندازہ ہوتا اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف، اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اندازہ لگایا جبکہ عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کا اندازہ لگایا۔

۱۱۴۱ - وإن علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا يونس بن محمد المؤدب قال ثنا حماد بن سلمة عن سماك عن جابر بن سمرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۃ "والسماء والطارق"، "والسماء ذات البروج" اور ان جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۴۲ - وإن عبد الله بن محمد بن خشيش البصري قد حدثنا قال ثنا عارم قال ثنا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن عمران بن حصين قال

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے سلام پھیرنے کے

قرأ رجل خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الظهر أو العصر فلما انصرف قال أيكم قرأ بسبح اسم ربك الأعلى قال رجل أنا قال لقد علمت أن بعضكم قد خالجنيها.

فرمایا تم میں سے کس نے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا ہے۔

۱۱۴۳ - وإن محمد بن خزيمة قد حدثنا قال ثنا محمد بن عبد الله الأنصاري عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة أن زرارة حدثهم عن عمران عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت سعید بن عروبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا۔

۱۱۴۴ - وإن محمد بن خزيمة قد حدثنا قال ثنا حجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن قتادة عن زرارة عن عمران عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت حماد کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۵ - وإن محمد بن بحر بن مطر البغدادي قد حدثنا قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا سليمان التيمي عن أبي مجلز عن ابن عمر قال ولم أسمعه منه أن النبي صلى الله عليه وسلم سجد في صلوة الظهر قال فرأى أصحابه أنه قرأ تنزيل السجدة.

حضرت ابو مجلز، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کو ان سے سماعت حاصل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا صحابہ کرام کو اس سے اندازہ ہوا کہ آپ نے سورۃ "التنزیل السجدۃ" پڑھی ہے۔

۱۱۴۶ - وإن عبد الرحمن بن الجارود قد حدثنا قال ثنا عبيد الله بن موسى قال أنا ابن أبي ليلى عن عطاء عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يؤمنا فيجهر ويخافت فجهرنا فيما جهر وخافتنا فيما خافت وسمعته يقول لا صلوة إلا بقراءة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے ہوئے کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے قرأت کرتے پس جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم نے بھی بلند آواز سے قرأت کی اور جہاں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا، اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۴۷ - وإن ابن أبي داود قد حدثنا قال ثنا سهل بن بكار قال ثنا أبو عوانة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام نماز میں قرأت ہے پس جہاں حضور علیہ السلام نے

عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ عَلَيْنَا أَخْفَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ۔

۱۱۴۸ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

۱۱۴۹ - وَإِنَّ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۱۵۰ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

۱۱۵۱ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۱۵۲ - وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ وَهُوَ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَعَ مَا ذَكَرْنَا بِمَا رُوِيَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ۔

ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں (بلند آواز سے پڑھتے ہیں) اور جہاں آپ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہم بھی تم سے مخفی رکھتے ہیں (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)

حضرت حبیب المعلم حضرت عطاء سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

عبدالوہاب بن عطاء حضرت حبیب المعلم سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان، ابن جریج سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان حضرات نے ان مذکورہ روایات کے علاوہ ان (مندرجہ ذیل) روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۱۵۳ - كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۔

حضرت ابو معمر فرماتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر عصر کی نمازوں میں قرأت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں ہمیں نے پوچھا تمہیں کیسے پتا چلتا تھا؟ فرمایا آپکی داڑھی مبارک ہلنے سے معلوم ہوتا تھا۔

۱۱۵۴ - وَكَمَا قَالَ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

حضرت شریک، ابو معاویہ اور وکیع نے حضرت اعمش سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيحٍ يُسَبِّحُهُ أَوْ دُعَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ الَّذِي حَقَّقَ الْقِرَاءَةَ مِنْهُ فِي هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَنَفْيُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَرْضًا وَكَذٰلِكَ الرُّكُوعُ وَكَذٰلِكَ السُّجُودُ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِي الصَّلٰوةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو نمازوں میں قرأت کرتے تھے ہو سکتا ہے آپ کی ریش مبارک تسبیح یا دعا وغیرہ کی وجہ سے حرکت کرتی ہو البتہ ان روایات سے جو اس سے پہلے ذکر کی ہیں ان نمازوں میں قرأت ثابت ہوتی ہو۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان مذکورہ روایات سے ظہر وعصر میں قرأت ثابت ہوگئی اور اس کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی ہوگئی تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا کہ آیا اس سے ان مذکورہ دو قولوں سے کسی ایک کی صحت ثابت ہوتی ہے ہم نے دیکھا کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور یہ تمام چیزیں نماز کے فرائض سے ہیں نماز ان پر مشتمل ہے ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز نہیں ہوتی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں برابر ہیں پہلے قعدہ کے سنت (واجب) ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں وہ بھی تمام نمازوں میں برابر ہے آخری قعدہ کو دیکھا تو اس کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ فرض

الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ سُنَّةٌ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ فَهُوَ فِيْ
كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَآءٌ وَرَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَخِيْرَ
فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ هُوَ
فَرْضٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ إِنَّهُ سُنَّةٌ وَكُلُّ
فَرِيْقٍ مِنْهُمْ قَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ
سَوَآءً فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَآءُ مَا كَانَ مِنْهَا
فَرْضًا فِيْ صَلٰوةٍ فَهُوَ فَرْضٌ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ
وَكَانَ الْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ لَيْسَ
بِفَرْضٍ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ وَلَيْسَتِ الصَّلٰوةُ
بِهٖ مُتَضَمَّنَةً كَمَا كَانَتْ مُتَضَمَّنَةً بِالرُّكُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ فَذٰلِكَ قَدْ يَنْتَفِيْ مِنْ
بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَيَثْبُتُ فِيْ بَعْضِهَا وَالَّذِيْ
هُوَ فَرْضٌ وَالصَّلٰوةُ بِهٖ مُتَضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِئُ
إِلَّا بِإِصَابَتِهٖ إِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ
فَرْضًا كَانَ فِيْ سَآئِرِهَا كَذٰلِكَ فَلَمَّا رَأَيْنَا
الْقِرَآءَةَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَالصُّبْحِ وَاجِبَةً
فِيْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَا بُدَّ مِنْهَا وَلَا تُجْزِئُ
الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا كَانَ كَذٰلِكَ هِيَ فِي
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ
عَلٰى مَنْ يَنْفِي الْقِرَآءَةَ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
مِمَّنْ يَرَاهَا فَرْضًا فِيْ غَيْرِهَا وَأَمَّا مَنْ لَا
يَرَى الْقِرَآءَةَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْحُجَّةَ
عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ
يُقْرَأُ فِيْ كِلْتَيْهِمَا فِيْ قَوْلِهٖ وَيُجْهَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُوْلَيَيْنِ مِنْهُمَا وَيُخَافَتُ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ
فَلَمَّا كَانَتْ سُنَّةُ مَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ
هِيَ الْقِرَآءَةُ وَلَمْ تَسْقُطْ بِسُقُوْطِ الْجَهْرِ كَانَ
النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ السُّنَّةُ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَمَّا سَقَطَ الْجَهْرُ فِيْهِمَا

ہے اور بعض کے نزدیک سنت (واجب) لیکن سب کے نزدیک اس کا حکم تمام نمازوں میں ایک جیسا ہے قرآن میں سے جو چیز فرض ہے وہ تمام نمازوں میں فرض ہے لیٹ کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت فرض نہیں سنت (واجب) ہے۔ اور نماز اسے اس طرح شامل نہیں جس طرح رکوع، سجدے اور قیام کو شامل ہے یہ جہر بعض نمازوں میں ہے اور بعض میں نہیں جو چیز نماز میں فرض ہے وہ نماز میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جو چیز بعض نمازوں میں فرض ہے وہ تمام نمازوں میں اسی طرح ہے پس جب ہم نے دیکھا ہے کہ اس مخالف کے نزدیک مغرب عشاء اور صبح کی نمازوں میں قرأت واجب ہے اس کا پایا جانا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ظہر وعصر کی نمازوں میں اسی طرح ہوگی۔

یہ ان لوگوں کے خلاف مضبوط دلیل ہے جو ظہر اور عصر میں قرأت کی نفی کرتے اور دوسری نمازوں میں اسے فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نماز میں قرأت ضروری نہیں سمجھتے ان کے خلاف اس میں دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مغرب اور عشاء دونوں میں قرأت کی جاتی ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور اس کے علاوہ آہستہ آواز سے، پس جب پہلی دو رکعتوں کے بعد بھی قرأت سنت ہے اور جہر کے ساقط ہونے سے وہ ساقط نہیں ہوتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی یہ سنت ہو اور جہر کے ساقط ہونے سے (مطلق) قرأت ساقط نہ ہو، یہ اس پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ

بالقراءة ان لا يسقط القراءة قياسا على ما ذكرنا من ذلك وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد وقد روي ذلك عن جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

کا یہی قول ہے۔
صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۵ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا عبيد الله بن محمد وموسى بن اسمعيل قالا ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن ابي عثمان النهدي قال سمعت من عمر بن الخطاب يقرأ في الظهر والعصر "ق والقرآن المجيد"

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں "ق والقرآن المجید" پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۵۶ - حدثنا بكر بن ادريس قال ثنا شعبة قال ثنا سفيان بن حسين قال سمعت الزهري يحدث عن ابن ابي رافع عن ابيه عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه انه كان يامر او يحب ان يقرأ خلف الامام في الظهر والعصر في الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة سورة وفي الاخريين بفاتحة الكتاب.

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم فرماتے تھے یا پسند فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر وعصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۱۵۷ - حدثنا ابو بكرة وابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن اشعث بن ابي الشعثاء قال سمعت ابا مريم الاسدي يقول سمعت ابن مسعود يقرأ في الظهر

حضرت ابو مریم اسدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے سنا۔

۱۱۵۸ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن حسان عن جميل بن مرة وحكيم انهما دخلا على مورق العجلي فصلى بهم الظهر فقرأ بقاف والذاريات اسمعهما بعض قراءته فلما انصرف قال صليت خلف ابن عمر فقرأ

جمیل بن مرہ اور حکیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت مورق عجلی کے ہاں گئے تو انھوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ ق اور الذاریات کی تلاوت فرمائی اور ہمیں سنایا جیسے ہم تمہیں سناتے ہیں۔

بِقَافٍ وَالذَّارِيَاتِ وَأَسْمَعَنَا نَحْوَ مَا أَسْمَعْنَاكُمْ.

١١٥٩ - وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَا مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ.

عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا جب تم تنہا نماز پڑھو تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح فرمایا۔

١١٦٠ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

حضرت عبداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک ایک سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

١١٦١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي صَلَوٰتِكُمُ الَّتِي لَا تَجْهَرُونَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ إِذَا كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ فَقَالَ نَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَنَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَنَدْعُوا.

حضرت عبیداللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی تو تم گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے ہو۔ انہوں نے فرمایا ہم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں۔

١١٦٢ - يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عبیداللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

ابن مقسم قال سمعت جابر بن عبد الله يقول اذا صليت وحدك شيئا من الصلوات فاقرأ في الركعتين الأوليين بسورة مع أم القرآن وفي الأخريين بأم القرآن.

فرماتے ہیں جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۳- حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد قال ثنا مسعر بن كدام قال حدثني يزيد بن الفقير عن جابر بن عبد الله سمعته يقول يقرأ في الركعتين الأوليين بفاتحة الكتاب وسورة وفي الأخريين بفاتحة الكتاب قال وكنا نتحدث انه لا صلوة إلا بقراءة فاتحة الكتاب فما فوق ذلك أو فما أكثر من ذلك.

حضرت یزید فقیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور فرماتے ہیں ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد آیات کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۶۴- حدثنا فهد قال ثنا ابن الأصبهاني قال أنا شريك عن زكريا عن عبد الله بن خباب عن خالد بن عرفطة قال سمعت خبابا يقرأ في الظهر والعصر إذا زلزلت.

حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۶۵- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى ابن أبي كثير عن محمد بن ابراهيم قال سمعت هشام بن اسمعيل عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال أبو الدرداء اقرءوا في الركعتين الأوليين من الظهر والعصر بفاتحة الكتاب وسورتين وفي الأخريين بفاتحة الكتاب.

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

باب ۲۴ القراءة في صلوة المغرب

باب ۲۴: نمازِ مغرب کی قرأت

۱۱۶۶- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال حدثني مالك عن ابن شهاب

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثنا مَالِكٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سُنا۔

١١٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک اور سفیان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

١١٦٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَتِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْرٍ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالطُّورِ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي حِينَ سَمِعْتُ الْقُرْآنَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں پہنچا تو آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۂ طور کی تلاوت فرمائی میں نے تلاوت قرآن سنی تو گویا میرا دل شق ہو گیا اور یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔

١١٦٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي قِرَاءَتَكَ هَذِهِ السُّورَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سورۂ "والمرسلات" پڑھ رہا تھا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے سنا فرمایا بیٹے! یہ اس سورت کے ساتھ تمہاری قرأت نے مجھے یاد دلایا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سُنا۔

١١٧٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت یونس امام زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَسُورَةٍ أُخْرَى صَغِيرَةٍ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّوَلِ وَهِيَ الٓمٓصٓ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم سے فرمایا اے ابو عبد الملک! تم مغرب کی نماز میں "قل ہو اللہ احد" اور کوئی دوسری چھوٹی سورت کس وجہ سے پڑھتے ہو؟ حضرت زید نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں نہایت طویل سورت یعنی "المص" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

ابن لہیعہ، ابو الاسود سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ يٰسٓ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الْأَعْرَافِ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان، مغرب کی نماز میں سورۂ یٰسین پڑھتا تھا ہشام کو شک ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے یا ابو زید انصاری نے مروان سے فرمایا تم نماز مغرب میں کیوں اختصار کرتے ہو حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل سورت یعنی "اعراف" پڑھتے تھے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ۔

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے سورۂ "والمرسلات" تلاوت فرمائی اس کے بعد وصال تک آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَيُقَلِّدُونَهَا وَخَالَفَهُمْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب میں قصار مفصل

آخَرُوْنَ فِيْ قَوْلِهِمْ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْرَاَ فِي الْمَغْرِبِ اِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ قَرَاَ بِالطُّوْرِ قَرَاَ بِبَعْضِهَا وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ هٰذَا فُلَانٌ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ اِذَا كَانَ يَقْرَاُ شَيْئًا مِنْهُ وَيَحْتَمِلُ قَرَاَ بِالطُّوْرِ قَرَاَهَا بِكُلِّهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ رُوِيَ فِيْهِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى اَحَدِ التَّاوِيْلَيْنِ.

۵۱۱: فَاِذَا هُوَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاُكَلِّمَهٗ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمْتُهٗ فِيْهِمْ فَقَالَ شَيْخٌ لَوْ كَانَ اَتَانِيْ لَشَفَّعْتُهٗ يَعْنِيْ اَبَاهُ مُطْعِمَ ابْنَ عَدِيٍّ فَهٰذَا هُشَيْمٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَبَيَّنَ الْقِصَّةَ عَلٰى وَجْهِهَا وَاَخْبَرَ اَنَّ الَّذِيْ سَمِعَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَبَيَّنَ هٰذَا اَنَّ قَوْلَهٗ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ قَرَاَ بِالطُّوْرِ اِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهٗ يَقْرَاُ مِنْهَا وَلَيْسَ لَفْظُ جُبَيْرٍ لِاَنَّ مَا رَوٰى هُشَيْمٌ لِاَنَّهٗ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلٰى وَجْهِهَا فَصَارَ مَا حَكٰى فِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَتُهٗ اِنَّ عَذَابَ

(لم یکن سے آخر تک) پڑھی جائیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کے اس قول کہ آپ نے سورۂ طور پڑھی سے مراد سورت کا بعض حصہ ہو اور لغت میں یہ اطلاق جائز ہے جب کوئی شخص قرآن پاک سے کچھ پڑھے تو کہا جاتا ہے فلاں قرآن پڑھ رہا ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورۂ طور پڑھی ہو۔

پس ہم نے دیکھا کہ کیا ایسی روایات ہیں جو ان میں سے کسی ایک احتمال پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ یوں مروی ہے)

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تاکہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کروں، آپ کے پاس پہنچا تو آپ صحابہ کرام کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے سنا آپ نے «اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ» (بے شک تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تلاوت فرمائی، گویا کہ (اس قرأت نے) میرا دل پھاڑ دیا۔ آپ فارغ ہوئے تو میں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کوئی بوڑھا آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا اس سے حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی مراد تھے۔

تحریر میں حضرت ہشیم جنہوں نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے مکمل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ "ان عذاب ربك لواقع" ہے انہوں نے وضاحت کر دی کہ پہلی حدیث میں جو سورۂ طور پڑھنے کا ذکر ہے اس سے وہی مراد ہے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا حضرت جبیر کے وہی الفاظ ہیں جو ہشیم سے مروی ہیں کیونکہ انہوں نے واقعہ کی صحیح صورت بیان کی لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جو کچھ روایت کیا وہ آپ کا "ان عذاب ربك لواقع" کی قرأت سے مخصوص ہے۔

بْنِ الْحَكَمِ خَاصَّةً وَأَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ فَمُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِأَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الٓمٓصٓ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهِ بِبَعْضِهَا.

مالک کی حدیث اس سے بھی مختصر ہے اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مروان سے فرمانا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نہایت طویل سورت "المص" پڑھتے سنا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے سورت کے بعض حصے کی قراءت مراد ہو۔ اسی مفہوم پر اس حدیث کی دلالت ہے۔

۱۱۷۶- وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُوْنَ.

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تیر اندازی کا مقابلہ کرتے تھے۔

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْمِيْ أَحَدُنَا فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم میں سے کوئی تیر پھینکتا تو اسے تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حجاج کہتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَهُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَدَّثُوْنِيْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْطَلِقُوْنَ يَرْتَمُوْنَ

حضرت علی بن بلال فرماتے ہیں میں نے کچھ انصار صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تیر اندازی کرتے اور تیر لگنے کی جگہ ان سے پوشیدہ نہ ہوتی پھر وہ اپنے گھروں کو آتے اور مدینہ کے دوسرے کنارے پر بنو سلمہ قبیلے میں رہتے تھے۔

لا يخفى عليهم مواقع سهامهم حتى ياتوا ديارهم وهم في اقصى المدينة في بني سلمة۔

۱۱۸۰۔ حدثنا احمد بن مسعود الخياط قال ثنا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن الزهري عن بعض بني سلمة انهم كانوا يصلون مع النبي صلى الله عليه واله وسلم المغرب ثم ينصرفون موقع النبل على قدر ثلثي ميل۔

حضرت زہری بنو سلمہ کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے اور میل کے دو تہائی تک تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے۔

۱۱۸۱۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن ابي ذئب عن المقبري عن القعقاع بن حكيم عن جابر بن عبد الله قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه واله وسلم المغرب ثم نأتي بني سلمة وانا لنبصر مواقع النبل فلما كان وقت انصراف رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من صلوة المغرب استحال ان يكون ذلك وقد قرء فيها الاعراف ولا نصفها۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر بنو سلمہ کے ہاں آتے اور تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کا یہ وقت ہے تو محال ہے کہ آپ اس میں سورۂ اعراف یا اس کا نصف پڑھتے ہوں۔

۱۱۸۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبة عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله قال صلى معاذ باصحابه المغرب فافتتح سورة البقرة او النساء فصلى رجل ثم انصرف فبلغ ذلك معاذا فقال انه منافق فبلغ ذلك الرجل فاتى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم افتان انت يا معاذ قالها مرتين قال لو قرأت بسبح اسم ربك الاعلى والشمس وضحها فانه

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی ایک شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا یہ منافق ہے، اس شخص کو اس بات کی خبر ملی تو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ آپ نے دو مرتبہ فرمایا، اگر تم "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "والشمس وضحٰها" پڑھتے تو اچھا تھا، تمہاری اقتداء میں ضرورت مند، کمزور، چھوٹے اور بڑے نماز پڑھتے ہیں۔

يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ.

١١٨٣- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت محارب بن دثار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١١٨٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ هِيَ الْعَتَمَةُ.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عشاء کی نماز تھی۔

١١٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَصَلَّى وَحْدَهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ قَالَ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَجْرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا لِسُوَرٍ قِصَارٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا فَقُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (نفل) پڑھتے پھر واپس آکر ہمیں نماز پڑھاتے ایک دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پڑھ کر تشریف لائے تاکہ ہمیں نماز پڑھائیں انھوں نے سورۃ البقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے یہ حالت دیکھی تو الگ ایک کونے میں تنہا نماز پڑھ لی ہم نے پوچھا اے فلاں! تمہیں کیا ہوا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع کروں گا۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آکر ہمیں پڑھاتے ہیں گزشتہ رات آپ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو انھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری امامت کے لیے آئے اور سورۂ بقرہ شروع کر دی، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو الگ ہو کر تنہا نماز پڑھ لی، یا رسول اللہ! ہم لوگ اونٹنیوں پر پانی لانے والے ہیں ہمارے جسم کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِقْرَاْ بِسُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ نَحْوُ هٰذَا **فَقَدْ** اَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ تَثْقِيْلَ قِرَآءَتِهٖ بِهِمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقَالَ لَهُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ وَاَمَرَهٗ بِالسُّوَرِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْمُفَصَّلِ **فَاِنْ** كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ هِيَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ **فَقَدْ** ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذَكَرْنَا مَعَهٗ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَاِنْ كَانَتْ هِيَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرَاَ فِيْهَا بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ سِعَةِ وَقْتِهَا فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ مَعَ ضِيْقِ وَقْتِهَا اَحْرٰى اَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الْقِرَآءَةُ فِيْهَا مَكْرُوْهَةً **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا۔

۱۱۸۶- **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهِمَا مِنَ السُّوَرِ **فَاِنْ** قَالَ قَآئِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ **قِيْلَ** لَهٗ نَعَمْ۔

۱۱۸۷- **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ

معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا۔ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔ قصار مفصل میں سے پڑھو پوری سورت نہ پڑھو۔ حضرت سفیان کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کہ حضرت ابو الزبیر نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "واللیل اذا یغشٰی" "والشمس وضحٰہا" "والسماء ذات البروج" اور "والسماء والطارق" پڑھا کرو۔ تو حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا اسی طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ذریعے لوگوں پہ بوجھ ڈالنا ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو اور آپ نے ان کو قصار مفصل سے وہ سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ مغرب ہی کی نماز تھی تو یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے اس کے ساتھ پہلی فصل میں ذکر کی ہیں اور اگر یہ عشاء کی نماز تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وقت میں وسعت ہونے کے باوجود ان سورتوں کا پڑھنا ناپسند کیا تو مغرب کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس میں اس قرأت کا مکروہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ نبی اکرم صلی

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰہا" اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا مروی ہے تو اسے کہا جائے گا۔ ہاں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "والتین

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۔

والتین والزیتون" کی تلاوت فرمائی۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل (سے) پڑھتے تھے۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فُلَانٍ قَالَ بُكَيْرٌ وَسَاَلْتُ سُلَيْمَانَ وَقَدْ كَانَ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ حضرت بکیر (راوی) فرماتے ہیں میں نے سلیمان (راوی) سے پوچھا اور انھوں نے اس شخص کو پایا تھا تو انھوں نے فرمایا وہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھتا تھا۔

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عثمان بن مکتل، ضحاک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ فَاِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَمَا رَوَيْنَا مَعَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا تَضَادَّتْ تِلْكَ الْاٰثَارُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا وَاِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَحْمِلَ الْاٰثَارَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تھے اگر ہم حضرت جبیر کی حدیث اور اس کے ساتھ جو دوسری روایات ہم نے ذکر کی ہیں انھیں اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو ان روایات اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں تضاد ثابت ہوگا۔

اور اگر ہم انھیں اس مفہوم پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہم متفق ہونگی اور ہمارے

عَلَى التَّضَادِّ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قِصَارُ الْمُفَصَّلِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى قَالَ أَقْرَأَنِي أَبُو مُوسٰى بِكِتَابِ عُمَرَ إِلَيْهِ اقْرَأْ فِي الْمَغْرِبِ بِآخِرِ الْمُفَصَّلِ۔

یہ بھی مناسب ہے کہ آثار کو ایک معنی پر محمول کریں تضاد ثابت نہ کریں۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھا جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا جو ان کے نام تھا کہ مغرب میں مفصل کے آخر (قصار مفصل) سے پڑھو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب ۴۵: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَتَقْرَءُونَ خَلْفِي قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قرأت بوجھ بن گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا سورہ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو کیونکہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ

یزید بن زریع فرماتے ہیں مجھے محمد بن اسحٰق نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل

ثنا محمد بن اسحاق فذكر باسناده مثله.

۱۱۹۵ - **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن العلاء بن عبد الرحمن انه سمع ابا السائب مولى هشام بن زهرة يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام فقلت يا ابا هريرة اني اكون احيانا وراء الامام قال اقرأها يا فارسي في نفسك.

۱۱۹۶ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب وسعيد بن عامر قالا ثنا شعبة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله.

۱۱۹۷ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال انا ابو غسان قال ثنا العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله.

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب الى هذه الآثار قوم واوجبوا بها القراءة خلف الامام في سائر الصلوات بفاتحة الكتاب **خالفهم** في ذلك آخرون فقالوا لا نرى ان يقرأ خلف الامام في شيء من الصلوات بفاتحة الكتاب ولا بغيرها. **وكان** من الحجة لهم عليهم في

ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور نہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے۔ (ابو السائب کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے فرمایا اے ایرانی اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔

حضرت علاء بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابو غسان کہتے ہیں ہم سے علاء نے بیان کیا وہ بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کو پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت جائز نہیں سمجھتے۔

ان (پہلے) حضرات کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ

ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ اللَّذَيْنِ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ لَا اِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّيْ وَاَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاْمُوْمَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَّهٗ فَجَعَلَ الْمَاْمُوْمَ فِيْ حُكْمِ مَنْ يَّقْرَاُ بِقِرَاءَةِ اِمَامِهٖ فَكَانَ الْمَاْمُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِّنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث روایت کی ہیں کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے امام کی اقتداء میں پڑھی جانے والی نماز مراد ہے۔ ہوسکتا ہے اس سے آپ کی مراد وہ نماز ہو جو امام کے بغیر ہوتی ہے اور اس حکم سے مقتدی، اس ارشاد گرامی کی وجہ سے نکل گیا کہ جو آدمی امام کے ساتھ ہو تو امام کی قرات ہی اس کی قرات ہے۔ پس مقتدی اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جو امام کی قرات سے پڑھتا ہے لہٰذا مقتدی آپ کے ارشاد سے خارج ہو گیا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سنا ہے لیکن ان کے نزدیک یہ مقتدی کے بارے میں نہیں۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى الْمَاْمُوْمِ۔

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ قَالَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَرٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ فَقَدْ كَفَاهُمْ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! نماز میں قرآن (پڑھا جاتا) ہے فرمایا ہاں، ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں جب امام قوم کی امامت کرائے تو وہ انھیں کفایت کرتا ہے۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ فَلَمْ

تو یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھنا ہے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا تو نبی اکرم

يَكُنْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَأْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْإِمَامِ لَا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ فَقَدْ خَالَفَهُمْ ذٰلِكَ رَأْيُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ مَعَ الْإِمَامِ وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ.

وَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ فَقَدْ بَيَّنَ الْأَمْرَ وَأَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَمَرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ أَمْ لَا.

صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بات کو رد نہیں فرمایا، اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کے قول پر اپنی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے نزدیک یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو تنہا نماز پڑھے اور امام کے ذمہ ہے، مقتدی پر نہیں۔

یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مقتدی اور امام دونوں پر واجب ہے لہٰذا اس میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دوسرے کے خلاف دلیل نہیں۔

رہی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو انھوں نے بات واضح کی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا یہ کسی دوسری روایت کے متضاد ہے یا نہیں۔

۱۱۹۹۔ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مَعِيَ أَحَدٌ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَقُوْلُ مَا لِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں تنازع ہو رہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ سے یہ بات سننے کے بعد صحابہ کرام نے ان نمازوں میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قرأت فرماتے، قرأت ترک کر دی۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ

حضرت سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ فرمایا کہ اس سے مسلمانوں نے نصیحت پکڑ لی اور وہ قرأت نہیں

قَالَ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ۔

کرتے تھے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَةَ۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر قرأت خلط ملط کر دی۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن شداد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

۱۲۰۵۔ وَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ

حضرت عبداللہ بن شداد ایک بدری سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

١٢٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٢٠٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٢٠٨۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

١٢٠٩۔ حَدَّثَنَا نَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

١٢١٠۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

١٢١١۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَرْفَعُهٗ فَقَالَ خُذُوْا بِرِجْلِهٖ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر جعفی، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گویا اس نے نماز نہیں پڑھی البتہ امام کے پیچھے (ہو تو ضرورت نہیں)

حضرت وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

اسمٰعیل بن موسیٰ بن ابنۃ السدی فرماتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، فرماتے ہیں میں نے مالک سے پوچھا کیا میں اسے مرفوعاً بیان کروں؟ تو انھوں نے فرمایا [illegible]

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَاُ فَسَكَتُوْا فَسَاَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر (ہماری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم اس وقت بھی پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے تین بار پوچھا انہوں نے عرض کیا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پس (اب) ایسا نہ کرنا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوٰى عُبَادَةُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان مذکورہ روایات کی روشنی میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ الْتَمَسْنَا حُكْمًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظْرِ فَرَاَيْنَاهُمْ جَمِيْعًا لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْاِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ اَنَّهٗ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهٗ وَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ وَاِنْ لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَجْزَاَهٗ ذٰلِكَ فِيْ حَالِ خَوْفِهٖ فَوْتَ الرَّكْعَةِ اِحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اَجْزَاَهٗ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُوْرَةِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اَجْزَاَهٗ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ مَنْ جَاءَ اِلَى الْاِمَامِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ بِتَكْبِيْرٍ كَانَ مِنْهُ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهٗ وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا تَرَكَهٗ لِحَالِ الضَّرُوْرَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْ قَوْمِهٖ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ مِنْ قَوْمَةٍ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ فَهٰذِهٖ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا فَلَمَّا كَانَتِ

جب ان مروی روایات میں تضاد و اختلاف پایا گیا تو ہم نے اس کا حکم غور و فکر اور قیاس کے طور پر تلاش کیا، ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس وقت آئے جب امام حالت رکوع میں ہو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوتی ہے اگرچہ اس نے قرأت نہیں کی۔ جب رکعت نکل جانے کے خوف سے یہ بات جائز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ضرورت کے تحت جائز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا جواز اس بنیاد پر ہو کہ امام کے پیچھے قرأت فرض نہیں پس جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو دیکھا کہ وہ تمام حضرات اس شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے جو اس وقت آیا جب امام رکوع میں تھا۔ اس نے تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو یہ اس کے لیے کافی نہیں۔ اگرچہ اس کا چھوڑنا ضرورت کے تحت اور رکعت فوت ہونے کے خوف سے ہو تو حالت ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کی صورت میں قیام ضروری ہوا لہٰذا ضرورت اور اس کے بغیر دونوں حالتوں میں قیام ضروری ہے یہ ان فرائض کی حالت ہے جن کا نماز میں پایا جانا ضروری ہے اور ان کے بغیر نماز جائز نہیں۔ جب

القراءة مخالفة لذلك وساقطة في حال الضرورة كانت من غير جنس ذلك فكانت في النظر انها ساقطة في غير حالة الضرورة فهذا هو النظر في هذا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

قرأت کا مسئلہ اس کے خلاف ہے اور ضرورت کے وقت وہ ساقط ہو جاتی ہے تو وہ دوسری جنس سے ہوگی (فرض نہ ہوگی) لہٰذا غور و فکر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے بغیر بھی ساقط ہے اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

فان قال قائل فقد روي عن نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انهم كانوا يقرءون خلف الامام ويامرون بذلك.

اگر کوئی شخص کہے کہ چند صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

۱۲۱۳- **حدثنا** ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا ابو اسحاق الشيباني عن جواب بن عبيد الله التيمي قال ثنا يزيد بن شريك ابو ابراهيم التيمي انه قال سألت عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن القراءة خلف الامام فقال لي اقرأ فقلت وان كنت خلفك فقال وان كنت خلفي قلت وان قرأت قال وان قرأت.

یزید بن شریک ابو ابراہیم تیمی فرماتے ہیں، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پڑھو، میں نے کہا اگرچہ آپ کے پیچھے ہوں فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہو، میں نے پوچھا اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں؟ فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۱۴- **حدثنا** صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا ابو بشر عن مجاهد قال سمعت عبد الله بن عمرو يقرأ خلف الامام في صلوة الظهر من سورة مريم.

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۲۱۵- **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن حصين قال سمعت مجاهدا يقول صليت مع عبد الله بن عمرو الظهر والعصر فكان يقرأ خلف الامام.

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کی تو وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

قيل له قد روي هذا عمن ذكرتم وقد روي عن غيرهم بخلاف ذلك.

اس (قائل) کو جواباً کہا جائے گا کہ ان حضرات سے جن سے تم نے روایت کیا اور ان کے علاوہ دوسروں سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۲۱۶- **حدثنا** فهد قال ثنا ابو نعيم

ابو نعیم فرماتے ہیں میں

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى وَمَرَّ عَلٰى دَارِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَإِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ۔

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَوْ أَبُوْ جَابِرٍ أَنَا أَشُكُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ۔

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهُ۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْإِمَامِ

نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا اور وہ ابن اصبہانی کے مکان سے گزر رہے تھے، فرماتے ہیں مجھ سے اس مکان والے نے بیان کیا انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے پڑھا فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ فطرت پر نہیں۔

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، قرأت کے وقت خاموش رہو بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس (قرأت کے) سلسلے میں تمہیں امام کافی ہے۔

حضرت منصور، ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابوالاحوص منصور سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، کاش اس آدمی کا منہ مٹی سے بھر جائے جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

١٢٢٤ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا تَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهُ.

یزید بن قسیط عطاء بن یسار سے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ لَا.

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں قرأت کر سکتا ہوں جب امام میرے سامنے ہو فرمایا نہیں۔

١٢٢٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ يَقُولُ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے تو فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

١٢٢٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

حضرت عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ

تو یہ ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت جو امام کے پیچھے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ مَنَّا ذِكْرَهُ وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فَذَلِكَ أَوْلَى مِمَّا خَالَفَهُ۔

قراءت نہ کرنے پر متفق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث ہم نے پہلے ذکر کی ہیں وہ ان کے موافق ہیں اور قیاس بھی ہمارے مذکورہ موقف کی گواہی دیتا ہے لہٰذا یہ نظریہ مخالف مسلک سے بہتر ہے۔

بَابُ الْخَفْضِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ فِيهِ تَكْبِيرٌ

باب ۴۶: نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ۔

حضرت ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

عمرو بن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَانُوا لَا يُكَبِّرُونَ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا خَفَضُوا وَيُكَبِّرُونَ إِذَا رَفَعُوا وَكَذَلِكَ كَانَتْ بَنُو أُمَيَّةَ تَفْعَلُ ذَلِكَ۔

ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے وہ نیچے جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے لیکن اٹھتے وقت تکبیر کہتے بنوامیہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَكَبَّرُوا فِي الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ جَمِيعًا وَذَهَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت دونوں حالتوں میں تکبیر کہی۔ انہوں نے ان متواتر روایات سے استدلال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ وَضْعٍ وَرَفْعٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ زُهَيْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت شجاع نے حضرت زہیر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، اور فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح (کرتے دیکھا)۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِي قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُكَبِّرُ فِيهِنَّ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ با اعتماد ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھوں؟ پھر انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں ان میں جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے (پھر) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ صَلّٰى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ وَإِذَا وَضَعَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ أَوَلَيْسَ ذٰلِكَ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا تو انھوں نے فرمایا کیا یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں (یعنی آپ کی سنت ہے)۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ۔

ابوبشر، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ذَكَّرَنَا

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے

عَنْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِمَّا نَسِيْنَاهَا وَ اِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَ كُلَّمَا رَكَعَ وَ كُلَّمَا سَجَدَ.

یا تو ہم اسے بھلا چکے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے اور سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ يُكَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا وَ اِذَا رَكَعُوْا وَاِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تکبیر مکمل کہتے تھے۔ سجدے کرتے وقت اس سے اٹھتے ہوئے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، عبدالرحمن بن اصم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تکبیر کہتے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ کی قسم! تم سب سے میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابو سلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نُعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْمَكْتُوبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

انہیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی ذئب المقبری سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ إِنَّهَا لَصَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ أَظْهَرَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَأَكْثَرَ تَوَاتُرًا۔

وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ دَافِعٌ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات حضرت عبدالرحمن بن ابزی کی روایت سے زیادہ ظاہر اور متواتر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضی رضی اللہ عنہم نے ان پر عمل کیا اور آج تک ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے کوئی منکر ان کا انکار نہیں کرتا اور نہ کوئی رد کرنے والا ان کو رد کرتا ہے۔

ثُمَّ النَّظَرُ يَشْهَدُ لَهُ أَيْضًا وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الدُّخُولَ فِي الصَّلٰوةِ يَكُونُ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ الْخُرُوجَ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ يَكُونَانِ أَيْضًا بِتَكْبِيرٍ وَكَذٰلِكَ الْقِيَامُ مِنَ الْقُعُودِ يَكُونُ أَيْضًا بِتَكْبِيرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيهِ تَكْبِيرًا فَقِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

پھر قیاس بھی اس کی گواہی دیتا ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز تکبیر سے شروع ہوتی ہے پھر رکوع اور سجدے سے بھی تکبیر کے ذریعے نکلا جاتا ہے قعود سے قیام کی طرف بھی تکبیر کے ذریعے انتقال ہوتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے اور ان میں تکبیر پر اجماع ہے۔ تو غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ قیام سے رکوع اور سجدے کی طرف حالت کی تبدیلی بھی تکبیر کے ساتھ ہو اور یہ اس مذکورہ بات پر قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اُٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

١٢٣٤- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ، جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اُٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

١٢٣٥- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

١٢٣٦- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا ارْتَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ أَكْبَرُ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ مِنَ

اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا
مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلٰوتِهِ
قَالَ فَقَالُوا جَمِيْعًا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔

ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے اس کے بعد باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے (اس پر) تمام صحابہ کرام نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ
اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ
حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ
يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
رَفَعَ يَدَيْهِ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابو حمید، ابو اسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ بلند کرتے۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ
ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ
يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ
اُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ
عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص، عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ رُكُوْعِهٖ
يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ ان کو کانوں کے اوپر کی طرف برابر کر دیتے۔

١٢٥٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نمازوں میں رکوع کرتے وقت اور قعدہ سے قیام کی طرف اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

١٢٥٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوتے پھر نہ اٹھاتے (دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے)۔

١٢٥٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن اپنے والد سے وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَخِيْهِ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى

حضرت ابن ابی لیلیٰ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۱۲۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۱۲۶۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثُ وَائِلٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنْ كَانَ وَائِلٌ رَاٰهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا اَصْحَابُهٗ۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت علقمہ حضرت عبد اللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

حضرت وکیع، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے انھوں نے فرمایا اگر حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں حضر موت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو وہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا انھوں نے دیکھا اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

یہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال میں سے ہے ان کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَاهُ نَحْنُ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ وَصِحَّةِ أَسَانِيدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا فَقَوْلُنَا أَوْلٰى مِنْ قَوْلِكُمْ.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

أَمَّا مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ.

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ فَحَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي الزِّنَادِ عَلٰى أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِهِ سَقِيمًا أَوْ لَا يَكُونَ فِيهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ.

۱۲۶۴ - فَإِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِيُّ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ فَذَكَرُوا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ وَلَمْ يَذْكُرُوا الرَّفْعَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ خَطَأً فَقَدِ

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو روایات ہیں وہ متواتر ہیں ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہٰذا ہماری بات تمہارے قول سے بہتر ہے۔

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابو الزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو ابو بکرہ نے اپنی سند کے ساتھ ہم سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عاصم اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن کلیب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابو الزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذات خود کمزور ہو یا اس میں ہاتھ اٹھانے کا بالکل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا۔

عبد اللہ بن رجا، عبد اللہ بن صالح اور وہبی (تینوں) کہتے ہیں۔ ہمیں عبد العزیز ابن سلمہ نے عبد اللہ بن فضل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد کی روایت خطاء ہو تو حدیث خطاء حجت نہیں ہو سکتی

اِذْ تَعْمَرُ بِذٰلِكَ اَنْ يَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيْثِ خَطَّاءُ حُجَّةً وَاِنْ كَانَ مَا رَوٰى ابْنُ الزِّنَادِ صَحِيْحًا لِاَنَّهُ زَادَ عَلٰى مَا رَوٰى غَيْرُهُ فَاِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهٗ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ الرَّفْعِ فَحَدِيْثُ عَلِيٍّ اِذَا صَحَّ فَفِيْهِ اَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ مَنْ لَا يَرَى الرَّفْعَ۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

اگر ابن ابی الزناد کی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں دوسروں کی روایت سے زائد ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو پھر انھوں نے اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک ہاتھ اٹھانے کا حکم منسوخ ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت صحیح ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو ہاتھ اٹھانا ناجائز سمجھتے ہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ مَا قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ کے بعد ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ قِيْلَ لَهٗ وَمَا دَلَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَنْ تَجِدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

فَاِنْ قَالَ فَاِنَّ طَاوٗسًا قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ

اگر کہے کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من ذلك. **قيل** لهم فقد ذكر ذلك طاؤس وقد خالفه مجاهد فقد يجوز أن يكون ابن عمر فعل ما رآه طاؤس يفعله قبل أن تقوم عنده الحجة بنسخه ثم قامت عنده الحجة بنسخه فتركه وفعل ما ذكره عنه مجاهد هكذا ينبغي أن يحمل ما روي عنهم وينفى عنه الوهم حتى يتحقق ذلك وإلا سقط أكثر الروايات.

وأما حديث وائل فقد ضاده إبراهيم بما ذكرنا عن عبد الله أنه لم يكن رأى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فعل ما ذكر وعبد الله أقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأفهم بأفعاله من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحب أن يليه المهاجرون ليحفظوا عنه.

۱۲۶۶ - **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حميد عن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحب أن يليه المهاجرون والأنصار ليحفظوا عنه.

وكما حدثنا أبو بكرة قال ثنا عبد الله ابن أبي بكر فذكر بإسناده مثله **قال** أبو جعفر وقال ليليني منكم أولوا الأحلام والنهى.

۱۲۶۷ - **كما** حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة قال أخبرني سليمان قال سمعت عمارة بن عمير يحدث عن أبي معمر عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله

دیکھا جو انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ تو اُسے کہا جائے گا کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہد نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر نے وہ عمل جسے طاؤس نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جو بات مروی ہے اس سے یہی مراد ہے کہ شک دُور کیا جائے تاکہ وہ ثابت ہو جائے ورنہ اکثر روایات ساقط ہو جائیں گی۔

جہاں تک حضرت وائل کی روایات کا تعلق ہے تو حضرت ابراہیم اس کے خلاف ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ حضرت وائل کی نسبت آپ کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو اپنے قریب کرنا پسند فرماتے تھے۔ تاکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کو اپنے قریب رکھنا پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن بکر نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں عقلمند لوگ میرے قریب رہیں۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔ پھر جو اُن سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

١٢٦٨ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي.

حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اس صف میں کھڑے ہو جو میرے قریب ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللَّهِ مِنْ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يَقْرُبُونَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمُوا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هِيَ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذٰلِكَ فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْلَى مِمَّا جَاءَ بِهِ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلٰوةِ.

فَإِنْ قَالُوا مَا ذَكَرْتُمُوهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ.

قِيلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهِ عِنْدَهُ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَأَسْنِدْ فَقَالَ إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتَّى حَدَّثَنِيهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَإِذَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ کے افعال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ لہٰذا ان حضرات کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات کے فیصلہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ غیر متصل ہے تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت ابراہیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔ حضرت اعمش نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کرو۔ انھوں نے فرمایا جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ شَكَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ.

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس انھوں نے (حضرت ابراہیم نے) بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ارسال کرتے ہیں تو ان کے نزدیک

فاذا كرره عن رجل بعينه عن عبد الله فكذلك هذا الذي ارسله عن عبد الله لم يرسله الا و مخرجه عنده اصح من مخرج ما يرويه عن رجل بعينه عن عبد الله۔

یہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جب وہ کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرسل روایت بھی ان کے نزدیک اس روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انہوں نے کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

ومع ذلك فقد رويناه متصلا في حديث عبد الرحمن بن الاسود وكذلك كان عبد الله يفعل في سائر صلوته۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے متصل روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

١٢٧٠۔ كما حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو الاحوص عن حصين عن ابراهيم قال كان عبد الله لا يرفع يديه في شيء من الصلوة الا في الافتتاح۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آغاز نماز کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

وقد روي مثل ذلك ايضا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٢٧١۔ كما حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا الحماني قال ثنا يحيى بن آدم عن الحسن بن عياش عن عبد الملك بن ابجر عن الزبير بن عدي عن ابراهيم عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود قال ورأيت ابراهيم والشعبي يفعلان ذلك۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قال ابو جعفر فهذا عمر لم يكن يرفع يديه ايضا الا في التكبيرة الاولى في هذا الحديث وهو حديث صحيح لان الحسن بن عياش وان كان هذا الحديث انما دار عليه فانه ثقة حجة قد ذكر ذلك يحيى بن معين وغيره افترى عمر بن الخطاب خفي عليه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يرفع يديه في الركوع والسجود وعلم ذلك من دونه ومن هو معه يراه يفعل غير

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دارومدار حضرت حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یہ بات مخفی رہی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہو گیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

مَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ وَفِعْلُ عُمَرَ هٰذَا وَتَرْكُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلَى ذٰلِكَ دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُهُ.

وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَهُمْ لَا يَجْعَلُونَ إِسْمٰعِيلَ فِيمَا رَوَى مِنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ حُجَّةً فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ عَلَى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوِ احْتُجَّ بِمِثْلِهِ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوهُ إِيَّاهُ.

وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ خَطَأٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ أَحَدٌ إِلَّا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ خَاصَّةً وَالْحُفَّاظُ يُوقِفُونَهُ عَلَى أَنَسٍ.

وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَإِنَّهُمْ يُضَعِّفُونَ عَبْدَ الْحَمِيدِ فَلَا يُقِيمُونَ بِهِ حُجَّةً فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ بِهِ فِي مِثْلِ هٰذَا وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَلَا مِمَّنْ ذُكِرَ مَعَهُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ وَأَنَا ذَاكِرٌ ذٰلِكَ فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَحَدِيثُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هٰذَا فِيهِ فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ فَلَيْسَ يَقُولُ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ.

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

کے خلاف کرتے دیکھا اور اعتراض نہ کیا ہمارے نزدیک بعید از محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی بات حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کیسان سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت حجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایات سے کسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبدالوہاب ثقفی نے مرفوعاً روایت کیا حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو عبدالحمید سے سنی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا ان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔ عطاف بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص سے روایت کیا میں اسے "نماز میں بیٹھنے" کے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبدالحمید سے ابوعاصم کی اس روایت میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوعاصم کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

ہشیم اور عبدالحمید نے اپنی سند کے ساتھ اسی کو روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب (صحابہ کرام) نے

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ۔

فرمایا کہ تم نے سچ کہا عبد الحمید کے علاوہ لوگوں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجلوس فی الصلوٰۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا نَرَى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُهَا وَيَقِفُ عَلَى حَقَائِقِهَا وَكَشْفَ مَخَارِجِهَا إِلَّا تَرْكُ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

ان روایات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ روایات کے طریقے پر اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخُصُومِ لَنَا۔

وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مَعَهَا رَفْعٌ وَالتَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا۔

وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ وَتَكْبِيرِ الرُّكُوعِ۔

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔

وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا۔

وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِهَا وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ النُّهُوضِ لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے کسی اہل علم کی کمزوری بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مذہب ہے بلکہ میرا مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہمارے مخالف نے ہم پر کیا ہے۔ اس مسئلے کا غور و فکر کے طریقے پر حل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جائیں لیکن دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اختلاف اُٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت کی تکبیر میں ہے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان دونوں میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا ہے۔ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھائے جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اُولیٰ نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے میں جانے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی سجدوں کی تکبیر کی طرح نماز کی سنتوں سے ہے تو ہاتھ نہ اٹھانے میں یہ اسی کی طرح ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ،

الصلوة لانه لو تركها تارك لم تفسد عليه صلوته وهما من سننها فلما كانت من سنة الصلوة كما ان التكبيرة بين السجدتين من سنة الصلوة كانت كهي في ان لا ترفع فيهما كما لا ترفع فيها فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة و ابي يوسف و محمد رحمهم الله تعالى.

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۷۳- ولقد حدثني ابن ابي داؤد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو بكر بن عياش قال ما رأيت فقيها قط يفعله يرفع يديه في غير التكبيرة الاولى.

حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔

باب ۴۸ التطبيق في الركوع

باب ۴۸: رکوع میں تطبیق

۱۲۷۴- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا اسرائيل عن منصور عن ابراهيم عن علقمة والاسود انهما دخلا على عبد الله فقال اصلى هؤلاء خلفكم فقالا نعم فقام بينهما وجعل احدهما عن يمينه والآخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا على ركبنا فضرب ايدينا فطبق ثم طبق بيديه فجعلهما بين فخذيه فلما صلى قال هكذا فعل النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت علقمہ اور حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے بعد نماز پڑھ چکے ہیں، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں پر مارتے ہوئے تطبیق[1] کرائی پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ تطبیق کی۔ اور انھیں رانوں کے درمیان رکھا نماز پڑھ چکے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۲۷۵- حدثنا علي قال ثنا عبيد الله قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن ابن الاسود عن علقمة والاسود انهما كانا مع عبد الله ثم ذكر نحوه.

عبدالرحمن بن اسود، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے بعد اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۷۶- حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعود

[1] رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا تطبیق ہے۔ (مصباح اللغات)

حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰی هٰؤُلَاءِ خَلْفَکُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَصَلُّوْا فَصَلّٰی بِنَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَقَدَّمَنَا فَقَامَ اَحَدُنَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَمَّا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْهِ بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَحَنَا قَالَ وَضَرَبَ یَدِیْ عَلٰی رُکْبَتِیْ وَقَالَ هٰکَذَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَصَلُّوْا جَمِیْعًا وَاِذَا کُنْتُمْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَدِّمُوْا اَحَدَکُمْ فَلْیَقُلْ هٰکَذَا وَطَبَّقَ یَدَیْهِ ثُمَّ لِیَفْرِشْ ذِرَاعَیْهِ بَیْنَ فَخِذَیْهِ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یَنْبَغِیْ لَهٗ اِذَا رَکَعَ اَنْ یَّضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَیْهِمَا وَیُفَرِّقُ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۱۲۷۷۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَحَیَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ اُمْسِکُوْا فَقَدْ سُنَّتْ لَکُمُ الرُّکَبُ۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ کُنَّا سَالِمٌ الْبَرَادُ قَالَ وَکَانَ عِنْدِیْ اَوْثَقَ مِنْ نَفْسِیْ قَالَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیُّ اَلَا اُرِیْکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے بعد نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا ہاں تو فرمایا اچھا نماز پڑھو پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور اذان واقامت کا حکم نہیں دیا ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن آپ نے ہمیں آگے بڑھایا تو ہم میں سے ایک آپ کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا اور جھک گئے حضرت اسود فرماتے ہیں انھوں نے میرے ہاتھ میرے گھٹنوں پر مارے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرح کرو۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے نماز پڑھو اور جب اس سے زیادہ ہو تو ایک کو آگے کرو اور جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو ایسا کرے آپ نے ہاتھوں کو تطبیق دی پھر اپنے بازوؤں

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی اور اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چاہیے۔ گویا گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے لیکن انگلیاں کشادہ رکھے۔ انھوں اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑو کیونکہ تمہارے لیے گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ باوثوق ہیں فرماتے ہیں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر انھوں نے

وآلہٖ وسلم فذکر حدیثا طویلا قال ثم رکع فوضع کفیہ علی رکبتیہ و فصلت اصابعہ علی ساقیہ۔

طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پنڈلی پر انگلیوں کو کشادہ رکھا۔

۱۲۷۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا فلیح بن سلیمان عن عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمۃ فیما یلی ابن مرزوق فذکروا صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کان اذا رکع وضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابض علیہما۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو فرمائی۔ ابو حمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جب آپ رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہو۔

۱۲۸۰۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا عبد الحمید بن جعفر قال ثنا محمد بن عمرو ابن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم احدہم ابو قتادۃ فذکر مثلہ قال فقالوا جمیعا صدقت۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن میں سے حضرت ابو قتادہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو ان سب نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا۔

۱۲۸۱۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا ابو الاحوص عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اذا رکع وضع یدیہ علی رکبتیہ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۲۸۲۔ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعۃ قال انا حیوۃ قال سمعت ابن عجلان یحدث عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ انہ قال اشتکی الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم التفرج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگوں نے بارگاہ نبوی میں تنگی سے نجات کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔

فِي صَلٰوةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مُعَارِضَةً لِلْآثَارِ الْأُوَلِ وَمَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَهُ.

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ بِصَاحِبِهٖ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ.

۱۲۸۳ - فَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا فَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ الرُّكُوعَ طَبَّقْتُ فَنَهَانِي عَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ حَتّٰى نُهِيَ عَنْهُ.

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ التَّطْبِيقِ وَأَنَّهُ مُتَقَدِّمٌ لِمَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ.

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا التَّطْبِيقَ فِيهِ الْتِقَاءُ الْيَدَيْنِ وَرَأَيْنَا وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِيهِ تَفْرِيقُهُمَا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ أَشْكَالِ

یہ دلالت پہلی روایت کے خلاف ہیں علاوہ ازیں اُس کی نسبت ان میں تواتر زیادہ ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا ان روایات میں کسی ایک بات کے منسوخ ہونے پر کوئی دلالت ہے تو ہم نے دیکھا۔ —— ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اے بیٹے ہم ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

ابو عوانہ، ابو یعفور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی رکوع کرتے وقت میں نے تطبیق کی تو انھوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے حتی کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تطبیق کا نسخ ثابت ہو گیا اور یہ عمل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے کا ہے۔

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا کہ وہ کیا ہے تو تطبیق میں ہاتھ کو ملانا ہوتا ہے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں انھیں الگ الگ رکھا جاتا ہے تو ہم نے نماز میں اس جیسے دوسرے اعضاء کا جائزہ لیا کہ ان کا طریقہ کیا ہے

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْاَعْضَآءِ وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ اُمِرَ اَنْ يُّرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ فَلَمَّا رَاَيْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَآءِ فِيْ هٰذَا بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ اَوْلٰى مِنْ اِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ معاد فا على مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَفْضَلَ يَكُوْنُ فِيْ سَآئِرِ الْاَعْضَآءِ كَذٰلِكَ۔

تو رکوع و سجود میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا سنت ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ اعضاء کو کشادہ رکھنے سے ہی ممکن ہے اور جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے شخص کو قدموں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم ہے۔ یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور تطبیق کی روایت بھی ان ہی سے ہے۔ پس جب ہم نے دیکھا کہ اس میں اعضاء کو ایک دوسرے سے ملانے کے بجائے الگ الگ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور رکوع میں ملانے اور جدا رکھنے کے سلسلے میں اختلاف ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافی بات کو متفق علیہ بات کی طرف لوٹایا جائے تو جس طرح تمام اعضاء میں تفریق افضل ہے یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔

۱۲۸۶۔ **وَقَدْ** رُوِيَ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

رکوع میں تجافی (اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنا) کے سلسلے میں مروی ہے۔ ابو اسحٰق تمیمی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۸۷۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُرْقَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهٗ وَضَحَ اِبْطَيْهِ۔

(ام المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھتے یہاں تک کہ پیچھے کھڑا ہونے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۲۸۸۔ **حَدَّثَنَا** اِبْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت جعفر بن برقان اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن اصم یزید بن اصم سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ
اِبْطَیْهِ اَوْ حَتّٰی اُرِیَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کشادگی اختیار کرتے۔ حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا فرمایا میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی
بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ
بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْهَیْثَمِ قَالَ
سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ یَقُوْلُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ
کَشْحَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَهُوَ سَاجِدٌ۔

ابو الہیثم فرماتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ سجدہ فرما رہے تھے۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی
الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ
رَاَیْتُ الْبَرَاءَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰی وَرَفَعَ عَجِیْزَتَهٗ
وَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو زمین سے دور رکھتے اور پچھلے حصے کو بلند رکھتے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ
فَرَّجَ ذِرَاعَیْهِ وَبَیْنَ جَنْبَیْهِ حَتّٰی یُرٰی
بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے ان سے حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان کشادگی رکھتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْکَعْبِیِّ
قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ اِلٰی عُفْرَتِ اِبْطَیْهِ یَعْنِیْ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آ رہی تھی اس وقت آپ سجدے میں تھے۔

بَيَاضِ إِبْطَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اس وقت آپ حالت سجدہ میں تھے۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

عباد بن راشد حسن سے وہ حضرت احمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اس سے ہمیں ترس آتی تھی۔ (یعنی خوب الگ رکھتے اور دیر تک اٹھائے رکھتے)

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

عباد بن میسرہ حضرت حسن سے وہ حضرت احمر صحابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ فِيمَا ذَكَرْنَا تَفْرِيقَ الْأَعْضَاءِ لَا إِلْصَاقَهَا كَانَتْ فِيمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا كَذَلِكَ.

جب اعضاء کو کشادہ رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ملانا نہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں بھی تفریق کا ہی حکم ہوگا۔

فَثَبَتَ بِثُبُوتِ النَّسْخِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَبِالْمَعْنَى الَّذِي وَصَفْنَا انْتِفَاءُ التَّطْبِيقِ وَوُجُوبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى.

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس سے (تطبیق کا) منسوخ ہونا ثابت ہوگیا تو اب تطبیق نہ ہوگی بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

٤٩ باب مقدار الركوع والسجود الذي لا يجزئ اقل منه

١٢٩٧ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابي ذئب عن اسحق بن يزيد عن عون بن عبد الله عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال اذا قال احدكم في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلثا فقد تم ركوعه وذلك ادناه واذا قال في سجوده سبحان ربي الاعلى ثلثا فقد تم سجوده وذلك ادناه.

١٢٩٨ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب فذكر باسناده مثله.

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقالوا مقدار الركوع والسجود الذي لا يجزئ اقل منه هذا.

واحتجوا في ذلك بهذا الحديث.

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا مقدار الركوع ان يركع حتى يستوي راكعا ومقدار السجود فان يسجد حتى يطمئن ساجدا فهذا مقدار الركوع والسجود الذي لا بد منه.

١٢٩٩ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا يحيى بن صالح الوحاظي قال ثنا سليمن بن بلال قال حدثني شريك بن ابي نمر عن علي بن يحيى عن عمه رفاعة بن رافع ان

باب ٤٩: رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھ لے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطہ نظر ہے وہ کہتے ہیں رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں یہی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا رکوع کی مقدار یہ ہے کہ وہ رکوع میں بالکل برابر ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جائے۔ رکوع اور سجدے کی یہ مقدار ضروری ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت علی بن یحییٰ اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور کر وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے آپ نے اس سے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن سے جو کچھ یاد

النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان جالسا في المسجد فدخل رجل فصلى ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ينظر إليه فقال له إذا قمت في صلوتك فكبر ثم اقرأ إن كان معك قرآن فإن لم يكن معك قرآن فاحمد الله وكبره وهلل ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم قم حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم اجلس حتى تطمئن جالسا فإذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وما انتقصت من ذلك فإنما تنقص من ذلك.

ہو تو پڑھو اگر قرآن پاک نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرو اور "لا الٰہ الا اللہ" پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو کر سجدہ کرو پھر مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ۔ جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اس سے کچھ کم ہوگا تو اس سے تمہاری نماز میں کمی ہو گی۔

١٣٠٠- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسمعيل بن أبي كثير الأنصاري عن يحيى بن علي بن خلاد الزرقي عن أبيه عن جده رفاعة بن رافع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نحوه.

یحییٰ بن علی ابن خلاد زُرقی اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٣٠١- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذين الحديثين بالفرض الذي لا بد منه ولا تتم الصلوة إلا به فعلمنا أن ما سوى ذلك إنما أريد به أدنى ما يبتغى به الفضل وإن كان ذلك الحديث الذي ذلك فيه منقطعا عنه غير مكافئ لهذين الحديثين في إسنادهما.

وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

حضرت یحییٰ بن سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرض بتایا جو ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے کم از کم فضیلت کا حصول مراد ہے علاوہ ازیں وہ پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے سند کے اعتبار سے ان دو روایتوں کے برابر نہیں۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٥٠ مَا يَنْبَغِي اَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب ٥٠: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ رَاكِعٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَيَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ -

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات پڑھتے تھے ۔ "اللھم لک رکعت الخ" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تجھ ہی پر ایمان لایا تیری ہی اطاعت کی اور تو میرا رب ہے میرے کان میری آنکھیں میرا مغز میری ہڈی میرے پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے یہ اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور آپ سجدے میں یوں کہتے "اللھم لک سجدت الخ" یا اللہ! میں نے خاص تیرے لیے سجدہ کیا تیرے ہی لیے جھک گیا اور تو میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ بہترین خالق بابرکت ہے۔

١٣٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الْمَاجِشُوْنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت ماجشون اور عبداللہ بن فضل نے حضرت اعرج سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَمُخِّي

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "اللھم لک رکعت الخ" یا اللہ! میں نے تیرے لیے خاص رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا تیرے سامنے گردن جھکا دی تو میرا رب ہے میری سماعت و بصارت مغز اور ہڈی اور جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں سب تیرے لیے جھک گئے اس اللہ کے لیے جو تمام

وَعَظْمِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جہانوں کو پالنے والا ہے۔

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت سے روکا گیا ہے، (رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو۔ اور سجدے کی حالت میں خوب دعا کرو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دروازے سے) پردہ اٹھایا تو دیکھا لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے، اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے سبحانک اللھم الخ "یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے بخش دے بےشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن جریر، بشر بن عمر اور ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے منصور سے روایت کیا ان سب نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، منصور سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یوں کہتے تھے۔ "سبوح قدوس الخ" فرشتوں اور روح القدس کا رب پاک اور مقدس ہے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰى جَارِيَتَهٗ فَالْتَمَسْتُهٗ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں نے سوچا کہ شاید آپ اپنی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ حالت سجدہ میں کہہ رہے تھے "اللھم انی اعوذ برضاك الخ" یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ کا طلب گار ہوں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تیری وہی شان ہے جو تو نے خود بیان فرمائی ہے۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں (راوی) نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَزَادَ اُثْنِيْ عَلَيْكَ لَا اَبْلُغُ كَمَا فِيْكَ.

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے "لا احصی ثناء علیك" کے الفاظ نہیں کہے البتہ یہ اضافہ کیا ہے "میں تیری ثنا بیان کرتا ہوں لیکن تیرے کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔"

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے: "اللھم اغفرلی ذنبی الخ" "یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے پہلے، پچھلے، علانیہ اور ظاہر تمام غیر اولیٰ کام بخش دے۔"

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ، حالتِ سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس (سجدے میں) بکثرت دعا مانگو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّهٗ لَا بَاْسَ اَنْ يَّدْعُوَ الرَّجُلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ بِمَا اَحَبَّ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مُّوَقَّتٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات پر عمل کیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں پسندیدہ دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی چیز مقرر نہیں ان حضرات نے ان (مذکورہ بالا روایات) سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَزِيْدَ فِي رُكُوْعِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ يُرَدِّدُهَا مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَزِيْدَ فِي سُجُوْدِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى يُرَدِّدُهَا مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ

فرمایا کہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پر اضافہ جائز نہیں اسے جتنی بار چاہے پڑھے لیکن تین بار سے کم نہ ہو اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پر اضافہ نہ کرے البتہ اسے جتنی بار چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن تین بار سے کم نہ ہو انھوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۱۳۱۷ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهِ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِي رُكُوْعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِي سُجُوْدِكُمْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظیم" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں شامل کرو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلی" اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں شامل کرلو۔

۱۳۱۸ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

احمد بن عبدالرحمن بن وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت موسیٰ بن ایوب حضرت ایاس بن عامر سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اَيْضًا فِي ذٰلِكَ اَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ

ان حضرات کی یہ بھی دلیل ہے کہ ممکن ہے جو کچھ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ان دو آیات کے نزول سے پہلے ہو جن کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَمْرُهٗ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تو گویا آپ کا حکم آپ کے گزشتہ فعل کے لیے ناسخ ہو گیا۔

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أيضا أنه قد كان يقول في ركوعه وسجوده ما أمر به في حديث عقبة.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں وہ عمل کرتے تھے جس کا آپ نے حضرت عقبہ کی روایت میں حکم فرمایا۔

۱۳۲۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر وبشر بن عمر قال ثنا شعبة عن سليمان الأعمش عن سعيد بن عبيدة عن المستورد عن صلة بن زفر عن حذيفة أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات ليلة فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الأعلى.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

۱۳۲۱۔ حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا سحيم الحراني قال ثنا حفص بن غياث عن مجالد عن الشعبي عن صلة عن حذيفة قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وفي سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاثا.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

فهذا أيضا قد دل على ما ذكرنا من وقوفه على دعاء بعينه في الركوع والسجود.

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ رکوع اور سجدے میں خاص دعا پڑھنی چاہیے۔

وقال آخرون أما الركوع فلا يزاد فيه على تعظيم الرب عز وجل وأما السجود فيجتهد فيه الدعاء.

واحتجوا في ذلك بحديثي علي وابن عباس اللذين ذكرناهما في الفصل الأول.

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی استدلال کیا جنھیں ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ:

فكان من الحجة عليهم في ذلك أنهم قد جعلوا قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم أما الركوع فعظموا فيه الرب

انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو" کو پہلی روایات میں بیان کیے گئے آپ کے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا ہے ترمگی ہے

ناسخا لما تقدم من أفعاله قبل ذلك في الأحاديث الأول فيحتمل أن يكون أمرهم بالتعظيم في الركوع قبل أن ينزل عليه فسبح باسم ربك العظيم وبجهدهم بالدعاء في السجود بما أمروا قبل أن ينزل عليه سبح اسم ربك الأعلى فلما نزل ذلك عليه أمرهم بأن ينتهوا إليه في سجودهم على ما في حديث عقبة ولا يزيدون عليه فصار ذلك ناسخا لما تقدم منه قبل ذلك كما كان الذي أمرهم به في الركوع عند نزول فسبح باسم ربك العظيم ناسخا لما قد كان منه قبل ذلك.

آپ نے رکوع میں تعظیم کا حکم "فسبح باسم ربک العظیم" کے نزول سے پہلے دیا ہو اور سجدے میں پسندیدہ دعا میں کوشش کرنے کا حکم "سبح اسم ربک الاعلیٰ" کے اترنے سے پہلے دیا ہو۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو ان کو سجدے میں صرف اسی بات کا پابند کر دیا جس کا ذکر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہوا ہے پس یہ آپ کے گزشتہ حکم کے لیے ناسخ بن گیا جیسا کہ "فسبح باسم ربک العظیم" کے نزول پر آپ کے حکم نے گزشتہ حکم کو منسوخ کر دیا۔

فإن قال قائل إنما كان ذلك من النبي صلى الله عليه وآله وسلم بقرب وفاته لأن في حديث ابن عباس كشف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الستارة والناس صفوف خلف أبي بكر.

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ بات (جس کا ان روایات میں ذکر ہے۔) آپ کے قرب وصال سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

قيل له فهل في هذا الحديث أن تلك الصلاة التي توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعقبها أو أن تلك المرضة هي مرضته التي توفي فيها ليس في الحديث من هذا شيء وقد يجوز أن تكون هي الصلاة التي توفي بعقبها ويجوز أن تكون صلاة غيرها قد صح بعدها فإن كانت تلك هي الصلاة التي توفي بعدها فقد يجوز أن يكون سبح اسم ربك الأعلى أنزلت عليه بعد تلك قبل وفاته وإن كانت تلك الصلاة متقدمة لذلك فهي أحرى أن يجوز أن يكون بعد ما ذكرنا.

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کیا اس حدیث میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں اس نماز کا ذکر ہے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ممکن ہے یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسری نماز ہو جس کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے اگر یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ نے وصال فرمایا تو ممکن ہے اس نماز کے بعد آپ کے وصال سے پہلے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" نازل ہوئی ہو اور اگر یہ پہلے کی نماز ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا بعد میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔

فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس مسئلے کی وضاحت اسی طرح ہے ۔

وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا قد رأينا مواضع في الصلوة فيها ذكر۔

فمن ذلك التكبير للدخول في الصلوة ومن ذلك التكبير للركوع والسجود والقيام من القعود وكان ذلك التكبير تكبيرا قد وقف عليه العباد عليه وعلموه ولم يجعل لهم أن يجاوزوه إلى غيره۔

ومن ذلك ما يتشهدون به في القعود فقد علموه ووقفوا عليه ولم يجعل لهم أن يأتوا مكانه بذكر غيره لأن رجلا لو قال مكان قوله الله أكبر الله أعظم أو الله أجل كان في ذلك مسيئا۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں کئی مقام پر ذکر خداوندی ہے نماز میں داخل ہونے کے لیے "اللہ اکبر" ہے رکوع، سجدے اور قعدے سے اٹھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جاتی ہے تو یہ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا ہے لوگوں نے اس سے واقفیت حاصل کی سیکھا ہیں ان کے لیے اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کلمہ اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اسی سے قعدے میں تشہد کا پڑھنا ہے انھوں نے اسے سیکھا اور اختیار کیا ان کے لیے اس کے علاوہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں اس لیے کہ اگر کوئی شخص اللہ اکبر کی بجائے "اللہ اعظم" یا "اللہ اجل" کہہ دے تو گنہ گار ہوگا

ولو تشهد رجل بلفظ يخالف لفظ التشهد الذي جاءت به الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأصحابه كان في ذلك مسيئا وكان بعد فراغه من التشهد الآخر قد أبيح له من الدعاء ما أحب فقيل له فيما روى ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم ليتخير من الدعاء ما أحب فكان قد وقف في كل ذكر على ذكر بعينه ولم يجعل له مجاوزته إلى ما أحب لا ما قد وقف عليه من ذلك وإن استوى ذلك في المعنى۔

اور اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی تشہد کے علاوہ دوسرے الفاظ پڑھے تو اس سلسلے میں گنہ گار ہوگا

آخری تشہد سے فراغت پر پسندیدہ دعا پڑھنا جائز ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے مطابق کہا جائے گا جو دعا چاہے پڑھے پس ہر ذکر میں مخصوص الفاظ کی پابندی ہے اس سے اپنے پسندیدہ کلمات کی طرف تجاوز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ اس کے ہم معنی ہو

فلما كان في الركوع والسجود قد أجمع على أن فيهما ذكرا ولم يجمع على أنه أبيح له فيهما كل الذكر كان النظر على ذلك أن

پس جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدے میں ذکر ہے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ جو کلمات چاہے پڑھے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسرے اذکار، تکبیر، تشہد، سمع اللہ لمن

يَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ وَقَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَوْلِ الْمَأْمُوْمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ فِيْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِّنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَاَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا اَحَبَّ.

١٣٢٢- **قِيْلَ** لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا هٰكَذَا ثُمَّ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ.

حمدہ اور مقتدی کے ربنا لک الحمد کہنے کی طرح جو تمام ہی مخصوص کلمات ہوں گے۔ باقی اذکار کی طرح یہاں بھی آگے جانا جائز نہ ہوگا تجاوز وہاں ہی جائز ہوگا جہاں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہو۔

پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو اس میں خاص ذکر مقرر کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی ان روایات کو اپنایا جس میں رکوع اور سجدے کے کلمات کی تفصیل ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تشہد کے بعد نمازی اپنے پسندیدہ کلمات کہنے کی اجازت کہاں دی گئی تو اسے کہا جائے گا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے جب بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: السلام علی اللہ الخ" اللہ پر سلام اس کے بندوں پر سلام، جبرئیل و میکائیل پر سلام اور فلاں فلاں پر سلام۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے لہذا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو، پھر آپ نے تشہد کا ذکر فرمایا: جیسے ہم نے دوسرے مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اس کے بعد جو کلام اچھا لگے اور پسند آئے اختیار کیا جائے۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا أُوْتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ أَوْ قَالَ خَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ بِهٖ رَبَّهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور حمد بیان کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات (کی قدرت) عطا کی گئی تھی (فواتح الکلم و جوامعہ یا خواتمہ فرمایا) آپ نے فرمایا جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھو تو کہو اسکے بعد تشہد کا ذکر فرمایا (اور فرمایا) پھر جو دعا پسند ہو اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا مانگے۔

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ لْيَخْتَرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَاءَ فَأُبِيْحَ لَهُ هٰهُنَا أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ لِأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِخِلَافِهٖ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِيْ مَوْضِعِهٖ وَمِنَ الْإِسْتِفْتَاحِ فِيْ مَوْضِعِهٖ فَجُعِلَ ذٰلِكَ خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ إِلٰى غَيْرِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ذِكْرًا خَاصًّا لَا يَتَعَدّٰى إِلٰى غَيْرِهٖ.

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا اس کے بعد جو کلام چاہے اختیار کرے پس اس کے لیے جائز قرار دیا گیا کہ جو دعا چاہے اختیار کرے جبکہ اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے تکبیر کا اس کے مقامات پر، تشہد کا اس کی جگہ پر، ثناء کا اس کے مقام پر اور السلام کا اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے پس یہ مخصوص ذکر ہے جو دوسرے ذکر کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع اور سجدے میں بھی خاص ذکر ہو جو غیر کی طرف متجاوز نہ ہو۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَقُوْلَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَمْ لَا

باب: کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہنا مناسب ہے

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبُوْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ

عَوَانَةَ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

سکھاتے ہوئے فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو، وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب وہ سجدہ کرے تم بھی کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی حمد کرے وہ اسے سنتا ہے۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عروبہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ.

حضرت ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنتا ہے۔

۱۳۲۸۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو جس کا قول فرشتوں کے

وسلم قال إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك الحمد فإنه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه۔

قول سے موافق ہو گیا اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قولُ اهلِ العلمِ

فذهب قوم إلى أن هذه الآثار قد دلتهم على ما يقول الإمام والمأموم جميعا وأن قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد دليل على أن سمع الله لمن حمده يقولها الإمام دون المأموم وأن ربنا لك الحمد يقولها المأموم دون الإمام۔

اہل علم کا قول

ایک جماعت نے ان آثار کو اپنایا جن میں امام اور مقتدی کے قول کا بیان ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کے مقتدی کا نہ کہے اور ربنا ولک الحمد صرف مقتدی کہے امام نہ کہے

وممن ذهب إلى هذا القول أبو حنيفة ومالك۔

جن لوگوں کا یہ مسلک ہے ان میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں۔

وخالفهم في ذلك آخرون.

فقالوا بل يقول الإمام سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم يقول المأموم ربنا ولك الحمد خاصة۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا ولک الحمد" دونوں کہے پھر مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے۔

وقالوا ليس في قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم فإذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد دليل على أن ذلك يقوله المأموم دون غيره ولو كان ذلك كذلك لاستحال أن يقولها من ليس بمأموم

فقد رأيناكم تجمعون أن المصلي وحده يقولها مع قوله سمع الله لمن حمده **فلما** كان من يصلي وحده يقولها

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد کہو" میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسے صرف مقتدی کہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو جو شخص مقتدی نہیں اس کے لیے یہ کہنا جائز نہ ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ان کلمات کے کہنے پر تمہارا بھی اتفاق ہے۔

پس جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا یہ کلمات کہتا ہے اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول ذکر کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا تو امام بھی یہ کلمات کہے حدیث رسول میں اس کی

وليس بمأموم ولا ينتفي ذلك ما ذكرنا من قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان الإمام أيضا يقولها كذلك ما ذكرنا من قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

نفی بھی نہیں ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۳۳۱- **واحتجوا** في ذلك كما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عبد الرحمن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الأعرج عن عبيد الله بن رافع عن علي بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنه كان إذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا ولك الحمد ملء السماء وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں کہتے اللھم ربنا لک الحمد الخ یا اللہ ہمارے رب آسمان بھی زمین بھی اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے وہ چیز بھری ہوئی حمد تیرے ہی لیے ہے۔

۱۳۳۲- **وبما** حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال أنا هشام بن حسان عن قيس بن سعد عن عطاء عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۳- **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة قال أخبرني عبيد هو ابن حسن أبو الحسن قال سمعت ابن أبي أوفى يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله.

حضرت ابن ابی اوفی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۴- **حدثنا** مالك بن عبد الله بن سيف قال ثنا عبد الله بن يوسف الدمشقي قال أنا سعيد بن عبد العزيز التنوخي عن عطية بن قيس الكلاعي عن قزعة بن يحيى عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم زاد أهل الثناء والمجد

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ بندے نے جو کچھ کہا تعریف اور بزرگی والی ذات اس کی زیادہ مستحق ہے ہم سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور کسی صاحب ثروت کو اس کی

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ الْمُنَبِّهِيُّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ ذَكَرُوا الْجُدُودَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **فَلَيْسَ** فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ وَهُوَ إِمَامٌ وَلَا فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ مَنْ صَلَّى وَحْدَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ الْإِمَامِ فِي ذَلِكَ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقُولُ مِنْ ذَلِكَ مَا يَقُولُهُ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ أَمْ لَا.

۱۳۳۶ - **فَإِذَا** يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

دولت نفع نہیں دے سکتی۔ (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے)۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مالداری کا ذکر آیا گیا۔ بعض نے کہا فلاں شخص اونٹوں کی وجہ سے مالدار ہے اور بعض نے کہا گھوڑوں کی وجہ سے مالدار ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب نماز کے لیے اٹھے تو رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے پڑھا "ربنا ولک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے زمین و آسمان بھرے ہوئے اور اس کے بعد جو تو چاہے وہ بھرا ہوا ہے جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری (اطاعت کے بغیر) کام نہیں دیتی۔

پس ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ حالت امامت میں یہ کلمات کہتے تھے اس سلسلے میں بیان کوئی دلیل نہیں۔ البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ "سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد" کہے۔ ——— پس ہم نے چاہا کر دیکھیں کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات مروی ہے جس سے امام کا حکم معلوم ہو کہ وہ کیا ہے اور آیا وہ بھی ان کلمات کو پڑھے جو تنہا نماز پڑھنے والا پڑھتا ہے۔

تو یہ حدیث ہے: ——— حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللہم انج الولید ابن الولید" کہتے۔ پھر حدیث ذکر کی۔

فقد يجوز أيضا أن يكون قال ذلك
بعد ما ترك القنوت ثم تركه بعد لما ترك القنوت
فرجعنا إلى خبر هذا الحديث هل فيه دلالة
على شيء مما ذكرنا.

١٣٣٧ - **فإذا** ربيع المؤذن قد حدثنا قال
ثنا أسد قال ثنا ابن أبي ذئب عن المقبري
عن أبي هريرة أنه قال أنا أشبهكم صلاة
برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان
إذا قال سمع الله لمن حمده قال اللهم
ربنا لك الحمد.

١٣٣٨ - **وإذا** يونس قد أخبرني قال أنا ابن
وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن
عروة عن عائشة قالت خسفت الشمس في حياة
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فصلى
بالناس فلما رفع رأسه من الركوع قال سمع
الله لمن حمده ربنا ولك الحمد.

١٣٣٩ - **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا إبراهيم
ابن الوزير قال ثنا مالك بن أنس عن الزهري
عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم كان إذا قام من الركوع قال
ذلك.

ففي هذه الآثار ما يدل على أن
الإمام يقول من ذلك مثل ما يقول من صلى
وحده لأن في حديث عائشة أن رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم قال ذلك وهو
يصلي بالناس وفي حديث أبي هريرة أنا
أشبهكم صلاة برسول صلى الله عليه وآله
وسلم.

ثم ذكر ذلك فأخبر أن ما فعل من

اور ممکن ہے آپ نے اسے قنوت کی وجہ سے کہا ہو پھر چھوڑ دیا
ہو پھر جب قنوت چھوڑ دی تو اسے بھی چھوڑ دیا اب ہم دوسری حدیث
کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا ہماری ذکر کردہ گفتگو پر اس میں
کوئی دلیل ہے۔

حضرت ابو ربیع حضرت مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سب سے
زیادہ میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے
آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (ساتھ ہی) ربنا ولک الحمد بھی
کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو
نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک
الحمد کہا۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع
سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کہتے۔

ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ
امام اسی طرح کہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا کہتا ہے کیونکہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میری نماز رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

پھر اس بات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انھوں نے نماز میں اطرح

من ذلك هو ما كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفعله في صلوته لا يفعل غيره وفي حديث ابن عمر ما ذكرنا عنه وهو ايضا فيه اخبار عن صفة صلوته كيف كانت۔

کچھ کیا ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضور علیہ السلام کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

فلما ثبت عنه انه كان يقول وهو امام اذا رفع راسه من الركوع سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثبت ان هكذا ينبغي للامام ان يفعل ذلك اتباعا لما قد ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك۔

جب ثابت ہوا کہ آپ حالتِ امامت میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہتے تھے تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی اتباع میں امام بھی ایسا کرے کیونکہ یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس روایات کے طریقے پر اس مسئلے کا حکم یہ ہے۔

فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار۔

واما من طريق النظر فانا رأيناهم قد اجمعوا في من يصلي وحده على انه يقول ذلك۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں تمام کا اجماع ہے کہ وہ یہ کلمات کہے۔

فاردنا ان ننظر في الامام هل حكمه في ذلك حكم من يصلي وحده فوجدنا الامام يفعل في كل صلوته من التكبير والقراءة والقيام والقعود والتشهد مثل ما يفعله من يصلي وحده ووجدنا احكامه فيما يطرأ عليه في صلوته كاحكام من يصلي وحده فيما يطرأ عليه من صلوته من الاشياء التي توجب فسادها وما يوجب سجود السهو فيها وغير ذلك وكان الامام ومن يصلي وحده في ذلك سواء بخلاف المأموم۔

پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کہ کیا امام کا وہی حکم ہے جو اکیلے آدمی کا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ امام تمام نماز میں تکبیر، قراءت، قیام، قعدے اور تشہد کے بارے میں وہی عمل کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا کرتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ اگر امام کی نماز میں کوئی ایسی بات آجائے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ایسی صورت میں ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں امام اور منفرد برابر ہیں امام اور مقتدی نہیں۔

فلما ثبت باتفاقهم ان المصلي وحده يقول بعد قوله سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثبت ان الامام ايضا يقولها بعد قوله سمع الله لمن حمده فهذا وجه النظر ايضا في هذا الباب فبهذا نأخذ وهو قول ابي يوسف واما ابو حنيفة فكان يذهب في

پس جب تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد ربنا ولک الحمد کہے تو ثابت ہوا کہ امام بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ کلمات کہے۔ اس سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارا بھی یہی موقف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہلے قول کے قائل ہیں۔

بِهٖ اِلَی الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

بَابٌ۵۲: اَلْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَیْرِهَا

باب ۵۲: فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَیُكَبِّرُ وَیَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ یَقُوْلُ وَهُوَ قَآئِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ ابْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ كَسِنِیْ یُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابوسعید اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو کفار سے نجات دے۔ یا اللہ! مضر قبیلے پر سختی فرما انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کئی سالوں کے قحط میں مبتلا فرما۔ یا اللہ! قبیلہ لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی) حدیث کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَاُرِیَنَّكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ لَاُقَرِّبَنَّ نَحْوَهَا فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں گویا اس کی مثل کرنے کی بات کہی (یا ظاہر فرمایا): جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا مانگتے اور

وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَدَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ الْكَافِرِيْنَ۔

اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ فَذَكَرَهُ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ۔

حضرت ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ ولید کو رہائی عطا فرما" پھر انھوں نے ابو بکرہ کی ابو داؤد سے روایت (گذشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صبح آپ نے ان کیلئے دعا نہ مانگی میں نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں وہ آگئے ہیں۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَرُبَمَا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ قَالَ يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا أَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا مانگنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے۔ بعض اوقات سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد یوں کہتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ایک دن آپ نے ان کے لیے دعا نہ مانگی (آخر تک) اور یہ اضافہ کیا فرمایا آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں یوں کہتے "یا اللہ! فلاں فلاں قبائل عرب پر لعنت بھیج" پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ، آپ کے اختیار میں کچھ نہیں وہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

بے شک وہ ظالم ہیں۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ.

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز میں سنا جب آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو ربنا ولک الحمد کہا پھر دعا مانگی یا اللہ! فلاں فلاں منافقین پر لعنت بھیج تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر (ترجمہ پیچھے ہو چکا ہے)۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ قَالَ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ عَلٰى اَحَدٍ.

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ (ولید کو) رہائی عطا فرما۔ اس کے بعد (راوی نے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ذکر کیا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ فرماتے ہیں (اس کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن میں قنوت پڑھی ہے

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ قَالَ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر سر انور اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی بخشش فرمائے۔ قبیلہ اسلم کو محفوظ رکھے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان پر لعنت بھیج، یا اللہ! قبیلہ رعل اور ذکوان پر لعنت بھیج، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَثِيْرِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا۔ یہ اضافہ ہے، حضرت خفاف نے فرمایا اسی بنیاد پر کفار پر لعنت بھیجی گئی۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ

حضرت اسماعیل بن ابی کثیر حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند

عَنْهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں ان سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) یا میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع کے کچھ بعد۔

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقْتُهُ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقْتُهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔ (یعنی جب تک میں ان کے ساتھ رہا اسی طرح دیکھا)۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْيَانَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ عصیہ، ذکوان، رعل اور لحیان کے خلاف دعا مانگتے

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوتُ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر ایک رکعت کے بعد قنوت پڑھی حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے پوچھا قنوت کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ لَا بَلْ قَبْلَ الرُّكُوعِ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ فرمایا نہیں بلکہ رکوع سے پہلے، میں نے عرض کیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے انہوں

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ان لوگوں کے لیے بددعا کرتے تھے جنہوں نے کچھ صحابہ کرام کو شہید کیا۔ ان صحابہ کرام کو قراء کہا جاتا تھا۔

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں تھی۔

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا مانگتے تھے۔

١٣٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت میں سے یہ الفاظ بھی تھے "اور ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں کی طرح کردے"

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے، آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک قنوت پڑھتے رہے۔

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت مروان الاصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا

مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَقَنَتَ عُمَرُ فَقَالَ قَدْ قَنَتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا انھوں نے پڑھی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی ہے۔

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِیُّ عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُكَبِّرُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فِی الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَدَعَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا تکبیر کہتے جب قرأت سے) فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر مبارک اٹھاتے سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور دعا مانگتے۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ان کے خلاف تیس دن صبح کی نماز میں بددعا کی۔

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى حَیٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبائل کے خلاف دعا مانگتے تھے پھر اسے چھوڑ دیا

اَلْكَلَامُ فِیْ ذٰلِكَ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِثْبَاتِ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے پھر ان کے دو گروہ ہیں

فقالت فرقة منهم هو بعد الركوع وقالت فرقة قبل الركوع وممن قال ذلك منهم ابن ابي ليلى ومالك بن انس كما حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال سمعت مالكا يقول الذي اخذ به في خاصة نفسي القنوت في الفجر قبل الركوع۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے اور دوسرا گروہ رکوع سے پہلے کا قائل ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور حضرت امام مالک ابن انس رحمہما اللہ ان قائلین میں سے ہیں۔ یونس کہتے ہیں مجھے ابن وہب نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خاص طور پر جس چیز کو اپنایا وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہے۔

فكان من حجة من ذهب منهم الى انه بعد الركوع ما ذكرناه عن ابي هريرة وابن عمر وعبد الرحمن ابن ابي بكر۔

رکوع سے بعد کے قائلین کے دلیل وہی روایات ہیں جنہیں ہم نے حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

وكانت الحجة عليهم للفريق الآخر ما ذكرناه في حديث سفيان عن عاصم عن انس ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انما قنت بعد الركوع شهرا وانما القنوت قبل الركوع۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل حدیث سفیان ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا نرى القنوت في صلوة الفجر اصلا قبل الركوع ولا

دوسرے حضرات نے ان (دونوں گروہوں) کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت بالکل جائز نہیں نہ رکوع سے پہلے اور نہ بعد میں

وكان من الحجة لهم في ذلك ان هذه الآثار المروية في القنوت قد رويت على ما ذكرنا فكان احد من روى عنه عبد الله ابن مسعود وقد روينا عنه فيها ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قنت ثلثين يوما فكان قد ثبت عنده قنوت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وعلمه۔

اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ قنوت کے سلسلے میں مروی یہ روایات جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ایک راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن قنوت پڑھی۔ ہے پس ان کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت تھا اور آپ کو اس کا علم تھا۔

۱۳۷۸: **ثم** قد وجدنا عنه ما حدثنا فهد ابن سليمان قال ثنا ابو غسان قال ثنا شريك عن ابي حمزة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لم يقنت النبي صلى الله عليه واله وسلم الا شهرا لم يقنت قبله ولا بعده۔

پھر ہم نے ان سے یہ روایت بھی پائی۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی اس سے پہلے یا بعد نہیں پڑھی۔

١٣٦٩- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْقُنُوتَ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا ابْنُ مَسْعُودٍ يُخْبِرُ أَنَّ قُنُوتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَجْلِ مَنْ كَانَ يَدْعُوا عَلَيْهِ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَرَكَ ذَلِكَ فَصَارَ الْقُنُوتُ مَنْسُوخًا فَلَمْ يَكُنْ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ.

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوَى ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَدْ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَصَارَ ذَلِكَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَنْسُوخًا أَيْضًا فَلَمْ يَكُنْ هُوَ يَقْنُتُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

١٣٧٠- وَكَانَ يُنْكِرُ عَلَى مَنْ كَانَ يَقْنُتُ كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا أَحْفَظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي.

١٣٧١- وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی کہ آپ عصیہ اور ذکوان قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ جب ان پر غلبہ پا لیا تو قنوت چھوڑ دی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ان لوگوں کے خلاف بددعا کرنے کے لیے تھا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا پس قنوت منسوخ ہوگئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ایک راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شیء الخ نازل فرما کر اسے منسوخ کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی یہ منسوخ ہوگئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے پوچھا کیا آپ کو قنوت پڑھنے سے بڑھاپا مانع ہے۔ انہوں نے فرمایا مجھے کسی بھی صحابی سے یہ بات نہیں پہنچی۔

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر

ثنا وهب ومؤمل قالا ثنا شعبة عن الحكم عن أبي الشعثاء قال سألت ابن عمر عن القنوت فقال ما شهدت وما رأيت هكذا في حديث وهب وفي حديث مؤمل ولا رأيت أحدا يفعله.

١٣٧٢ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا زائدة عن الأشعث عن أبيه قال سئل ابن عمر عن القنوت فقال وما القنوت فقال إذا فرغ الإمام من القراءة في الركعة الآخرة قام يدعو قال ما رأيت أحدا يفعله وإني لأظنكم معاشر أهل العراق تفعلونه.

١٣٧٣ - وكما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا زائدة عن منصور عن منصور عن تميم بن سلمة قال سئل ابن عمر عن القنوت فذكر مثله إلا أنه قال ما رأيت وما علمت.

فوجه ما روي عن ابن عمر في هذا الباب أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا رفع رأسه من الركعة الآخرة قنت حتى أنزل الله تعالى ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظالمون فترك لذلك القنوت الذي كان يقنته وسأله أبو مجلز فقال الكبر يمنعك من القنوت فقال ما أحفظه من أحد من أصحابي يعني من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلا أنهم لم يفعلوه بعد تركه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إياه وسأله أبو الشعثاء عن القنوت وسأله

رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔ وہب کی روایت میں اسی طرح ہے اور مؤمل کی روایت میں ہے میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا قنوت کیا ہے؟ انھوں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ فرمایا میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اے اہل عراق تم ایسا کرتے ہو۔

حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا بیان یہ ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر الخ نازل فرمائی تو آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔ ابو مجلز نے ان سے پوچھا کیا آپ کو بڑھاپا قنوت سے مانع ہے؟ فرمایا (نہیں بلکہ) مجھے اپنے کسی ساتھی یعنی کسی صحابی رسول علیہ السلام سے یاد نہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنے کے بعد اس پر عمل کیا ہو۔ ان سے ابو الشعثاء نے قنوت کے بارے میں پوچھا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان (ابو الشعثاء) سے پوچھا کہ قنوت کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جب امام صبح کی نماز میں دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگے

ابن عمر عن ذلك القنوت ما هو فأخبره أن الإمام إذا فرغ من القراءة في الركعة الآخرة من صلاة الصبح قام يدعو فقال ما رأيت أحدا يفعله لأن ما كان هو علمه من قنوت النبي صلى الله عليه وآله وسلم إنما كان الدعاء بعد الركوع وأما قبل الركوع فلم يره منه ولا من غيره فأنكر ذلك من أجله.

آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت کے بارے میں جو معلوم تھا وہ رکوع کے بعد دعا تھی لیکن رکوع سے پہلے انہوں نے نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور نہ ہی کسی اور سے اسی بناء پر انہوں نے انکار فرمایا۔

فقد ثبت بما رويناه عنه نسخ قنوت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد الركوع ونفي القنوت قبل الركوع أصلا وأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يكن يفعله ولا خلفاؤه من بعده.

پس جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا ہے اس سے رکوع کے بعد قنوت کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور رکوع سے پہلے قنوت کی انہوں نے خود نفی فرمادی اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین ایسا نہیں کرتے تھے۔

وكان أحد من روي عنه القنوت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عبد الرحمن بن أبي بكر فأخبر في حديثه الذي رويناه عنه بأن ما كان يقنت به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دعاء على من كان يدعو عليه وإن الله عز وجل نسخ ذلك بقوله ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم الآية ففي ذلك أيضا وجوب ترك القنوت في الفجر.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے بارے میں ایک راوی حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں انہوں نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بعض لوگوں کے بارے میں بددعا ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر" الخ کے ذریعے اسے منسوخ فرمایا۔ اس حدیث سے بھی فجر کی نماز میں قنوت چھوڑنے کا وجوب ثابت ہوا۔

وكان أحد من روي عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذلك أيضا خفاف بن إيماء فذكر عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه لما رفع رأسه من الركوع قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله اللهم العن بني لحيان ومن ذكر معهم.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے ایک راوی حضرت خفاف بن ایماء ہیں انہوں نے روایت کیا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلۂ اسلم کو سلامت رکھے، قبیلۂ غفار کو بخش دے، قبیلۂ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ ابن لحیان اور ان کے ساتھ جن کا ذکر کیا گیا سب پر لعنت بھیج۔

ففي هذا الحديث لعن من لعن رسول

اس حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثَيِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَخْبَرَاهُمَا فِي حَدِيثَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

رگوں پر لعنت بھیجی۔ حضرت ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہم) نے اپنی روایتوں میں بتلایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَفِي حَدِيثَيْهِمَا النَّسْخُ كَمَا فِي حَدِيثِ خُفَافِ بْنِ أَيْمَاءَ فَهُمَا أَوْلَى وَإِنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَيْمَاءَ فِي ذٰلِكَ وُجُوبُ تَرْكِ الْقُنُوتِ أَيْضًا۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا الْبَرَاءُ فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِقُنُوتِهٖ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتَ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ رَوَى ذٰلِكَ مَعَهُمَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا وَقَدْ قَرَنَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيهِمَا۔

پس حضرت خفاف بن ایماء کی روایت کی طرح ان دونوں کی روایتوں میں بھی نسخ کا ذکر ہے، لہٰذا یہ روایت خفاف بن ایماء کی روایت سے اولیٰ ہے اگرچہ ان کی روایت سے بھی وجوب ترک ثابت ہوتا ہے۔ —— ایک راوی حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں ان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نمازوں میں قنوت پڑھتے تھے لیکن انھوں نے قنوت کی کیفیت بیان نہیں کی ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جو حضرت ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دیگر راویوں سے مروی ہے پھر یہ اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو گئی انھوں نے اس حدیث میں مغرب اور فجر کو ملایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں قنوت پڑھتے تھے۔

فَفِي إِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا عَلَى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الْمَغْرِبِ مَنْسُوخٌ لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

چونکہ مغرب کی نماز میں قنوت کے منسوخ ہونے اور اب کسی کے لیے جائز نہ ہونے پر مخالفین ہمارے ساتھ متفق ہیں لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فجر کی نماز میں جو قنوت پڑھتے تھے وہ بھی منسوخ ہو چکی ہے۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَرَوَى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَهُ فَأَثْبَتَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْقُنُوتَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَأَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عمرو بن عبید حسن سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے حتیٰ کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) آپ سے جدا ہوئے۔ انھوں نے اس حدیث میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا اور اس کا منسوخ نہ ہونا ثابت کیا۔

ذلك لم ينسخ.

وقد روي عنه من وجوه خلاف ذلك فروى أيوب عن محمد بن سيرين قال سئل أنس أقنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في صلوة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع أو بعده فقال بعد الركوع يسيرا.

وروى إسحق بن أبي طلحة عنه أنه قال قنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلثين صباحا على رعل وذكوان.

وروى قتادة عنه نحوا من ذلك.

وروى عنه حميد أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إنما قنت عشرين يوما.

فهؤلاء[٣] كلهم قد أخبروا عنه خلاف ما روى عمرو عن الحسن.

وقد روى عاصم عنه إنكار القنوت بعد الركوع أصلا وأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إنه فعل ذلك شهرا ولكن القنوت قبل الركوع.

فضاد ذلك أيضا ما روى عمرو بن عبيد وخالفه فلم يجز لأحد أن يحتج في حديث أنس بأحد الوجهين مما روي عن أنس مما يخالف ذلك.

وأما قوله ولكن القنوت قبل الركوع فلم يذكر ذلك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقد يجوز أن يكون ذلك أخذه عمن بعده أو رأيا رآه فقد رأى غيره من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خلاف ذلك فلا يكون قوله أولى ممن خالفه إلا بحجة تبين لنا.

متعدد طرق کے ساتھ ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ایوب، محمد ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا بعد، فرمایا رکوع سے کچھ بعد۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان (حضرت انس) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کی نماز میں قبیلہ رعل اور ذکوان کے لیے بددعا فرمائی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حمید نے ان سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

ان تمام حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بات کے خلاف روایت کیا ہے۔ جو حضرت عمرو نے بواسطہ حسن ان سے روایت کیا حضرت عاصم نے ان سے رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار نقل کیا ہے اور یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ایسا کیا اور وہ بھی رکوع سے پہلے، یہ بھی حضرت عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف اور اس سے متضاد ہے۔

پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کسی طریقے سے بھی استدلال کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کیونکہ مخالف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی روایت سے استدلال کر سکتا ہے۔

اور آپ کا یہ قول کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے انہوں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی ممکن ہے انہوں نے بعد والوں سے حاصل کی ہو یا ان کی اپنی رائے ہو جبکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کے مخالفین کے قول سے ان کا قول اس وقت تک اولیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل ظاہر نہ ہو۔

فإن قال قائل فقد روى أبو جعفر الرازي عن الربيع بن أنس قال كنت جالسا عند أنس بن مالك فقيل له إنما قنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شهرا فقال ما زال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقنت في صلاة الغداة حتى فارق الدنيا.

قيل له قد يجوز أن يكون ذلك القنوت هو القنوت الذي رواه عاصم عن الحسن عن أنس فإن كان ذلك كذلك فقد ضاده ما قد ذكرنا ويجوز أن يكون ذلك القنوت هو القنوت قبل الركوع الذي ذكره أنس في حديث عاصم فلم يثبت لنا عن أنس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في القنوت قبل الركوع شيء وقد ثبت عنه النسخ بالقنوت بعد الركوع

وكان أبو هريرة أحد من روى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أيضا القنوت في الفجر فذلك القنوت هو دعاء لقوم ودعاء على آخرين وفي حديثهم أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ترك ذلك حين أنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء الآية.

فإن قال قائل فكيف يجوز أن يكون هذا هكذا وقد كان أبو هريرة بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقنت في الصبح.

۱۳۶۲۔ **فذكر** ما قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف ح وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قالا ثنا

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابو جعفر رازی نے حضرت ربیع بن انس سے روایت کیا فرماتے ہیں، ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جسے حضرت عاصم نے بواسطہ حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر ایسا ہی ہے تو یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہو سکتا ہے یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عاصم کی روایت میں ذکر فرمایا پس بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے قنوت ثابت نہیں ہوتی، اور رکوع سے بعد والی قنوت کا ان سے نسخ ثابت ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر میں قنوت کے ایک راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ قنوت ایک قوم کے لیے دعا اور دوسروں کے لیے بد دعا تھی۔ ان کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر" نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

حضرت اعرج فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَنْسُوخَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ هُوَ الدُّعَاءُ عَلَى مَنْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْقُنُوتُ الَّذِي مَعَ ذٰلِكَ فَلَا۔

١٣٧٥۔ **قِيلَ** لَهُ إِنَّ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ الْقُنُوتِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ثُمَّ قَالَ فِيهِ ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ فَصَارَ ذِكْرُ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّذِي كَانَ بِهِ النَّسْخُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ نُزُولُ هٰذِهِ الْآيَةِ لَمْ يَكُنْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلِمَهُ فَكَانَ يَعْمَلُ عَلَى مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقُنُوتِهِ إِلَى أَنْ مَاتَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ نُزُولَ هٰذِهِ الْآيَةِ كَانَ نَسْخًا لِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَانْتَهَيَا إِلَى ذٰلِكَ وَتَرَكَا بِهِ الْمَنْسُوخَ الْمُتَقَدِّمَ۔

وَحُجَّةٌ أُخْرَى فِي حَدِيثِ ابْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰى ذَكَرَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ دعا منسوخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کفار) کے خلاف مانگتے تھے اس کے ساتھ جو قنوت تھی وہ منسوخ نہیں ہوئی۔

اس سے کہا جائے گا کہ یونس بن یزید نے حدیث قنوت کے سلسلے میں امام زہری سے جو کچھ روایت کیا اور اسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے یہ وہی بات ہے جو ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ابن وہب نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی پھر انہوں نے پوری طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شیٔ کے نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا پس اس آیت کا ذکر جس کے ساتھ قنوت منسوخ ہوئی امام زہری کا کلام ہے اس کا تعلق حضرت ابو سعید اور سلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے ساتھ نہیں۔

ممکن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے نزول کا علم نہ ہوا ہو اور وہ وصال تک حضور علیہ السلام کے اس فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں جس کا انہیں علم تھا کیونکہ ان کے نزدیک اس کے خلاف دلیل ثابت نہیں ہوئی جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے لیے ناسخ ہے پس وہ اس پر کاربند رہے اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والے پہلے عمل کو چھوڑ دیا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن الیمان کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت فرمائے آخر حدیث تک پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے نزول

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَخَرَّ سَاجِدًا اَفَتَثْبُتُ بِذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَآئِهٖ لِلْاَسْرٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَا قَدِمُوْا.

آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ مکہ میں قیدیوں کے لیے دعا مانگتے رہے پھر ان کے آنے پر ترک کر دیا۔

وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا فِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ وَفِيْهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَىَّ.

اس سے پہلے جو ہم نے یحییٰ ابن کثیر کی روایت نقل کی ہے کہ ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں بھی قنوت کا ذکر ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صبح حضور علیہ السلام نے ان (قیدیوں) کے لیے دعا نہ مانگی، میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے وہ میرے پاس آچکے ہیں۔

فَفِىْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِى الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهُ فِى الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَبِكَمَالِهٖ لَا اِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهٖ فَالْفَجْرُ اَيْضًا فِى النَّسْخِ كَذٰلِكَ.

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے، اور اس بات پر اجماع ہے کہ عشاء کی نماز سے یہ مکمل طور پر منسوخ ہے کسی دوسرے قنوت سے نہیں بدلا، لہٰذا نسخ کے سلسلے میں فجر کا یہی حکم ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْ هَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهٖ لِاَنَّ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نَاْمُرْ بِهٖ فِيْهَا وَاَمَرْنَا بِتَرْكِهٖ.

جب ہم نے قنوت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کا بیان واضح کیا تو اب نماز فجر میں اس کے وجوب پر ہمیں کوئی دلیل نہ ملی لہٰذا ہم اس نماز میں اس (کے پڑھنے) کا حکم نہیں دیتے بلکہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۸۶ مَعَ اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَهٗ اَصْلًا كَمَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِىُّ ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مَالِكِ الْاَشْجَعِىُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَخَلْفَ

علاوہ ازیں بعض صحابہ کرام نے تو اس کا بالکل ہی انکار کیا ہے۔ ابو مالک اشجعی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور یہاں کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال نماز پڑھی ہے کیا وہ فجر کی نماز قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا بیٹے! یہ بدعت ہے۔

عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَفَكَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَسْنَا نَقُولُ إِنَّهُ مُحْدَثٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهُ مَا رُوِّينَاهُ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهُ فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي ذٰلِكَ.

۱۳۷۷- فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيهَا بَعْدَ الرُّكُوعِ وَقَالَ فِي قُنُوتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

۱۳۷۸- وَإِذَا صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ.

۱۳۷۹- وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہم اسے اس معنیٰ میں بدعت نہیں کہتے کہ یہ بالکل نہیں تھی بلکہ یہ تھی جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا۔ پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت نہ ہوئی تو ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرف رجوع کیا۔

حضرت عبید اللہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ الفاظ کہے اللّٰھم انا نستعینک (آخر تک) اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تجھ ہی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تمام بہترین تعریفیں تیرے لیے بیان کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے تیرے نافرمان بندوں سے قطع تعلق کرتے اور انھیں چھوڑ دیتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بلاشبہ تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ البتہ انھوں نے پڑھا و نثنی علیک (آخر تک)

(ترجمہ گزر چکا ہے)

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی۔

اَبْزَى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِىْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ بِالسُّوْرَتَيْنِ ـ

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَاَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ـ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں دو سورتوں کے بعد یوں قنوت پڑھتے "اللھم انا نستعینك واللھم ایاك نعبد" اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ بِالْاَحْزَابِ فَسَمِعْتُ قُنُوْتَهٗ وَاَنَا فِىْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ ـ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے سورہ احزاب پڑھی پھر میں نے آپ کی قنوت سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ـ

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی جب آپ دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

حضرت شعبہ، حضرت مخارق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۴ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِى الْقُنُوْتِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ قَنَتَ مَعَ اَبِيْهِ وَلٰكِنَّهٗ نَسِىَ ـ

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے قنوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا اور فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی لیکن وہ اسے بھول گئے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِىَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ ـ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے جو ہم نے بیان کیا لیکن

۱۳۸۵- فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما (دونوں) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

حضرت ابراہیم حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ هٰذَا اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ نَحْفَظُ رُكُوْعَهٗ وَسُجُوْدَهٗ وَلَا نَحْفَظُ قِيَامَ سَاعَةٍ يَعْنُوْنَ الْقُنُوْتَ.

عبدالحمید بن صالح کہتے ہیں ابو شہاب نے اپنی اسی سند (پہلی حدیث کی سند) کے ساتھ ہم سے بیان کیا کہ انھوں (حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم) نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہمیں آپ کا رکوع اور سجدہ یاد ہے لیکن آپ کا کچھ دیر کھڑا ہونا یاد نہیں یعنی قنوت۔

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۹۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ نَحْوَهٗ.

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت عمرو بن میمون سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات ان کے خلاف ہیں جو ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پہلی روایات

وقد كان فعل كل واحد من الامرين في وقت فنظرنا في ذلك

میں مروی ہے پس ممکن ہے آپ نے دونوں کام کسی وقت کیے ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا:

١٣٩١ - **فاذا** يزيد بن سنان قد حدثنا قال ثنا يحيى بن سعيد قال ثنا مسعر بن كدام قال حدثني عبد الملك بن ميسرة عن زيد ابن وهب قال ربما قنت عمر فاخبرنا زيد بما ذكرنا انه كان ربما قنت وربما لم يقنت فاردنا ان ننظر في المعنى الذي له كان يقنت ما هو

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے تھے۔

پس زید نے اس بات کی خبر دی جو ہم نے بیان کیا کہ آپ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ لہٰذا ہم نے دیکھا کہ آپ کس وجہ سے قنوت پڑھتے تھے۔

١٣٩٢ - **فاذا** ابن ابي عمران قال حدثنا قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطي عن ابي شهاب الحناط عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود قال كان عمر اذا حارب قنت واذا لم يحارب لم يقنت۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لڑائی کے موقع پر قنوت پڑھتے اور جب لڑائی نہ ہوتی تو نہ پڑھتے۔

فاخبر الاسود بالمعنى الذي له كان يقنت عمر انه كان اذا حارب يدعو على اعدائه ويستعين الله عليهم ويستنصره كما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فعل لما قتل من قتل من اصحابه حتى انزل الله عز وجل "ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون" قال عبد الرحمن بن ابي بكر فما دعا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم على احد بعد۔

تو حضرت اسود نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا سبب بتایا کہ حالت جنگ میں آپ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا مانگتے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے شہید ہونے پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیء الخ" حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی۔

فكانت هذه الاية عند عبد الرحمن وعند عبد الله بن عمر ومن وافقهما تنسخ الدعاء بعد ذلك في الصلاة على احد ولم يكن عند عمر بناسخة ما كان قبل القتال وانما نسخت عنده الدعاء في حال عدم

پس حضرت عبدالرحمن، عبداللہ بن عمر اور ان کے موافق حضرات کے نزدیک اس آیت نے نماز میں کسی کے لیے بددعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ آیت لڑائی کے آغاز سے پہلے مانگی جانے والی دعا کے لیے ناسخ نہیں ہے۔ غیر حالت جنگ کی دعا منسوخ ہو گئی۔ مگر

الْمَقَالِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

لیکن اتنی بات ہے کہ اس سے ان لوگوں کے قول کو باطل ہونا ثابت ہو گیا جو فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان یہی ہے۔

۱۳۹۳- وَ اَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

اس ضمن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو عبدالرحمٰن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى۔

حضرت شعبہ اور سفیان ابو حصین سے وہ عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ہمارے ساتھ قنوت پڑھی۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الصُّبْحَ فَقَنَتَ۔

حضرت ابن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِي سَائِرِ الدَّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِي كَانَ فَعَلَهُ عُمَرُ مِنْ اَجْلِهِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر دور میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے ایک خاص وقت میں ایسا کیا ہو اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

۱۳۹۶- فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ

چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو دیکھا!
حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود

قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَأَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيهَا عَلِيٌّ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا۔

۱۳۹۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحْرِزُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيهَا هٰهُنَا لِأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا فَكَانَ يَدْعُو عَلَى أَعْدَائِهِ فِي الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَذْهَبَ عَلِيٍّ فِي الْقُنُوتِ هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ الَّذِي وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ إِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ فِيمَا ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ۔

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا۔

فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ وَإِنَّ عَلِيًّا إِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيهَا مِنْ أَجْلِ الْحَرْبِ فَقُنُوتُهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا عِنْدَنَا كَذٰلِكَ۔

۱۳۹۹ - وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو

رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے آپ سے پہلے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قنوت پڑھی۔ صحابہ کرام کا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام اس لیے کیا کہ آپ جنگ لڑ رہے تھے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس (نماز) میں اس لیے قنوت پڑھتے تھے کہ آپ حالت جنگ میں تھے تو آپ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرتے تھے۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ قنوت کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی تھا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صرف فجر کی نماز میں اس کا قصد نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی روایت کے مطابق آپ مغرب کی نماز میں بھی ایسا کرتے تھے۔

حضرت عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی تو آپ نے قنوت پڑھ کر دعا مانگی۔

تمام حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت جنگ کے بغیر مغرب کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی وجہ سے اس میں قنوت پڑھی پس آپ کا نماز فجر میں قنوت پڑھنا بھی اسی وجہ سے تھا۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ادا کی۔ آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

ابو عاصم کہتے ہیں ہم سے حضرت عوف نے بیان

عاصم قال ثنا عوف فذكر بإسناده مثله وزاد وقال هذه الصلوٰة الوسطى.

کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فقد يجوز أيضا في أمر ابن عباس في ذلك ما جاز في أمر علي.
فنظرنا هل روي عنه خلاف لهذا
١٤٠١ - **فإذا** أبو بكرة قد حدثنا قال ثنا مؤمل بن إسمعيل قال ثنا سفيان الثوري عن واقد عن سعيد بن جبير قال صليت خلف ابن عمر وابن عباس فكانا لا يقنتان في صلوٰة الصبح.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں بھی وہی بات جائز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معاملے میں جائز ہے۔
ہم نے غور کیا کہ آیا ان سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے — (تو دیکھا) — حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز ادا کی وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

١٤٠٢ - **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال أنا زائدة عن منصور قال ثنا مجاهد أو سعيد بن جبير أن ابن عباس كان لا يقنت في صلوٰة الفجر.

حضرت مجاہد یا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

١٤٠٣ - **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال أنا حصين عن عمران بن الحارث السلمي قال صليت خلف ابن عباس في داره الصبح فلم يقنت قبل الركوع ولا بعده.

حضرت عمران بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.... کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں ان کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت نہیں پڑھی۔

١٤٠٤ - **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن حصين بن عبد الرحمن قال أنا عمران بن الحارث السلمي قال صليت خلف ابن عباس الصبح فلم يقنت.

حضرت حصین بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں حضرت عمران بن حارث سلمی نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی۔ انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

قال أبو جعفر فكان الذي يروي عنه القنوت هو أبو رجاء وإنما كان ذلك وهو بالبصرة واليا عليها لعلي وكان أحد من يروي عنه بخلاف ذلك سعيد بن جبير وإنما كانت صحبته معه بعد ذلك بمكة فكان مذهبه في ذلك أيضا مذهب عمر وعلي.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کے راوی ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے اور ان سے اس کے خلاف روایت کرنے والوں میں سے ایک حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ

فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُمُ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَنَتُوا فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوا ذٰلِكَ فِي حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ آخَرِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوتِ فِي سَائِرِ الدَّهْرِ۔

۱۴۰۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوِتْرِ فَإِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا الْمَسْعُودِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ بِإِسْنَادِهٖ۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَأَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ

نماز پڑھتے رہے لہٰذا اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے۔

پس جن حضرات سے ہم نے فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا روایت کیا تو یہ اس پیش آنے والے معاملے (جنگ) کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے پس انھوں نے اس نماز میں اور دوسری نمازوں میں بھی قنوت پڑھی ہے اور جب یہ معاملہ پیش نہ ہوتا تو وہ نہ پڑھتے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم نے ہمیشہ کے لیے

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں حضرت مسعودی نے خبر دی، پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل ذکر کیا جو ابو بکرہ نے ابو داؤد سے انھوں نے مسعودی سے روایت کی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شام میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ.

۱۴۱۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ.

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِيْ دَهْرِهِ كُلِّهِ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِيْ كُلِّ وِلَايَةِ عُمَرَ اَوْ فِيْ اَكْثَرِهَا فَلَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ لِذٰلِكَ وَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ يُنْكِرُ الْقُنُوْتَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يَفْعَلُهُ وَقَدْ كَانَ مُحَارِبًا حِيْنَئِذٍ لِاَنَّهُ لَمْ تَعْلَمْهُ اَمَّ النَّاسَ اِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الْاَمْرُ صَارَ اِلَيْهِ.

فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَاءِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فِيْمَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ.

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ قَنَتُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ خَلَا مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهُ قَنَتَ فِيْ ظُهْرٍ وَلَا عَصْرٍ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ.

کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عمرو ابن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے تو آپ قنوت نہ پڑھتے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت یا اکثر وقت میں دشمنوں سے لڑائی رہتی تھی لیکن آپ نے اس مقصد کے لیے قنوت نہیں پڑھی، اور یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو قنوت کا انکار کرتے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے کیونکہ ہمارے علم کے مطابق انہوں نے اسی وقت لوگوں کی امامت کرائی جب وہ برسر اقتدار تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب علی ابن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سب کی اس بات میں مخالفت کی کہ وہ حالت جنگ میں اس وقت بھی قنوت پڑھتے تھے جب غیر حالت جنگ میں اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا۔

جب اس سلسلے میں اختلاف ثابت ہوا تو اس مسئلے کو قیاس کے طریقے پر واضح کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم صحیح مطلب ظاہر کر سکیں۔ پس جو کچھ ہم نے ان سے قنوت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھتے تھے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے کیونکہ اس میں مغرب کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو اور ہمیں کسی صحابی کے بارے میں معلوم نہیں کہ انہوں نے حالت جنگ میں یا اس کے علاوہ ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہو۔

فَلَمَّا كَانَتْ هَاتَانِ الصَّلَوتَانِ لَا قُنُوتَ فِيهِمَا فِي حَالِ الْحَرْبِ وَفِي حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ وَكَانَتِ الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ لَا قُنُوتَ فِيهِنَّ فِي حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ ثَبَتَ أَنْ لَا قُنُوتَ فِيهِنَّ فِي حَالِ الْحَرْبِ أَيْضًا وَقَدْ رَأَيْنَا الْوِتْرَ فِيهَا الْقُنُوتُ عِنْدَ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فِي سَائِرِ الدَّهْرِ وَعِنْدَ خَاصٍّ مِنْهُمْ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً فَكَانُوا إِنَّمَا يَقْنُتُونَ بِتِلْكَ الصَّلَوةِ خَاصَّةً لَا لِحَرْبٍ وَلَا لِغَيْرِهِ فَلَمَّا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ الْقُنُوتُ فِيمَا سِوَاهَا يَجِبُ بِعِلَّةِ الصَّلَوةِ خَاصَّةً لَا بِعِلَّةِ غَيْرِهَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ يَجِبُ لِمَعْنًى سِوَى ذَلِكَ.

پس جب ان دو نمازوں میں حالتِ جنگ اور غیر حالتِ جنگ دونوں صورتوں میں قنوت نہیں اور فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حالتِ جنگ کے علاوہ قنوت نہیں تو ثابت ہوا کہ ان میں جنگ کی حالت میں بھی قنوت نہیں۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء کے نزدیک وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک خاص نصف رمضان میں ہے گویا تمام فقہاء خاص اس نماز کے حوالے سے قنوت پڑھتے ہیں لڑائی وغیرہ کے لیے نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے محض نماز ہونے کے اعتبار سے قنوت کی نفی ہو گئی کسی اور وجہ سے نہیں تو وہ کسی دوسری علت کی بنیاد پر واجب نہیں ہو سکتی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ فِي حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى.

بنابریں ہماری مذکورہ تقریر سے ثابت ہوا کہ قیاس کے مطابق فجر کی نماز میں حالتِ جنگ اور غیر حالتِ جنگ کسی صورت میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۳ وَمَا يُبْدَءُ بِوَضْعِهِ فِي الْيَدَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ

باب ۵۳: سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

۱۴۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ.

روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ قَالَ لَا يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَالْبَعِيرُ إِنَّمَا يَبْرُكُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَأَمَرَهُ هٰهُنَا أَنْ يَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيرُ وَنَهَاهُ فِي أَوَّلِ الْكَلَامِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيرُ.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ فِي تَثْبِيتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيحِهِ وَنَفْيِ الْإِحَالَةِ مِنْهُ إِنَّ الْبَعِيرَ رُكْبَتَاهُ فِي يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْبَهَائِمِ وَبَنُو آدَمَ لَيْسُوا كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي يَدَيْهِ وَلٰكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ فَيَكُونُ مَا يَفْعَلُ فِي ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيرُ.

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْيَدَيْنِ يَبْدَأُ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُودِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

بیان مسئلہ

ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات محال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور وہ تو اگلے قدموں پر بیٹھتا ہے پھر فرمایا لیکن گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے پس یہاں حکم فرمایا کہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے اور کلام کے آغاز میں اونٹ جیسا عمل کرنے سے منع فرمایا۔

اس کلام کو ثابت اور اس کی صحت برقرار رکھتے ہوئے نیز اس کے محال ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (یعنی اگلے قدموں) میں ہوتے ہیں بلکہ تمام جانوروں کا یہی حال ہے جبکہ انسانوں میں اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ اپنے ان گھٹنوں پر نہ بیٹھے جو اس کے پاؤں (ٹانگوں) میں ہیں جیسا کہ اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پاؤں میں ہیں بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں ہیں پھر گھٹنے رکھے پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے خلاف ہو گا۔

ایک جماعت کے نزدیک سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا)

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَبْدَأُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ.

۱۳۱۵ـ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

۱۳۱۶ـ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكُ بُرُوكَ الْفَحْلِ.

فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَعْنٰى هٰذَا لَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلٰى يَدَيْهِ.

۱۳۱۷ـ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

۱۳۱۸ـ **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے: —— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے۔

یہ روایت حضرت اعرج کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھوں کے بل گر نہ جائے جیسا کہ اونٹ اپنی اگلی ٹانگوں پر گرتا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن ابی داؤد اپنی یاد کے مطابق سفیان ثوری

بلده ولم يذكروا وائلا كذا قال ابن أبي داود من حفظه سفيان الثوري وقد غلط والصواب شقيق وهو أبو ليث كذلك حدثنا يزيد بن سنان من كتابه قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا همام عن شقيق عن أبي ليث عن عاصم بن كليب عن أبيه وشقيق أبو ليث هذا فلا يعرف.

فلما اختلف عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيما يبدأ بوضعه في ذلك نظرنا في ذلك فكان سبيل تصحيح معاني الآثار أن وائلا لم يختلف عنه وإنما الاختلاف عن أبي هريرة فكان ينبغي أن يكون ما روي عنه لما تكافأت الروايات فيه ارتفع وثبت ما روى وائل فهذا حكم تصحيح معاني الآثار في ذلك.

وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا قد رأينا الأعضاء التي أمر بالسجود عليها هي سبعة أعضاء بذلك جاءت الآثار عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٤١٩- **فمما** روي عنه في ذلك ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن أبي الوزير قال ثنا عبد الله بن جعفر عن إسماعيل بن محمد عن عامر بن سعد عن أبيه قال أمر العبد أن يسجد على سبعة آراب وجهه وكفيه وركبتيه وقدميه أيها لم يقع فقد انتقص.

١٤٢٠- **وما** حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا عبد الله بن جعفر عن إسماعيل عن عامر بن سعد عن أبيه قال إذا سجد

کا ذکر کرتے ہیں جب کہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت شقیق ہیں جو ابوالیث کہلاتے ہیں ہم سے یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے نقل کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا کہ ان کی سند میں شقیق ابوالیث، عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ شقیق ابوالیث معروف نہیں ہیں۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے کسے رکھا جائے تو ہم نے اس میں غور کیا اور معانی روایات کی تصحیح یوں ہوئی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت میں اختلاف نہیں، اختلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، پس مناسب ہے کہ ان کی روایات آپس میں متقابل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں اور حضرت وائل کی روایت ثابت ہو جائے۔ اس سلسلے میں روایات کے معانی کی تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اعضائے سجدہ سات ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اسی طرح آئی ہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں: چہرہ، ہتھیلیاں، گھٹنے اور پاؤں، ان میں سے کوئی بھی عضو لگنے سے رہ جائے تو سجدہ ناقص ہوگا۔

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر کرے اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔

الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

١٤٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) ماتھا، ہتھیلیاں، گھٹنے، اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں۔

١٤٢٢- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

عبد العزیز بن محمد، یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

١٤٢٣- وَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

١٤٢٤- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءُ هِيَ الَّتِيْ عَلَيْهَا السُّجُوْدُ۔

حضرت عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پس یہ اعضاء وہی ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرْنَا كَيْفَ حُكْمُ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ مِنْهَا لِنَعْلَمَ بِهٖ كَيْفَ حُكْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا سَجَدَ يَبْدَأُ بِوَضْعِ

پس ہم نے غور کیا کہ متفق علیہ کا حکم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اختلافی بات کا حکم معلوم ہو جائے، تو ہم نے دیکھا کہ مرد جب سجدہ کرتا ہے تو گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک پہلے رکھتا

آخر هذين إنما ركبتاه وإنما يداه ثم رأسه بعدهما ورأيناه إذا رفع بدأ برأسه فكان الرأس مقدما في الرفع مؤخرا في الوضع ثم يثني بعد رفع رأسه برفع يديه ثم ركبتيه وهذا اتفاق منهم جميعا فكان النظر على ما وصفنا في حكم الرأس إذا كان مؤخرا في الوضع لما كان مقدما في الرفع أن تكون اليدان كذلك لما كانتا مقدمتين على الركبتين في الرفع أن تكونا مؤخرتين عنهما في الوضع فثبت بذلك ما روى وائل فهذا هو النظر وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد روي ذلك أيضا عن عمر وعبد الله وغيرهما.

ہے اس کے بعد رکھتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جب اٹھتا ہے تو پہلے سر اٹھاتا ہے تو سر اٹھانے میں مقدم اور رکھنے میں مؤخر ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اٹھانے میں مقدم ہوتا ہے اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہییں۔ لہٰذا اس سے حضرت وائل کی روایت کے مطابق مسئلہ ثابت ہوا۔ قیاس یہی ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٤٢٥۔ كما حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي قال الأعمش قال حدثني إبراهيم عن أصحاب عبد الله علقمة والأسود فقالا حفظنا عن عمر في صلاته أنه خر بعد ركوعه على ركبتيه كما يخر البعير ووضع ركبتيه قبل يديه.

حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد گھٹنوں پر ایسے گرے جیسے اونٹ گرتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

١٤٢٦۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عمر الضرير قال أنا حماد بن سلمة أن الحجاج بن أرطاة أخبرهم قال قال إبراهيم النخعي حفظ عن عبد الله بن مسعود أن ركبتيه كانتا تقعان إلى الأرض قبل يديه.

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یاد رکھا کہ ان کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگتے۔

١٤٢٧۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن مغيرة قال سألت إبراهيم عن الرجل يبدأ بيديه قبل ركبتيه إذا سجد فقال لا يصنع ذلك إلا أحمق أو مجنون.

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ کام تو کوئی بیوقوف یا پاگل ہی کرتا ہے۔

بَابُ ۵۴ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

باب ۵۴: سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے؟

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو حمید، ابو اُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا ابو حمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی مبارک (زمین پر) لگا دیتے تھے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیاں کاندھوں کے برابر رکھتے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الَّذِي يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِي سُجُودِهٖ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِي سُجُودِهٖ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۲۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۳۰۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۴۳۱۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی موقف ہے وہ فرماتے ہیں نمازی کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔

حضرت خالد فرماتے ہیں ہم سے عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے

ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا محمد بن جحادة قال حدثني عبد الجبار ابن وائل بن حجر قال كنت غلاما لا اعقل صلوة ابي فحدثني وائل بن علقمة عن ابي وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم فكان اذا سجد وضع وجهه بين كفيه.

وائل میں بچہ تھا اور اپنے باپ کی نماز کو نہیں سمجھتا تھا تو مجھ سے وائل بن علقمہ نے حضرت وائل ابن حجر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔

۱۴۳۲- وبما حدثنا احمد بن داود ابن موسى قال ثنا سهل بن عثمان قال ثنا حفص بن غياث عن الحجاج عن ابي اسحق عن البراء قال سالته اين كان رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم يضع جبهته اذا صلى قال بين كفيه.

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت پیشانی مبارک کہاں رکھتے تھے، انھوں نے فرمایا ہتھیلیوں کے درمیان۔

فكان كل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى المنكبين يجعل وضع اليدين في السجود حيال المنكبين ايضا وكل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى الاذنين يجعل وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا.

پس جو بزرگ آغازِ نماز میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کے قائل ہیں۔ وہ سجدے میں بھی ہاتھ کو کاندھوں کے درمیان رکھنے کی طرف گئے ہیں اور جو حضرات نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے قائل ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف رکھتے ہیں۔

وقد ثبت فيما تقدم من هذا الكتب تصحيح قول من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى حيال الاذنين فثبت بذلك ايضا قول من ذهب في وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

اور اس سے پہلے کتاب میں نماز کے شروع میں ہاتھ کو کانوں تک لے جانے والوں کا موقف ثابت ہو چکا ہے پس سجدے میں چہرہ کانوں کے برابر رکھنے کا موقف بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ ۵۵ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمُ الْجُلُوْسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَرْوِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهٗ يَوْمَئِذٍ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ.

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقُعُوْدَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا اَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيُثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدَ بِالْاَرْضِ.

۱۴۳۵ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ الْقُعُوْدِ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

باب ۵۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے انہیں (نماز میں) بیٹھنے کا طریقہ بتایا۔ چنانچہ انہوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا، بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کیا اور بائیں سرین پر بیٹھ گئے۔ پاؤں پر نہیں بیٹھے پھر فرمایا مجھے یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بتایا انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن قاسم، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں نے بھی اس دن اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روک دیا اور فرمایا نماز کی سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر دو اور بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کر دو میں نے عرض کیا آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ تمام نماز میں یوں کیا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت یحییٰ بن سعید کے بیان کردہ طریقے اور حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کہ نماز کا سنت

تقاليم ان ذلك سنة الصلوة وقالوا والسنة لا تكون الا عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

۱۴۳۲- وخالفهم في ذلك آخرون وقالوا اما القعود في اخر الصلوة فكما ذكرتم واما القعود في التشهد الاول منها فعلى الرجل اليسرى وكان من الحجة لهم في ذلك فيما احتج به عليهم الفريق الاول ان قول عبد الله ابن عمر ان سنة الصلوة كذا كما في الحديث ما يدل ذلك انه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قد يجوز ان يكون رآه ذلك او اخذه ممن بعد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ثم قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عليكم بسنتي وسنة خلفاء الراشدين المهديين بعدي وقال سعيد بن المسيب لما سأله ربيعة عن اروش اصابع المرأة انها السنة يا ابن اخي ولم يكن مخرج ذلك الا عن زيد بن ثابت فسمى سعيد قول زيد بن ثابت سنة فكذلك يحتمل ان يكون عبد الله بن عمر سمى مثل ذلك ايضا سنة وان لم يكن عنده في ذلك عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم شيء وفي ذلك حجة اخرى ان عبد الله بن عبد الله اری القاسم الجلوس في الصلوة على ما في حديثه وذكر عبد الرحمن بن القاسم عن عبد الله بن عبد الله عن ابيه لما قال له فانك تفعل ذلك فقال ان رجلای لا تحملانی فكان معنى ذلك انهما

طریقہ ہے، سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں سنت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ہوتا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے آخر میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو تم نے بیان کیا لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ ان کا استدلال بھی اسی روایت سے ہے جو پہلے فریق نے ان کے خلاف بطور دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نماز کا سنت طریقہ یہ ہے۔ پس جو کچھ حدیث میں مذکور ہے اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرے اور میرے بعد خلفاء کا طریقہ اختیار کیا کرو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت ربیعہ نے جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے عورت کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے حالانکہ یہ بات تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو حضرت سعید نے ان کے قول کو سنت قرار دیا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت قرار دیا ہو اگرچہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حضرت قاسم کو (نماز میں) بیٹھنے کے بارے میں بتایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا جب انہوں نے عرض کیا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں (چار زانو ہو کر) بیٹھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو میں ایک پر بیٹھتا کیونکہ ان کا دونوں پاؤں کے بارے میں ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک

لَوْ حَمَلْنَاهُمَا فِيْ قَعَدْتُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا وَ اَقَمْتُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اِحْدَاهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْاُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا فَيَقْعُدُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا وَيُنْصِبُ الْاُخْرٰى فَهٰذَا اِخْلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

استعمال کی جائے اور دوسرا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کرے یہ یحییٰ بن سعید کی روایت کے مضمون کے خلاف ہے۔

۱۳۳۷۔ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَلْسَةِ الْاُوْلٰى يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوحمید ساعدی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم! نہ تو تم ہم سے زیادہ آپ کی اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہم سے زیادہ قدیم صحبت رکھتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا اچھا بیان کیجئے۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھا کرتے اور اس پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو پاؤں باہر نکالتے ہوئے بائیں طرف کو سرین پر بیٹھ جاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان تمام صحابہ کرام نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

۱۳۳۸۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوحمید سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سب نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

۱۴۳۹۔ **حَدَّثَنِیْ** اَبُو الْحُسَیْنِ الْاَصْبَہَانِیُّ ھُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ الدُّؤَلِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

عبدالسلام بن حفص، محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَھٰذَا یُوَافِقُ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ اَھْلُ ھٰذِہِ الْمَقَالَۃِ۔

پس یہ پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے۔

وَقَدْ خَالَفَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْقُعُوْدُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا سَوَاءٌ عَلٰی مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فِیْ قَوْلِ اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الثَّانِیَۃِ یُنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَیَفْتَرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو ان دوسرے قول والوں کے نزدیک پہلے قعدے کا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔

۱۴۴۰۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاَحْفَظَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَھُّدِ فَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ قَعَدَ عَلَیْھَا وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ مِرْفَقَہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَہٗ وَجَعَلَ حَلْقَۃً بِالْاِبْھَامِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْ بِالْاُخْرٰی۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے خیال کیا کہ آپ کی نماز یاد رکھوں گا فرماتے ہیں جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھی اور دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی پھر انگلیوں کی گرہ باندھتے ہوئے انگوٹھے اور درمیان والی انگلیوں سے گھیرا باندھا اس کے بعد دوسری انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنے لگے۔

۱۴۴۱۔ **حَدَّثَنَا** فَھْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَکَرَ

حضرت خالد نے عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي قَوْلِ وَائِلٍ ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ يَدْعُو دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ فِي آخِرِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِي صِحَّةِ مَجِيئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيدِهِمَا.

١٣٣٢- فَإِذَا فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ وَجَدَ عَشَرَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ سَوَاءً.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ لِأَنَّهُ صَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّونَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ ضَعْفَ الْعَطَّافِ ابْنِ خَالِدٍ قِيلَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُونَ عَبْدَ الْحَمِيدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُونَ حَدِيثَ الْعَطَّافِ كُلَّهُ إِنَّمَا تَزْعُمُونَ أَنَّ حَدِيثَهُ فِي الْقَدِيمِ صَحِيحٌ كُلُّهُ وَأَنَّ حَدِيثَهُ بِأَخَرَةٍ قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ فِي كِتَابِهِ فَأَبُو صَالِحٍ سَمَاعُهُ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيمَا صَحَّحَهُ يَحْيَى مِنْ حَدِيثِهِ مَعَ أَنَّ سِنَّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ أَبِي حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدُ الْحَمِيدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِي رَوَى

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان کے موقف کے موافق ہے اور حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ کے قول میں مذکور ہے کہ انگلیوں سے گرہ باندھ کر اشارہ فرمایا تو یہ اس کے نماز کے آخر میں ہونے کی دلیل ہے۔

پس یہ حدیث، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے لہٰذا ہم نے ان کی صحت روایت اور استقامت سند کو دیکھا۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں مجھ سے محمد ابن عمرو ابن عطاء نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے دس صحابہ کرام کو بیٹھے ہوئے پایا اس کے بعد انھوں نے بعینہٖ حضرت ابوعاصم کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت ابوحمید کی روایت فاسد ہو گئی کیونکہ وہ محمد ابن عمرو کے واسطے سے ایک شخص (مجہول) سے مروی ہے اور محدثین اس قسم کی روایت سے استدلال نہیں کرتے اگر یہ لوگ اس میں عطاف بن خالد کے ضعف کا ذکر کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم عطاف کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے تمہارے خیال میں ان کی تمام قدیم روایات صحیح ہیں جب کہ ان کی بعد والی روایت میں کچھ کمزوری آ گئی۔ یحییٰ ابن معین نے اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوصالح کو، عطاف سے بہت پہلے کا سماع حاصل ہے۔ یحییٰ ابن معین نے اسے ان کی صحیح احادیث میں داخل کیا علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس بات (راوی کے مجہول ہونے) کی متقاضی نہیں۔ ابوحمید سے محمد بن عمرو کا سماع بھی صرف عبدالحمید نے نقل کیا ہے اور وہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت اتصال کے ساتھ روایت کی اس نے قعدے میں بیٹھنے کی تفصیل اس طرح بیان نہیں کی جیسے عبدالحمید نے بیان کی ہے۔

حدیث ابی حمید و وصلہ لم یتصل حکم الجلوس کما فصلہ عبد الحمید۔

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا نصر بن عمار البغدادی قال ثنا علی بن اشکاب قال حدثنی ابو بدر شجاع بن الولید قال ثنا ابو خیثمہ قال ثنا الحسن بن الحر قال حدثنی عیسی بن عبد الرحمن بن مالک عن محمد بن عمرو بن عطاء احد بنی مالک عن عیاش او عباس بن سہل الساعدی و کان فی مجلس فیہ ابوہ و کان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و فی المجلس ابو ہریرۃ و ابو اسید و ابو حمید الساعدی من الانصار انہم تذاکروا الصلوۃ فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقالوا وکیف قال اتبعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قالوا فارنا قال فقام یصلی وہم ینظرون فبدا فکبر و رفع یدیہ نحو المنکبین ثم کبر للرکوع و رفع یدیہ ایضا ثم امکن یدیہ من رکبتیہ غیر مقنع راسہ ولا مصوبہ ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا و لک الحمد ثم رفع یدیہ ثم قال اللہ اکبر فسجد فانتصب علی کفیہ و رکبتیہ و صدور قدمیہ و ہو ساجد ثم کبر فجلس فتورک احدی رجلیہ و نصب قدمہ الاخری ثم کبر فسجد ثم کبر فقام فلم یتورک ثم عاد فرکع الرکعۃ الاخری و کبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی اذا ہو اراد ان ینہض للقیام قام بتکبیر ثم رکع الرکعتین ثم سلم عن یمینہ السلام

محمد بن عمرو بن عطاء جو بنو مالک سے تعلق رکھتے ہیں وہ عیاش یا عباس ابن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایسی مجلس میں تھے جہاں ان کے والد تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مجلس میں ابو ہریرہ، ابو اُسید اور ابو حمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انھوں نے نماز کے بارے میں گفتگو کی تو ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا میں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل دیکھتا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تو ہمیں بتائیے راوی کا فرماتے ہیں وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا پھر رکوع کے لیے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بھی اٹھایا پھر ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا سر کو نہ زیادہ بلند رکھا اور نہ ہی زیادہ جھکایا۔ پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہا۔ اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ حالت سجدہ میں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور قدموں کے سینے پر قائم رہے پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ گئے۔ ایک پاؤں کو بچھایا اور دوسرے کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اس کے بعد تکبیر کہی اور بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے پھر دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے اور جب کھڑے ہونے لگے تو ایک تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پھر دوسری دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرا۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ اَيْضًا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَوَّلٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا اَوْ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ عِيْسٰى اَتَمُّ مِمَّا حَدَّثَنَا اَيْضًا فِى الْجُلُوْسِ فِى التَّشَهُّدِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيْرُ فِى الدُّعَآءِ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ۔

حسن بن حُر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عیسٰی (راوی) نے یہ حدیث اسی طرح یا اس کی مثل بیان کی۔ البتہ حضرت عیسٰی کی روایت میں ہے کہ انھوں نے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْقُعُوْدَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فِىْ حَدِيْثِهٖ فِى الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں حضرت ابوحمید، ابواُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے قعود کے بارے میں وہی بات ذکر کی جو عبدالحمید نے پہلی بار اپنی روایت میں نقل کی اس کے علاوہ کچھ بھی ذکر نہ کیا۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا مِنْ اَيْنَ قَالَ رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى حَفِظْتُ صَلٰوتَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَآءَ وَجْهِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ

حضرت عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کیسے؟ حضرت ابوحمید نے فرمایا میں آپ کی نماز کو دیکھتا رہتا تھا حتی کہ میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے تک اٹھاتے۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح کرتے پھر "ربنا لک الحمد" کہتے۔ جب تشہد کے لیے بیٹھتے

مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَيْهِ فَإِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى عَلٰى صَدْرِهَا وَيَتَشَهَّدُ.

فَهٰذَا أَصْلُ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ هٰذَا لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْقُعُودِ إِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ وَائِلٍ وَالَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَغَيْرُ مَعْرُوفٍ وَلَا مُتَّصِلٍ عِنْدَنَا عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ لِأَنَّ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ حَضَرَ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا قَتَادَةَ وَوَفَاةُ أَبِي قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِيلٍ لِأَنَّهُ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَأَيْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى وَائِلٌ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهُ مَعَ مَا شَدَّهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْقُعُودَ الْأَوَّلَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ هُوَ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَفُوا فِي الْقُعُودِ الْأَخِيرِ فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ سُنَّةً أَوْ فَرِيضَةً فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ فَرِيضَةً فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْقُعُودِ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ.

۱۴۴۶۔ **وَقَدْ** قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو اس کے پنجے پر کھڑا کرتے اور تشہد پڑھتے۔

تو یہ ابوحمید کی روایت کی بنیاد ہے اس میں بیٹھنے کا ذکر اس طرح نہیں ہے جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور جو کچھ محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے نزدیک ابوحمید سے متصل بھی نہیں کیونکہ اس میں ہے کہ وہ حضرت ابوحمید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے کیونکہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو شہید ہوئے اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس وقت کیا تھی، تو جب حضرت ابوحمید سے متصل روایت حضرت وائل کی روایت کے موافق ہے تو اس کا قول کرنا ثابت ہو گیا اور اس کے خلاف جائز نہ ہوا۔ علاوہ ازیں اسے غور و فکر کے طریقے سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز کے پہلے قعدے اور ہر رکعت میں دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں پھر آخری قعدہ میں اختلاف ہے تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں سنت ہو گا یا فرض۔ اگر سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدے کی طرح ہے اور اگر فرض ہے تو اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان والی صورت جیسا ہے۔ پس اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

——— حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو پسند کرتے

المغيرة عن ابراهيم انه كان يستحب اذا جلس الرجل في الصلوة ان يفرش قدمه اليسرى على الارض ثم يجلس عليها.

تھے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر بچھائے پھر اس پر بیٹھے۔

باب ٥٦ التشهد في الصلوة كيف هو

باب ۵۶: نماز میں تشہد کا طریقہ

۱۴۴۸ - حدثنا يونس بن عبد الاعلى قال ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ومالك بن انس ان ابن شهاب حدثهما عن عروة بن الزبير عن عبد الرحمن بن عبد القاري انه سمع عمر بن الخطاب يعلم الناس التشهد على المنبر وهو يقول قولوا التحيات لله الزاكيات لله الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله.

حضرت عبدالرحمن بن عبد القاری فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے یوں فرمارہے تھے کہو "التحیات للہ والزاکیات للہ الخ" تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۴۹ - وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج قال انا ابن شهاب عن عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري فذكر مثله.

ابن شہاب نے حضرت عروہ سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت کیا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۰ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جريج قال قلت لنافع كيف كان ابن عمر يتشهد قال كان يقول بسم الله التحيات لله الصلوات لله والزاكيات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ثم يتشهد فيقول شهدت ان لا اله الا الله شهدت ان محمدا رسول الله.

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے "بسم اللہ التحیات للہ الخ" اللہ کے نام سے، تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو پھر تشہد پڑھتے تو کہتے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے اس کے بعد انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (بیان کردہ) تشہد کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيرُ بِيَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتی تھیں اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرتیں اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ وَقَالُوا هٰكَذَا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ۔

ایک قوم ان احادیث کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں نماز میں تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں منبر رسول پر اسی طرح لوگوں کو سکھایا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوهُ عِنْدَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذًا لَمَا خَالَفَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوهُ فِيهِ وَعَمِلُوا بِخِلَافِهِ وَرَوٰى أَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر صحابہ کرام کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ انھوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور اس کے خلاف عمل کیا ہے اور ان میں سے اکثر نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۳۵۳- فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ وَأَبُو عَامِرٍ قَالُوا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حضرت ابو وائل، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے "السلام علی اللہ السلام علیہ جبرئیل السلام علی میکائیل"، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تک) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۳۵۴- وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن زیاد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۵- وَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابو عوانہ، سلیمان سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۶- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ.

حضرت وُہیب، منصور بن معتمر سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا شَقِيقٌ فَذَكَرَ

ابو احمد اور ابو نعیم، حضرت محل بن محرز الضبی سے وہ حضرت شقیق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔ حسین (راوی) کی (ابو نعیم والی) روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے فرمایا

مثله بإسناده وزاد حسين في حديثه قالوا وكانوا يتعلمونها كما يتعلم أحدكم السورة من القرآن.

کہ وہ یہ تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی ایک ایک قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتا ہے۔

۱۳۵۸ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عمرو بن حبيب قال ثنا محمد بن إسحاق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عبد الله أنه قال أخذت التشهد من في رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولقننيها كلمة كلمة ثم ذكر التشهد الذي في حديث أبي وائل وزاد قال فكانوا يخفون التشهد ولا يظهرونه.

حضرت عبدالرحمن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھی آپ نے مجھے ایک ایک کلمہ کر کے سکھائی، پھر انھوں نے تشہد بیان کی اس کا حضرت ابو وائل کی روایت میں ذکر ہے اور یہ اضافہ کیا انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام تشہد آہستہ پڑھتے تھے ظاہر نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۳۵۹ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا مغيرة الضبي قال ثنا شقيق بن سلمة ثم ذكر مثل حديث حماد ومنصور وسليمان ومحل عن أبي وائل غير أنه لم يقل وبركاته.

حضرت مغیرہ الضبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شقیق نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت ابو وائل سے حماد، منصور، سلیمان اور محل کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

۱۳۶۰ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة ح وحدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى قال أنا إسرائيل كلاهما عن أبي إسحق عن أبي الأحوص عن عبد الله قال كنا ما ندري ما نقول بين كل ركعتين غير أن نسبح ونكبر ونحمد ربنا عز وجل وأن محمدا علم فواتح الكلم وخواتمه أو قال جوامعه فقال إذا قعد أحدكم في الركعتين ثم ذكر مثله.

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں، البتہ ہم سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ پڑھتے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات کے آغاز اور اختتام کو یا فرمایا جامع کلمات کو خوب جانتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو یوں کہے اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۶۱ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا شبابة بن سوار وعبد الرحمن بن زياد

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم

قَالَا ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الصَّلٰوۃِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَہٗ فِیْ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مخالفت کی ہے۔

۱۳۶۲۔ **فَرُوِیَ** عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اللَّیْثِ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَہُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے آپ فرماتے "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ" (آخر تک) تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ـــــ آخر تک۔

۱۳۶۳۔ **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ التَّشَہُّدِ فَقَالَ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُھُنَّ عَلَی الْمِنْبَرِ یُعَلِّمُھُنَّ النَّاسَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ قُلْتُ فَلَمْ یَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں سن رہا تھا کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "التحیات المبارکات الصلوات للہ" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا پھر فرمایا میں نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو (اس طرح) فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا حضرت ابن زبیر اور ابن عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انھوں نے فرمایا "نہیں"

وَخَالَفَہٗ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ۔

ـــــ اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اختلاف کیا ہے۔

۱۳۶۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَابَیْ الْمَکِّیُّ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا

حضرت عبداللہ ابن بابی المکی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور فرمایا میں تمہیں نماز کی تحیت (کلمات

فقضى صلوته ضرب على فخذي فقال الا اعلمك
تحية الصلوة كما كان رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يعلمنا قال فتلا هؤلاء
الكلمات مثل ما في حديث ابن مسعود عن
النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

١٢٦٥ - **حدثنا** ابن ابي داود ويحيى
ابن اسمعيل البغدادي بطبرية قالا ثنا نصر
ابن علي قال ثنا ابي قال ثنا شعبة عن ابي
بشر قال ابن ابي داود في حديثه عن مجاهد
وقال يحيى سمعت مجاهدا يحدث عن ابن
عمر عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
في التشهد التحيات لله الصلوات الطيبات
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله السلام
علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا
اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
الا ان يحيى زاد في حديثه قال ابن عمر زدت
فيها وبركاته وزدت فيها وحده لا
شريك له.

١٢٦٦ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا
عبيد الله بن معاذ قال ثنا ابي قال ثنا شعبة عن ابي
بشر عن مجاهد قال كنت اطوف مع ابن عمر
بالبيت وهو يعلمني التشهد يقول التحيات لله
الصلوات الطيبات السلام عليك ايها النبي
ورحمة الله قال ابن عمر وزدت فيها وبركاته
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد
ان لا اله الا الله قال ابن عمر وزدت فيها
وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده
ورسوله وهكذا حدثناه ابن ابي داود عن
عبيد الله بن معاذ عن ابيه عن شعبة عن ابي

تشہد سکھاؤں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے۔ فرماتے ہیں پھر انہوں نے یہ کلمات اسی طرح پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ "التحیات للہ والصلوات الطیبات (آخر تک) البتہ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس میں "وبرکاتہ" اور "وحدہ لا شریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور آپ مجھے تشہد اس طرح سکھاتے تھے "التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ (آخر تک) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس میں "ورحمۃ اللہ" کے بعد "وبرکاتہ" کا اور "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کے بعد "وحدہ لا شریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔ ہم سے ابن داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ عبیداللہ بن معاذ سے وہ اپنے والد سے وہ شعبہ سے وہ ابوبشر سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

بشر عن مجاهد عن ابن عمر ولم يذكر النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا أن قول ابن عمر فيه زيادات فيها ما يدل أنه أخذ ذلك عن غيره ممن هو خلاف عمر إما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وإما أبو بكر.

١٣٦٧ - **حدثنا** حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي عن ابن عمر قال كان أبو بكر يعلمنا التشهد على المنبر كما تعلمون الصبيان الكتاب ثم ذكر مثل تشهد ابن مسعود سواء.

فهذا الذي رويناه عن ابن عمر يخالف ما رواه سالم ونافع عنه وهذا أولى لأنه حكاه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعن أبي بكر وعلمه مجاهدا فمحال أن يكون ابن عمر يدع ما أخذه من النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلى ما أخذه من غيره **وخالفه** في ذلك أبو سعيد الخدري.

١٣٦٨ - **فروى** عنه في ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا موسى بن هارون البردي قال ثنا سهل بن يوسف الأنماطي قال ابن أبي داود بصري ثقة قال ثنا حميد عن أبي المتوكل عن أبي سعيد الخدري قال كنا نتعلم التشهد كما نتعلم السورة من القرآن ثم ذكر مثل تشهد ابن مسعود سواء **وخالفه** في ذلك أيضا جابر بن عبد الله.

١٣٦٩ - **فروى** عنه في ذلك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما حدثنا إبراهيم

کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ جس نے اس میں اضافہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے یہ تشہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور سے سیکھا ہے یا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

حضرت ابو صدیق ناجی سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر (بیٹھ کر) ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح تم بچوں کو کتاب (قرآن پاک) سکھاتے ہو پھر انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

پس یہ جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے جو حضرت سالم اور نافع نے ان سے روایت کیا اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت مجاہد کو بھی یہی سکھایا۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مروی کو اختیار کریں۔ اس ضمن میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی مخالفت کی ہے۔

حضرت ابو المتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم تشہد اسی طرح سیکھتے تھے جس طرح ہم قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتے تھے پھر انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں مخالفت کی ہے۔

حضرت محمد بن مسلم ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس

ابنُ مرزوقٍ قال ثنا ابو عامرٍ العقديُّ قال ثنا ایمنُ بنُ نابلٍ قال حدثنی محمدُ بنُ مسلمٍ ابو الزبیرِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ قال کان رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وآلہٖ وسلّمَ یعلّمنا التشہّدَ کما یعلّمنا السّورۃَ من القرآنِ بسمِ اللهِ وباللهِ ثمّ ذکر مثلَ تشہّدِ ابنِ مسعودٍ سواءً الّا انّہ قال عبدُہٗ ورسولُہٗ واسالُ اللهَ الجنّۃَ واعوذُ باللهِ من النّارِ۔

طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے "بسم اللہ وباللہ" پھر انھوں نے باکل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا البتہ انھوں نے عبدہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار کے الفاظ کہے ہیں (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

وخالفہ فی ذلک ابو موسی الاشعریُّ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۰۔ فروی عنہُ فی ذلک عن النبیِّ صلّی اللهُ علیہِ وآلہٖ وسلّمَ ما قد حدّثنا ابو بکرۃَ وابنُ مرزوقٍ قال ثنا سعیدُ بنُ عامرٍ قال ثنا سعیدُ بنُ ابی عروبۃَ عن قتادۃَ عن یونسَ ابنِ جبیرٍ عن حطّانَ بنِ عبدِ اللهِ الرقاشیِّ قال سمعتُ ابا موسی الاشعریَّ یقولُ انّ رسولَ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وآلہٖ وسلّمَ خطبنا فعلّمنا صلوتنا وبیّن لنا سنّتنا فقال اذا کان فی القعدۃِ الثانیۃِ فلیکن من قولِ احدکم التحیّاتُ الطیّباتُ الصّلواتُ للهِ السّلامُ او قال سلامٌ شکّ سعیدٌ علیک ایّہا النبیُّ ورحمۃُ اللهِ السّلامُ علینا وعلی عبادِ اللهِ الصّالحینَ اشہدُ ان لا الٰہَ الّا اللهُ وانّ محمّدًا عبدُہٗ ورسولُہٗ۔

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں نماز سکھائی اور اس کا طریقہ بتایا فرمایا جب تم میں سے کوئی دوسرے قعدے میں ہو تو یہ کہے "التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک" حضرت سعید (راوی) کو شک ہے کہ السلام فرمایا یا سلام (الف لام کے بغیر) فرمایا۔ ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ "

۱۴۷۱۔ حدّثنا ابنُ مرزوقٍ قال ثنا عفّانُ قال ثنا ہمّامٌ قال ثنا ابو غلّابٍ یونسُ بنُ جبیرٍ انّ حطّانَ بنَ عبدِ اللهِ الرقاشیَّ حدّثہٗ قال قال لی ابو موسی الاشعریُّ انّ رسولَ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وآلہٖ وسلّمَ خطبنا

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں سنت اور نماز کا طریقہ سکھایا فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ میں ہو تو یوں کہے التحیات

فعلمنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا كان عند القعدة فليكن من قول احدكم التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله .

الطیبات الصلوات (پہلے کی مثل آخر تک)

وخالفه في ذلك عبد الله بن الزبير.

۱۴۷۲ - **فروى** عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما قد حدثنا محمد بن حميد ابو قرة قال ثنا سعيد بن ابي مريم قال انا ابن لهيعة قال حدثني الحارث ابن يزيد ان ابا اسلم المؤذن حدثه انه سمع عبد الله بن الزبير يقول ان تشهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الذي كان يتشهد به بسم الله وبالله خير الاسماء التحيات الطيبات الصلوات لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وان الساعة آتية لا ريب فيها السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اللهم اغفر لي واهدني .

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت حارث بن یزید فرماتے ہیں مجھ سے ابو اسلم موذن نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھتے تھے "بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ (آخر تک) اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، یا اللہ! مجھے بخش دے اور میری راہنمائی فرما۔

فكل هؤلاء قد روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في التشهد ما ذكرنا عنهم وخالف ما روي عن عمر فقد تواترت بذلك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم الروايات فلم يخالفها شيء فلا ينبغي خلافها ولا الاخذ بغيرها ولا الزيادة على شيء مما فيها الا ان في حديث ابن عباس

پس ان تمام حضرات نے تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ذکر کیا ان کی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں، ان کی مخالفت کرنا ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا نامناسب ہے البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک حرف

حرفاً يزيد على غيره وهو المباركات فقال قائلون هو أولى من حديث غيره إذ كان قد زاد عليه والزائد أولى من الناقص وقال آخرون بل حديث ابن مسعود وأبي موسى وابن عمر الذي رواه مجاهد وابن بابي أولى لاستقامة طرقهم واتفاقهم على ذلك لأن أبا الزبير لا يكافي الأعمش ولا منصوراً ولا مغيرة ولا أشباههم ممن روى حديث ابن مسعود ولا يكافي قتادة في حديث أبي موسى ولا يكافي أبا بشر في حديث ابن عمر ولو وجب الأخذ بما زاد فإن كان دونهم لوجب الأخذ بما زاد أيمن بن نابل على الليث عن أبي الزبير فإنه قد قال في التشهد أيضاً بسم الله ولو وجب الأخذ بما زاد أبو أسلم عن عبد الزبير فإنه قد قال في التشهد أيضاً بسم الله وزاد أيضاً على ما في ذلك من الزيادة على حديث ابن مسعود فلما كانت هذه الزيادة غير مقبولة لأنه لم يزدها على الليث مثله لم يقبل زيادة أبي الزبير في حديث ابن عباس على عطاء بن أبي رباح لأن ابن جريج رواه عن عطاء عن ابن عباس موقوفاً ورواه أبو الزبير عن سعيد بن جبير وطاؤس عن ابن عباس مرفوعاً ولو ثبتت هذه الأحاديث كلها وتكافأت في أسانيدها لكان حديث عبد الله أولاها لأنهم قد أجمعوا أنه ليس للرجل أن يتشهد بما شاء من التشهد غير ما روي من ذلك فلما ثبت أن التشهد بخاص من الذكر وكان ما رواه عبد الله قد وافقه عليه كل من رواه عن النبي صلى الله عليه و

دوسروں سے زائد ہے اور وہ لفظ مبارکات ہے

پس کچھ بزرگوں نے کہا کہ یہ دوسروں کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے اور اضافہ ناقص سے بہتر ہوتی ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت جو ان سے مجاہد اور ابن بابانے روایت کی ہے وہ بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق روایت مضبوط ہیں اور اس پر اتفاق ہے کیونکہ ابوالزبیر، اعمش، منصور، مغیرہ، اور ان جیسے دوسرے حضرات جنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کے برابر نہیں ہو سکتے نہ وہ ابوموسیٰ کی روایت میں قتادہ کی جگہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ابوالبشر کے برابر ہو سکتے ہیں اور اگر زائد کو اختیار کرنا واجب ہوتا اگرچہ وہ مذکورہ بالا راویوں سے رکھتے ہوں تو ابن نابل نے ابوالزبیر سے لیث کی روایت پر جو اضافہ نقل کیا ہے اسے اختیار کرنا واجب ہوتا وہ تشہد میں بسم اللہ کا قول بھی کرتے ہیں اور جو کچھ ابواسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اضافہ روایت ہے اسے بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا وہ بھی تشہد میں بسم اللہ کے قائل ہیں نیز انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زائد نقل کیا ہے۔

پس جب یہ اضافہ غیر مقبول ہے کیونکہ لیث پر ان کی مثل نے زائد نہیں کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضرت عطاء ابن ابی رباح پر ابوالزبیر کا اضافہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ انہوں نے بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اگر یہ تمام احادیث ثابت ہو جائیں اور ان کی اسناد بھی ایک جیسی ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہو گی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے

آلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ وَزَادَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ مَا لَيْسَ فِيْ تَشَهُّدِهِ كَانَ مَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى اَنْ يُتَشَهَّدَ بِهِ دُوْنَ الَّذِيْ اخْتُلِفَ فِيْهِ **وَحُجَّةٌ** اُخْرٰى اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ شَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى اَخَذَ عَلٰى اَصْحَابِهِ الْوَاوَ فِيْهِ كَيْ يُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَيْرَهُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلِهٰذَا اسْتَحْسَنَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ.

۱۴۷۳ - **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَا ذَكَرْنَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَاْخُذُ عَلَيْنَا الْوَاوَ فِي التَّشَهُّدِ.

۱۴۷۴ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيٰى عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا يَقُوْلُ فِي التَّشَهُّدِ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَتَاْكُلُ.

۱۴۷۵ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الرَّبِيْعَ بْنَ خُثَيْمٍ لَقِيَ عَلْقَمَةَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ اَزِيْدَ فِي التَّشَهُّدِ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ نَنْتَهِيْ اِلٰى مَا عُلِّمْنَاهُ.

۱۴۷۶ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِيْ خُطْبَةِ الصَّلٰوةِ وَالْمُبَارَكَاتُ قَالَ فَاْتِهِ فَقُلْ لَهُ اِنَّ الْاَسْوَدَ يَنْهَاكَ وَيَقُوْلُ لَكَ اِنَّ عَلْقَمَةَ

ہے تشہد کے بارے میں مروی روایات کے علاوہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھنا جائز نہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ تشہد ایک خاص ذکر ہے اور جو کچھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والے باقی تمام راوی بھی اس میں آپ سے متفق ہیں اور دوسروں نے وہ اضافہ کیا ہے جو آپ کے تشہد میں ہے تو جس تشہد پر اتفاق ہے اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے جس میں اختلاف ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں ہم سے قسم لیتے تھے۔

حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں یوں کہتے ہوئے سنا "بسم اللہ التحیات للہ" الخ تو اس سے فرمایا کیا تم کھانا کھا رہے ہو۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ربیع ابن خثیم کی حضرت علقمہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے تشہد میں "ومغفرتہ" کے الفاظ بڑھا دوں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا تو کہا کہ حضرت ابو الاحوص نے نماز کے خطبہ میں "المبارکات" کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا ان کے پاس جا کر کہو کہ ابو الاسود تمہیں اس سے روکتے ہیں اور وہ تمہیں کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ

إني تعلمتهن من عبد الله كما يتعلم السورة من القرآن عدّهن عبد الله في يده ثم ذكر تشهد عبد الله.

فلهذا الذي ذكرنا استحببنا ما روي عن عبد الله لتشديده في ذلك واجتماعهم عليه إذ كانوا قد اتفقوا على أنه لا ينبغي أن يتشهد إلا بخاص من التشهد وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

۱۴۷۷ - حدثنا ربيع الجيزي وروح بن الفرج قال ثنا أحمد بن أبي بكر الزهري قال ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن مصعب بن ثابت عن إسمعيل بن محمد عن عامر بن سعد عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يسلم في آخر الصلوة تسليمة واحدة السلام عليكم

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن المصلي يسلم في صلوته تسليمة واحدة تلقاء وجهه السلام عليكم واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل ينبغي له أن يسلم عن يمينه وعن شماله يقول في كل واحدة من التسليمتين السلام عليكم ورحمة الله وكان من حجتنا عليهم في ذلك على أهل

کہا تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھی جاتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو انگلیوں پر گن کر سکھایا۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد ذکر کیا۔

پس ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں سخت پابندی کرتے تھے نیز تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ تشہد میں مخصوص کلمات ہی پڑھے جائیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب: نماز میں سلام کا طریقہ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام "السلام علیکم" (کے الفاظ سے) پھیرتے تھے۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نمازی نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام پھیرتے ہوئے کہے "السلام علیکم" ان حضرات نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مناسب ہے کہ وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرے دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ سَعْدٍ هٰذَا إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ خَاصَّةً **وَقَدْ** خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ غَيْرُهُ۔

١٤٧٨۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ مِنْ هٰهُنَا وَمِنْ هٰهُنَا۔

١٤٧٩۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهِ وَإِتْقَانِهِ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مَعَ تَقَدُّمِهِ وَجَلَالَتِهِ **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ مُصْعَبٍ كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْمُبَارَكِ لَا كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

١٤٨٠۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ۔

کہ اس مذکورہ بالا روایت کو صرف دراوردی نے ذکر کیا ہے جبکہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت مصعب بن ثابت سے وہ اسماعیل بن محمد سے وہ عامر بن سعد سے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے حتی کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ادھر سے بھی اور اُدھر سے بھی دکھائی دیتی تھی۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو اپنی یادداشت اور پختگی کے ساتھ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں جو حضرت دراوردی نے ان (حضرت مصعب) سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن عمرو جو اُن سے قدیم اور صاحب جلالت ہیں بھی حضرت عبداللہ بن مالک کی موافقت کرتے ہیں پھر یہ حدیث حضرت اسماعیل بن محمد سے مروی ہے وہ حضرت مصعب کے غیر سے روایت کرتے ہیں اور اس کا مضمون وہی ہے جو محمد بن عمرو

حضرت اسماعیل بن محمد، حضرت عامر بن سعد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

فَقَدْ اِنْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوٰى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پس اس سے اس بات کی نفی ہو گئی جو دراوردی نے ذکر کی ہے اور بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں کئی دوسرے صحابہ کرام نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

١٤٨١ - فَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلٰوةً ذَكَّرَنَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَسِيْنَاهَا اَوْ تَرَكْنَاهَا عَلٰى عَمْدٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمل کے دن ہمیں اس طرح نماز پڑھائی کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد آگئی جسے ہم یا تو بھول گئے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا آپ نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی ظاہر ہوتی آپ یوں کہتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علقمہ، اسود بن یزید اور ابو الاحوص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُسَلِّمُونَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف السلام علیکم و رحمۃ اللہ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ أَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد (حضرت اسود) سے اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى أَمِيرٌ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ عَلِمَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ كَانَ رَسُولُ

حضرت ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک امیر نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی تو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے اسے کہاں سے سیکھا؟ حکم نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

١٤٨٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

١٤٩٠۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت صلہ بن زفر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

١٤٩١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تو تکبیر کہتے ہیں اور دائیں بائیں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے ساتھ سلام پھیرتے۔

١٤٩٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سلام پھیرتے تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

١٤٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِذَا

حضرت عبیداللہ ابن قبطیہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہاتھوں کو اٹھا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہاتھوں سے سلام کہتے ہیں وہ اپنے

كُنَّا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِأَيْدِيْنَا قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ أَمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُشِيْرُ بِإِصْبَعِهٖ وَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

والے گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کو یہ بات کافی نہیں کہ جب نماز میں بیٹھے تو ہاتھ کو ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور کہے "السلام علیکم، السلام علیکم"۔

١٤٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا خُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو (دونوں طرف) سلام پھیرتے تھے۔

١٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حجر ابو عنبس رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

١٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو البختری فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمٰن سے سُنا وہ حضرت وائل بن حجر سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيزٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ.

حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو دائیں طرف متوجہ ہوتے حتی کہ آپ کے چہرہ انور کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف کے رخسار مبارک سے سفیدی نظر آتی۔

۱۴۹۹- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ لِقَوْمِهِ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں، پھر انہوں نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا اور پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح تھی۔

۱۵۰۰- **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ.

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو آپ کے سلام پھیرتے وقت ہم آپ کے دائیں اور بائیں رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۱۵۰۱- **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ أُوَيْسٍ قَالَ أَقَمْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

حضرت اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف ماہ قیام کیا میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

وسلم يصف خبر قراءته يصلي ويسلم عن يمينه وعن شماله.

۱۵۰۲- **حدثنا** أحمد بن عبد المؤمن المروزي قال ثنا أشعث بن شعبة قال ثنا المنهال بن خليفة عن الأزرق بن قيس قال صلى بنا أبو أمية ثم حدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سلم في الصلاة عن يمينه وعن يساره.

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ابو امیہ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

قال أبو جعفر فلم نعلم شيئا صح عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في السلام في الصلاة إلا وقد دخل فيما روينا في هذا الباب فأما ما خالف ذلك من مخالفة إلى الحديث الدراوردي الذي قد بينا فساده في أول هذا الباب.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جو نماز میں سلام کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو مگر وہ اس باب میں مروی روایت میں داخل ہوگی اور جن لوگوں نے حدیث دراوردی کے باعث اس کی مخالفت کی ہے تو ہم اس باب کے شروع میں اس حدیث کا فساد واضح کر چکے ہیں۔ اسی سلسلے میں انہوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۰۳- **وقد** احتج قوم في ذلك أيضا بما حدثنا ابن أبي داود وأحمد بن عبد الله بن عبد الرحيم البرقي قالا ثنا عمرو بن أبي سلمة قال ثنا زهير بن محمد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يسلم تسليمة واحدة.

حضرت زہیر بن محمد حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے۔

قيل لهم هذا حديث أصله موقوف على عائشة هكذا رواه الحفاظ وزهير بن محمد وإن كان رجلا ثقة فإن رواية عمرو بن أبي سلمة عنه تضعف جدا هكذا قال يحيى بن معين فيما حكى لي عنه غير واحد من أصحابنا منهم علي بن عبد الرحمن بن المغيرة إلى وزعم أن فيها تخليطا كثيرا

فإن قال قائل فإذا ثبت عن عائشة فيما ذكرت فمن يعارضها في ذلك من أصحاب

ان سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے۔ حفاظ حدیث نے اسے اسی طرح روایت کیا اور (اس کے راوی) حضرت زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ آدمی ہیں لیکن ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا گیا۔ ہمارے متعدد اصحاب نے یحییٰ بن معین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ان میں سے حضرت علی بن عبد الرحمٰن میرے نزدیک زیادہ مامون ہیں اور ان کے خیال میں اس حدیث میں بہت خلط ملط ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ ثابت ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کس صحابی کے ساتھ اس

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیل لہ بابی بکر وعمر فقد روینا ذلک عنہما فیما تقدم من ھذا الباب.

کا تعارض ہے (اس سے کہا جائیگا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (کے وقت) سے اس کا تعارض ہے جیسا کہ اس باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

١٥٠٤- وقد حدثنا حسین بن نصر وعلی بن شیبۃ قالا ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن حماد عن ابی الضحی عن مسروق قال کان ابو بکر یسلم عن یمینہ وعن شمالہ ثم ینتقل ساعتئذ کانہ علی الرضف.

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ پھر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جیسے گرم پتھر پر ہوں۔

١٥٠٥- حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود ھو قالا ثنا شعبۃ وھشام ح وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو عامر قال ثنا ھشام عن حماد فذکر باسنادہ مثلہ.

حضرت ہشام حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٥٠٦- حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی رزین قال صلیت خلف علی بن ابی طالب فسلم عن یمینہ وعن یسارہ.

حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

١٥٠٧- حدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفین عن عاصم عن ابی رزین قال کان علی یسلم عن یمینہ وعن شمالہ قیل لسفیان علی؟ قال نعم.

حضرت سفیان حضرت عاصم سے وہ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ؟ فرمایا ہاں۔

١٥٠٨- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ عن عاصم عن ابی رزین قال صلیت خلف علی وعبد اللہ فسلما تسلیمتین.

حضرت عاصم، ابورزین سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں نے دو، دو سلام پھیرے۔

١٥٠٩- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زھیر عن ابی اسحق عن شقیق بن سلمۃ عن علی انہ کان یسلم فی الصلوۃ عن یمینہ وعن شمالہ.

حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

١٥١٠- حدثنا سلیمن بن شعیب قال

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۱۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت شقیق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَمِيْرًا صَلّٰى بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنّٰى عَلِقَهَا **فَسَمِعْتُ** ابْنَ أَبِي دَاوٗدَ يَقُوْلُ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ هٰذَا مِنْ أَصَحِّ مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر مکہ نے نماز پڑھائی تو دونوں طرف سلام پھیرا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہیں معلوم ہے اس نے یہ حدیث کہاں سے سیکھی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں یحییٰ ابن معین نے کہا کہ اس باب میں مروی روایات میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۱۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَانَ عَمَّارٌ أَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً لَا يُصَلِّيْ صَلٰوةً إِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ایک سال حضرت عمار ہمارے امیر تھے وہ ہر نماز میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۱۴۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت عبد العزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت

وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارٌ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ
يَنْصَرِفُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا
يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ
بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَحِفْظِهِمْ لِاَفْعَالِهٖ فَمَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ خِلَافُهُمْ
لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاِنْ اَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا
عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي
الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ
١٥١٥ - وَاحْتَجَّ لِمَا اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا
حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَبِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ اَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَالتَّسْلِيْمَ قَالَ وَاحِدَةٌ

قَالَ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَحْفَظَ هُوَ
التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَاٰى عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ
يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ اَفَتَرٰى عَمَّنْ حَفِظُوا الْوَاحِدَةَ
غَيْرَهُمَا وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ
يَقْتَدِيْ فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ
فَسَادُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ قِيْلَ
لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ
لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ وَ
ذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ وَالَّذِيْ اَرَادَهٗ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ
عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً هُوَ

علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عمار رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ چونکہ ان حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف تازہ تازہ حاصل ہوا تھا اور وہ آپ کے افعال مبارکہ کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے لہٰذا کسی نے بھی ان کے خلاف بات نہیں کی۔ اگر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی نہ ہوتا تو بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی تو اب ان کی مخالفت کیسے جائز ہوگی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فعل کی موافقت میں روایات مروی ہیں۔ اگر کوئی منکر اس روایت کا انکار کرے جو ہم نے بواسطہ ابو وائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلے میں انکے واسطے سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا سلام؟ فرمایا ایک ہے۔ تو اب کیسے جائز ہے کہ انھیں خود تو ایک سلام یاد ہو اور انھوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دو سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہو۔ تو ان دونوں کے علاوہ انھیں کس سے ایک سلام یاد ہے حالانکہ وہ تو ان ہی سے یاد کرتے اور ان ہی کی اقتدا کرتے تھے۔ پس اس روایت کا ثابت ہونا اور اس سے ثابت شدہ کا واجب ہونا اس روایت کے فساد کو ظاہر کرتا ہے جو تم نے دو سلاموں کے بارے میں روایت کی ہے۔

تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ جو کچھ ہم نے دو سلاموں کے بارے میں ان سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی سند اور متن میں کوئی خرابی نہیں اور یہ رکوع و سجود والی نمازوں کے سلام سے متعلق ہے اور جو کچھ ابو وائل نے عمرو بن مرہ کی روایت میں ایک سلام کا ذکر کیا ہے وہ تکبیر والی نماز کے بارے میں ہے کیونکہ کوفیوں کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم بھی ہیں وہ نماز جنازہ میں ہلکا سا سلام پھیرتے تھے اور باقی تمام نمازوں میں دو دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی مطلب ہے اس لیے ان سے مروی روایات کو اس بات پر

فِي الصَّلَوَاتِ ذَاتِ التَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً وَيُسَلِّمُونَ فِي سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَتَيْنِ فَهٰذَا مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي وَائِلٍ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ وَبِهٰذَا أَوْلَى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى لَا يُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا

محمول کرنا مناسب ہے تاکہ روایات باہم متضاد نہ ہوں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ اپنی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کرے۔

۱۵۱۶۔ **وَذَكَرَ** فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً حِيَالَ وُجُوهِهِمَا۔

حضرت ابن عون، حضرت محمد سے اور حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام کہتے تھے

۱۵۱۷۔ **وَمَا** حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

حضرت ابن عون، حضرت حسن اور محمد رحمہم اللہ سے ایک سلام نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ صَدَقْتَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُمَا مِنَ التَّابِعِينَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ۔

اس معترض سے کہا جائے گا تم نے سچ کہا ان لوگوں سے یہی بات مروی ہے اور ان سے پہلے لوگوں سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس کے خلاف ہے علاوہ ازیں جو کچھ پہلے ذکر ہوا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلی سے جو ان سے بڑے درجے کے تابعی تھے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۵۱۹۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ

حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

زهرة بن معبد قال كان سعيد بن المسيب يسلم عن يمينه وعن يساره.

١٥٢٠- **حدثنا** إبراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن الحكم قال كنت أصلي مع ابن أبي ليلى فيسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله فهذا تابعيان معهما من الفقه ومن الصحبة بجماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما ليس للذي يخالفهما فالذي روينا عنهما من ذلك أولى لاقتدائهما بمن قبلهما ولم يروا فقيهما بما قد ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك وهذا أيضا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

باب ٥٨ السلام في الصلوة هل هو من فروضها أو من سننها

١٥٢١- **حدثنا** الحسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن عبد الله ابن محمد بن الحنفية عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مفتاح الصلوة الطهور وإحرامها التكبير وإحلالها التسليم.

قول أهل العلم

فذهب قوم إلى أن الرجل إذا انصرف من صلوته بغير تسليم فصلاته باطلة لأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال تحليلها التسليم فلا يجوز أن يخرج منها

حضرت حکم فرماتے ہیں میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے تھے۔

پس یہ دو تابعی ہیں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قدیم صحبت حاصل تھی اور یہ مقام اس باب میں ذکر کیے گئے ان کے علاوہ حضرات کو حاصل نہیں ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے ان سے روایات کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے سے پہلے حضرات کی اقتداء کی اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۸: نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے اس کا احرام تکبیر ہے اور سلام کے ذریعے اس سے باہر آتا ہے۔

اہل علم کا قول

ایک قوم کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب کوئی شخص سلام کے بغیر نماز سے باہر آتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تحلیل سلام ہے پس اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔

بِغَيْرِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلَى قَوْلَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ إِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ وَإِنْ لَمْ يُسَلِّمْ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ وَإِنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ إِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ رَأْيِهِ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهُ عَلَى غَيْرِ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى.

١٥٢٢ - فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى أَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ إِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهُ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَكَانَ مَعْنٰى وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ عِنْدَهُ أَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُحَلَّ بِهِ لَا بِغَيْرِهِ وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهُ إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ غَيْرُهُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ فَكَانَ الَّذِيْ هُوَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا إِلَّا بِهِ فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ كَانَ كَمَا هُوَ أَيْضًا لَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِلَّا بِهِ قِيْلَ لَهُ إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان حضرات کے بھی دو قول ہیں بعض کہتے ہیں جب تشہد کی مقدار قعدہ کرے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے اور بعض کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز پوری ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد بھی نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے پہلے گروہ کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ بات مروی ہے کہ اس کی تحلیل سلام ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جبکہ خود ان کی اپنی رائے اس سلسلے میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول کے قائلین نے سمجھا ہے۔ پس انھوں نے ذکر کیا ہے

حضرت عاصم بن حمزہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب آخری سجدے سے سر اٹھا لے تو نماز مکمل ہو گئی۔

تو یہ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اور ان کے نزدیک نماز کی تکمیل کے لیے سلام ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک سلام سے پہلے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک "تحلیلہا التسلیم" کا مطلب یہ ہے کہ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہیے۔ کسی اور عمل کے ذریعے نہیں، اور نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اگر اس کے بعد سلام کے علاوہ کسی بات کے ذریعے باہر آئے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے فرمایا "اس کی تحریم تکبیر ہے" تو نماز میں اس کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں تو اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے" کا مطلب بھی ہوگا کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں، تو جواباً کہا جائے گا کہ کسی کام کو شروع کرنے کے لیے

الدُّخُولُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ
مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا وَقَدْ يَخْرُجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ
مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ
ذٰلِكَ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ
عَلَى الْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ وَكَانَ مَنْ عَقَدَ عَلَيْهَا
وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا وَلَا
وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ فِي أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيرَةٍ
يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ وَأُمِرَ أَنْ لَا يُخْرِجَهُ
إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَأَنْ تَكُونَ
الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ
طَلَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلَاثًا
أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ
كَانَ آثِمًا وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ
عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيحِ فَكَانَ قَدْ بُيِّنَتِ
الْأَسْبَابُ الَّتِي تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ
وَالْأَسْبَابُ الَّتِي تَزُولُ بِهَا الْأَمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ
هِيَ وَنُهُوا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَانَ
مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهِ وَ
الْخُرُوجُ مِنْهَا قَدْ يَكُونُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ
وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ
فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَيَكُونُ الدُّخُولُ
فِيهَا غَيْرُ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ
فِيهَا وَالْخُرُوجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِمَّا يُخْرِجُ
بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ.

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى
أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ
فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

۱۵۲۳- **مَا حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا
أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

وہی بات اختیار کی جائے گی جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر آنے
کے لیے بھی وہ بات اختیار کی جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہو اور کبھی
اس کے علاوہ کر لیا جاتا ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ عدت گزرنے والی عورت سے
نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جو آدمی اس حالت میں اس سے نکاح
کرے وہ اس کی بضع کا مالک نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح منعقد
ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں ان کے ذکر سے کتاب طوالت
اختیار کر جائے گی۔ اور نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا
حکم دیا گیا ہے جس میں گناہ نہ ہو وہ یہ کہ عورت (حیض سے) پاک
ہو اور جماع نہ کیا ہو۔ پس جو شخص اس مسنون طریقے کے علاوہ طلاق
دے تین طلاقیں دے یا حالت حیض میں طلاق دے تو طلاق لازم
ہو جائے گی اگرچہ وہ گنہگار ہوگا اور اس ممنوع طلاق کے ذریعے
صحیح نکاح ختم ہو جائے گا۔ وہ اسباب بھی بیان کر دیے گئے
ہیں جن کے ذریعے ملک بضع حاصل ہوتی ہے اور وہ اسباب
بھی واضح ہیں جن کے ذریعے یہ ملکیت ختم ہوتی ہے۔ اس کے
خلاف کرنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ممنوع طریقے
سے نکاح کرنا چاہے وہ نہیں کر سکتا لیکن جب نکاح سے باہر
آنا چاہے تو بتائے ہوئے اور ممنوع طریقے دونوں کے ساتھ
باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب بات یہ ہے کہ اشیاء میں داخلے کے
لیے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر
نکلنے کے لیے بتایا ہوا یا دوسرا طریقہ کوئی بھی راستہ اختیار کرے
نکل آئے گا تو نماز کے بارے میں بھی یہی تقاضا ہے کہ اس میں
اسی بات کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور
باہر آنے کے لیے کبھی وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جو بتایا گیا اور
کبھی اس کے علاوہ۔

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آخری سجدے سے
سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص آخری

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ السُّجُودِ فَقَدْ مَضَتْ صَلٰوتُهُ إِذَا هُوَ أَحْدَثَ۔

سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز ہو گئی۔

۱۵۲۴۔ وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت معاذ بن حکم حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے روایت کرتے اور وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُمْ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ آخَرُونَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس روایت میں اختلاف ہے ایک قوم نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ فَقَعَدَ فَأَحْدَثَ هُوَ أَوْ أَحَدٌ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَعَهُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ فَلَا يَعُودُ فِيهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پوری کر کے قعدہ کرے پھر سلام سے پہلے وہ یا کوئی ایک مقتدی بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس یہ معنی پہلی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۵۲٦۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ فَلَقِيتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادٍ

معاذ بن حکم سفیان ثوری سے اور وہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ابوبکرہ کی حدیث جو بواسطہ ابوداؤد ابن مبارک سے مروی ہے کی مثل حدیث ذکر کی معاذ بن حکم کہتے ہیں پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے ملاقات

اِبْنِ اَنْعُمٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِيْتَهُمَا جَمِيْعًا فَقَالَ بَلٰى كِلَاهُمَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّيْ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ وَقَضٰى تَشَهُّدَهٗ ثُمَّ اَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا يَعُوْدُ لَهَا۔

کا انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا میں نے پوچھا آپ نے ان دونوں سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا کہ ان دونوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی نماز کے آخر میں اپنے سجدے سے سر اٹھائے اور تشہد پڑھ لے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی پس اسے نہ لوٹائے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار قعدہ نہ کرے نماز مکمل نہیں ہوتی انھوں نے یوں استدلال کیا ہے:

١٥٢٧۔ وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُوْ غَسَّانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ بَابِ التَّشَهُّدِ وَقَالَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ اَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑ کر ان کو تشہد سکھایا پھر انھوں نے اسی طرح تشہد کا ذکر کیا جس طرح ہم نے تشہد کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے اور فرمایا جب تم ایسا کر لو یا اسے ادا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

١٥٢٨۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زہیر کہتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن حر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٥٢٩۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْبَرَّاءُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پھر تشہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

فَرَوَوْا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْا مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

پس انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا۔

١٥٣٠ - **مَا حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيمُ إِذْنٌ بِانْقِضَائِهَا.

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تشہد اختتام نماز ہے اور سلام اس اختتام کی اجازت ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يُسَلِّمْ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيعِهٖ فَثَنّٰى رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ترک سلام نماز کو توڑنے والی باتوں میں سے نہیں اور وہ اس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس عمل کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے پاؤں مبارک ٹیڑھا کرتے ہوئے دو سجدے کیے۔

١٥٣١ - **كَمَا** حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

جیسا کہ حضرت ربیع کی روایت میں ہے، حضرت علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهٗ أَدْخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلٰوةِ وَلَوْ رَاٰهُ مُفْسِدًا لَهَا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيمٍ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ لِأَنَّهٗ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوبِ سُجُودِ الصَّلٰوةِ لَكَانَ حُكْمُهٗ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ بِخِلَافِهٖ فَهُوَ سُنَّةٌ.

پس اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرے بغیر نماز میں اس کے علاوہ دو رکعتیں داخل کیں اور اُسے مفسد نماز خیال کیا اگر اسے مفسد نماز سمجھتے تو اس وقت نماز لوٹاتے جب نماز نہ لوٹائی اور سلام کے بغیر پانچویں رکعت کی طرف نکل گئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلام نماز کے فرائض میں سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص پانچویں رکعت پڑھے اور اس کے ذمہ پہلے کا کوئی سجدہ ہو تو یہ چار رکعات کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس نے ان رکعات کو غیر کے ساتھ ملایا، پس اگر سلام سجدۂ نماز کی طرح واجب ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا لیکن وہ اس کے خلاف ہے پس وہ سُنّت ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے پس اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے۔ اگر نماز کم ہو تو اسے

اليقين ويدع الشك فإن كانت صلوته نقصت
فقد أتمها وكانت السجدتان ترغمان الشيطن
وإن كانت صلوته تامة كان ما زاد والسجدتان
له نافلة **فقد** جعل رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم الخامسة الزائدة والسجدتين
اللتين للسهو تطوعا ولم يجعل ما تقدم
من الصلوة بذلك فاسدا وإن كان المصلي
قد خرج منها إليه فثبت بذلك أن الصلوة
تتم بغير تسليم وأن التسليم من سننها لا
من صلبها **فكان** تصحيح معاني الآثار
في هذا الباب يوجب ما ذهب إليه الذين قالوا
تتم الصلوة حتى يقعد مقدار التشهد لأن
حديث علي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
قد احتمل ما ذكرنا واختلف في حديث
عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه و
آله وسلم على ما وصفنا وأما حديث ابن
مسعود فهو الذي لم يختلف فيه **وأما**
وجه ذلك من طريق النظر فإن الذين قالوا
إنه إذا رفع رأسه من آخر سجدة من صلاته
فقد تمت صلاته قالوا رأينا هذا القعود
قعودا للتشهد وفيه ذكر يتشهد به فكل
كان ذلك القعود الأول وما فيه من الذكر ليس
هو من صلب الصلوة بل هو من سننها واختلف
في القعود الأخير فالنظر على ما ذكرنا
أن يكون كالقعود الأول ويكون ما فيه كما
في القعود الأول فيكون سنة وكل ما يفعل
فيه سنة كما كان القعود الأول سنة وكل
ما يفعل فيه سنة وقد رأينا القيام الذي
في كل الصلوة والركوع والسجود الذي فيها

پورا کر لے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہو گی تو یہ زائد نماز جو پڑھی ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے کی نماز کو اس کے ذریعے فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اس (فرض نماز) سے اس (نفل نماز) کی طرف نکل گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز سلام کے بغیر بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام، نماز کی سنتوں میں سے ہے فرائض میں نہیں۔

پس اس باب میں روایات کے معانی کی تصحیح اس بات کو واجب کرتی ہے جس کی طرف وہ لوگ گئے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں ہے

بطور قیاس اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تشہد کا قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھا جاتا ہے اور سلام ہے جس کے ساتھ نماز سے باہر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی نماز میں قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں پس سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں پایا جانے والا ذکر نماز کے فرائض سے نہیں بلکہ سنتوں (واجبات) سے ہے۔ آخری قعدے میں اختلاف ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدے کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا بھی وہی حکم ہو جو پہلے قعدہ کے اعمال کا ہے یعنی وہ بھی سنت (واجب ہوگا۔ ———— اور اس کے اعمال بھی سنت (غیر فرض) ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قیام، رکوع اور سجدہ تمام [illegible]

أيضا عنه كذلك فالنظر على ما ذكرنا أن يكون القعود فيها أيضا كله كذلك فلما كان بعضه باتفاقهم سنة كان ما بقي منه كذلك أيضا في النظر واحتج عليهم الآخرون فقالوا قد رأينا القعود الأول من قام عنه ساهيا حتى استتم قائما أمر بالمضي في قيامه ولم يؤمر بالرجوع إلى القعود وقد رأينا من قام من القعود الأخير ساهيا حتى استتم قائما أمر بالرجوع إلى قعوده قالوا فما يؤمر بالرجوع إليه بالقيام فليس ذلك بفرض ألا ترى أن من قام عليه سجدة من صلاته حتى استتم قائما أمر بالرجوع إلى ما قام عنه لأنه قام وترك فرضا فأمر بالعود إليه وكذلك القعود الأخير ما أمر الذي قام عنه بالرجوع إليه كان ذلك دليلا أنه فرض ولو كان غير فرض إذا لما أمر بالرجوع إليه كما لم يؤمر بالرجوع إلى القعود الأول فكان من الحجة عليهم للآخرين أن إنما أمر الذي قام من القعود الأول حتى استتم قائما بالمضي في قيامه وأن لا يرجع إلى قعوده لأنه قام من قعود غير فرض فدخل في قيام فرض فلم يؤمر بترك الفرض والرجوع إلى غير الفرض وأمر بالتمادي على الفرض حتى يتمه فكان لو قام عن القعود الأول فلم يستتم قائما أمر بالعود إلى القعود لأنه ما لم يستتم قائما فلم يدخل في فرض فأمر بالعود مما ليس بسنة ولا فرض إلى القعود الذي هو سنة وكان يؤمر بالعود مما ليس بسنة ولا فريضة

نماز میں فرض ہیں۔

پس ہماری مذکورہ بحث کا تقاضا یہ ہے کہ قعود بھی تمام نماز میں اس طرح ہو لہٰذا جب ایک قعدہ بالاتفاق سنت (واجب) ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی بھی اسی طرح ہوں۔

دوسرے لوگوں نے اس کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص پہلے قعدے سے بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قیام جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے قعود کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص آخری قعدے سے بھول کر کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ——

—— اور قیام کے بعد جس کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرض نہیں ہوتی تم دیکھتے نہیں کہ جس شخص کے ذمہ سجدۂ نماز ہو اور وہ کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس بات کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جسے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا کیونکہ وہ فرض کو چھوڑ کر کھڑا ہوا پس اُسے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا۔ آخری قعدہ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جب اسے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو اسے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اگر وہ فرض نہ ہوتا تو اس صورت میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ پہلے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا —— ان کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص پہلے قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو گیا اسے قیام جاری رکھنے اور قعدے کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ فرض قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا اور فرض قیام میں داخل ہو گیا پس اسے فرض کو چھوڑ کر غیر فرض کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ فرض کو جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کرے اور اگر وہ پہلے قعدے سے کھڑا ہو لیکن پوری طرح نہ کھڑا ہو تو اس کو قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پوری طرح کھڑا نہیں ہوا اور فرض کو شروع نہیں کیا لہٰذا اسے ایسے عمل

إنما هو سنة ويؤمر بالعود من السنة إلى ما
هو فريضة وكان الذي قام من القعود الآخر
لم يستتم قائما فإنما دخل لا في سنة ولا في فريضة
فلم يؤمر بالعود إليه وكذلك من قام من قعود هو سنة فأمر بالعود إليه
ليكون التمادي فيما ليس بسنة ولا فريضة كما
أمر الذي قام من القعود الأول الذي هو سنة
ولم يستتم قائما فيما يدخل في الفريضة أن
يرجع من ذلك إلى القعود الذي هو سنة فهذا
أمر الذي قام من القعود الآخر حتى استتم
قائما بالرجوع إليه لا لما ذهب إليه الآخرون
قال أبو جعفر فهذا هو النظر عندنا في
هذا الباب لا ما قال الآخرون ولكن أبا حنيفة
وأبا يوسف ومحمدا رحمهم الله تعالى ذهبوا
في ذلك إلى قول الذين قالوا إن القعود الآخر
مقدار التشهد من صلب الصلوة وقد قال بما
قالوا من ذلك بعض المتقدمين.

١٥٣٢- كما حدثنا بكر بن إدريس
قال ثنا آدم قال ثنا شعبة عن يونس عن الحسن
في الرجل يحدث بعد ما رفع رأسه من آخر
سجدة قال لا يجزيه حتى يتشهد أو يقعد
قدر التشهد.

١٥٣٣- حدثنا محمد بن خزيمة قال
ثنا سعيد بن سابق الرشيدي قال ثنا حيوة
ابن شريح عن ابن جريج قال كان عطاء
يقول إذا قضى الرجل التشهد الآخر فقال
السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
فأحدث وإن لم يكن سلم عن يمينه
وعن يساره فذكر كلاما معناه فقد

کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو سنت (واجب) ہے اور سنت (واجب) سے فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جو شخص آخری قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ پوری طرح کھڑا ہو گیا وہ سنت اور فرض کسی عمل میں داخل نہیں۔ اور قعدے سے کھڑا ہوا جو سنت (واجب) ہے پس اسی کی طرف لوٹنے اور اس عمل کو جاری نہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا جو سنت ہے نہ فرض جیسا کہ وہ شخص جو پہلے قعدے کو جو سنت (واجب) ہے کھڑا ہوا لیکن پوری طرح کھڑا نہیں ہوا کہ فرض میں داخل ہوتا۔ پہلے قعدے کی طرف جو سنت (واجب) ہے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر اس شخص کو لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو آخری قعدے کو چھوڑ کر پوری طرح کھڑا ہو گیا اس وجہ سے نہیں جس کا دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے وہ بات نہیں جس کا دوسرے حضرات نے ذکر کیا لیکن امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے ان لوگوں کا قول اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد کی مقدار آخری قعدہ فرض ہے یہی بات بعض متقدمین نے بھی کہی ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت یونس سے وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی بے وضو ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہ بات کافی نہیں یہاں تک کہ تشہد پڑھے یا تشہد کا اندازہ قعدہ کرے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء فرماتے تھے جب کوئی شخص آخری قعدہ پورا کرے اور "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین" پڑھنے کے بعد بے وضو ہو جائے تو اگرچہ دائیں بائیں سلام نہ پھیرا ہو اس کی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں یا فرمایا اب نہ لوٹائے (مفہوم روایت کیا)

مضت صلوته او قال فلا يعودوا اليها

باب ۵۹ الوتر

باب ۵۹: وتروں کا بیان

۱۵۳۴ - حدثنا ابو اهيم بن ابى داود قال ثنا على بن الجعد قال انا شعبة ح و حدثنا بكار قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابى التياح قال سمعت ابا مجلز يحدث عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه و اله وسلم و قال الوتر ركعة من اخر الليل.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

۱۵۳۵ - حدثنا سليمان بن الكيسانى قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا مجلز فذكر مثله.

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابو مجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۳۶ - حدثنا سليمن قال ثنا الخصيب قال ثنا همام عن قتادة عن ابى مجلز قال سالت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم يقول ركعة من اخر الليل وسالت ابن عمر فقال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ركعة من اخر الليل.

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقلدوه وجعلوه اصلا وخالفهم فى ذلك اخرون فافترقوا على فرقتين فقال بعضهم الوتر ثلث ركعات لا يسلم الا فى اخرهن وقال بعضهم الوتر ثلث ركعات يسلم فى الاثنتين منهن و فى اخرهن وكان قول رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم الوتر ركعة من اخر الليل قد يحتمل عندنا ما قال اهل المقالة الاولى

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے اور بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں لیکن دو کے بعد سلام پھیرے اور پھر آخر میں سلام پھیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہی اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَكْعَةً مَعَ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُونُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوتِرُ لِلشَّفْعِ الْمُتَقَدِّمِ لَهَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی تو یہ رکعت ان دو رکعتوں کو جو پہلے پڑھی گئیں، وتر بنا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بعض حضرات نے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

١٥٣٧- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھو وہ تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔

١٥٣٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٤٠- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٤١- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٤٢- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب حضرت طاؤس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَاَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بُدیل بن میسرہ اور حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ بِتَسْلِيمَةٍ وَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوِتْرًا وَذٰلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلُّهُ وِتْرٌ وَقَوْلُهُ يَفْصِلُ بِتَسْلِيمَةٍ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ التَّسْلِيمَةُ يُرِيدُ بِهَا التَّشَهُّدَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ التَّسْلِيمُ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ۔

حضرت سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو وتر رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر ہوتا تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے ذریعے ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام مراد ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

۱۵۵۰۔ **فَإِذَا** يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ۔

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں میں ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

۱۵۵۱۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کر۔ پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالْاِثْنَتَيْنِ فَقَدِ اتَّفَقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ **وَقَدْ** جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيلِ۔

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جدائی کرتے تھے پس آپ وتروں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کی جو رائے مروی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

۱۵۵۲۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ قُلْتُ نَعَمْ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ قَالَ صَدَقْتَ أَوْ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۵۵۳۔ **أَفَلَا** تَرٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ سَأَلَهٗ عُقْبَةُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ أَيْ هُوَ كَهُوَ وَفِي ذٰلِكَ مَا يُثْبِتُكَ أَنَّ الْوِتْرَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ثَلٰثًا كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِذْ جَعَلَ جَوَابَهٗ لِسَائِلِهٖ عَنْ وِتْرِ اللَّيْلِ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ ثُمَّ حَدَّثَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا فَثَبَتَ أَنَّ قَوْلَهٗ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ أَيْ مَعَ شَيْءٍ تَقَدَّمَهَا تُوْتِرُ بِتِلْكَ الْوَاحِدَةِ مِمَّا صَلَّيْتَ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ وِتْرٌ۔

۱۵۵۴۔ **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَا ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثَمَانٌ وَيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

۱۵۵۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز ہے فرمایا تو نے سچ کہا یا (فرمایا) تو نے اچھا کیا، اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے، ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں یا رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں (صبح) ہونے کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ وتر بنا لو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی خبر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے وتروں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک کے ساتھ وتر بنا لو یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ بات یہاں بیان ہوئی ہے ——— حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعات تھیں، آٹھ رکعات کے ساتھ تین ملا کر انھیں وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد ہوتیں۔

حضرت مطلب بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں:

ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَفْصِلَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَاَخَافُ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ هِيَ الْبُتَيْرَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ تُرِيْدُ سُنَّةَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے رکعات کو جدا جدا کرنے کا حکم دیا اس شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسے بتیراء (دم کٹی) نماز کہیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کے طریقے اور سنت رسول علیہ السلام کو اپنانا ہے اور اللہ تعالیٰ و رسول کا طریقہ یہی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ ذِكْرِهَا وِتْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ہماری مذکورہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۵۵۶- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

حضرت سعد بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۵۵۷- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَاَخْبَرَتْ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ لَا يُسَلِّمُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ بَعْدُ اَحَادِيْثُ فِي الْوِتْرِ اِذَا كُشِفَتْ رَجَعَتْ اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ سَعْدٍ هٰذَا۔

یزید بن زریع حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا تو ام المومنین نے فرمایا وتروں میں تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام نہ پھیرے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی وضاحت کی جائے تو وہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے ہم معنی ہیں۔

۱۵۵۸- **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ حُرَّةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

حضرت سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔

ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔

فَاَخْبَرَتْ هٰهُنَا اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ فَكَانَ مَعْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً **فَنَظَرْنَا** فِيْمَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذٰلِكَ هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ۔

١٥٥٩۔ **فَاِذَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ قَبْلَهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

١٥٦٠: **حَدَّثَنَا بَكَّارٌ** قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ

تو ام المومنین نے بیان بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد وتر پڑھتے تو پھر وتر پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں آٹھ میں شامل ہوتیں اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کل گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہوتیں۔ پس اس بات کے بارے میں جس کا احتمال ہے ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی ہے؟ تو ہم نے دیکھا:

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور انہیں نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے وتر (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

پس اس حدیث میں یہ ہے، آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے وتر بناتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر پڑھتے "تاکہ یہ حدیث، حضرت زرارہ کی روایت کے موافق" ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

وَقَدْ أَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا ثُمَّ يُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِي تُوتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ أَرْبَعًا فَجَمِيعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِي فَسَّرَهُ زُرَارَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَبَتَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا

۱۵۶۱ - وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ

پانی تیار رکھتے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ بیدار ہوتے مسواک کرکے وضو فرماتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قراءت کرتے پھر نویں رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا اور ان آٹھ کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں رکعت وتر بناتے پھر بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں ادا فرماتے ان میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "اذا زلزلت الارض" پڑھتے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ ان آٹھ رکعات کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے تھے ان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں ان میں وتر بھی شامل ہیں جن کی وضاحت حضرت زرارہ نے بواسطہ سعد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور ام المؤمنین سے حضرت سعد کی روایت صحیح ثابت ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تو گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتی ہیں آپ رات کو نو رکعات ادا فرماتے۔ ان میں وتر بھی ہوتے جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد جب گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو وتر دل سمیت نو

اللیل بتسع منهن الوتر فذلك عندنا علی تسع غیر الرکعتین اللتین کان یخففهما علی ما قال سعد بن هشام عن عائشة أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان یفتتح صلوته من اللیل برکعتین خفیفتین وإنما حملنا معنی حدیث عبد الله بن شقیق علی هذا المعنی لیتفق هو وحدیث سعد بن هشام ولا یتضادان.

۱۵۶۲- **وقد** روی أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة في ذلك ما قد حدثنا أحمد بن داود قال ثنا سهل بن بکار قال ثنا یحیی بن أبي کثیر قال ثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة أن النبي صلی الله علیه وآله وسلم کان یصلي من اللیل ثلث عشرة رکعة یصلي ثمان رکعات ثم یوتر برکعة ثم یصلي رکعتین وهو جالس فإذا أراد أن یرکع قام فرکع وصلی بین أذان الفجر والإقامة رکعتین.

فیحتمل أن تکون الثمان رکعات التي أوتر بتاسعتهن في هذا الحدیث هي ثمان رکعات التي ذکر سعد بن هشام عن عائشة أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان یصلي قبلهن أربع رکعات لیتفق هذا الحدیث وحدیث سعد بن هشام ویکون هذا الحدیث قد زاد علی حدیث سعد وحدیث عبد الله بن شقیق تطوع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بعد الوتر ویحتمل أیضا أن تکون هذه التسع هي التسع التي ذکرها سعد بن هشام في حدیثه

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو کے علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق لیا ہے تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر ایک رکعت سے ان کو وتر بناتے۔ اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے وہی آٹھ ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متفق ہو جائیں۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت سے یہ بات زائد ہے کہ آپ وتروں کے بعد نفل پڑھتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نو رکعات وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو ہلکی پھلکی رکعات کو ملا کر ہوں گی جن کے ساتھ آپ (رات کی) نماز کا آغاز فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ان دو رکعات کا بدل تھیں جو آپ بدن مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی تیرہ رکعات

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثَمَانَ بَيْنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكْعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُنَ قَائِمًا وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

ہو گئیں۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ سَهْلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ پہلے آٹھ رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور آپ صبح کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی مفہوم ہے جو حضرت سہل سے احمد بن ابو داؤد کی روایت کا ہے البتہ انھوں نے وتروں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت محمد بن عمرو ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے ان کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس سے صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا مراد ہے اور یہ وہی دو رکعات ہیں

اللتان ذكرهما أحمد بن داود في حديثه أنه كان يصليهما بين الأذان والإقامة.

١٥٦٥ - **حدثنا** أحمد بن أبي عمران قال ثنا القواريري ح وحدثنا [illegible] قال ثنا حامد بن يحيى قال ثنا سفيان قال ثنا ابن أبي لبيد قال سمعت أبا سلمة يقول دخلت على عائشة فسألتها عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالليل فقالت كانت صلاته في رمضان وغيره ثلاث عشرة ركعة منها ركعتا الفجر.

فقد وافق هذا الحديث أيضا ما رويناه قبله من أحاديث أبي سلمة.

١٥٦٦ - **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه أخبره أنه سأل عائشة كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله أتنام قبل أن توتر قال يا عائشة إن عيني تنامان ولا ينام قلبي.

فيحتمل هذا الحديث أن يكون [illegible] يصلي ثلاثا [illegible] يوتر بأحدهن اثنتين من الثمان ثم يصلي الركعتين الباقيتين وهما الركعتان اللتان ذكرهما

ہیں کا احمد بن داؤد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان اور اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

ابن ابی لبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

یہ روایت بھی حضرت ابوسلمہ کی گزشتہ روایات کے موافق ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ ام المؤمنین کا قول کہ پھر آپ تین رکعات پڑھتے سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آٹھ میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر انھیں وتر بناتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ وہی دو رکعات ہیں جن کا ذکر حضرت ابوسلمہ

أبو سلمة فيما انتقد مما روينا عنه أنه كان يصليهما وهو جالس حتى يتفق هذا الحديث وما انتقد منه من أحاديثه **ويحتمل** أن يكون الثلث وترا كلها وهو أغلب الظن لأنها قد فصلت صلاته فقالت كان يصلي أربعا ووصفت كله بالحسن والطول ثم قالت ثم يصلي ثلثا ولم تصف ذلك بطول وجمعت الثلث بالذكر فذلك عندنا على الوتر فتكون جميع ما كان يصليه إحدى عشرة ركعة مع الركعتين الخفيفتين اللتين في حديث سعد بن هشام أو مع الركعتين اللتين كان يصليهما وهو جالس بعد الوتر **وهذا** أشبه بروايات أبي سلمة لأن جميعها تخبر عن صلاته بعد ما بدن وحديث سعد بن هشام يخبر عن صلاته بعد ما بدن وعن صلاته قبل ذلك.

۱۵۴۷: **وقد** روى عروة بن الزبير عن عائشة في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة ويوتر منها بواحدة فإذا فرغ منها اضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين.

فهذا يحتمل أن يكون على صلاته قبل أن يبدن فيكون ذلك هو جميع ما كان يصليه مع الركعتين الخفيفتين اللتين كان يفتتح بهما صلاته **ويحتمل** أن يكون على صلاته بعد ما بدن فيكون ذلك على

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اول روایت کے موافق ہو جائے۔ —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام وتر ہوں اور دو مفہوموں میں سے یہ زیادہ غالب ہے کیونکہ ام المومنین نے آپ کی نماز کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے حسن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے موصوف ذکر نہیں کیا لیکن تینوں کو اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان سے وتر مراد ہیں پس آپ کی وہ تمام گیارہ رکعت ہوئیں اور ان میں وہ دو ہلکی پھلکی رکعات بھی شامل ہیں جو کہ حضرت سعد بن ہشام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جنہیں آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے —— یہ توجیہ حضرت ابو سلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بھاری ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نماز (دونوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے۔ جب فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما سو جاتے حتی کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نماز آپ کے جسم مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کی ہو پس یہ مکمل نماز ہوگی۔ اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نماز کا آغاز فرماتے تھے —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک بھاری ہونے کے بعد کی نماز مراد ہو پس یہ گیارہ

إحدى عشرة منها تسع فيها الوتر وركعتان بعدهما وهو جالس على ما في حديث أبي سلمة وعلى ما في حديث سعد بن هشام وعبد الله بن شقيق غير أن غير مالك روى هذا الحديث فزاد فيه شيئا

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني يونس وعمرو بن الحارث وابن أبي ذئب عن ابن شهاب أخبرهم عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي فيما بين أن يفرغ من صلوة العشاء إلى الفجر إحدى عشر ركعة يسلم بين كل ركعتين ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية فإذا سكت المؤذن من صلوة الفجر وتبين له الفجر قام وركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المؤذن بالإقامة فيخرج معه.

بعضهم يزيد على بعض في قصة الحديث.

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا أبو بكرة قال ثنا أبو عامر العقدي قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري فذكر مثله بإسناده.

فَفِي هذا الحديث أن جميع ما كان يصليه بعد العشاء الآخرة إلى الفجر إحدى عشرة ركعة فعاد ذلك إلى حديث أبي سلمة وعلمنا به أن تلك الصلوة هي صلوته بعد ما بدن وأما قولها يسلم بين كل ركعتين فإن ذلك محتمل أن يكون كان يسلم بين كل ركعتين في الوتر وغيره

رکعات ہوں گی۔ ان میں نو رکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں بیٹھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ، سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے البتہ مالک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عروہ نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد سے کر فجر تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت ملا کر اسے وتر بنا دیتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے جتنی دیر تم میں سے کوئی پچاس آیات تلاوت کرے۔ جب مؤذن نماز کی اذان دے کے خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ کھڑے ہوتے ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد فجر تک جتنی نماز ادا فرماتے وہ کل گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہ بھی حضرت ابوبکر کی روایت کی طرف لوٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے بوجھل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المؤمنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

فَيَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا يَذْهَبُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرِ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ مَعَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ۔

۱۵۷۰۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهِ كَيْفَ كَانَ۔

۱۵۷۱۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنَا

پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دو رکعتوں اور ایک کے بعد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں کے علاوہ میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عروہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذہب، عمرو اور یونس نے بواسطہ زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو زائد رکعات کا ذکر ہے یہ وہی دو ہلکی رکعات ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتروں کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شعبہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھتے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

محمد بن اسحق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بخمس لا يجلس الا في آخرهن۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

فقد خالف ما روى هشام ومحمد بن جعفر عن عروة ما روى الزهري من قوله كان يصلي احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فلما اضطرب ما روي عن عروة في هذا عن عائشة من صفة وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن فيما روي عنها في ذلك حجة ورجعنا الى ما روى عنها غيره۔

تو حضرت ہشام اور محمد بن جعفر کی حضرت عروہ سے روایت حضرت زہری کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ جب وتروں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا تو ان کی روایت میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۱۵۷۴۔ فنظرنا في ذلك فاذا علي بن عبد الرحمن قد حدثنا قال ثنا عبد الغفار بن داود قال ثنا موسى ابن اعين عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات۔

پس ہم نے دیکھا۔ حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۷۵۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا موسى بن اعين عن الاعمش عن ابراهيم عن اسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتے۔

۱۵۷۶۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا سهل بن بكار قال ثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل اوتر بسبع۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے، جب عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

۱۵۷۷۔ حدثنا ابو ايوب يعني ابن خلف الطبراني قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا ابن فضيل عن اعمش عن عمارة عن يحيى بن الجزار عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ وِتْرَهٗ كَانَ تِسْعًا۔

١٥٧٨- اِلَّا اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْمَا اَظُنُّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَسْوَدِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعُ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُضْعِفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلّٰى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ اَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدُنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانَ سِتًّا وَاَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّهٗ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهٖ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ فَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ اَيْضًا كَيْفَ هِيَ

١٥٧٩- فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَيَقْرَاُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی وتر نماز سات رکعات تھیں۔

مگر ہم سے حضرت فہد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن ربیع نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ پس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نو رکعات رات کی نماز ہے جو آپ رات کو پڑھتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کو تمام رکعات کو وتر کہنے کا مطلب یہ ہو کہ آپ کی تمام نماز نو رکعتیں ہوں جن میں وتر بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ بن جزار کی حدیث ہے کہ آپ کمزوری سے پہلے نو رکعتیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے مطابق ہے جس میں ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے، جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی رات کی تمام نماز کو جس میں وتر بھی شامل تھے وتر کہا جاتا کہ روایات باہم موافق ہوں اور ان میں تضاد نہ ہو البتہ سعد بن ہشام سے حضرت زرارہ بن اوفیٰ کی روایت کے علاوہ ہم ابھی تک حقیقت وتر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت وتر کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صورت ہے۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر والی سے پہلے کی دو رکعات میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "قل یا ایہا

قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس۔

الکافرون" پڑھتے اور وتروں میں" قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھتے تھے۔

۱۵۸۰- حدثنا بكر بن سهل الدمياطي قال ثنا شعيب بن يحيى قال ثنا يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث يقرأ في اول ركعة بسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل يايها الكفرون وفي الثالثة قل هو الله احد والمعوذتين فاخبرت عمرة عن عائشة في هذا الحديث بكيفية الوتر كيف كانت ووافقت على ذلك سعد بن هشام وزاد عليها سعد انه كان لا يسلم الا في اخرهن۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین (آخری دو سورتیں) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرہ نے ام المومنین سے روایت کرتے ہوئے وتروں کی کیفیت بتائی اور اس میں انھوں نے حضرت سعد بن ہشام کی موافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۸۱- حدثنا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي قال ثنا صفوان بن صالح قال ثنا الوليد بن مسلم عن اسمعيل بن عياش عن محمد بن يزيد الرحبي عن ابي ادريس عن ابي موسى عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في وتره في ثلث ركعات قل هو الله احد والمعوذتين۔

حضرت ابو موسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تین رکعات میں "قل ھو اللہ احد اور معوذتین" پڑھتے تھے۔

فقد وافق هذا الحديث ايضا ما روى سعد وعمرة۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرہ کی روایات کے موافق ہے۔

۱۵۸۲- حدثنا بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب قال حدثني معاوية بن صالح عن عبد الله بن ابي قيس قال قلت لعائشة بكم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر قالت كان يوتر باربع وثلث وثمان وثلث وعشر وثلث ولم يكن يوتر بانقص من

حضرت عبد اللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر نماز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) نہیں

سبع ولا باكثر من ثلث عشرة ۔

ففي هذا الحديث ذكرها لما كان يصليه صلى الله عليه وسلم في الليل من التطوع و تسميتها اياه وترا الا انها قد فصلت بين الثلث وبين ما ذكرت معها وليس ذالك الا لان الثلث كان لها معنى بائن من معنى ما قبلها قد كان ذلك على معنى حديث الاسود ومسروق ويحيى بن الجزار عن عائشة انه كذالك والدليل على ذالك ايضا ما روي عنها من قولها ۔

۱۵۸۳- حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت كان الوتر سبعا وخمسا والثلث بتيراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثا لم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن فلما كان الوتر عندها احسن ما يكون هو ان يتقدمه تطوع اما اربع واما ثنتان جمعت بذالك تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل الذي صلاه به الوتر الذي بعدها والوتر فسمت ذلك بذالك وترا الا انه قد ثبت في جملة ذالك عنها ان الوتر ثلث فثبت من روايتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه عنها سعد بن هشام لموافقة قولها من رأيها اياه فثبت بذالك ان الوتر ثلث لا يسلم الا في اخرهن غير ان ما رواه هشام بن عروة عن ابيه في ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس لا يجلس الا في اخرهن لم نجد له معنى وقد جاءت العامة

بتاتے تھے ۔

اس حدیث میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کو ذکر کیا اور اسے وتر سے تعبیر کیا البتہ انھوں نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر مذکورہ رکعتوں کو الگ الگ کیا اور یہ بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم ماقبل کے مفہوم سے الگ ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت اسود، مسروق اور یحییٰ بن جزار کی روایت جو انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کا مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے ۔

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں وتروں کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت بتیرا (ایک ٹکڑا) ہیں تو چونکہ آپ اس صورت میں تین رکعتوں کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ نماز نہ ہو اور آپ کے نزدیک پسندیدہ وتر وہ تھے جن سے پہلے نفل ہوں چار ہوں یا دو ، تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہر حال اس کے ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں تو حضرت سعد بن ہشام سے ام المومنین کی روایت ہے انھوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے ان کے قول اور رائے کی موافقت ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے ۔ البتہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے ۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے ۔

اور عام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطہ

عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَائِشَةَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ اَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهُ وَانْفَرَدَ بِهٖ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ يَعُوْدُ مَعْنَاهَا اَيْضًا اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ عَادَ اِلَيْهِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ۔

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ عام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

۱۵۸۴ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۵۸۵ - وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَذَبَنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِيَامُهٗ فِيْهِنَّ سَوَاءٌ۔

حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ (فرماتے ہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائیں۔ ان میں آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

۱۵۸۶ - وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

فَقَدِ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْ جُمْلَةِ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اِلَّا اَنَّهٗ لَا تَفْصِيْلَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْصِيْلِ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی تمام نماز تیرہ رکعات تھیں لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہٰذا ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا آپ سے اس سلسلے کوئی تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۵۸۷- فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَنِي الْعَبَّاسُ اَنْ اَبِيْتَ بِاٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَا تَنَامَ حَتّٰى تَحْفَظَ لِيْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِطَوِيْلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيْرَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ اِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ اسْتَوٰى وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ اقدس میں رات گذاروں اور رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نماز (کے طریقے) میں محفوظ کر لوں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ آرام فرما ہو گئے اس کے بعد اٹھے پیشاب فرمایا پھر وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ طویل تھیں اور نہ ہی مختصر، پھر بستر مبارک پر تشریف لائے اور آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ پھر وتر ادا فرمائے لیکن لفظ "تین" نہیں فرمایا۔

فَاَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِيْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ وَاَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَخَالَفَ اَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِيْ عَدَدِ التَّطَوُّعِ۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور علیہ السلام کے وتروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نماز کا طریقہ کیا تھا نیز بتایا کہ وہ تین رکعات ہیں انہوں نے نفلوں کی تعداد کے بارے میں حضرت ابو جمرہ، عکرمہ بن خالد اور کریب رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

۱۵۹۰- وَاَمَّا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير يقول عن ابن عباس ح و حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم قام فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه او خطيطه ثم خرج الى الصلوة۔

اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں رات گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعتیں پڑھ کر آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ففي هذا الحديث انه صلى احدى عشرة ركعة منها ركعتان بعد الوتر **فقد** وافق علي بن عبد الله في التسع التي منها الوتر وزاد عليه ركعتين بعد الوتر **وقد** روي عن سعيد بن جبير ويحيى بن الجزار عن ابن عباس في وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم مفردا ما يدل على انه ثلث۔

پس اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا فرمائیں ان میں دو رکعتیں وتروں کے بعد تھیں انھوں نے ان نو رکعات میں حضرت علی ابن عبداللہ کی موافقت کی جس میں وتر بھی شامل ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الگ بھی روایت کرتے ہیں جو تین رکعات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۵۹۱۔ **فمن** ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابو بكر النهشلي عن حبيب ابن ابي ثابت عن يحيى بن الجزار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث ركعات

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲۔ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا يونس قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ

نُوَيْنُ قَالَ ثنا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ -

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یاایہا الکٰفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

١٥٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ انا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ -

حضرت ابواسحٰق حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ سرکار دوعالم صلی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ ثَلٰثًا -

اس سے وہی بات ثابت ہو رہی ہے جو حضرت علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ تین رکعات تھیں۔

١٥٩٥- وَاَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثنا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثنا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثنا شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّ كُرَيْبًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهٗ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهٗ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ -

حضرت کریب رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات گزاری جب آپ نماز عشاء سے واپس ہوئے تو میں بھی واپس آیا گھر میں داخل ہوئے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں ان کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدہ قیام کے برابر تھا پھر اسی جگہ مصلیٰ پر آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر بیدار ہوئے وضو فرمایا اور اسی طرح دو رکعات ادا فرمائیں پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اسی طرح پانچ مرتبہ کیا تو دس رکعات ادا فرمائیں پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

فَقَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلّٰى

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دس رکعات ادا

عشر رکعات ثم اوتر بواحدة فقد یحتمل ان یکون اوتر بواحدة و ثنتین قد تقدمتاها تکون مع هذه الواحدة ثلاثا یستوی معنی هذا الحدیث و معنی حدیث علی بن عبد الله و سعید بن جبیر و یحیی بن الجزار ثم نظر هل روی عنه ما یبین ذلك

۱۵۹۶ - فاذا ابراهیم بن منقذ العصفری قد حدثنا قال ثنا المقبری عن سعید بن ابی ایوب قال ثنا عبد ربه بن سعید عن قیس بن سلیمن عن کریب مولی ابن عباس ان عبد الله بن عباس حدثه قال فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین بعد العشاء ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر بثلث۔

کرنے کے بعد ایک رکعت سے وتر ادا فرماتے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جو پہلے ادا کر چکے تھے پس ایک رکعت کے ساتھ یہ تین رکعتیں ہو گئیں یہ احتمال (اس لیے) ہے تاکہ اس حدیث اور حضرت علی بن عبد اللہ، سعید ابن جبیر اور یحییٰ ابن جزار کی حدیث کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے —— پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان سے اس کا کوئی بیان بھی مروی ہے تو پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے بیان فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد دو دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو دو رکعتیں، پھر دو دو رکعتیں پھر تین رکعات وتر ادا کیے۔

فاتفق هذا الحدیث و حدیث ابن ابی داود علی ان جمیع ما صلی احدی عشرة رکعة بین هذا ان الوتر فیها ثلث فثبت بذلك ان معنی حدیث ابن ابی داود ثم اوتر بواحدة ای مع اثنتین قد تقدمتاها معها وتر۔

پس یہ حدیث اور ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۵۹۵) اس بات پر متفق ہو گئیں کہ آپ کی تمام (رشیعنہ) نماز گیارہ رکعات تھیں نیز ان میں تین رکعات وتر تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن ابی داؤد کی روایت کہ پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے سے مراد یہ ہے کہ پہلی دو رکعات بھی اس کے ساتھ وتروں میں شامل ہیں۔

۱۵۹۷ - حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب ان مالکا حدثه عن مخرمة بن سلیمن عن کریب ان عبد الله بن عباس حدثه انه بات لیلة عند میمونة و هی خالته فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو اور پھر وتر ادا کیے پھر پہلو کے بل لیٹ گئے۔ اس کے بعد موذن حاضر خدمت ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

فقد زاد فی هذا الحدیث رکعتین ولم یخالفه فی الوتر فکان ما روینا عن ابن

اس حدیث میں دو رکعتوں کا اضافہ ہے لیکن وتروں کے سلسلے میں مخالفت نہیں پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عباس لما جمعت معانيه يدل على ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث وقد روي عن ابن عباس من قوله في ذلك شيء.

۱۵۹۸- حدثنا محمد بن الحجاج الحضرمي قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا يزيد بن عطاء عن الاعمش عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اني لاكره ان يكون بتراء ثلثا ولكن سبعا او خمسا۔

۱۵۹۹- حدثنا عيسى بن ابراهيم الغافقي قال ثنا سفيان بن عيينة عن الاعمش فذكر باسناده نحوه۔

۱۶۰۰- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شعبة عن اعمش فذكر باسناده مثله۔

فهذا عندنا على انه كره ان يوتر وترا لم يتقدمه تطوع واحب ان يكون قبله تطوع اما ركعتان واما اربع فان قال قائل فقد روي عن ابن عباس خلاف هذا۔

۱۶۰۱- فذكر ما حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون البغدادي قال ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء قال قال رجل لابن عباس هل لك في معاوية اوتر بواحدة وهو يريد ان يعيب معاوية قال ابن عباس اصاب معاوية قيل له قد روي عن ابن عباس في فعل معاوية هذا اما يدل على انكاره اياه عليه۔

۱۶۰۲- وذلك ان ابا غسان مالك بن يحيى الهمداني حدثنا قال ثنا عبد الوهاب

عنہما سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا قول بھی منقول ہے۔

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ ہوں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعات ہوں (یعنی وتروں کے ساتھ دو یا چار نفل بھی ہوں)۔

حضرت سفیان ابن عیینہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وتر علیحدہ کو اس طرح تنہا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دو رکعتیں یا چار۔ ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

پس وہ یوں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ آپ حضرت معاویہ پر عیب لگائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر اعتراض کیا اور وہ یوں ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

عن عطاء قال انا عمران بن حدير عن عكرمة انه قال كنت مع ابن عباس عند معاوية نتحدث حتى ذهب هزيع من الليل فقام معاوية فركع ركعة واحدة فقال ابن عباس من اين ترى اخذها الحمار.

حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ایک رکعت پڑھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو اس حمار نے یہ کہاں سے سیکھا۔

۱۶۰۳- **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا عمران فذكر باسناده مثله الا انه لم يقل الحمار **وقد** يجوز ان يكون قول ابن عباس اصاب معاوية على التقية له اى اصاب فى شئ آخر لانه كان فى زمنه ولا يجوز عليه عندنا ان يكون ما خالف فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى قد علمه عنه صوابا. **وقد** روى عن ابن عباس فى الوتر انه ثلث.

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حمار کا لفظ نہیں کہا۔

پس ممکن ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے یہ تقیہ ہو یعنی کسی دوسرے کام میں انھوں نے درست راہ اختیار کیا کیونکہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کہ انھوں نے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا ہو وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھتے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴- **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا عبد الله بن محمد الفهمى قال انا ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن ابى منصور قال سالت عبد الله بن عباس عن الوتر فقال ثلث قال ابن لهيعة وحدثنى يزيد ابن ابى حبيب عن عمرو بن الوليد بن عبدة عن ابى منصور بذلك.

حضرت ابو منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تین رکعات ہیں۔ ابن لہیعہ فرماتے ہیں، مجھ سے یزید بن ابی حبیب، نے بواسطہ عمرو بن ولید بن عبدہ، ابو منصور سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵- **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن حصين عن ابى يحيى قال سمر المسور بن مخرمة وابن عباس حتى طلعت الحمراء ثم نام ابن عباس فلم يستيقظ الا باصوات اهل الزوراء فقال لاصحابه اترونى ادرك اصلى ثلثا يريد الوتر وركعتى الفجر وصلوة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقالوا نعم

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم رات کو باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چاند نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس آرام فرما ہو گئے پھر وہ بازار والوں کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں سورج نکلنے سے پہلے تین وتر، فجر کی دو رکعتیں اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا انھوں نے فرمایا

نصلي وهذا في آخر وقت الفجر **فمحال** أن يكون الوتر عنده يجزي فيه أقل من ثلاث ثم يصليه حينئذ ثلاثا مع ما يخاف من فوت الفجر **فدل** ذلك على صحة ما صرفنا إليه معاني أحاديثه في الوتر أنه ثلاث **وقد** روي عن علي بن أبي طالب في الوتر أيضا أنه ثلاث۔

۱۶۰۶- **حدثنا** فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن الحارث عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع سور من المفصل في الركعة الأولى ألهاكم التكاثر وإنا أنزلناه في ليلة القدر وإذا زلزلت وفي الثانية والعصر وإذا جاء نصر الله وإنا أعطيناك الكوثر وفي الثالثة قل يا أيها الكافرون وتبت يدا وقل هو الله أحد **وروى** عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك۔

۱۶۰۷- **حدثنا** فهد قال ثنا الحماني قال ثنا عباد بن العوام عن الحجاج عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الوتر في الركعة الأولى بسبح اسم ربك الأعلى وفي الثانية قل يا أيها الكافرون وفي الثالثة قل هو الله أحد۔

۱۶۰۸ **وروي** عن زيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن عبد الله بن أبي بكر عن أبيه أن عبد الله بن قيس بن مخرمة أخبره عن زيد بن خالد

ہاں پس آپ نے نماز پڑھی اور یہ فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔ پس یہ بات محال ہے کہ آپ کے نزدیک تین سے کم وتر کفایت کرتے ہوں پھر آپ اس وقت تین وتر پڑھیں حالانکہ فجر کے فوت ہونے کا خوف بھی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وتروں کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان کیے ہیں کہ وہ تین رکعات ہیں، صحیح ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصار مفصل کی نو سورتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر"، "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" اور "اذا زلزلت" دوسری میں "والعصر" "اذا جاء نصر اللہ" اور "انا اعطیناک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایہا الکفرون" اور تیسری میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں حضرت زید بن خالد جہنی نے ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھیں گے (فرماتے ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا خیمہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا تَقَدَّمَهُ.

١٦٠٩ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ **فَقَدْ** يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا.

١٦١٠ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلٰثٍ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائیں وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ ہلکی پھلکی تھیں پھر وتر پڑھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہو گئیں، اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

بواسطہ حضرت ابوامامہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو غالب، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے جب بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ان میں "اذا زلزلت" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے تھے۔

پس جائز ہے کہ انھوں نے آپ کی جفت نماز یعنی نوافل اور وتروں کا (اکٹھا) ذکر کیا ہو اور ان تمام کو وتر قرار دیا ہو جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابوامامہ کا اپنا فعل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پر دلالت کرتا ہے

حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امامہ کے نزدیک وتر وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک وتروں کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم میں ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں وہی بات جانتے ہیں جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

۱۶۱۱ - **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَعْمَشَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ **فَالْكَلَامُ** فِیْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَیْضًا

بواسطہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ —— حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے جب بڑھاپا اور ضعف آگیا تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر بنانے لگے

اس میں حضرت ابو امامہ کی روایت جیسا کلام ہے۔

۱۶۱۲ - **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ **فَقَدْ** یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ یُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَكَانَ اِنَّمَا یُرَادُ مِنْهُمْ اَنْ یُصَلُّوْا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهٗ مَعْلُوْمٌ۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت مقسم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ (نماز) کو وتر بناتے تھے۔ ان کے درمیان سلام و کلام کے ذریعے تفریق نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہو لہٰذا جو چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بناتا اور جو چاہتا سات رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتا مقصد یہ تھا کہ وہ وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس (مذکورہ بالا) مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۶۱۳ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلٰثٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِیْ اِیْمَاءً۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاقت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارے سے پڑھو۔

۱۶۱۴ - **وَحَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابو ایوب انصاری

ثنا سهل بن بحار قال ثنا وهيب بن خالد قال ثنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق فمن اوتر بخمس فحسن ومن اوتر بثلاث فقد احسن ومن اوتر بواحدة فحسن ومن لم يستطع فليوم ايماء.

١٦١٥ - **حدثنا** فهد قال ثنا يحيى بن عبد الله بن الضحاك قال ثنا الاوزاعي قال ثنا الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي ايوب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق ومن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدة.

١٦١٦ - **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب قال الوتر حق او واجب فمن شاء اوتر بسبع ومن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدة ومن غلب الى ان يومي فليومي.

فاخبر في هذا الحديث انهم كانوا مخيرين في ان يوتروا بما احبوا لا وقت في ذلك ولا عدد بعد ان يكون ما يصلون وترا.

وقد اجمعت الامة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على خلاف ذلك واوتروا وترا لا يجوز لكل من اوتر بعده ترك شيء منه **فدل** اجماعهم على نسخ ما قد تقدمه من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لان الله عز وجل لم يكن ليجمعهم على ضلال.

١٦١٧ - **وقد** روى عبد الرحمن بن ابزى

ر رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں پس جو شخص پانچ رکعات کے ساتھ ادا کرے تو اچھا ہے جو تین کے ساتھ پڑھے اس نے اچھا کیا اور جو ایک کے ساتھ ادا کرے تو بھی اچھا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ اشارے سے پڑھے۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں جو چاہے پانچ رکعات سے ادا کرے جو چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وتر حق ہیں (یا فرمایا) واجب ہیں پس جو شخص چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے پڑھے۔

اس حدیث میں بتایا گیا کہ وتر پڑھنے میں ان کو اختیار تھا کہ جو پسند ہو پڑھیں اس میں وقت اور گنتی کی پابندی نہیں تھی البتہ جو پڑھیں وہ وتر (طاق) ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

پس ان کا اجماع گزشتہ کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان (امت) کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمن بن ابزی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا
حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي
الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ
عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى
عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى
وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضرت زبید حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے آپ نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب فارغ ہوئے تو تین بار "سبحان الملک القدوس" پڑھا تیسری بار آواز بلند فرمائی۔

١٦١٨- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا
أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ
مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت سفیان، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦١٩- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ
عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَعْنِي
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ
بِثَلٰثٍ.

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں "قل للذین کفروا" یعنی قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں اللہ الواحد الصمد (سورۂ اخلاص) پڑھتے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

١٦٢٠- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلٰثٍ وَأَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ
أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ.

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعات کے ساتھ وتر ادا کرو مغرب کی نماز سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

١٦٢١- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع

بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثه عن عراك بن مالك عن أبي هريرة ولم يرفعه قال لا توتروا بثلاث ركعات تشبهوا بالمغرب ولكن أوتروا بخمس أو بسبع أو بتسع أو بإحدى عشرة.

فقد يحتمل أن يكون كره إفراد الوتر حتى يكون معه شفع على ما قد روينا قبل هذا عن ابن عباس وعائشة فيكون ذلك تطوعا قبل الوتر وفي ذلك نفي الواحدة أن تكون وترا ويحتمل أن يكون على معنى ما ذكرنا من حديث أبي أيوب في التخيير إلا أنه ليس فيه إباحة الوتر بالواحدة

فقد ثبت بهذه الآثار التي رويناها عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الوتر أكثر من ركعة ولم يرو في الركعة شيء إلا وتأويله يحتمل ما قد شرحناه وبيناه في موضعه من هذا الباب

حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثم أردنا أن نلتمس ذلك من طريق النظر فوجدنا الوتر لا يخلو من أحد وجهين إما أن يكون فرضا أو سنة فإن كان فرضا فإنا لم نر شيئا من الفرائض إلا على ثلاثة أوجه فمنه ما هو ركعتان ومنه ما هو أربع ومنه ما هو ثلاث وكل قد أجمع أن الوتر لا يكون اثنتين ولا أربعا فثبت بذلك أنه ثلاث هذا إذا كان فرضا وأما إذا كان سنة فإنا لم نجد شيئا من السنن إلا وله مثل في الفرض من ذلك الصلوات منها تطوع ومنها فرض ومن ذلك الصدقات

مروی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مغرب (کی نماز) سے مشابہت اختیار نہ کرو بلکہ پانچ سات نو یا گیارہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناؤ۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے الگ وتر پڑھنا کو مکروہ خیال کیا حتیٰ کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے پس یہ وتروں سے پہلے نفل ہوئے اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نفی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھیں اختیار دیا گیا تھا لیکن اس میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ —— ان روایات سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زائد ہیں اور ایک رکعت کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر وضاحت

قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کا حل چاہا تو دیکھا کہ وتر دو حال سے خالی نہیں فرض ہوں گے یا سنت اگر فرض ہوں تو ہم فرائض کو تین صورتوں میں دیکھتے ہیں بعض دو رکعات ہیں بعض چار اور بعض تین رکعتیں ہیں۔

اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین رکعات ہیں یہ اس صورت میں ہے جب فرض ہوں اور اگر سنت ہوں تو ہم کسی سنت کو اس صورت میں نہیں پاتے کہ فرض میں اس کی مثال نہ ہو نماز میں سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرض، صدقات کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ روزوں میں بھی فرض میں اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں

لها اصل في الفرض وهو الزكوة ومن
ذلك الصيام وله اصل في الفرض وهو
صيام شهر رمضان وما اوجب الله عز وجل
في الكفارات ومن ذلك الحج يتطوع به وله
اصل في الفرض وهو حجة الاسلام ومن ذلك
العمرة يتطوع بها ووجوبها فيه اختلاف
سنبينه في موضعه انشاء الله تعالى ومن
ذلك العتاق له اصل في الفرض وهو ما فرض
الله عز وجل في الكتاب من الكفارات و
الظهار فكانت هذه الاشياء كلها يتطوع
بها ولها اصول في الفرض فلم نر شيئا
يتطوع به الا وله اصل في الفرض وقد
رأينا اشياء هي فرض ولا يجوز ان يتطوع
بها منها الصلوة على الجنازة وهي فرض
ولا يجوز ان يتطوع بها ولا يجوز لاحد ان
يصلي على ميت مرتين يتطوع بالاخرة
منهما فكان الفرض قد يكون في شيء
ولا يجوز ان يتطوع بمثله ولم نر شيئا
يتطوع به الا وله مثل في الفرض منه اخذ
وكان الوتر يتطوع به فلم يجز ان يكون
كذالك الا وله مثل في الفرض والفرض
لم نجد فيه وترا الا ثلثا فثبت بذلك ان
الوتر ثلث هذا هو النظر وهو قول ابي حنيفة
وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى -

وقد روي في ذلك عن اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما حدثنا يونس قال
انا ابن وهب ان مالكا حدثه ح وحدثنا
ابو بكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا مالك
عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ نفل بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے عمرہ ہے نفلاً بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس سے آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا یعنی کفارے اور ظہار میں یہ تمام چیزیں بطور نفل بھی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جاتا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جا سکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفلی ہو تو ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو مگر اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وتر بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی مثل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر (طاق) صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ فرماتے ہیں قاری سو سو آیات والی دو سورتیں پڑھتا حتی کہ طویل قیام کی وجہ سے

قال أمر عمر بن الخطاب أبي بن كعب وتميم الداري أن يقوما للناس بإحدى عشرة ركعة قال فكان القارئ يقرأ بالمئين حتى يعتمد على العصا من طول القيام وما كنا ننصرف إلا في فروع الفجر۔

عصا پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں واپس لوٹتے

فهذا يدل على أنهم كانوا يوترون بثلث لأنه لا يجوز أن يكونوا كانوا يصلون شفعا واحدا ثم ينصرفون عليه حتى يصلوه بشفع آخر۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور پھر وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

۱۶۲۳۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا يحيى بن سليمان الجعفي قال أنا ابن وهب قال أخبرني عمرو عن ابن أبي هلال عن الشباق عن المسور بن مخرمة قال دفنا أبا بكر ليلا فقال عمر إني لم أوتر فقام وصففنا وراءه فصلى بنا ثلث ركعات لم يسلم إلا في آخرهن۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے وتر نہیں پڑھے آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بندی کی انھوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور صرف آخر میں سلام پھیرا۔

۱۶۲۴۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا أبو خالدة قال سألت أبا العالية عن الوتر فقال علمنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أو علمونا أن الوتر مثل صلوة المغرب غير أنا نقرأ في الثالثة فهذا وتر الليل وهذا وتر النهار۔

حضرت ابوخلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم تیسری رکعات میں قرأت نہیں کرتے تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے۔

۱۶۲۵۔ حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا شجاع عن سليمان بن مهران عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال الوتر ثلث كوتر النهار صلوة المغرب۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔

۱۶۲۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو حذيفة قال ثنا سفيان عن الأعمش عن مالك بن الحارث فذكر مثله بإسناده۔

حضرت اعمش، حضرت مالک بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

سعيد بن منصور قال ثنا هشيم عن حميد عن انس قال الوتر ثلث ركعات وكان يوتر بثلث ركعات۔

۱۶۲۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ثابت قال صلى بي انس الوتر انا عن يمينه وام ولده خلفنا ثلث ركعات لم يسلم الا في اخرهن ظننت انه يريد ان يعلمني۔

۱۶۲۹۔ حدثنا ابو امية قال ثنا ابو عاصم عن ابن عجلان عن نافع والمقبري سمعا معاذ القارى يسلم في الركعتين من الوتر۔

۱۶۳۰۔ حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث عن عياش بن عياش القتباني عن عامر بن يحيى عن حنش الصنعاني قال كان معاذ يقرأ للناس في رمضان فكان يوتر بواحدة يفصل بينها وبين الثنتين بالسلام حتى يسمع من خلفه تسليمة فلما توفي قام للناس زيد بن ثابت فاوتر بثلث لم يسلم حتى فرغ منهن فقال له الناس ارغبت عن سنة صاحبك فقال لا ولكن ان سلمت انفض الناس۔

فهؤلاء جميعا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا يوترون بثلث فمنهم من كان يسلم في الاثنتين ومنهم من كان لا يسلم فلما ثبت عنهم ان الوتر ثلث نظرنا في حكم التسليم بين الاثنتين منهن كيف هو فرأينا التسليم يقطع الصلوة ويخرج المسلم به منها حتى يكون في غير صلوة وقد رأينا ما اجمعوا عليه من الفرض لا

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعات وتر پڑھائے میں آپ کی دائیں جانب تھا اور ام ولد آپ کے پیچھے تھی۔ انھوں نے صرف آخر میں سلام پھیرا میرا خیال ہے انھوں نے مجھے سکھانا چاہا۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ وتر کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

حضرت حنش صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قرآن سناتے تھے تو آپ ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اس کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے حتی کہ پیچھے والا آپ کا سلام سن لیتا جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھائے اور فارغ ہونے سے پہلے سلام نہ پھیرا لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ دیا فرمایا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیرتا تو لوگ بکھر جاتے۔

یہ تمام صحابہ کرام تین تین وتر پڑھتے تھے ان میں سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض نہ پھیرتے جب ان سے ثابت ہوا کہ وتروں کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نماز کو توڑ دیتا ہے اور سلام پھیرنے والا اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتی کہ وہ دوسری نماز میں ہوتا ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

ينبغي أن يفصل بعضه من بعض بسلام فكان النظر على ذلك أن يكون كذلك الوتر لا ينبغي أن يفصل بعضه من بعض بسلام. فإن قال قائل فإنه قد روي عن غير واحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يوتر بواحدة.

١٦٣١ - فذكر ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا فليح بن سليمان الخزاعي قال ثنا محمد بن المنكدر عن عبد الرحمن التيمي قال قلت لا يغلبني الليلة على القيام أحد فقمت أصلي فوجدت حس رجل من خلفي في ظهري فنظرت فإذا عثمان بن عفان فتنحيت له فتقدم فاستفتح القرآن حتى ختم ثم ركع وسجد فقلت أوهم الشيخ فلما صلى قلت يا أمير المؤمنين إنما صليت ركعة واحدة فقال أجل هي وتري قيل له قد يجوز أن يكون عثمان كان يفصل بين شفعه ووتره فيكون قد صلى شفعه قبل ذلك ثم أوتر في وقت ما رآه عبد الرحمن وفي إنكار عبد الرحمن فعل عثمان دليل على أن العادة التي قد كان جرى عليها قبل ذلك وعرفها على غير ما فعل عثمان وعبد الرحمن فله صحبة فقد دخل بذلك هذا المعنى في المعنى الأول وإن احتج في ذلك محتج بما روي عن سعد.

١٦٣٢ - فإنه قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثهم عن يعقوب بن عبد الله بن الأشج عن سعيد بن المسيب قال شهد عندي من شيب من آل سعد بن أبي وقاص

(فرض نماز کی رکعات) کو سلام کے ذریعے الگ الگ نہ کیا جائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتروں میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بعض کو بعض سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت عبدالرحمن تیمی فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ آج رات قیام کے سلسلے میں مجھ پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ آگے ہو گئے انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ مکمل پڑھا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا شیخ کو وہم ہو گیا جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس شخص کو (جوابا) کہا جائیگا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت پڑھ چکے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمن کا حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے فعل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمن اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کے خلاف پہچانتے تھے اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ مفہوم پہلے مفہوم میں داخل ہو گیا۔
اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخص یوں استدلال کرے:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بوڑھوں نے میرے سامنے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

أن سعد بن أبي وقاص كان يوتر بواحدة۔

١٦٣٣- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال حدثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا حصين عن مصعب بن سعد عن أبيه أنه كان يوتر بواحدة۔

١٦٣٤- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة قال أمنا سعد بن أبي وقاص في صلوة العشاء الآخرة فلما انصرف تنحى في ناحية المسجد فصلى ركعة فاتبعته فأخذت بيده فقلت له يا أبا إسحق ما هذه الركعة فقال وتر أنام عليه قال عمرو فذكرت ذلك لمصعب بن سعد فقال كان يوتر بركعة يعني سعدا قيل له قد يجوز أن يكون سعد فعل في ذلك ما احتمله ما فعله عثمان فيما ذكرنا قبله فإن قال قائل ففي حديث عمرو بن مرة ما يدل على خلاف ذلك لأنه قال صلى بنا فلما انصرف تنحى فصلى ركعة قيل له قد يجوز أن يكون ذلك الانصراف هو الانصراف إلى منزله وقد صلى قبل ذلك بعد انصرافه من صلوته۔

١٦٣٥- وقد حدثنا أبو أمية قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا داود بن أبي هند عن عامر قال كان آل سعد وآل عبد الله بن عمر يسلمون في الركعتين من الوتر ويوترون بركعة ركعة فقد بين الشعبي في هذا الحديث مذهب آل سعد في الوتر وهم المقتدون بسعد المتبعون لفعله وأن وترهم الذي كان ركعة ركعة إنما هو وتر بعد صلوة قد

حضرت مصعب ابن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن سلمہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحٰق ایک رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرو ابن مرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب ابن سعد کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن مرہ کی روایت میں اس کے خلاف پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو الگ ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو اور لوٹنے کے بعد وہ اس نماز سے پہلے نماز (دو رکعات)

حضرت عامر فرماتے ہیں حضرت سعد کے خاندان والے اور آل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم (وتروں کی) دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

اس حدیث میں امام شعبی نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اقتداء اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس نماز کے بعد ہوتے تھے وہاں دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کرتے تھے۔

تصلوا بينه وبينها بتسليم فقد عاد ذلك إلى قول الذين ذهبوا إلى أن الوتر ثلاث.

١٦٣٦- وقد حدثنا بكار قال ثنا أبو داود قال ثنا حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود عاب ذلك على سعد ومحال عندنا أن يكون عبد الله عاب ذلك على سعد مع نبل سعد وعلمه إلا لمعنى قد ثبت عنده وهو أولى من فعله ولو كان ابن مسعود إنما خالفه برأيه لما كان رأيه أولى من رأي سعد ولما عاب ذلك على سعد إذا كان ما أخذ ذلك منه هو الرأي ولكن الذي علمه ابن مسعود مما خالف فعل سعد في ذلك هو غير الرأي.

١٦٣٧- وإن احتج في ذلك بما حدثنا فهد قال ثنا محمد بن كثير عن الأوزاعي عن يزيد بن أبي مريم عن أبي عبيد الله قال رأيت أبا الدرداء وفضالة بن عبيد ومعاذ بن جبل يدخلون المسجد والناس في صلاة الغداة يتنحون إلى بعض السواري فيوتر كل واحد منهم بركعة ثم يدخلون مع الناس في الصلاة قيل له قد يجوز أن يكون ذلك كان منهم بعد ما كانوا صلوا في بيوتهم أشفاعا كثيرة فكان ذلك الذي صلوا في بيوتهم هو الشفع وما صلوا في المسجد هو الوتر فيعود ذلك أيضا إلى أن الوتر ثلاث.

١٦٣٨- وقد حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب قال أخبرني ابن أبي الزناد عن أبيه قال أثبت عمر بن عبد العزيز الوتر بالمدينة بقول الفقهاء ثلاثا لا يسلم إلا في آخرهن.

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف لوٹتی ہے جن کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو معیوب قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے کی معالی پر نکتہ چینی کریں گے مگر یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک ایسی بات ثابت ہوئی جو ان کے فعل کے خلاف تھی، اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کے خلاف جو کچھ جانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ وہ روایت تھی)

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت ابو عبید اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء، فضالہ بن عبید، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انھوں نے بعض ستونوں کی طرف الگ ہو کر ایک ایک رکعت وتر پڑھے پھر وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

اسے جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرات نے اس سے پہلے اپنے گھروں میں دو دو رکعت کے ساتھ متعدد رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انھوں نے اپنے گھروں میں پڑھا وہ شفع (جفت) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ وتر (طاق) ہیں یہ بھی اسی بات کی طرف لوٹے گا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت ابن ابی الزناد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کو ثابت رکھی کہ وتر تین رکعات ہوں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔

١٦٣٩ - حدثنا أبو العوام محمد بن عبد الله بن عبد الجبار المرادي قال ثنا خالد بن نزار الأيلي قال ثنا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن السبعة سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير والقاسم بن محمد وأبي بكر بن عبد الرحمن وخارجة بن زيد وعبيد الله بن عبد الله وسليمان بن يسار في مشيخة سواهم أهل فقه وصلاح وفضل وربما اختلفوا في الشيء فأخذ بقول أكثرهم وأفضلهم رأيا فكان مما وعيت عنهم على هذه الصفة أن الوتر ثلاث لا يسلم إلا في آخرهن فهذا من ذكرنا من فقهاء المدينة وعلمائهم قد أجمعوا أن الوتر ثلاث لا يسلم إلا في آخرهن وتابعهم على ذلك عمر بن عبد العزيز ولم ينكر ذلك منكر سواهم وقد علم سعيد بن المسيب ما كان من وتر سعد فأفتى بغيره ورآه أولى منه وقد أفتى عروة بن الزبير بذلك أيضا وقد روى عنه الزهري وابنه هشام في الوتر ما قد تقدمت روايتنا له في هذا الباب فهذا عندنا مما لا ينبغي خلافه لما قد شهد له من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فعل أصحابه وأقوال أكثرهم من بعده ثم اتفق عليه تابعوهم.

باب القراءة في ركعتي الفجر

قال أبو جعفر قال قوم لا يقرأ في ركعتي الفجر وقال آخرون يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب خاصة.

حضرت عبدالرحمن ابن ابی الزناد اپنے والد سے اور وہ سات فقہا (مشائخ) سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمن، خارجہ بن زید، عبید اللہ اور سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں اکثر اور افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے نقل ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات وتروں پر اجماع ہے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کے بارے میں جانا لیکن اس کے غیر کے ساتھ فتوی دیا اور اسے اس کے مقابلے میں بہتر جانا۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتوی دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے وتروں کے بارے میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، صحابہ کرام کا عمل اور بعد والوں کی اکثریت کے اقوال گواہ ہیں اور پھر ان کے متبعین نے اس پر اتفاق کیا۔

باب فجر کی دو رکعتوں میں قرأت

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہ کی جائے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے

۱۶۴۰۔ وَاحْتَجَّ الْفَرِيقَانِ فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ اَوِ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

دونوں گروہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان یا (فرمایا) صبح کے لیے ندا دے کر خاموش ہو جاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ فَذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ السُّنَّةَ فِيْهِمَا هِيَ التَّخْفِيْفُ وَمِمَّنْ قَالَ اِنَّهُ يُقْرَاُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

پس ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان دو رکعتوں میں تخفیف ہی سنت ہے۔ اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے ان میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ بِذٰلِكَ اٰخُذُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِيْ اَنْ اَقْرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

ابن وہب فرماتے ہیں حضرت امام مالک نے فرمایا میں ذاتی طور پر اسی کو اختیار کرتا ہوں کہ ان میں سورۂ فاتحہ پڑھوں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حَتّٰى اَقُوْلَ هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں کو اس قدر مختصر ادا فرماتے کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے؟

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت محمد بن عبد الرحمٰن اپنی والدہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٤٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ أَقُوْلُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ هٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ غَيْرِهِ مِنْ أَحَادِيْثِ عَائِشَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ لِأَنَّهُ قَالَ قَالَتْ أَقُوْلُ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَفِيْ هٰذَا تَثْبِيْتُ قِرَاءَتِهِ فِيْهِمَا فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ نَفَى الْقِرَاءَةَ مِنْهُمَا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهَا فَيُخَفِّفُ الْقِرَاءَةَ جِدًّا حَتّٰى تَقُوْلَ عَلَى التَّعَجُّبِ مِنْ تَخْفِيْفِهِ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا مُنْقَطِعًا مَا فِيْهِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت شعبہ کی اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ پس اس میں آپ کی ان دو رکعتوں میں قرأت کو ثابت کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ان دو رکعتوں سے قرأت کی نفی کرتے ہیں۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفِيْ مَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَذَكَرَتْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ فَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ شُعْبَةُ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِحَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا قِرَاءَةُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهِمَا مَا يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رَوٰى غَيْرُ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

حضرت محمد فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت کرتے تھے اور انہوں نے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا ذکر کیا۔

بواسطہ حضرت شعبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت ابوبکرہ کی اس روایت (١٦٤٧) سے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں قرأت کے سلسلے میں آپ کا عمل وہی تھا جو دوسری نمازوں میں ہوتا تھا پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کسی نے کچھ روایت کیا۔

١٦٤٨ - فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

—— حضرت ابو وائل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بار بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر سے قبل اور مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

۱۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے چوبیس یا پچیس مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۵۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا" اور دوسری میں "قل امنا باللہ واشہد بانا مسلمون" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ الْاٰيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ

حضرت ابو الغیث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم" اور دوسری میں "ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشہدین" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ قَالَ ثَنَا اَخِيْ خَلَفُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں قل

موسی عن ابیه عن قتادة عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في ركعتي الفجر بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد۔

یا ایہا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

١٦٥٣- حدثنا محمد بن ابراهيم بن يحيى بن جناد البغدادي قال ثنا يحيى بن معين قال ثنا عبد الله بن يزيد بن عبد الله بن انيس الانصاري قال سمعت طلحة بن خراش يحدث عن جابر ان رجلا قام فركع ركعتي الفجر فقرأ في الاولى قل يا ايها الكافرون حتى انقضت السورة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا عبد امن بربه ثم قام فقرأ في الاخرة قل هو الله احد حتى انقضت السورة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا عبد اعرف ربه قال طلحة فانا استحب ان اقرأ هاتين السورتين في هاتين الركعتين۔

حضرت طلحہ بن خراش حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پہلی میں "قل یا ایہا الکفرون" مکمل پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھی جب سورۃ ختم کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے اپنے رب کو پہچانا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں ان دو رکعتوں میں ان سورتوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

ففي هذه الآثار في بعضها انه قرأ بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد وفي بعضها انه قرأ بغير ذلك وليس في ذلك نفي ان يكون قد قرأ فاتحة الكتاب مع ما قرأ به من ذلك فقد ثبت بما وصفنا ان تخفيفه ذلك كان تخفيفا معه قراءة وثبت بما ذكرنا من قرأته غير فاتحة الكتاب نفي قول من كره ان يقرأ فيهما غير فاتحة الكتاب فثبت انهما كسائر التطوع وانه يقرأ فيهما لما يقرأ في التطوع ولم نجد شيئا من صلوات التطوع لا يقرأ فيه بشيء او يقرأ فيه بفاتحة الكتاب خاصة ولم نجد شيئا من التطوع كره ان يمدد فيه القراءة بل قد استحب طول القنوت

ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" کی قرأت فرمائی اور بعض میں ہے کہ آپ نے اس کے علاوہ پڑھا ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ آپ نے سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ پڑھا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ اس تخفیف سے مراد قرأت کے ساتھ تخفیف ہے اور جو کچھ ہم نے فاتحہ کے علاوہ قرأت کا ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو سورۂ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت کرنا ناپسند کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ باقی نوافل (سنت غیر فرض مراد ہیں) کی طرح ہیں ان میں اسی طرح قرأت کی جائے جس طرح نفل نمازمیں قرأت کی جاتی ہے اور ہم کوئی نوافل قرأت کے بغیر نہیں پاتے اور نہ ہی یہ کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور نفلوں میں طویل قرأت کی کراہت کے سلسلے میں بھی ہم کوئی بات نہیں پاتے

وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۵۴ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

بلکہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

۱۶۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

ابن جریج، ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قیام وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی (نماز افضل ہے)۔

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر اللیثی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۹ - وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ سَمَاعَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ

حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک مختصر قیام کے ساتھ زیادہ رکوع و

يقول بذلك نأخذ وهو أفضل عندنا من كثرة الركوع والسجود مع قلة طول القيام فلما كان هذا حكم التطوع وقد جعلت ركعتا الفجر من أشرف التطوع وأكد أمرهما ما لم يؤكد أمر غيرهما من التطوع ۔

١٦٦٠۔ وَرُوِيَ عن النبي صلى الله عليه وسلم فيهما ما قد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطي قال ثنا خالد بن عبد الله عن عبد الرحمن ابن إسحق عن محمد بن زيد بن قنفذ عن ابن سيلان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا ركعتي الفجر ولو طردتكم الخيل ۔

١٦٦١۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال حدثني عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن على شيء من النوافل أشد معاهدة منه على الركعتين قبل الفجر ۔

١٦٦٢۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص عن ابن جريج عن عطاء فذكر مثله بإسناده ۔

١٦٦٣۔ حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن عبد الحميد قال ثنا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها ۔

قال أبو جعفر فلما كانت أشرف التطوع كان أولى بهما أن يفعل فيهما أشرف ما يفعل في التطوع وقد حدثني ابن أبي عمران قال

و سجود کی کثرت سے افضل ہے۔

پس جب نوافل کا یہ حکم ہے اور فجر کی دو رکعتوں کو بہترین نوافل (سنت) قرار دیا گیا ہے اور ان کے معاملے کو دوسرے نوافل سے زیادہ مؤکد قرار دیا گیا نیز ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ تمام نوافل سے زیادہ بہتر ہیں تو ان میں وہ بہترین عمل کرنا جو دوسرے نوافل میں کیا جاتا ہے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت حسن بن زیاد

حدثني محمد بن شجاع عن الحسن بن زياد قال سمعت أبا حنيفة يقول ربما قرأت في ركعتي الفجر جزأين من القرآن فهذا نأخذ لا بأس أن يطال فيهما القراءة وهي عندنا أفضل من التقصير لأن ذلك من طول القنوت الذي فضله رسول الله صلى الله عليه وسلم في التطوع على غيره.

وقد روي في ذلك أيضا عن إبراهيم.

١٦٦٥ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عامر ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا مسلم بن إبراهيم قال ثنا هشام الدستوائي قال ثنا حماد عن إبراهيم قال إذا طلع الفجر فلا صلوة إلا الركعتين اللتين قبل الفجر قلت لإبراهيم أطيل فيهما القراءة قال نعم إن شئت وقد رويت آثار عمن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم في القراءة فيهما أردت بذكرها الحجة على من قال لا قراءة فيهما.

١٦٦٦ - فمن ذلك ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن إبراهيم بن المهاجر عن إبراهيم النخعي قال كان ابن مسعود يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل الصبح قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد.

١٦٦٧ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن المغيرة عن إبراهيم عن أصحابه أنهم كانوا يفعلون ذلك.

١٦٦٨ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة قال أخبرني الأعمش عن إبراهيم أن أصحاب ابن مسعود كانوا يفعلون ذلك.

١٦٦٩ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن سفيان عن العلاء ابن المسيب أن أبا وائل

فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ سے سنا فرماتے ہیں کبھی میں فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کے دو جز (پارے) پڑھتا ہوں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ طویل قرأت میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ کمی کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ طویل قیام سے ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلوں میں افضل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت حماد کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہو جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جو فجر (کی نماز) سے پہلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے حضرات سے بھی قرأت کے بارے میں روایات مروی ہیں۔ میں انہیں ان لوگوں کے خلاف بطور حجت ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ان دو رکعتوں میں قرأت نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد اور صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے وہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت علاء ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورہ

قرأ في ركعتي الفجر بفاتحة الكتاب وبآية.

فاتحہ اور ایک آیت پڑھی۔

۱۶۷۰ - حدثنا يونس وفهد قالا حدثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عقبة بن مسلم عن عبد الرحمن بن جبير انه سمع عبد الله بن عمرو يقرأ في ركعتي الفجر بام القرآن لا يزيد معها شيئا۔

حضرت عقبہ بن مسلم عبد الرحمن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے سُنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے ساتھ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

باب ۶۱ الركعتين بعد العصر

باب ۶۱ عصر کے بعد دو رکعتیں

۱۶۷۱ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير عن شعبة عن ابي اسحق عن الاسود و مسروق عن عائشة انها قالت ما كان اليوم الذي يكون عندي فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم الا صلى ركعتين بعد العصر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۲ - حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا الشيباني قال ثنا عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عائشة قالت ركعتان لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعهما سرا ولا علانية ركعتان قبل الصبح وركعتان بعد العصر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پوشیدہ اور ظاہر رکعتیں یعنی صبح سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۳ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص عن الشيباني ثم ذكر باسناده مثله۔

حضرت حفص، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۷۴ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا هلال بن يحيى قال ثنا ابو عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن مسروق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدع الركعتين بعد العصر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۵ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا عباد بن عباد عن هشام بن عروة عن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت

أبيه عن عائشة قالت والله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين عندي بعد العصر

کبھی نہیں چھوڑیں۔

١٦٧٦ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا محمد بن يحيى بن أبي عمر قال ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيتي قط بعد العصر إلا صلى ركعتين

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٧٧ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا ابن أبي الرجال عن أبيه عن عمرة عن عائشة نحوه۔

حضرت ابن ابی الرجال اپنے والد سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٧٨ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الحوضي قال ثنا أبو عوانة عن مغيرة عن أم موسى قالت أتيت عائشة فسألتها عن الركعتين بعد العصر فذكرت عنها مثل ذلك أيضا۔

حضرت ام موسیٰ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے ان سے عصر کے بعد والی دو رکعات کے بارے میں پوچھا۔ چنانچہ انہوں نے ان (ام المؤمنین) سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٧٩ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا إسرائيل عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر ثم يصلي بعدها ركعتين۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٨٠ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج قال سمعت أبا سعيد الأعمى يحدث عن رجل يقال له السائب مولى القاريين عن زيد بن خالد الجهني أنه رآه ركع بعد العصر ركعتين وقال لا أدعهما بعد ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما۔

ابوسعید اعمی ایک شخص جسے سائب مولیٰ قارئین کہا جاتا ہے اسے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا میں نے جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا وقالوا لا بأس بأن يصلي الرجل بعد العصر ركعتين وهما من السنة عندهم واحتجوا في ذلك بهذا الحديث۔ فخالفهم أكثر العلماء في ذلك وكرهوهما۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہ خیال ہے وہ کہتے ہیں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ان کے نزدیک یہ سنت ہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اکثر علماء نے

١٦٨١ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن موسى العبسي قال انا طلحة بن يحيى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن معاوية أرسل إلى أم سلمة يسألها عن الركعتين اللتين ركعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر فقالت نعم صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي ركعتين بعد العصر فقلت أمرت بهما قال لا ولكني كنت أصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما فصليتهما الآن -

١٦٨٢ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أحمد بن يحيى بن أبي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الله بن أبي لبيد عن سلمة بن عبد الرحمن أن معاوية بن أبي سفيان قال وهو على المنبر لكثير بن الصلت اذهب إلى عائشة فاسألها عن ركعتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر قال أبو سلمة فقمت معه وقال ابن عباس لعبد الله بن الحارث اذهب معه فجئناها فسألناها فقالت لا أدري اسألوا أم سلمة فسألناها فقالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله ما كنت تصلي هاتين الركعتين فقال قدم علي وفد من بني تميم أو جاءتني صدقة فشغلوني عن ركعتين كنت أصليهما بعد الظهر وهما هاتان -

١٦٨٣ - حدثنا الحجاج بن عمران بن الفضل البصري قال ثنا يوسف بن موسى القطان قال ثنا أبو أسامة قال ثنا الوليد بن كثير قال حدثني محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الرحمن بن أبي سفيان أن معاوية أرسل إلى عائشة يسألها عن السجدتين بعد العصر فقالت ليس

اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور ان رکعتوں کو مکروہ خیال کیا ہے انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

۱۶۸۱: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ ان سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کو ان کا حکم دیا گیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا ہوں بوجہ مشغولیت نہ پڑھ سکا تو اب پڑھی ہیں۔ —— حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر تھے تو حضرت کثیر بن صلت سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو۔ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ اٹھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن حارث سے فرمایا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایک دن عصر کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آیا یا (فرمایا) میرے پاس صدقہ (صدقے کا مال) آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں حضرت عبد الرحمن بن ابی سفیان فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (کسی کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے پوچھیں انھوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے ہاں یہ نہیں پڑھیں البتہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ

عندي صلاهما ولكن أم سلمة حدثتني أنه صلاهما عندها فأرسل إلى أم سلمة فقالت صلاهما رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي لم أره صلاهما قبل ولا بعد فقلت يا رسول الله ما سجدتان رأيتك صليتهما بعد العصر ما صليتهما قبل ولا بعد فقال هما سجدتان كنت أصليهما بعد الظهر فقدم علي قلائص من الصدقة فنسيتهما حتى صليت العصر ثم ذكرتهما فكرهت أن أصليهما في المسجد والناس يروني فصليتهما عندك۔

١٦٨٤ - حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا أبو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن الأزرق بن قيس عن ذكوان عن عائشة عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى في بيتها ركعتين بعد العصر فقلت يا رسول الله ما هاتان الركعتان فقال كنت أصليهما بعد الظهر فجاءني مال فشغلني فصليتهما الآن۔

١٦٨٥ - حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير أن كريبا مولى ابن عباس حدثه أن ابن عباس وعبد الرحمن بن أزهر والمسور بن مخرمة أرسلوه إلى عائشة فقالوا اقرأها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر وقل إنا أخبرنا أنك تصليهما وقد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما قال ابن عباس وكنت أضرب الناس مع عمر عليهما قال كريب فدخلت عليها فبلغتها ما أرسلوني به فقالت سل أم سلمة فخرجت إليهم فأخبرتهم بقولها فردوني إلى أم سلمة

عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں یہ نماز پڑھی ہے لیکن میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے آپ کو عصر کے بعد جو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ کیا ہیں اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا فرمایا یہ دو رکعتیں وہ ہیں جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں تو میں ان کو بھول گیا حتی کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی پھر مجھے یاد آیا تو میں نے انھیں مسجد میں لوگوں کے سامنے پڑھنا ناپسند کیا لہٰذا تمہارے پاس انھیں ادا کیا۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خانۂ اقدس میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ فرمایا میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میرے پاس مال آیا جس نے مجھے مشغول رکھا تو اب ادا کر رہا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس، عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ ان حضرات نے مجھے کیوں بھیجا ہے؟ انھوں نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں ان حضرات کے پاس گیا اور ان حضرات کو حضرت عائشہ

بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ صَلَّاهُمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُولِي تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَوْ فِي بَعْضِهَا أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا سُئِلَتْ عَمَّا حُكِيَ عَنْهَا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيهَا فِي يَوْمِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَضَافَتْ ذٰلِكَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَانْتَفَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ الْأُوَلُ كُلُّهَا الْمَرْوِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ فَلَمَّا سُئِلَتْ عَنْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَوَافَقَهَا عَلَى ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْأَزْهَرِ إِلَّا أَنَّهُمْ ذَكَرُوا ذٰلِكَ بَلَاغًا وَلَمْ يَذْكُرُوهُ سَمَاعًا وَوَافَقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ حَكَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۸۶۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرَامُ بْنُ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ

رضی اللہ عنہا کا جواب بتایا چنانچہ انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اسی سوال دے کر بھیجا جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں نے ان کو پڑھتے ہوئے دیکھا لیکن جب آپ نے یہ رکعتیں ادا فرمائیں تو اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں تھیں۔ آپ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ سے سنا آپ ان دو رکعتوں سے روکتے ہیں اور آپ کو پڑھتے ہوئے بھی دیکھ رہی ہوں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد کی ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے (بات یہ ہے کہ) میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لانے کے لیے آئے تھے۔ تو انھوں نے مجھے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول رکھا تو یہ دو رکعتیں وہ ہیں۔

ان تمام روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس بات کے بارے میں پوچھا جو ان سے نقل کی گئی تھی اور جس کو ہم نے فصل اوّل (باب کے شروع) میں ذکر کیا ہے کہ رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے دولت کدہ پر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تو انھوں نے یہ بات ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب فرمائی۔ اس سے وہ تمام پہلی روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی (بتائی گئی) ہیں کی نفی ہو گئی جب انھوں نے حضرت

حضرت حرام بن دراج فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹ کر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے

رَكْعَتَيْنِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا۔

سے روکا ہے۔

١٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابوالعالیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کچھ پسندیدہ افراد نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں میرے سامنے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا پھر راوی نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٩٠۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١٦٩١۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

تغرب الشمس۔

۱۶۹۲۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا محمد بن دینار قال ثنا سعد بن اوس قال حدثنی مصدع ابو یحیی قال حدثتنی عائشة وبینی وبینها ستر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یصلی صلوة الا تبعها رکعتین غیر العصر والغداة فانه کان یجعل الرکعتین قبلهما۔

حضرت مصدع ابو یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا اور اس حال کہ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ جو نماز بھی پڑھتے اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے ہیں ان دو نمازوں سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۹۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد عن نصر بن عبد الرحمن عن معاذ بن عفراء انه طاف بعد العصر او بعد صلوة الصبح فلم یصل فسئل عن ذلك فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس وعن صلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس۔

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد طواف کیا لیکن طواف کی نفل نماز نہ پڑھی ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

۱۶۹۴۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود الطیالسی قال ثنا ابو بکر النهشلی عن عطیة العوفی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن ذلك کما ذکره معاذ بن عفراء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا جیسا کہ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۶۹۵۔ حدثنا ابن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوه۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۷۔ حدثنا فهد قال ثنا یحیی بن صالح قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

الله عليه وسلم مثله۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۸۔ حدثنا احمد بن عبد الله بن عبد الرحمن البرقي قال ثنا عمرو بن ابي سلمة عن زهير بن محمد قال اخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت حمران بن ابان فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۱۶۹۹۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا عبد الله بن حمران قال ثنا شعبة عن ابي التياح الضبعي قال ثنا حمران بن ابان قال خطبنا معاوية بن ابي سفيان فقال يا ايها الناس انكم لتصلون صلوة قد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيناه يصليها ولقد نهى عنها يعني الركعتين بعد العصر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۰۰۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن محمد بن يحيى بن حبان عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس۔

فقد جاءت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم متواترة بالنهي عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب وعمل بذلك اصحابه من بعده فلا ينبغي لاحد ان يخالف ذلك۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس پر عمل کیا، لہٰذا کسی کو اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔

۱۷۰۱۔ فمما روي عن اصحابه في ذلك ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد انه رأى عمر بن الخطاب يضرب المنكدر في الصلوة بعد العصر۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۰۲۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب فذكر مثله باسناده۔

حضرت عقیل نے ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۳۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو صالح

قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن
شهاب فذکر مثله باسناده۔

۱۷۰۳۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا یحیی بن
سعید القطان قال ثنا الاعمش عن ابی وائل
عن عبد الله قال کان عمر یکره الصلوة بعد
العصر وانا اکره ما کره عمر۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے اور میں
بھی اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں جسے حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے۔

۱۷۰۴۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا یحیی بن حماد
قال ثنا ابو عوانة عن سلیمن فذکر باسناده مثله

حضرت ابو عوانہ حضرت سلیمان سے روایت کرتے
ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۵۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب
قال ثنا شعبة عن جبلة بن سحیم قال سمعت
ابن عمر یقول رأیت عمر یضرب الرجل اذا راٰه
یصلی بعد العصر حتی ینصرف من صلاته۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک شخص کو
عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ
نے اسے مارا۔

۱۷۰۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب
قال ثنا شعبة عن ابی جمرة قال سألت ابن
عباس عن الصلوة بعد العصر فقال رأیت
عمر یضرب الرجل اذا راٰه یصلی بعد العصر۔

حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز پڑھنے
کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کسی کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے مارتے

۱۷۰۷۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال
ثنا عبید الله بن ایاد بن لقیط عن ایاد بن لقیط
عن البراء بن عازب قال بعثنی سلیمن بن ربیعة
بن یزید الی عمر بن الخطاب فی حاجة له فقدمت
علیه فقال لی لا تصلوا بعد العصر فانی اخاف
علیکم ان تترکوها الی غیرها۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے
سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے پاس کسی کام کے لیے بھیجا میں ان کے پاس حاضر
ہوا تو انھوں نے فرمایا عصر کے بعد نماز نہ پڑھنا مجھے
ڈر ہے کہ تم اس کی وجہ سے عصر کی نماز چھوڑ بیٹھو۔

۱۷۰۸۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال
ثنا شعبة قال انبأنی سعد بن ابراهیم قال سمعت
عبد الله بن رافع بن خدیج یحدث عن ابیه قال
فاتتنی رکعتان من العصر فقمت اقضیهما وجاء
عمر ومعه الدرة فلما سلمت قال ما هذه الصلوة
فقلت فاتتنی رکعتان فقمت اقضیهما فقال
ظننتک تصلی بعد العصر ولو فعلت ذلک

حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عصر کی دو
رکعتیں رہ گئیں تو میں انھیں قضاء کرنے کے لیے کھڑا
ہوا (اتنے میں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف
لائے ان کے ہاتھ میں دُرّہ تھا میں نے سلام پھیرا تو فرمایا
یہ کون سی نماز ہے؟ میں نے عرض کیا میری دو رکعتیں رہ
گئی تھیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا فرمایا

فَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ۔

میں نے سوچا شاید تم عصر کے بعد نماز پڑھتے ہو اگر تم ایسا کرتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا ہی کرتا۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ اَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدِّرَّةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو دُرّے کے ساتھ ماروں۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْاَشْتَرِ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید، حضرت اشتر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ وَقَالَ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ الْاٰيَةَ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھی وما کان لمؤمن و لا مؤمنة (آخر تک) "جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد و عورت کو کوئی اختیار باقی نہیں رہا۔"

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِهٖ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو اس نماز سے روکتے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عہد نبوت کے بالکل قریب دور میں صحابہ کرام کی موجودگی میں اس پر مارتے ہیں لیکن کوئی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا اور پھر ظہر کے بعد رہ جانے والی نماز کو پڑھا اسی طرح میں بھی کہتا ہوں

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَّا تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَنْ تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ غَيْرَهُمَا قِيْلَ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّاهُمَا حِيْنَئِذٍ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا اَنْ يَقْضِيَهُمَا اَحَدٌ

۱۷۱۳- وَذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَقْضِيْهِمَا اِذَا فَاتَتَا قَالَ لَا۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءً عَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ غَيْرِهٖ فِيْهِمَا اِذَا فَاتَتَاهُ خِلَافُ حُكْمِهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا اَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَصْلًا وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ لَيْسَتَا فَرْضًا فَاِذَا تُرِكَتَا حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَاِنْ صُلِّيَتَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَطَوَّعَ بِهِمَا مُصَلِّيْهِمَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ تَطَوُّعٍ فَلِذٰلِكَ نَهَيْنَا اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا وَجَعَلْنَا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَغَيْرَهُمَا مِنْ سَائِرِ التَّطَوُّعِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کہ جس شخص کی ظہر کے بعد والی نماز رہ جائے وہ پڑھے لیکن عصر کے بعد کوئی شخص نوافل نہ پڑھے۔

اسے کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان دو رکعتوں کو پڑھا تو اسی وقت ان کی قضا سے بھی منع فرما دیا۔

حضرت ذکوان، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرنے کے بعد میرے گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو اس سے پہلے (کبھی) نہیں پڑھی آپ نے فرمایا میرے پاس مال آیا تو اس نے مجھے ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے مشغول رکھا جنہیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔ (ام المؤمنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اگر ہم سے یہ رکعتیں رہ جائیں تو کیا ہم بھی قضا کر لیا کریں فرمایا نہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عصر کے بعد نماز ظہر کے بعد والی نماز قضا کرنے سے بھی منع فرما دیا۔

پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ظہر کی فوت شدہ رکعتوں کے بارے میں دوسرے لوگوں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہے لہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد ان کو پڑھے نیز عصر کے بعد نفل بالکل نہ پڑھے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور وہ یوں کہ ظہر کے بعد دو رکعتیں فرض نہیں ہیں جب وہ رہ گئیں حتیٰ کہ نماز عصر پڑھ لی تو اب اگر انہیں پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ پڑھی جا رہی ہیں اسی لیے ہم عصر کے بعد نفل پڑھنے سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٢ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالرَّجُلَيْنِ أَيْنَ يُقِيمُهُمَا

١٧١٤- قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا بِيَدِهٖ وَطَبَّقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنْ يَّكُوْنَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ هُوَ التَّطْبِيْقُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ التَّطْبِيْقُ وَاِقَامَةُ اَحَدِ الْمَاْمُوْمِيْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرِ عَنْ شِمَالِهٖ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ

١٧١٥- فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْوَدَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّيْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِالْهَاجِرَةِ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَاَخَّرْنَا خَلْفَهٗ فَاَخَذَ اَحَدَنَا بِيَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ بِشِمَالِهٖ فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلٰى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَعَلَى التَّطْبِيْقِ۔

١٧١٦- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ

باب ٦٢: دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے "رکوع میں تطبیق" کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے کہ انھوں نے حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا فرماتے ہیں پھر ہم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو آپ نے ہمارے ہاتھوں پر اپنا دست مبارک مارا اور تطبیق کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ (تطبیق کا مفہوم باب ۴۹ میں گزر چکا ہے۔)

ہمارے نزدیک ان کے اس قول میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تطبیق فرمائی اور دو مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں کوئی روایت آئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے چچا ظہر کے وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انھوں نے نماز کھڑی کی تو ہم پیچھے کھڑے ہو گئے انھوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں ہاتھ اور دوسرے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر ہمیں دائیں بائیں کھڑا کیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب تین نمازی ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔ —— اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، میں دوسرے یک شخص کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کرنے اور تطبیق دونوں کا احتمال کیا ہے۔ —— حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں اور شعیب بن حباب حضرت ابراہیم کے پاس تھے

أصحاب عبد الله بن مسعود] عند إبراهيم فحضرت العصر فصلى بنا إبراهيم فقمنا خلفه فجعلنا عن يمينه وعن شماله قال فلما صلينا وخرجنا إلى الدار قال إبراهيم قال ابن مسعود هكذا فصلوا كما يصلي فلان قال فذكرت ذلك لمحمد بن سيرين ولم أسم له إبراهيم فقال هذا إبراهيم قد قال ذلك عن علقمة ولا أرى ابن مسعود فعله إلا لضيق كان في المسجد أو لعذر رآه فيه لا على أن ذلك من السنة قال وذكرته للشعبي فقال قد زعم ذلك علقمة بن عون القائل.

ففي هذا الحديث إضافة الفعل إلى ابن مسعود ولا يذكره الشعبي ولا ابن سيرين عن علقمة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد يجوز أيضا أن يكون علقمة لم يذكر للشعبي ولا لابن سيرين أن ابن مسعود ذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم ذكر الأسود لابنه عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٧١٧- وكيف كان المعنى في هذا فقد عورض ذلك بما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا مهدي بن جعفر قال ثنا حاتم بن إسمعيل عن أبي حزرة المدني يعقوب بن مجاهد عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت قال أتينا جابر بن عبد الله فقال جابر جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي حتى قمت عن يساره فأخذني بيده فأدارني حتى أقامني عن يمينه وجاء جبار بن صخر فقام عن يساره فدفعنا بيده جميعا حتى أقامنا خلفه.

١٧١٨- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أن جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته فأكل منه ثم قال قوموا فلأصلي لكم قال أنس فقمت إلى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف.

عصر کا وقت ہوا تو حضرت ابراہیم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے ہمیں کھینچ کر اپنے دائیں بائیں کر لیا فرماتے ہیں جب ہم نماز پڑھ کر گھر کی طرف جانے لگے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس طرح پڑھو اور فلاں کی طرح نہ پڑھو فرماتے ہیں ہم نے یہ بات حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ کا نام نہ لیا تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ ہیں انھوں نے یہ بات حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنگی یا کسی عذر کی وجہ سے کیا ہوگا اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے ذکر

یہ حدیث اس (آئندہ) روایت سے متعارض ہے حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر نے فرمایا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دائیں طرف کھڑا کیا پھر حضرت جبار بن صخر آئے تو وہ بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی، آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا اٹھو تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف گیا جو طویل عرصہ پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا (دھویا) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے میں اور ایک

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِعْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الَّذِیْ وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ مَا فَعَلَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ قِیْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰی جَابِرٌ وَاَنَسٌ فَاِنْ كَانَ مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَلِیْلًا عِنْدَكَ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ كَانَ مَا رُوِیَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِیْلًا عِنْدَ خَصْمِكَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ۔

۱۷۱۹۔ فَمِمَّا رُوِیَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ اِلٰی عُمَرَ فَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهٖ فَاَخْلَفَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ یَرْفَا فَتَاَخَّرْتُ فَصَلَّیْتُ اَنَا وَهُوَ خَلْفَهٗ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰی اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمٰنَ بْنَ یَسَارٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُتْبَةَ یَقُوْلُ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ فِی الْمَسْجِدِ اَحَدٌ اِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ خَلْفَهٗ فَصَلّٰی بِهِمَا۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَرَاَیْنَا الْاَصْلَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا صَلّٰی بِرَجُلٍ وَاحِدٍ اَقَامَهٗ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

۱۷۲۱۔ وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ وَفِیْمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا وہ عمل جسے ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عمل ناسخ ہے۔

تو اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اُس کی مثل عمل کیا جو حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل تمہارے نزدیک اس کے ناسخ ہونے کی دلیل ہے تو آپ کے غیر سے مروی تمہارے مخالف کے نزدیک نسخ کی دلیل ہو گی۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ظہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں ان کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے پیچھے کی طرف پھیرتے ہوئے مجھے دائیں طرف کر دیا پھر حضرت یرفا آئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں اور اس (یرفا) نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں میں نے ابن عتبہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کھڑی ہوئی تو مسجد میں مؤذن ایک دوسرے شخص اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھائی۔

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تو ہم نے دیکھا کہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں طرف کھڑا کرے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے۔ —— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے پیچھے

أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فقمت عن يساره فأخلفني فجعلني عن يمينه.

فهذا مقام الواحد مع الإمام وكان إذا صلى بثلاثة قاموا خلفه هذا لا اختلاف فيه بين العلماء وإنما اختلافهم في الاثنين فقال بعضهم يقيمهما حيث يقيم الواحد وقال بعضهم يقيمهما حيث يقيم الثلاثة **فأردنا** أن ننظر في ذلك لنعلم هل حكم الاثنين في ذلك كحكم الثلاثة أو كحكم الواحد فرأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال الاثنان فما فوقهما جماعة.

۱۷۲۲۔ **حدثنا** بذلك أحمد بن داود قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي وموسى بن إسمعيل قالا ثنا الربيع بن بدر عن أبيه عن جده عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك.

فجعلهما رسول الله صلى الله عليه وسلم جماعة فصار حكمهما كحكم ما هو أكثر منهما لا كحكم ما هو أقل منهما **ورأينا** الله عز وجل فرض للأخ أو للأخت من قبل الأم السدس وفرض للجميع الثلث وكذلك فرض للاثنين وجعل للأخت من الأب النصف وللاثنتين الثلثين وكذلك أجمعوا أنه يكون للثلاث و أجمعوا أن للابنة النصف وللبنات الثلثين وقال أكثرهم وابن مسعود فيهم أن للاثنتين أيضا الثلثين فكذلك هو في النظر لأن الابنة لما كانت في ميراثها من أبيها كالأخت في ميراثها من أخيها كانت الابنتان أيضا في ميراثهما من أبيهما كالأختين في ميراثهما من أخيهما فكان حكم الاثنين في ما وصفنا حكم الجماعة

کی طرف سے دائیں طرف کر دیا۔

تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے اور آپ جب تین آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے اس مسئلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اختلاف دو کے بارے میں ہے بعض کہتے ہیں انہیں وہاں کھڑا کرے جہاں ایک کو کھڑا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کو وہاں کھڑا کرے جہاں تین کو کھڑا کرتا ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ غور کر کے معلوم کریں کہ اس سلسلے میں دو کا حکم تین کے حکم جیسا ہے یا ایک آدمی کے حکم کی طرح ہے۔ تو ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور ان سے زائد جماعت ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جماعت قرار دیا تو ان کا حکم وہی ہوا جو ان سے زیادہ کا ہے نہ وہ جو ان سے کم کا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (وراثت میں) ماں کی طرف سے بہن یا بھائی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور زیادہ ہوں تو ان کے لیے تہائی ہے اور دو کے لیے بھی یہی مقرر فرمایا اور باپ کی طرف سے ایک بہن کے لیے نصف اور دو کے لیے دو تہائی حصہ رکھا ہے اسی طرح اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی یہی ہے، اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے نصف ہے اور زیادہ کے لیے دو تہائی ہے۔ اور اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں فرماتے ہیں کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ جب باپ کی میراث سے بیٹی کے لیے وہی ہے جو بہن کو بھائی کی وراثت سے ملتا ہے تو باپ سے دو بیٹیوں کو بھی وہی ملے گا جو بھائی سے دو بہنوں کو ملتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے مطابق دو کا حکم وہی

وَحُكْمُ الْوَاحِدِ فِي النَّظَرِ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي مَقَامِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ مَقَامَ الْجَمَاعَةِ لَا مَقَامَ الْوَاحِدِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوَى جَابِرٌ وَأَنَسٌ وَفَعَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوسُفَ قَالَ الْإِمَامُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ فَعَلَهُ كَمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ وَإِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوَى أَنَسٌ وَجَابِرٌ وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِي هٰذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا۔

ہے جو جماعت کا ہے، ایک والا حکم نہیں۔ لہٰذا قیاس یہی چاہتا ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو جماعت والی جگہ پر کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر نہیں۔ اس سے حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہوگیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس طرح کرے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور چاہے تو حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات کے مطابق عمل کرے اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن رحہما اللہ کا قول

بَابُ ٦٣ صَلٰوةِ الْخَوْفِ كَيْفَ هِيَ

باب ۶۳: نماز خوف کا طریقہ

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الضَّرِيرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ وَرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَرَكْعَةً فِي الْخَوْفِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے گھر میں چار، سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَلَّدُوهُ وَجَعَلُوهُ أَصْلًا فَجَعَلُوا صَلٰوةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اختیار کر کے اسے اصل قرار دیتے ہوئے نماز خوف کو ایک رکعت قرار دیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ

ان حضرات کے خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے ارشاد خداوندی ہے واذ کنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ (آخر تک) ترجمہ:۔ اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَنَصَّ فَرْضَهَا فِىْ كِتَابِهٖ هٰكَذَا وَجَعَلَ صَلٰوةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَعَ الْاِمَامِ فَثَبَتَ بِهٰذَا اَنَّ الْاِمَامَ يُصَلِّيْهَا فِىْ حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّؤْخَذَ بِحَدِيْثٍ يَّدْفَعُهٗ نَصُّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ عَارَضَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرُهٗ۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِىْ قَرَدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِىَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا خَالَفَ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنْهُ وَمُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَى الْاِمَامِ رَكْعَةً يُصَلِّيْهَا بِاُخْرٰى بِلَا قُعُوْدٍ لِلتَّشَهُّدِ وَلَا تَسْلِيْمٍ فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَنَافَيَا وَلَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ فِىْ ذٰلِكَ بِمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَنَّ خَصْمَهٗ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَاِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

۱۷۲۵۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ

لیے نماز کھڑی کریں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنا اسلحہ اٹھائے رکھیں جب وہ سجدہ کر لیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جس نے نماز نہیں پڑھی تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے خوف کی نماز فرض قرار دی اور اپنی کتاب میں اس کی فرضیت کا اسی طرح تصریح فرمائی اور بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرے اور دوسرا اٹھ جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی حدیث کو اختیار کرنا جائز نہیں جسے قرآن پاک کی

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز خوف ادا فرمائی مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ آپ نے ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی۔ ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات روایت کرتے ہیں جو ان سے مروی حضرت مجاہد کی روایت کے خلاف ہے اور محال ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ دوسری رکعت تشہد کے لیے قعدہ کرنے اور سلام پھیرنے کے بغیر پڑھے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی دونوں روایتوں میں تضاد پایا گیا تو انہوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حضرت ابن عباس سے حضرت مجاہد کی روایت سے استدلال کرے کیونکہ اس کا مخالف اس کے خلاف حضرت عبید اللہ سے (استدلال کرے گا)۔
اگر وہ کہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات سے ہمارے موافق مروی ہے (تو اس کا جواب یہ ہے) — حضرت قاسم بن حسان فرماتے ہیں

عن القاسم بن حسان قال اتيت ابن وديعة فسألته عن صلوة الخوف فقال ائت زيد بن ثابت فاسأله فلقيته فسألته فقال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في بعض ايامه فصف صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم۔

١٧٢٦۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان ثم ذكر باسناده مثله وقال عبد الله بن وديعة وزاد فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم ركعتان ولكل طائفة ركعة ركعة۔

١٧٢٧۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قالا ثنا سفيان عن اشعث بن ابي الشعثاء عن الاسود بن هلال عن ثعلبة بن زهدم الحنظلي قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقال ايكم شهد صلوة الخوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام حذيفة فقال انا ثم فعل مثل ما ذكر زيد سواء۔

١٧٢٨۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عطية بن الحارث قال حدثني مخول بن دماث قال غزوت مع سعيد بن العاص فسأل الناس من شهد منكم صلوة الخوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله۔

١٧٢٩۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودي عن يزيد الفقير عن جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقابل العدو ثم ذكر مثله۔

١٧٣٠۔ حدثني ابو حازم عبد الحميد بن عبد العزيز

میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور ان سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو فرماتے ہیں پھر میں نے ان سے ملاقات کر کے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ نماز پڑھی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں بنائی ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسروں کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

حضرت مؤمل بن اسمٰعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا حضرت عبد اللہ بن ودیعہ نے فرمایا کہ انھوں نے یہ اضافہ فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت تھی۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم حنظلی فرماتے ہیں ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے فرمایا تم میں سے کون نمازِ خوف کے موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضرت حذیفہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تھا پھر اسی طرح کیا جس طرح حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عطیہ حارث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت مخول بن دماث نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا انھوں نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون نمازِ خوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دشمن کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا غَيْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوَى مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهُ مُوَافِقٌ لِمَا رَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يُصَلِّيَهَا بِأُخْرٰى لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُمَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فَرْضَ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُومِينَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَيْرِهِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونُوا قَضَوْا وَلَا بُدَّ فِيمَا يُوجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ أَنْ يَكُونُوا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفَرْضَ عَلَى الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ وَالْإِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَى الْمَأْمُومِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمَا فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ فِي السَّفَرِ سَوَاءٌ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْمَأْمُومُ فَرْضُهُ رَكْعَةٌ يَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهِ مِمَّنْ فَرْضُهُ رَكْعَتَانِ إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى إِمَامِهِ أَلَا تَرَى أَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ مُقِيمٍ صَلَّى أَرْبَعًا فَكَانَ الْمَأْمُومُ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ وَيَزِيدُ فَرْضُهُ بِزِيَادَةِ فَرْضِ إِمَامِهِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْمَأْمُومِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُقِيمَ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ ثُمَّ يَقُومُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقْضِي تَمَامَ صَلٰوةِ الْمُقِيمِ فَكَانَ الْمَأْمُومُ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ وَلَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ مَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوبُ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَى الْمَأْمُومِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ مِنْ قَوْلِهِ

ان حضرات کو جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت مجاہد کی روایت کے موافق نہیں البتہ یہ بواسطہ حضرت عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کے موافق ہے اور ہماری دلیل باب کے شروع میں گزر چکی ہے کیونکہ یہ بات محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز میں ایک رکعت فرض ہو پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیریں۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نماز خوف امام پر دو رکعتیں فرض ہیں پھر ان روایات میں مقتدیوں کے بارے میں نماز کی قضاء یا کسی دوسری بات کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا پس اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے اسے پورا کیا ہو اور قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت پوری کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امن اور اقامت کی صورت میں امام پر جو کچھ فرض ہے جو مقتدیوں پر ہے اسی طرح حالت سفر میں امام اور مقتدیوں کی حالت امن کی نماز میں ایک جیسی ہے۔ اور یہ بات محال ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ کسی ایسے آدمی کی نماز میں شریک ہو جس پر دو رکعتیں فرض ہوں مگر مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعتیں پڑھے گا تو مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی مقتدی پر وہ بات لازم ہوتی ہے جو امام پر نہیں ہوتی اسی سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم جب مسافر کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی طرح نماز پڑھتا ہے پھر اس کے بعد کھڑا ہو کر مقیم کی نماز مکمل کرتا ہے پس مقتدی پر وہ چیز واجب ہے جو امام پر نہیں اور امام پر وہ چیز واجب نہیں جو مقتدی پر بھی واجب نہیں۔ پس جب وہ بات

مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَحَدِيْثِ زَيْدٍ وَ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

١٧٣١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ **ثُمَّ** اعْتَبَرْنَا الْآثَارَ هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

١٧٣٢- **فَإِذَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَةً وَكَانَتْ طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ حَتّٰى انْتَهَوْا إِلٰى إِخْوَانِهِمْ ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا وَبَيَّنَ مَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يَحْتَمِلُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهُ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا لَا يُرِيْدُ بِهِ قَطْعَ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ بِهِ إِعْلَامًا أَنَّهُمْ مُوْضِعِيْنَ مَوْضِعَ الْاِنْصِرَافِ۔

١٧٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ

رہ گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ امام پر دو رکعتیں واجب ہیں تو ثابت ہوا کہ مقتدی پر بھی اس کی مثل واجب ہے

حضرت سلیم ابن عبد، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نمازِ خوف کی دو دو رکعتیں اور چار سجدوں پر مشتمل ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی احادیث میں بھی یہی بات ہے کہ انھوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا پھر ہم نے روایات کو دیکھا کہ کیا ہم ان میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں تو ہم نے دیکھا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا جب ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تو سلام پھیرا وہ الٹے پاؤں چلے گئے یہاں تک کہ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ گئے پھر دوسرے آئے ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا پھر دونوں فریق کھڑے ہوئے اور ایک ایک رکعت پڑھی۔

اس حدیث میں بتایا کہ انھوں نے (باقی نماز) قضا کی نیز ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال ذکر کیا ہے اس کا بھی بیان ہے ان کو یہ کہنا کہ پہلی رکعت کے بعد سلام پھیرا اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کی جگہ بتانے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر نمازِ خوف پڑھائی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی اور وہ تمام نماز میں تھے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ دوسرے ان کی جگہ آ گئے۔ آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی پھر یہ ان کی جگہ چلے

إلى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم قضوا ركعة ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء إلى مصاف هؤلاء فقضوا ركعة.

گئے اور وہ ان کی جگہ آئے اور ایک رکعت قضا کی۔

١٧٣٤ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا بكر بن بكار القيسي قال ثنا عبد الملك ابن الحسين قال ثنا خصيف عن أبي عبيدة عن عبد الله قال لما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في حرة بني سليم ثم ذكر نحوه غير أنه لم يذكر أنهم كلهم في صلوة وزادوا كانوا إلى غير القبلة.

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرۂ بنی سلیم میں نماز خوف پڑھائی۔ اس کے بعد انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ وہ تمام نماز میں تھے ہاں یہ اضافہ کیا کہ وہ قبلہ رخ نہیں تھے۔

قال أبو جعفر فقد أخبر في هذا الحديث أنهم قضوا ركعة ركعة وأخبر أنهم دخلوا في الصلوة جميعا فقد ثبت بما ذكرنا من الآثار أن صلوة الخوف ركعتان غير أن حديث ابن مسعود ذكر فيه دخولهم في الصلوة معا فأردنا أن ننظر هل عارض هذا الحديث غيره في هذا المعنى فنظرنا في ذلك.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی اور یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سب ایک نماز میں داخل ہوئے۔ ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ نماز خوف دو رکعتیں ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے بیک وقت نماز میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ پس ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا یہ حدیث اس مفہوم میں دوسری حدیث کے خلاف ہے تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

١٧٣٥ - فإذا يونس قد حدثنا قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدم الإمام وطائفة من الناس فيصلي بهم ركعة ويكون طائفة منهم بينه وبين العدو لم يصلوا فيتقدم الذين لم يصلوا ويتأخر الآخرون فيصلي بهم ركعة ثم ينصرف الإمام وقد صلى ركعتين فيقوم كل طائفة من الطائفتين فيصلون لأنفسهم ركعة ركعة بعد أن ينصرف الإمام فيكون كل واحدة من الطائفتين قد صلوا ركعتين قال نافع لا أرى ابن عمر ذكر ذلك إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم فقد أخبر في هذا الحديث أن دخول الثانية في الصلوة بعد أن يصلي الإمام بالطائفة

حضرت نافع فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے امام آگے ہو اور لوگوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ہو پھر ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ان میں سے ایک جماعت اس (امام) کے اور دشمن کے درمیان ہو اور وہ نماز نہ پڑھیں پھر وہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی آگے بڑھیں اور دوسرے پیچھے ہٹ جائیں اب ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام سلام پھیرے اور تحقیق وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت خود بخود پڑھیں اور یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہو پس ہر گروہ نے دو دو رکعتیں پڑھی ہوں گی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتاتے تھے۔ پس اس حدیث میں بتایا گیا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہو جب امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور قرآن پاک بھی اسی بات پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ

الاولیٰ رکعۃ و لکتاب شاھد لھذا فان اللہ تعالیٰ قال ولتات طائفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک فقد ثبت بما وصفنا ان دخول الثانیۃ فی الصلوٰۃ بعد فراغ الامام من الرکعۃ الاولیٰ وھذا الخبر صحیح الاسناد واصلہ مرفوع وان کان نافع قد شک فیہ فی وقت ما حدث بہ مالک و ھکذا رواہ عنہ اصحابہ الا کابر۔

۱۷۳۶۔ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا قبیصۃ قال ثنا سفیان عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فی بعض ایامہ فقامت طائفۃ منھم معہ وطائفۃ منھم فیما بینہ وبین العدو فصلی بھم رکعۃ ثم ذھب ھؤلاء الی مصاف ھؤلاء وجاء ھؤلاء الی مصاف ھؤلاء فصلی بھم رکعۃ ثم ذھب ھؤلاء الی مصاف ھؤلاء وجاء ھؤلاء الی مصاف ھؤلاء فصلی بھم رکعۃ ثم سلم علیھم ثم قضت الطائفتان رکعۃ رکعۃ۔

۱۷۳۷۔ حدثنا فھد بن سلیمن واحمد ابن مسعود الخیاط قالا ثنا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عن ایوب بن موسی عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل معناہ۔

وقد رواہ ایضا سالم عن ابیہ مرفوعا۔

۱۷۳۸۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو الربیع الزھرانی قال ثنا فلیح بن سلیمن عن الزھری عن سالم عن ابیہ انہ صلاھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک۔

۱۷۳۹۔ حدثنا ابو محمد فھد بن سلیمن قال ثنا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزھری قال

ارشاد فرمایا ہے ” ولتات طائفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک ۔ اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہو گا جب امام پہلی رکعت سے فارغ ہو جائے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اصلاً یہ مرفوع ہے اگرچہ حضرت نافع نے مالک سے بیان کرتے وقت شک کا اظہار کیا ان کے بڑے بڑے شاگردوں نے ان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز خوف پڑھائی تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ آپ کے اور دشمنوں کے درمیان تھا۔ آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور وہ ان کی جگہ آ گئے، آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا اس کے بعد دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت قضاء کی۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں

قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَتَهٗ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کی تو ہم دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوئے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۰- **وَذَهَبَ** آخَرُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّکْعَةَ۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ حضرت مالک نے یزید بن رومان سے انھوں نے صالح بن خوات سے انھوں نے اس شخص سے جس نے ذات الرقاع (کے غزوہ) کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی روایت کیا کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر وہ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی اسکے بعد وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف بند ہو گئے۔ (اب) دوسرا قافلہ آیا اور آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو نماز سے باقی تھی پھر آپ

۱۷۴۱- **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِیْ ذِکْرِ الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ فَیَرْکَعُ بِهِمْ وَیَسْجُدُ ثُمَّ یُسَلِّمُ فَیَقُوْمُوْنَ فَیَرْکَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الرَّکْعَةَ الْبَاقِیَةَ ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ۔

حضرت صالح بن خوات انصاری سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ نے ان کو نماز خوف کے بارے میں بتایا اور اس کی مثل ذکر کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ذکر نہیں کیا البتہ دوسری رکعت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھوں نے فرمایا آپ ان کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے پھر سلام پھیرتے پس وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی رکعت خود بخود ادا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۷۴۲- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قِیْلَ لَهُمْ اِنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْهِ اَنَّهُمْ صَلُّوْا وَهُمْ مَاْمُوْمُوْنَ قَبْلَ فَرَاغِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ وَقَدْ رُوِّیْنَا مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ خِلَافًا لِذٰلِكَ لِاَنَّ فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ ثَبَتَ بَعْدَ مَا صَلَّی الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت میں امام کے فارغ ہونے سے پہلے نماز پڑھی جیسا کہ بواسطہ یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوات سے مروی ہے اور حضرت شعبہ کی روایت جو انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے اس کے خلاف ہے کیونکہ حضرت یزید بن رومان کی روایت میں ہے کہ آپ پہلی رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے رہے

قائما وأتموا لأنفسهم ثم انصرفوا ثم جاءت الأخرى بعد ذلك وفي حديث شعبة عن عبد الرحمن عن أبيه عن صالح بن خوات أنه صلى بطائفة منهم ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء ولم يذكر أنهم صلوا قبل أن ينصرفوا **فقد خالف القاسم بن محمد يزيد بن رومان** فإن كان هذا يؤخذ من طريق الإسناد فإن عبد الرحمن عن أبيه القاسم عن صالح بن خوات عن سهل بن أبي حثمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أحسن من يزيد بن رومان عن صالح عمن أخبره وإن تكافأتا تضادتا وإذ تضادتا لم يكن لأحد الخصمين في أحدهما حجة إذ كان لخصمه عليه مثل ما له على خصمه **فإن** قال قائل فإن يحيى بن سعيد قد روى عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل ما يوافق ما روى يزيد بن رومان ويحيى بن سعيد ليس بدون عبد الرحمن بن القاسم في الضبط والحفظ **قيل** له يحيى بن سعيد كما ذكرت ولكن لم يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم إنما أوقفه على سهل فقد يجوز أن يكون ما روى عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم عن صالح هو الذي كذلك كان عند سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم خاصة ثم قال هو من رأيه ما بقي نصا وذلك رأيا منه لا عن النبي صلى الله عليه وسلم ولذلك لم يرفعه يحيى إلى النبي صلى الله عليه وسلم **فلما** احتمل ذلك ما ذكرنا ارتفع أن يقوم به حجة أيضا والنظر يدفع ذلك لأنا لم نجد في شيء من الصلوات أن المأموم يصلي شيئا منها قبل

اور ان لوگوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی، پھر وہ واپس چلے گئے اور اس کے بعد دوسرا گروہ آیا۔ اور حضرت شعبہ کی روایت جو بواسطہ عبدالرحمٰن ان کے والد سے مروی ہے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے اس میں ہے کہ آپ نے ان میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے، اس میں اس بات کا ذکر نہیں کہ انھوں نے واپسی سے پہلے نماز پڑھی (مکمل کی)

تو حضرت قاسم بن محمد نے یزید بن رومان کی مخالفت کی ہے اگر یہ بات سند کے اعتبار سے اختیار کی جائے تو حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد قاسم سے وہ صالح بن خوات سے وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کرتے ہیں وہ حضرت یزید بن رومان کی روایت سے جو انھوں نے حضرت صالح سے انھوں نے ایک خبر دینے والے سے روایت کی ہے نہایت اچھی ہے۔ —— اور اگر وہ دونوں مساوی ہوں تو ان میں تضاد ہوگا اور اگر تضاد ہوا تو کسی ایک گروہ کے لیے بھی کوئی روایت حجت نہیں ہوگی کیونکہ مقابل اس کے خلاف اسی طرح کی دلیل دے سکتا ہے جو اس نے اس کے خلاف دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد سے انھوں نے صالح بن خوات سے انھوں نے حضرت سہل سے یزید بن رومان کی روایت کے موافق روایت کیا ہے اور ضبط و حفظ میں یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم سے کم نہیں ہیں۔

اس سے کہا جائے گا کہ حضرت یحییٰ بن سعید کا وہی مقام ہے جو تم نے کہا لیکن انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان نہیں کی، انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے ہو سکتا ہے کہ جو کچھ عبدالرحمٰن بن قاسم نے حضرت قاسم سے اور انھوں نے حضرت صالح سے روایت کیا ہے وہ حضرت سہل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص روایت کی طرح ہو باقی انھوں نے اپنی رائے سے کہا ہو چنانچہ یہ ان کی رائے ہو سکتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہوگا اس لیے حضرت یحییٰ نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ —— جب اس بات کا احتمال ہے جو

الإمام وإنما يفعله المأموم مع فعل الإمام وبعد فعل الإمام وإنما يلتمس علم ما اختلف فيه مما أجمع عليه **فإن** قالوا رأينا تحويل الوجه عن القبلة قد يجوز في هذه الصلوة ولا يجوز في غيرها فما ينكرون قضاء المأموم قبل فراغ الإمام كذلك يجوز في هذه الصلوة ولم يجز في غيرها **قيل** له إن تحويل الوجه عن القبلة قد رأيناه أبيح في غير هذه الصلوة للعذر فأبيح في هذه الصلوة كما أبيح في غيرها وذلك أنهم أجمعوا أن من كان منهم ما حضرت الصلوة فإنه يصلي وإن كان على غير قبلة فلما كان قد يصلي كل الصلوة على غير قبلة لعلة العدو ولا يفسد ذلك عليه صلاته كان انصرافه على غير القبلة من بعض صلاته أحرى أن لا يضره ذلك فلما وجدنا أصلا في الصلوة إلى غير القبلة مجمعا عليه أنه قد يجوز بالعذر عطفنا عليه ما اختلف فيه من استدبار القبلة في الانصراف للعذر ولما لم نجد لقضاء المأموم من قبل أن يفرغ الإمام من الصلوة أصلا فيما أجمع عليه يدل عليه فنعطفه عليه أبطلنا العمل به ورجعنا إلى الآثار الأخر التي قد ذكرناها التي معها التواتر وشواهد الإجماع **وقد** روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك كله۔

۱۷۴۳- **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا أبو عبد الرحمن المقرئ قال ثنا حيوة وابن لهيعة قالا أخبرنا أبو الأسود محمد بن عبد الرحمن الأسدي أنه سمع عروة بن الزبير يحدث عن مروان بن الحكم أنه سأل أبا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قال نعم

ہم نے غور کیا تو اس سے بھی استدلال ممکن نہ رہا، اور قیاس بھی اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے کہ مقتدی اس میں سے کچھ امام سے پہلے ادا کرے۔ مقتدی تو امام کے ساتھ یا اس کے بعد ادا کرتا ہے۔ —— اگر وہ کہیں کہ ہم دیکھتے ہیں اس نماز میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے جبکہ دوسری نمازوں میں جائز نہیں تو وہ لوگ امام کی فراغت سے پہلے نماز پورا کرنے کا جو انکار کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح اس میں جائز ہو سکتا ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ —— اسے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں عذر کی وجہ سے دوسری نمازوں میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے لہٰذا دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص دشمن سے بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھے اگرچہ قبلہ رخ نہ ہو پس جب دشمن کے سبب ہر نماز غیر قبلہ کی طرف پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز کے بعض حصے میں قبلہ سے رخ پھیرنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ نقصان نہ پہنچائے۔ جب ہم نے یہ ضابطہ دیکھا کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پر اجماع ہے تو واپس پھرنے کے لیے بوجہ عذر قبلے کی طرف پیٹھ پھیرنے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا اور جب ہم فراغت امام سے پہلے نماز کو پورا کرنے کے بارے میں کوئی اصل نہیں پاتے جس پر اتفاق ہو کہ ہم اس پر قیاس کریں تو ہم نے اس پر عمل کو باطل کر دیا اور دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کو ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے وہ متواتر ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی پائی جاتی ہے۔

مروان بن حکم سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف پڑھی ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غزوہ نجد کے سال۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا

قال مروان متى؟ قال ابو هريرة عام غزوة نجد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العصر وقامت معه طائفة وطائفة اخرى مقابل العدو وظهورهم الى القبلة فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا الذين معه والذين مقابلو العدو ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة واحدة وركعت معه الطائفة التي تليه ثم سجد وسجدت معه الطائفة التي تليه والآخرون قيام مقابلو العدو ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقامت الطائفة التي معه وذهبوا الى العدو فقابلوهم واقبلت الطائفة التي كانت مقابلي العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم كما هو ثم قاموا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة اخرى فركعوا معه ثم سجد وسجدوا معه ثم اقبلت الطائفة الاخرى التي كانت مقابلي العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد ومن معه فسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا معه جميعا فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان ولكل رجل من الطائفتين ركعتان ركعتان۔

دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا اور ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان سب نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابل تھے پھر آپ نے ایک رکوع کیا تو ساتھ والوں نے بھی رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اسی گروہ نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ دشمن کے مقابل کھڑے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا طائفہ بھی کھڑا ہوا اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے۔ وہ ان کے مقابل کھڑے ہوئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مقابلے میں تھا آگیا اور انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے وہ گروہ کھڑا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انھوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں نے قعدہ کیا اس کے بعد آپ نے اور ان سب نے سلام پھیرا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوگئیں اور گروہوں میں سے ہر آدمی کی بھی دو رکعتیں ہوگئیں۔

۱۷۴۴- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق قال حدثني محمد بن جعفر بن الزبير عن عروة بن الزبير عن ابي هريرة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فصدع الناس صدعين فصلت طائفة خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وطائفة تجاه العدو فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی تو لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے جب سیدھے کھڑے ہوگئے تو پیچھے والے اُلٹے

مَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا رَجَعَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَرَاءَهُمُ الْقَهْقَرٰى فَقَامُوا وَرَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ ثُمَّ قَامُوا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرٰى فَكَانَتْ لَهُمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَجَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا۔

پاؤں ہٹ گئے اور ان لوگوں کے پیچھے کھڑے ہوگئے جو دشمن کے مقابل تھے اب دوسرے آئے اور حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے انھوں نے اپنے طور پر ایک رکعت ادا کی اور آپ کھڑے تھے پھر کھڑے ہوئے تو حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی۔ اس طرح آپ کی اور ان تمام کی دو دو رکعتیں پوری ہوگئیں دشمن کے مقابل تھے وہ آئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک رکوع اور دو سجدے کیے (ایک رکعت پڑھی) پھر دوسری بار وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ گئے اور آپ نے ان سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلٰى دَفْعِ ذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ۔

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

فَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوْجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدُهُمَا قَوْلُهُ لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّمَا هُوَ فِيْ حِيْنِ مَجِيْئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ **وَقَدْ** وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اس حدیث میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے والے گروہ کے ساتھ امام کے دشمن کی طرف جانے کا ذکر ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر روایات میں یہ بات نہیں ہے۔ قرآن پاک میں جو کچھ ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ۔ آخر تک۔

"چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار اٹھائے رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔" اس حدیث میں دو باتیں اس حدیث کے بیے واقع ہیں ایک ارشاد خداوندی "لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ" ہے کیونکہ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز میں ان کا داخلہ آنے کے بعد ہوگا پہلے نہیں اور ارشاد خداوندی "وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى" پس چاہیے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہے۔ پھر فرمایا:

"اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ تو دونوں گروہوں کے امام کی طرف آنے کا ذکر ہے۔ اس باب کے شروع میں جو متواتر روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کے موافق ہیں پس وہ حدیث اس

۱۷۴۵- وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِي صَلوٰةِ الْخَوْفِ إِلٰى مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلوٰةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۴۶- حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْحُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۷۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا أَبَانٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلوٰةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۷۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلوٰةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَزَعَمُوْا أَنَّ صَلوٰةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ عِنْدَنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهٗ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ سَفَرٍ يُقْصَرُ فِيْ مِثْلِهِ الصَّلوٰةُ فَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ إِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِيْ مِصْرٍ فَأَرَادَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْمِصْرِ أَنْ يُصَلُّوْا صَلوٰةَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا هٰكَذَا يَعْنِيْ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلوٰةُ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا أَوْ عِشَاءً قَالُوْا فَإِنَّ الْقَضَاءَ مَا ذُكِرَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوْزُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز خوف پڑھاتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ چلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے تو آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور ہر گروہ نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت حسن، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (غزوہ) ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پس نماز کھڑی ہوئی، اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خصفہ سے لڑ رہے تھے تو آپ نے ان کو نماز خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ایک قوم نے یہ بات اختیار کی اور خیال کیا کہ نماز خوف اسی طرح ہے لیکن ہمارے خیال میں ان کے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس طرح اس لیے پڑھی ہو کہ آپ ایسے سفر میں نہ ہوں جس کی مثل (سفر) میں قصر نماز ہوتی ہے پس آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر انھوں نے اس کے بعد دو دو رکعتیں قضا کیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب دشمن کسی شہر میں آجائے، اور شہر والے نماز خوف پڑھنا چاہیں تو وہ اس طرح کریں یعنی جب یہ ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو۔

اگر وہ کہیں کہ قضاء کا ذکر نہیں کیا گیا تو انھیں (جواباً) کہا جائے

أن يكونوا قد قضوا ولم ينقل ذلك في الخبر وقد يجيء في الأخبار مثل هذا كثيرا وإن كانوا لم يقضوا فإن ذلك عندنا لا حجة لهم فيه أيضا لأنه يجوز أن يكون ذلك كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم والفريضة تصلى حينئذ مرتين فيكون كل واحدة منهما فريضة وقد كان ذلك يفعل في أول الإسلام ثم نسخ۔

۱۷۴۹۔ حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال انا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن سليمان مولى ميمونة قال أتيت المسجد فرأيت ابن عمر جالسا والناس في الصلوة فقلت لا تصلي مع الناس فقال قد صليت في رحلي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن تصلى فريضة في يوم مرتين فالنهي لا يكون إلا بعد الإباحة فقد كان المسلمون هكذا يصنعون في بدء الإسلام يصلون في منازلهم ثم يأتون المسجد فيصلون تلك الصلوة التي أدركوها على أنها فريضة فيكونوا قد صلوا فريضة في يوم مرتين حتى نهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك وأمر بعد ذلك من جاء إلى المسجد فأدرك تلك الصلوة أن يصليها ويجعلها نافلة وترك ابن عمر الصلوة مع القوم يحتمل عندنا ضربين يحتمل أن يكون تلك الصلوة صلوة لا يتطوع بعدها فلم يكن يجوز أن يصليها إلا على أنها فريضة فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصلى صلوة فريضة في يوم مرتين أي فلا يجوز أن أصليها فريضة لأني قد صليتها مرة ولا أدخل معهم لأني لا يجوز لي التطوع في ذلك الوقت ويحتمل أن يكون سمع من النبي صلى الله عليه وسلم النهي عن إعادتها على هذا المعنى الذي نهى عنه ثم رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك

گیا ممکن ہے انھوں نے قضا کی ہو لیکن حدیث میں یہ بات منقول نہیں ہوئی احادیث میں ایسی بہت سی باتیں آئی ہیں اور اگر انھوں نے قضا نہیں کی ہو تب بھی ان کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ عمل صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس وقت فرض نماز دو بار پڑھی جاتی تھی۔ پس دونوں بار کی نماز فرض ہو گی۔ آغاز اسلام میں ایسا ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھا ہوا دیکھا جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے فرمایا میں نے اپنی منزل میں نماز پڑھ لی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں (ایک وقت کی) فرض نماز دو بار ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور ممانعت جواز کے بعد ہوا کرتی ہے۔ آغاز اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھتے پھر مسجد میں آتے تو اگر فرض نماز کو پا لیتے تو اسے پڑھتے تو وہ ایک دن میں دو مرتبہ فرض نماز ادا کرتے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس عمل سے روکا اور اس کے بعد حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے اور اس نماز کو پائے تو نفل کے طور پر پڑھے۔ ہمارے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں ایک یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں پڑھتے پس فرض کی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہو سکتی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو فرض نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا لہٰذا میرے لیے اسے بطور فرض پڑھنا جائز نہیں کیونکہ میں اسے ایک بار پڑھ چکا ہوں اور میں ان کے ساتھ اسی لیے شامل نہیں ہوتا کیونکہ میرے لیے اس وقت نفل پڑھنا جائز نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے

أن تصلي على أنها نافلة فلم يسمع ذلك ابن عمر.

١٧٥- فنظر في ذلك فإذا ابن أبي داود قد حدثنا قال ثنا الوهبي قال ثنا الماجشون عن عثمان بن سعيد بن أبي رافع قال أرسلني محرز بن أبي هريرة إلى ابن عمر أسأله إذا صلى الرجل الظهر في بيته ثم جاء إلى المسجد والناس يصلون فصلى معهم أيتهما صلاته فقال ابن عمر صلوته الأولى۔

ففي هذا الحديث أن ابن عمر قد رأى أن الثانية تكون تطوعا فدل ذلك على أن تركه الصلوة في حديث سليمان إنما كان لأنها صلوة لا يجوز أن يتطوع بعدها فإن كانت في حديث أبي بكرة وجابر اللذين ذكرنا كان أولى الحكم ما وصفنا أن من صلى فريضة جاز أن يعيدها فتكون فريضة فلذلك صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين بالطائفتين وذلك هو جائز لو بقي الحكم على ذلك فأما إذا نسخ فنهى أن تصلى فريضة مرتين فقد ارتفع ذلك المعنى الذي له صلى بكل طائفة ركعتين وبطل العمل به فلا حجة لهم في حديث أبي بكرة وجابر رضي الله عنهما لما ذكرنا۔

١٧٦- حدثنا أبو بكرة قال ثنا حبان يعني ابن هلال قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن عامر الأحول عن عمرو بن شعيب عن خالد بن أيمن المعافري قال كان أهل العوالي يصلون في منازلهم ويصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعيدوا الصلوة في يوم مرتين قال عمرو وقد ذكرت ذلك لسعيد بن المسيب فقال صدق۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز کے اس طرح لوٹانے کی ممانعت کی گئی ہے آپ نے منع فرمایا پھر اس کے بعد بطور نفل پڑھنے کی اجازت دی گئی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات رہ گئی۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت عثمان بن سعید بن ابو رافع فرماتے ہیں حضرت محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ جب کوئی شخص ظہر کی نماز گھر میں پڑھے پھر مسجد میں آئے تو لوگ نماز پڑھ رہے ہوں وہ بھی ان کے ساتھ نماز پڑھے تو کونسی نماز اس کی (فرض) نماز کہلائے گی؟ آپ نے فرمایا پہلی نماز۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دوسری نماز کو نفل خیال کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ اس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں تھا پس اگر حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارا بیان کردہ پہلا حکم مراد ہو کہ جس نے فرض نماز پڑھی ہو اس کے لیے اسے لوٹانا جائز ہے تو یہ فرض نماز ہو گی اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دو طائفوں کے ساتھ یہ نماز پڑھی اور یہ بات اس صورت میں جائز ہے جب اس کا حکم باقی ہو اور اگر منسوخ ہو گیا ہو تو آپ نے دو مرتبہ فرض پڑھنے منع فرمایا اس صورت میں وہ مفہوم ہو گیا جس کی بنیاد پر آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا باطل ہو گیا لہٰذا حضرت ابوبکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں اس بات کا احتمال ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

حضرت عمرو ابن شعیب، حضرت خالد بن ایمن معافری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اہل عوالی (بلندی پر بسنے والے اہل مدینہ) اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی پڑھتے تو آپ نے ان کو ایک دن میں دوبار نماز پڑھنے سے منع فرمایا، حضرت عمرو ابن شعیب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی بات ٹھیک ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

١٧٥٢- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِقْصَارِ الصَّلٰوةِ فِي الْخَوْفِ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقّٰى عِيْرَ قُرَيْشٍ آتِيَةً مِنَ الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَسَلَّ السَّيْفَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَأَوْعَدُوْهُ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ وَأَخْذِ السِّلَاحِ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى يَحْرُسُوْنَهُمْ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَالْآخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ فَفِيْ يَوْمَئِذٍ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِقْصَارَ الصَّلٰوةِ وَأَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَخْذِ السِّلَاحِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ قَبْلَ إِنْزَالِ اللهِ عَلَيْهِ فِيْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنَّ قَصْرَ الصَّلٰوةِ إِنَّمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَتِ الْأَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوْضَةً عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْتَمُّوْنَ بِهِ فَرْضُهُمْ أَيْضًا فِيْهَا كَذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَهُمْ حِيْنَئِذٍ

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت سلیمان یشکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حالتِ خوف میں نماز میں قصر کے بارے میں پوچھا کہ یہ حکم کب اور کہاں نازل ہوا؟ انھوں نے فرمایا ہم قافلۂ قریش تک پہنچنے کے لیے چلے جو شام کی طرف سے آ رہا تھا یہاں تک کہ جب ہم کھجوروں کے پاس پہنچے تو قوم کی طرف سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے کہا کیا آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے تلوار کھینچ لی (راوی) فرماتے ہیں قوم نے اسے ڈرایا دھمکایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا اور انھوں ہتھیار اٹھا لیے۔ پھر نماز کے لیے اذان دی گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم میں سے ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ ان کی حفاظت کرتا تھا۔ آپ نے ساتھ والے گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے اور دوسرے گروہ والے آ گئے آپ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور دوسرے ان کی حفاظت کرنے لگے پھر آپ نے سلام پھیرا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور قوم کی دو، دو رکعتیں ہو گئیں اسی دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز میں قصر کرنے اور ہتھیار اٹھائے رکھنے کا حکم نازل فرمایا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس دن قصر نماز کا حکم نازل ہونے سے پہلے چار رکعتیں پڑھائیں قصر نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دیا تو اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعات فرض تھیں۔ اور آپ کی اقتداء کرنے والوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی کیونکہ اس وقت ان کے لیے سفر و حضر

كان في سفرهم كحكمهم في حضرهم لا بد إذا كان ذلك كذلك من أن يكون كل طائفة من هاتين الطائفتين قد قضت ركعتين ركعتين كما تفعل لو كانت في الحضر. **فإن** قال قائل: ففي هذا الحديث ما يدل على خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلاة بعد فراغه من الركعتين اللتين صلاهما بالطائفة الأولى واستقباله الصلاة في وقت دخول الطائفة الثانية معه فيها لأن في الحديث ثم سلم. **قيل** له: قد يحتمل أن يكون ذلك السلام المذكور في هذا الموضع هو سلام التشهد الذي لا يراد به قطع الصلاة ويحتمل أن يكون سلاما أراد به إعلام الطائفة الأولى بأوان انصرافها والكلام حينئذ مباح له في الصلاة غير قاطع لها على ما قد روي في ذلك عن عبد الله بن مسعود وعن أبي سعيد الخدري وعن زيد بن أرقم على ما قد رويناه عن كل واحد منهم في الباب الذي ذكرنا فيه وجوه حديث ذي اليدين في غير هذا الموضع من هذا الكتاب وقد روي عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه صلاها على غير هذا المعنى.

۱۷۵۳- **حدثنا** أحمد بن عبد الله بن عبد الرحيم قال ثنا سعيد بن أبي مريم قال أنا يحيى بن أيوب قال حدثني يزيد بن الهاد قال حدثني شرحبيل بن سعد أبو سعد عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الخوف قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وطائفة من خلفه من وراء الطائفة التي خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم قعود وجوههم كلهم

کا حکم ایک جیسا تھا جب صورتحال یہ تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں ادا کیں جیسے حالت قیام میں ہوتے تو ہر ایک پر دو دو رکعتوں کی قضا لازم ہوتی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو دو رکعتیں پڑھانے سے فراغت پر نماز سے باہر آئے اور دوسرے گروہ کی شمولیت کے وقت نئے سرے سے نماز شروع کی کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرا۔

تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ (مذکورہ) سلام، سلام تشہد ہو جس سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں کیا جاتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے پہلے گروہ کو لوٹنے کا وقت بتانا مراد ہو اور اس وقت نماز میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ہم نے اس کتاب کے کسی دوسرے مقام پر جہاں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجوہ بیان کی ہیں۔ ان روایات کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقے کے علاوہ پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے جو گروہ تھا اس کے پیچھے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا ان تمام کا رخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ آپ نے تکبیر کہی تو ان دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے والی جماعت نے بھی رکوع کیا لیکن دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكبرت الطائفتان وركع وركعت الطائفة التي خلفه والآخرون قعود ثم سجد فسجدوا أيضا والآخرون قعود ثم قام وقاموا فنكصوا خلفه حتى كانوا مكان أصحابهم وأتت الطائفة الأخرى فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين والآخرون قعود ثم سلم فقامت الطائفتان كلتاهما فصلوا لأنفسهم ركعة وسجدتين ركعة وسجدتين.

آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے سے الٹے پاؤں چلے گئے حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا پہنچے اور دوسرا گروہ آگیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے رہے پھر سلام پھیرا تو دونوں کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

فهذا الحديث عندنا من المحال الذي لا يجوز كونه لأن فيه أنهم دخلوا في الصلاة وهم قعود **وقد** أجمع المسلمون أن رجلا لو افتتح الصلاة قاعدا ثم قام فأتمها قائما ولا عذر له في شيء من ذلك أن صلاته باطلة فكان الدخول لا يجوز إلا على ما يكون عليه الركوع والسجود فاستحال أن يكون الذين كانوا خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الصف الثاني دخلوا في الصلاة قعودا **فثبت** عن جابر بن عبد الله ما رويناه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في غير هذا الحديث.

ہمارے نزدیک اس حدیث کا ہونا محال ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ قعود کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے، حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھنے کی حالت میں نماز شروع کرے پھر کھڑا ہو جائے اور اسی حالت میں اسے مکمل کرے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے پس نماز میں اسی حالت میں داخل ہونا جائز ہے جس میں رکوع اور سجدہ کیا جائے لہٰذا جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں تھے ان کا بیٹھنے کی حالت میں نماز میں داخل ہونا محال ہے۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے وہ ثابت ہوا۔

۱۷۵۴- **وذهب** آخرون في صلاة الخوف إلى ما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان الثوري عن منصور عن مجاهد عن أبي عياش الزرقي قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بعسفان والمشركون بينه وبين القبلة فيهم أو عليهم خالد بن الوليد فقال المشركون لقد كانوا في صلاة لو أصبنا منهم لكانت الغنيمة فقال المشركون إنها ستجيء صلاة هي أحب إليهم من آبائهم وأبنائهم قال فنزل

دوسرے حضرات نے نماز خوف کے بارے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام عسفان میں ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور مشرک آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے یا ان کے سربراہ تھے مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو غنیمت حاصل کرتے پھر خود ہی مشرک کہنے لگے عنقریب ایک ایسی نماز آئے گی جو ان کو اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام ظہر و عصر کے درمیان آیات لے کر اترے

جبریل علیه السلام بالآیات فیما بین الظهر و العصر قال فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم العصر وصف الناس صفین وکبر وکبروا معه جمیعا ثم رکع ورکعوا جمیعا ثم رفع ورفعوا معه جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونه وقام الصف المؤخر یحرسونهم بسلاحهم ثم رفع ورفعوا جمیعا ثم سجد الصف الآخر ثم رفعوا او تأخر الصف المقدم وتقدم الصف المؤخر فکبر وکبروا معه جمیعا ثم رکع ورکعوا معه جمیعا ثم رفع ورفعوا معه جمیعا ثم سلم علیهم وصلاها مرة اخری فی ارض بنی سلیم۔

١٧٥٥- **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه صلاها فذکر نحوا من هذا۔

و کان ابن ابی لیلی ممن ذهب الی هذا الحدیث وترکه ابوحنیفة ومحمد بن الحسن لان الله عز وجل قال ولتأت طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معک وفی هذا الحدیث انهم صلوا جمیعا وفی حدیث ابن عمر وعبید الله بن عبد الله عن ابن عباس وفی حدیث حذیفة وزید بن ثابت دخول الطائفة الثانیة فی الرکعة الثانیة ولم یکونوا صلوا قبل ذلک فالقرآن یدل علی ما جاءت به الروایة عنهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک فکانت عنده اولی من حدیث ابی عیاش وجابر هذین **وذهب** ابو یوسف الی ان العدو اذا کان فی القبلة فالصلوة کما روی ابوعیاش وجابر وان کانوا فی غیر القبلة فالصلوة کما روی ابن عمر وحذیفة وزید بن ثابت لان فی حدیث ابی عیاش انهم کانوا فی القبلة وحدیث ابن عمر

فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عصر کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے دو صفیں بنائیں اور سب نے اکٹھے تکبیر کہی پھر رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا پھر جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو سب کے سب آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ تھی جبکہ دوسری صف کھڑی رہی وہ ہتھیار لیے ان کی حفاظت کرتے رہے پھر جب کھڑے ہوئے تو تمام نمازی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر پچھلی صف نے سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آگئی پھر سب نے مل کر تکبیر کہی اس کے بعد آپ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع پھر آپ کھڑے ہوئے تو سب کھڑے ہو گئے اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور دوبارہ آپ نے بنو سلیم کی زمین میں یہ نماز پڑھی۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اس حدیث کو اپنایا۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولتأت طائفة اخرى ــــــ آخر تک" "اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اکٹھے یہ نماز پڑھی، حضرت ابن عمر اور عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت اور حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی روایت میں دوسرے گروہ کے دوسری رکعت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے پہلے انھوں نے نماز نہیں پڑھی قرآن پاک ان کی اس روایت پر دلالت کرتا ہے جو انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابن عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی ان دو روایتوں سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی طرف ہوں تو نماز اس طرح ہو گی جیسے حضرت ابوعیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ اور اگر قبلہ کی طرف نہ ہوں تو اس

وحذيفة وزيد لم يذكر فيه شيئا من ذلك إلا أنه قد روي عن ابن مسعود في ذلك ما يوافق ما رووا وقال كان العدو في غير القبلة قال أبو يوسف فأما الحديثين فأجعل حديث ابن مسعود وما وافقه إذا كان العدو في غير القبلة وحديث أبي عياش وجابر إذا كان العدو في القبلة وليس هذا بخلاف التنزيل عندنا لأنه قد يجوز أن يكون قوله ولتأت طائفة أخرى لم يصلوا فليصلوا معك إذا كان العدو في غير القبلة ثم أوحى الله إليه بعد ذلك كيف حكم الصلوة إذا كانوا في القبلة فعل الفعلين جميعا كما جاء الخبران وهذا أصح الأقاويل عندنا في ذلك وأولاها لأن تصحيح الآثار يشهد له وقد دل على ذلك أيضا أن عبد الله بن عباس قد روي عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة الخوف ما قد ذكرنا في أول هذا الباب مما رواه عنه عبيد الله بن عبد الله من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بذي قرد فكان ذلك موافقا لما روى عبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وحذيفة وزيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك۔

۱۷۵۶۔ ثم روي عن عبد الله بن عباس في ذلك من رأيه ما حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الله بن محمد بن صالح الهاشمي أبو بكر قال ثنا عبد الله بن لهيعة عن الأعرج أنه سمع عبيد الله بن عبد الله بن عباس يقول كان ابن عباس يقول في صلوة الخوف فذكر مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث أبي عياش وحديث جابر بن عبد الله الذي وافقه۔

طرح نماز پڑھی جائے جیسے ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کیونکہ حضرت ابن عیاش رضی اللہ عنہ کی روایت کی بات ہے کہ وہ قبلہ کی طرف سے تھے جبکہ حضرت ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے البتہ اس سلسلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان حضرات کی روایت کے موافق مروی ہے اور انھوں نے فرمایا کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں لہٰذا میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو اس کے موافق ہے اس کو اس صورت پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی غیر سمت میں ہوں جبکہ ابن عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ کی جانب ہو اور ہمارے نزدیک یہ قرآن پاک کے خلاف نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ ارشاد خداوندی "ولتأت طائفة أخرى ...... آخر تک"

اس صورت سے متعلق ہو جب دشمن قبلہ کی طرف نہ ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو نماز کیسے پڑھی جائے پس آپ نے دونوں طرح عمل کیا جیسا کہ دونوں طرح کی احادیث میں آیا ہے ہمارے نزدیک سب سے زیادہ صحیح اور بہتر تاویل ہے کیونکہ روایات کی تصحیح اس بات پر گواہ ہے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو بواسطہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں مروی ہے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان سے ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں روایت کرتے ہیں یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے موافق ہے۔

پھر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں ان کی اپنی رائے بھی مروی ہے۔ حضرت اعرج سے مروی ہے انھوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں اس کے بعد انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا ذکر فرمایا جس کو حضرت ابو عیاش

فَلَمَّا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا بِرَأْيِهِ وَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ هٰكَذَا إِذَا الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَيُصَلُّونَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ كَمَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ اللهِ لِأَنَّهُمْ إِذَا كَانُوا لَا يَسْتَدْبِرُونَ الْقِبْلَةَ وَالْعَدُوُّ فِي ظُهُورِهِمْ كَانَ أَحْرَى أَنْ لَا يَسْتَدْبِرُوهَا إِذَا كَانُوا فِي وُجُوهِهِمْ وَلٰكِنْ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ تَرْكِ الْاِسْتِدْبَارِ هُوَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ أَيْضًا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا بِقَوْلِهِ بِخِلَافِ مَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوتِ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ عَنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ نَسْخَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَجَعَلْنَا هٰذَا الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ هُوَ فِي الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوا فِي الْقِبْلَةِ وَتَرَكْنَا حُكْمَ الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ عَلَى مِثْلِ مَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ قَالَ مَرَّةً لَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْخَوْفِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا صَلَّوْهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّوْهَا لِفَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّوْهَا بَعْدَهُ قَدْ صَلَّاهَا حُذَيْفَةُ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَا فِي ذٰلِكَ مَا أَشْهَرُ مِنْ أَنْ نَحْتَاجَ إِلَى أَنْ نَذْكُرَهُ هٰهُنَا

رضی اللہ عنہم کی روایت میں ذکر ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے موافق ہے۔ پس جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک کو اس صورت میں معلوم کیا جو ہم نے ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ انھوں نے اپنی رائے سے یہ بات کہی اور محال ہے کہ اس طرح اس صورت میں نماز پڑھیں جب قبلہ کی جانب نہ ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو اسی طرح پڑھیں جیسے حضرت عبید اللہ سے مروی ہے کیونکہ جب وہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کرتے تھے اور دشمن ان کی پیٹھ کی طرف تھے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی طرف اس وقت بھی پیٹھ نہ کریں جب وہ ان کے سامنے ہوں لیکن جو کچھ ہم نے ان سے قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے تھے اور جب وہ قبلہ کی طرف نہ ہوں تب بھی اس بات کا احتمال ہے جیسا کہ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا پس ہمارے علم کے مطابق انکا قول اس کے خلاف ہے جو ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے، اور یہ بات آپ اسی صورت میں کہہ سکتے ہیں جب آپ کی پہلی بات کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہے اور ان کے نزدیک اس صورت میں اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں جب دشمن غیر قبلہ کی طرف ہوں پس ہم نے ان کا جو قول روایت کیا اسے ہم اس صورت میں اپناتے ہیں جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب نہ ہوں تو ہم ان کے حکم کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر چھوڑ دیتے ہیں ـــــ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے ان کے خیال میں صحابہ کرام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصول فضیلت کے لیے پڑھی تھی۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ صحابہ کرام نے آپ کے بعد بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز پڑھی اس میں جو کچھ بیان ہوا وہ مشہور ہونے کے باعث محتاج تعارف نہیں۔

فَلَمَّا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا بِرَأْيِهِ وَاحْتِمَالُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلُّوْنَ هٰكَذَا إِذَا الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَيُصَلُّوْنَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ لِمَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ لِأَنَّهُمْ إِذَا كَانُوْا لَا يَسْتَدْبِرُوْنَ الْقِبْلَةَ وَالْعَدُوُّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَسْتَدْبِرُوْهَا إِذَا كَانُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَلٰكِنْ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ تَرْكِ الْإِسْتِدْبَارِ هُوَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا بِقَوْلِهِ بِخِلَافِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُوْلَ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ عَنْهُ وَلَمْ نَعْلَمْ نَسْخَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَجَعَلْنَا هٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ هُوَ فِي الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ وَتَرَكْنَا حُكْمَ الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ عَلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ مَرَّةً لَا يُصَلّٰى صَلٰوةُ الْخَوْفِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا صَلَّوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا صَلَّوْهَا بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ مَعَهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّوْهَا بَعْدَهُ قَدْ صَلَّاهَا حُذَيْفَةُ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَا فِيْ ذٰلِكَ فَأَشْهَرُ مِنْ أَنْ يَحْتَاجَ إِلٰى أَنْ نَذْكُرَهُ هٰهُنَا

رضی اللہ عنہم کی روایت میں ذکر ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت اس کے موافق ہے۔ پس جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو اس صورت میں معلوم کیا جو ہم نے ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ انھوں نے اپنی رائے سے یہ بات کہی اور احتمال ہے کہ اس طرح اس صورت میں نماز پڑھیں جب قبلہ کی جانب نہ ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو اس طرح پڑھیں جیسے حضرت عبید اللہ سے مروی ہے کیونکہ جب وہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کرتے تھے اور دشمن ان کی پیٹھ کی طرف تھے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی طرف اس وقت بھی پیٹھ نہ کریں جب وہ ان کے سامنے ہوں لیکن جو کچھ ہم نے ان سے قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے تھے اور جب وہ قبلہ کی طرف نہ ہوں تب بھی اس بات کا احتمال ہے جیسا کہ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا پس ہمارے علم کے مطابق انکا قول اس کے خلاف ہے جو ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے، اور یہ بات آپ اسی صورت میں کہہ سکتے ہیں جب آپ کی پہلی بات کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہے اور ان کے نزدیک اس صورت میں اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں جب دشمن غیر قبلہ کی طرف ہوں پس ہم نے ان کا جو قول روایت کیا اسے ہم اس صورت میں اپناتے ہیں جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب نہ ہوں تو ہم ان کے حکم کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر چھوڑ دیتے ہیں ۔۔۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے ان کے خیال میں صحابہ کرام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصول فضیلت کے لیے پڑھی تھی۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ صحابہ کرام نے آپ کے بعد بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز پڑھی اس میں جو کچھ بیان ہوا وہ مشہور ہونے کے باعث محتاج تعارف نہیں۔

فَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الْآيَةَ فَقَالَ إِنَّمَا أَمَرَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ انْقَطَعَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَكَانَ الْخِطَابُ هٰذَا لَهُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُوْلًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِهِ وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يُعِيْبُ قَوْلَ أَبِيْ يُوْسُفَ هٰذَا وَيَقُوْلُ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيْعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَفْعَلَ فِيْهَا شَيْئًا لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهِ وَأَنَّهُ يَقْطَعُهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيْءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذَا كَانَتْ صَلٰوةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

اگر وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کریں "اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کے لیے نماز قائم کریں" اور وہ کہیں کہ یہ اس صورت میں حکم ہے جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور جب آپ ان میں نہ ہوں تو یہ حکم منقطع ہو جائے گا۔ تو ان سے جواب میں کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً" "آپ ان کے اموال سے صدقہ لیں ان کو پاک کریں اور ان کے لیے دعائے رحمت کریں" یہاں آپ سے خطاب ہے لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ اس پر آپ کے بعد بھی اسی طرح عمل کیا جائے گا جیسے آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں عمل کیا گیا۔ ہمیں امام طحاوی رحمہ اللہ نے احمد بن ابی عمران نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثلجی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اس قول کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا دیگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن کسی شخص کے لیے اس نماز میں ایسا کلام کرنا جائز نہیں جو اسے توڑ دے پس اسے اس میں وہ عمل نہیں کرنا چاہیے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کرتا آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو بھی وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑ دیتا ہے مثلاً حدث وغیرہ پس جب آپ کے پیچھے نماز خوف کے دوران آنا جانا اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا اسے نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے نماز (نماز خوف) کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ ٦٤ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّيْ أَمْ لَا

باب ٦٤: حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ

١٧٥٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوْحٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا (مشرکوں) نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا فرماتے ہیں اس دن آپ نے عصر کی نماز نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ

وسلم يقول يوم الخندق شغلونا عن صلوة العصر قال ولم يصلها يومئذ حتى غابت الشمس ملأ الله قبورهم نارا او قلوبهم نارا او بيوتهم نارا.

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الراكب لا يصلي الفريضة على دابته وان كان في حال لا يمكنه فيها النزول قالوا لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل يومئذ راكبا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ان هذا الراكب يقاتل فلا يصلي وان كان الراكب لا يقاتل ولا يمكنه النزول صلى وقد يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل يومئذ لانه كان يقاتل فالقتال عمل والصلوة لا يكون فيها عمل وقد يجوز ان يكون لم يصل يومئذ لانه لم يكن امر حينئذ ان يصلي راكبا.

١٧٥٨- فنظرنا في ذلك فاذا ابراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر وبشر بن عمر عن عمر عن ابن ابي ذئب ح وحدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن عبد الرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه قال حبسنا يوم الخندق حتى كان بعد المغرب بهوي من الليل حتى اذا كفينا وذلك قول الله تعالى وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله قويا عزيزا قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فاقام الظهر فاحسن صلاتها كما كان يصليها في وقتها ثم امره فاقام العصر فصلاها كذلك ثم امره فاقام المغرب فصلاها

ان (کفار) کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان کے دلوں کو آگ سے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ سوار، سواری پر نماز پڑھے اگرچہ ایسی حالت میں ہو کہ اس کے لیے اترنا ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اس لیے کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کی حالت میں بھی نماز نہ پڑھی۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سوار لڑ رہا ہے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی نہیں لڑ رہا اور اس کے لیے اترنا بھی ممکن نہیں تو نماز پڑھے ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اس دن نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑ رہے ہوں۔ لڑائی ایک عمل ہے اور نماز میں کوئی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے اس دن نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ اس وقت تک سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

پس ہم نے اس پر غور کیا اور دیکھا کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی سعید خدری (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں غزوۂ خندق کے دن رکاوٹ پیش آئی حتی کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گذر گیا یہاں تک کہ ہمیں کفایت کی گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ" (آخر تک)۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ظہر کی نماز کھڑی کی اور اسے نہایت عمدگی سے ادا کیا جیسے آپ اسے اپنے وقت پر پڑھتے تھے۔ پھر ان کو حکم دیا تو عصر کی نماز قائم کی۔ آپ نے اسے بھی اسی طرح ادا کیا پھر ان کو حکم دیا تو مغرب کی نماز کھڑی کی اسے بھی آپ نے اسی طرح پڑھا اور یہ نماز خوف کے بارے میں ارشاد خداوندی "فرجالا او رکبانا" پس پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر (نماز پڑھو)

كذلك وذلك قبل ان ينزل الله عز وجل في صلوة الخوف فرجالا او ركبانا۔

فاخبر ابو سعيد ان تركهم للصلوة يومئذ ركبانا انما كان قبل ان يباح لهم ذلك ثم ابيح لهم بهذه الاية **فثبت** بذلك ان الرجل اذا كان في الحرب ولا يمكنه النزول عن دابته ان له ان يصلي عليها ايماء وكذلك لو ان رجلا كان على الارض يخاف ان سجد ان يفترسه سبع او يضربه رجل بسيف فله ان يصلي قاعدا ان كان يخاف ذلك في القيام ويومي ايماء وهذا كله قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا اس کے جواز سے پہلے کا عمل تھا پھر اس آیت کے ذریعے ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور اس کے لیے سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ سجدہ کرنے سے وہ کسی درندے کا شکار ہو جائے گا یا کوئی شخص اسے تلوار سے مار دے گا اور قیام کی حالت میں اس بات کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

باب ٦٥ الاستسقاء كيف هو وهل فيه صلوة ام لا

١٧٥٩۔ حدثنا عبد الرحمن بن الجارود هو ابو بشر البغدادي قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال ثنا سليمن بن بلال عن شريك ابن عبد الله ابن ابي نمر انه سمع انس بن مالك يذكر ان رجلا دخل المسجد يوم الجمعة من باب كان وجاه المنبر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما قال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يغيثنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم اسقنا قال انس فوالله ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت قال

باب ٦٥: طلب بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے۔

حضرت شریک بن عبد اللہ ابن ابی نمر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ جمعہ کے دن منبر کے سامنے والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر عرض کیا یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں نہ کوئی بادل اور نہ ہی اس کا کوئی ٹکڑا نظر آتا تھا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی حویلی اور گھر بھی نہ تھا فرماتے ہیں اسی پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل کا ایک ٹکڑا آیا جب آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا پھر آنے والے جمعہ کو وہ شخص مسجد

فو الله ما رأينا الشمس سبتا قال ثم دخل رجل من الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب الناس فاستقبله قائما ثم قال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله ان يمسكها عنها فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الاكام والظراب قال فاقلعت وخرج يمشي في الشمس

١٧٦٠- حدثنا بحر بن نصر قال قرئ على شعيب بن الليث اخبرك ابوك عن سعيد بن ابي سعيد عن شريك فذكر باسناده نحوه.

١٧٦١- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو ظفر عبد السلام بن مطهر قال ثنا سليمن بن المغيرة عن ثابت عن انس قال اني لقائم عند المنبر يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقال بعض اهل المسجد يا رسول الله حبس المطر وهلكت المواشي فادع الله يسقينا فرفع يديه وما في السماء من سحاب فالف الله بين السحاب فوبلتنا حتى ان الرجل ليهمه من نفسه ان يأتي اهله فمطرنا سبعا قال فرسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في الجمعة الثانية اذ قال بعض اهل المسجد يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله ان يرفعها عنا قال فرفع يديه وقال اللهم حوالينا ولا علينا فتقور ما فوق رؤسنا منها حتى كانا في اكليل يمطر ما حولنا ولا نمطر.

١٧٦٢- حدثنا ابن مرزوق وابو بكرة قال ثنا عبد الله بن بكر عن حميد قال سئل انس بن مالك هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه قال قيل له يوم جمعة يا رسول الله

کے دروازے سے داخل ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو پھر عرض کیا یارسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے ہم سے روک لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر یوں دعا کی: اللھم حوالینا الخ یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا ان ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا فرماتے ہیں لیں بارش تھم گئی اور آپ باہر نکل کر دھوپ میں تشریف لے گئے۔

حضرت سعید ابن ابی سعید، حضرت شریک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس سے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس کھڑا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کسی نمازی نے عرض کیا یارسول اللہ! بارش رک گئی اور جانور ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے آپ نے دست مبارک اٹھائے اس وقت آسمان میں بادل نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع فرمایا اور بارش برسنے لگی حتیٰ کہ ہر شخص گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا، سات دن تک بارش ہوتی رہی، فرماتے ہیں دوسرے جمعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے لگے تو مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مکانات تباہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے ہم سے اٹھا لے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا کر دعا مانگی "یا اللہ! ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو" چنانچہ وہ ہمارے اوپر سے چھٹنے لگے گویا کہ ہمارے اوپر تاج تھا ہمارے اردگرد بارش برستی تھی ہمارے اوپر نہیں تھی۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ! بارش رک گئی، زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گئے فرماتے

قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال قال فمد يديه حتى رأيت بياض ابطيه ثم ذكر نحو حديث ابن ابي داود۔

١٧٦٣- حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه۔

١٧٦٤- حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابي الجعد عن شرحبيل بن السمط قال قلنا لكعب بن مرة او مرة بن كعب حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ابوك واحذر قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على مضر فاتيته فقلت يا رسول الله ان الله قد نصرك واستجاب لك وان قومك قد هلكوا فادع الله لهم فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا طبقا غدقا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار قال فما كان الا جمعة او نحوها حتى مطروا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان سنة الاستسقاء هو الابتهال الى الله تعالى والتضرع اليه كما في هذه الآثار وليس في ذلك صلوة وممن ذهب الى ذلك ابو حنيفة وخالفهم في ذلك آخرون منهم ابو يوسف فقالوا بل السنة في الاستسقاء ان يخرج الامام بالناس الى المصلى ويصلي بهم هنالك ركعتين ويجهر فيهما بالقراءة ثم يخطب ويحول رداءه فيجعل اعلاه اسفله واسفله اعلاه الا ان يكون رداء ثقيلا لا يمكنه قلبه كذلك او يكون طيلسانا فيجعل الشق الايمن منه على الكتف الايسر

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے حتی کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی چمک دیکھی، پھر حضور نے ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۷۶۱) کی طرح ذکر کیا۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شرحبیل بن سمط فرماتے ہیں ہم نے حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب (راوی کو شک ہے) سے عرض کیا ہمیں کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی آپ کے باپ کے بیٹے ہیں ہمیں محروم نہ کیجئے۔ انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر پر بددعا کی اس کے بعد میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ کی دعا قبول فرمائی (اب) آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے ان کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی: "اللھم اسقنا" الخ "یا اللہ! ہم پر مفید، خوشگوار، (و غلہ وغیرہ) اگانے والی (زمین کو) ڈھانپنے والی، شادابی لانے والی، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی اور نفع دینے والی، نقصان نہ دینے والی بارش برسا" فرماتے ہیں پس جمعہ یا اس کے قریب کا کوئی دن تھا کہ بارش برسنے لگی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ طلب بارش کو سنت قرار دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر عاجزی کرنا ہے جیسا کہ ان روایات میں ہے اور اس میں نماز (مسنون) نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ لیکن اس مسئلہ میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں استسقاء میں سنت یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف جائے وہاں دو رکعتیں پڑھائے اور ان میں بلند آواز سے قرأت کرے پھر خطبہ دے اور اپنی چادر کو الٹائے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے حصے کو اوپر کی طرف کرے مگر جب کہ چادر بھاری ہو اور اس کو الٹانا ممکن نہ ہو یا طیلسان (ایک سبز رنگ کی چادر جسے علماء و مشائخ استعمال

وَيَشُقُّ لَا يَتَيَسَّرُ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْأَيْمَنِ وَقَالُوْا مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُؤَالِهِ رَبَّهُ فَهُوَ جَائِزٌ أَيْضًا يَسْأَلُ اللّٰهَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ دَفْعُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّةِ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَسْقِيَ بِالنَّاسِ أَنْ يَفْعَلَ مَا ذَكَرْنَا فَنَظَرْنَا فِيْمَا ذَكَرُوْا مِنْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ لَهُ مِنَ الْآثَارِ دَلِيْلًا۔

کرتے تھے، ہو تو اس کی دائیں جانب کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کرے، وہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک اور آپ کا بارگاہِ خداوندی میں سوال کرنا ذکر کیا ہے وہ بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرے۔ اگر امام کا لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانا سنت قرار دیا جائے تو اس میں اس عمل (دعا وغیرہ) کی نفی نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ دیکھیں کہ کیا ان میں انکے موقف پر کوئی دلیل ہے؟

۱۷۶۵۔ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

تو حضرت عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے طلب بارش کی دعا کی، اپنی چادر کو الٹایا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے طلب بارش کے لیے دعا کی چادر مبارک الٹائی اور قبلہ رُخ ہوئے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَسُقُوْا۔

امام زہری فرماتے ہیں حضرت عباد بن تمیم نے مجھے بتایا کہ ان کے چچا جو رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے صحابی تھے نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عیدگاہ میں تشریف لے گئے تاکہ ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر قبلہ رُخ ہو کر چادر الٹائی تو ان پر بارش برس گئی۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے بارش کے لیے دعا مانگی اور چادر الٹائی، فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے

فَاسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ قُلْتُ جَعَلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ وَالْأَسْفَلَ عَلَى الْأَعْلَى قَالَ لَا بَلْ جَعَلَ الْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَالْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُحَوِّلَهَا قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ قَلْبُهُ بِرِدَائِهِ وَصِفَةُ قَلْبِ الرِّدَاءِ كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلَى يَمِينِهِ مِنْهُ عَلَى يَسَارِهِ وَمَا عَلَى يَسَارِهِ عَلَى يَمِينِهِ لَمَّا ثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ فَقَلَبَهُ كَذٰلِكَ هُوَ وَمَا لَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِيهِ حَوَّلَهُ فَيَجْعَلُ الْأَيْمَنَ مِنْهُ أَيْسَرَ وَالْأَيْسَرَ مِنْهُ أَيْمَنَ فَقَدْ زَادَ مَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ وَلَا يُتْرَكَ۔

۱۷۷۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حُسَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاسْتِسْقَاءِ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّا تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پلٹے کر اوپر کیا یا؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ بائیں (کنارے) والی کو دائیں (کنارے) پر اور دائیں کنارے والی جانب کو بائیں کندھے پر کیا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلب بارش کے لیے تشریف لے گئے آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر نچلی جانب کو اوپر کی طرف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اسے اٹھانے میں بوجھ محسوس کیا تو اسے کاندھے پر اٹھا دیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا مانگی تو چادر پلٹ کر اٹھایا۔

ان روایات میں چادر اٹھانے اور اس کے طریقے کا ذکر ہے اور یہ کہ اگر چادر بھاری ہونے کی وجہ سے نچلے کنارے کو اوپر کی طرف اور اوپر والے کو نیچے کی طرف کرنا ممکن نہ ہوتا تو آپ دائیں (کنارے) کو بائیں کندھے پر اور بائیں (کنارے) کو دائیں پر ڈال دیتے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب تک اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف اور نچلے حصے کو اوپر کی طرف اٹھانا ممکن ہو تو اسی طرح کیا جائے اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو تو دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف کر کے اٹھائے۔ پس جو کچھ ان روایات میں پہلی

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ جن کا بنو مالک بن حسیل سے تعلق تھا فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ ولید بن عقبہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں ہم لوگ مسجد میں بحث کر رہے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے بھتیجے ولید نے بھیجا ہے اور وہ امیر ہے ...

وسلم في الاستسقاء قال لا ولكن ارسلك ابن اختكم الوليد وهو امير المدينة ولو انه ارسل فسأل ما كان بذلك بأس ثم قال ابن عباس خرج النبي صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير فصلى ركعتين كما يصلي في العيدين۔

فقوله كما يصلي في العيدين يحتمل انه جهر فيهما كما جهر في العيدين۔

١٧٧٢۔ **حدثنا** فهد قال ثنا عبيد بن اسحق العطار قال ثنا حاتم بن اسمعيل فذكر باسناده مثله وزاد فصلى ركعتين ونحن خلفه يجهر فيهما بالقراءة ولم يؤذن ولم يقم ولم يقل مثل صلاة العيدين

فدل ذلك ان قوله مثل صلاة العيدين في الحديث الاول انما اراد به هذا المعنى انه صلى بلا اذان ولا اقامة كما يفعل في العيدين۔

١٧٧٣۔ **حدثنا** فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن هشام بن اسحق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه فذكر مثل حديث ربيع عن اسد قال سفيان فقلت للشيخ الخطبة قبل الصلاة او بعدها قال لا ادري۔

ففي هذا الحديث ذكر الصلاة والجهر فيها بالقراءة ودل جهره فيها بالقراءة انها كصلاة العيد التي تفعل نهارا في وقت خاص فحكمها الجهر وكذلك ايضا صلاة الجمعة هي من صلاة النهار ولكنها مفعولة في يوم خاص فحكمه الجهر **فثبت** بذلك ان كذلك حكم الصلوات التي تصلى بالنهار لا في سائر الايام ولكن لعارض او في يوم خاص فحكمها الجهر وكل صلاة تفعل

لیکن اگر انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑوں میں عجز و انکسار کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ عید گاہ میں پہنچے۔ آپ نے تمہارے خطبے کی طرح کوئی خطبہ نہ دیا بلکہ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر میں مصروف رہے پھر آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں ——— پس ان کا قول "عید کی طرح" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اس نماز میں جہری قرأت فرمائی جیسا کہ آپ عیدین میں جہر فرماتے تھے

عبید بن اسحاق عطار فرماتے ہیں ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے پیچھے تھے آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند قرأت فرمائی اذان اور اقامت نہ کہی گئی انھوں نے "نماز عید کی طرح" کے الفاظ نہیں کہے۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت "نماز عیدین کی طرح" کے الفاظ سے یہی معنی مراد ہے کہ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھی جیسے عیدوں کی نماز میں ہوتا ہے

ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت اسد سے ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۷۱) کی طرح ذکر کیا حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے شیخ (حضرت ہشام) سے پوچھا کہ خطبہ نماز سے پہلے ہے یا بعد میں؟ انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

اس حدیث میں نماز اور اس میں جہری قرأت کا ذکر ہے، اور اس میں قرأت کا آواز بلند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نماز عید کی طرح ہے جو دن کی زائد نماز ہے ایک خاص وقت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں جہر کا حکم ہے اسی طرح جمعہ کی نماز بھی دن کی نماز ہے لیکن وہ ایک مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے۔ پس اس میں بھی جہر کا حکم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ دن کی وہ نمازیں جو روزانہ نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کسی وجہ سے یا کسی خاص دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں جہری قرأت کا حکم ہے اور دن کی وہ نمازیں جو کسی خاص وجہ سے یا کسی

فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا لَا لِعَارِضٍ وَلَا فِي وَقْتٍ خَاصٍّ حُكْمُهَا الْمُخَافَتَةُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

١٧٧٤- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُونَ يَوْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَيَّ جَدْبَ جَنَابِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَنْشَأَ اللهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ وَأَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

خاص دن سے مخصوص نہیں ان میں آہستہ قرأت کا حکم ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء سنت قائمہ ہے اس کو چھوڑنا مناسب نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں بارش رکنے کی شکایت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بچھانے کا حکم فرمایا چنانچہ اسے عیدگاہ میں رکھا گیا۔ آپ نے لوگوں کو ایک خاص دن (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم دیا، حضرت ام المومنین فرماتی ہیں جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا تم نے میرے سامنے اپنی زمین کے خشک ہونے اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا پھر فرمایا "الحمد للہ رب العلمین" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے یوم قیامت کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے ہم فقیر ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو ہم پر اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے والی بنا، پھر ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اٹھائے رکھے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی طرف پیٹھ مبارک پھیری اور چادر مبارک کو الٹایا اور ہاتھ اٹھائے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (منبر سے) نیچے تشریف لائے۔ دو رکعتیں نماز پڑھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے وہ گرجے، چمکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگی۔ پس آپ مسجد میں تشریف نہ لائے کہ ندی نالے بہنے لگے جب آپ نے لوگوں کو کپڑے اوڑھے کسی اوٹ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

وَاَنِّی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔

میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

١٧٧٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰہَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ الْاَیْمَنَ عَلَی الْاَیْسَرِ وَالْاَیْسَرَ عَلَی الْاَیْمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں اذان و اقامت کے بغیر دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی چہرۂ انور قبلہ کی طرف پھیرا ہاتھوں کو اٹھایا اور چادر کو اٹھایا اس کے دائیں کنارے کو بائیں (کاندھے) پر اور بائیں طرف کو دائیں (کاندھے) پر کیا۔

١٧٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ یَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَرَاَ فِیْهِمَا وَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے جو صحابی تھے (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی آپ نے اپنی پیٹھ مبارک لوگوں کی طرف اور چہرۂ انور قبلہ کی طرف کیا دعا مانگی، چادر الٹائی پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

١٧٧٧۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِہٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرِ الْجَهْرَ۔

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے ابن ابی ذئب نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے جہر کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ ذِکْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِکْرِ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً غَیْرَ اَنَّهٗ قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ خُطْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی کَانَتْ فَفِیْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهٗ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِیْهَا خُطْبَةٌ وَهِیَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَرَاَیْنَا الْعِیْدَیْنِ فِیْهِمَا خُطْبَةٌ

ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبے کا ذکر ہے اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ استسقاء میں خطبہ بھی ہے البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں اختلاف ہے کہ وہ کس وقت تھا حضرت عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نماز کے بعد خطبہ دیا۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ (کی نماز) میں خطبہ ہے لیکن وہ نماز سے پہلے ہے جبکہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے

وهي بعد الصلوة كذلك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فاردنا ان ننظر في خطبة الاستسقاء بأي الخطبتين هي اشبه فنعطف حكمها على حكمها فراينا خطبة الجمعة فرضا وصلوة الجمعة مضمنة بها لا تجزئ الا باصابتها ورأينا خطبة العيدين ليست كذلك لان صلوة العيدين تجزئ ايضا وان لم يخطب ورأينا صلوة الاستسقاء تجزئ ايضا وان لم يخطب **الا ترى** ان اماما لو صلى بالناس في الاستسقاء ولم يخطب كانت صلوته تجزئ غير انه قد اساء في تركه الخطبة فكانت بحكم خطبة العيدين اشبه منها بحكم خطبة الجمعة فالنظر على ذلك ان يكون موضعها من صلوة الاستسقاء مثل موضعها من صلوة العيدين **فثبت** بذلك انها بعد الصلوة لا قبلها وهذا مذهب ابي يوسف **وقد** روي ذلك عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في الاستسقاء وجهر بالقراءة۔

۱۷۷۸۔ **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق قال خرج عبد الله بن يزيد يستسقي وكان قد راى النبي صلى الله عليه وسلم قال وخرج فيمن كان معه البراء بن عازب وزيد بن ارقم قال ابو اسحق وانا معه يومئذ فقام قائما على راحلته على غير منبر فاستسقى واستغفر وصلى ركعتين ونحن خلفه فجهر فيهما بالقراءة يومئذ ولم يقم۔

۱۷۷۹۔ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا علي بن الجعد قال انا زهير فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر في حديثه ان عبد الله بن يزيد قد كان راى النبي صلى الله عليه وسلم۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں استسقاء کا خطبہ ان دونوں میں سے کس سے زیادہ مشابہ ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور یہ جمعہ کی نماز میں شامل ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی اور عیدین کا خطبہ اس طرح نہیں کیونکہ عیدین کی نماز اس کے بغیر بھی صحیح ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز استسقاء بھی خطبے کے بغیر صحیح ہو جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائے اور خطبہ نہ دے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ البتہ اس نے خطبہ چھوڑ کر غلطی کی ہے پس یہ خطبہ جمعہ کی بہ نسبت عیدین کے خطبے سے زیادہ مشابہ ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ استسقاء کا خطبہ اس وقت ہو جب عید کا خطبہ ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ نماز کے بعد ہے پہلے نہیں۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے نماز استسقاء پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن یزید، استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرماتے ہیں ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں اس دن میں بھی ان کے ساتھ تھا وہ منبر کے بغیر سواری پر کھڑے ہوئے، بارش کے لیے دعا کی (طلب بارش) مغفرت کی اور دو رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے پیچھے تھے انھوں نے بلند آواز سے قرأت کی لیکن اس دن اذان اور اقامت نہ ہوئی۔

علی بن جعد کہتے ہیں مجھے زہیر نے بتایا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بات ذکر نہیں کی کہ حضرت عبد اللہ بن یزید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

١٧٨٠ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي اسحق قال خرج عبد الله بن يزيد يستسقي بالكوفة فصلى ركعتين -

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔

باب صلوة الكسوف كيف هي ٦٦

نماز کسوف کا طریقہ

١٧٨١ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فاطال القراءة ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع راسه فاطال القيام وهو دون قيامه الاول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون ركوعه الاول ثم رفع راسه فسجد ثم قام ففعل مثل ذلك غير ان الركعة الاولى منهما اطول -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے طویل قراءت فرمائی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے رکوع سے سر اٹھا کر کافی وقت کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور اس (پہلی رکعت) کی طرح کیا البتہ دونوں میں سے پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

١٧٨٢ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٨٣ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٨٤ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا يحيى بن سعيد عن عمرة وهشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه -

یحییٰ بن سعید اور ہشام حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

١٧٨٥ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٨٦ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا يحيى بن سليم عن اسمعيل بن

حضرت ابن عمر اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اطول

أمية عن نافع عن ابن عمر وعن عروة ابن الزبير عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه الا انه لم يذكر ان الركوع الثاني كان دون الركوع الاول ولكن ذكر انه مثله قال وذلك يوم مات ابراهيم.

نے اس کے برابر ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ وہ دن تھا جب حضور علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو وصال ہوا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقالوا صلاة الكسوف اربع ركعات واربع سجدات وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل هي ثمان ركعات في اربع سجدات.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا وہ کہتے ہیں نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۷۸۷۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد محمد بن عبد الله بن الزبير قال ثنا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن طاوس عن ابن عباس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخسوف فقام فافتتح ثم قرأ ثم ركع ثم رفع رأسه فقرأ ثم ركع ثم رفع رأسه فقرأ ثم ركع ثم رفع رأسه فقرأ ثم ركع ثم سجد ثم فعل مثل ذلك مرة اخرى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے نماز شروع کی پھر قرات کی اس کے بعد رکوع کیا سر اٹھا کر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قرأت کی پھر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا تو پھر قرات کی پھر سجدہ کیا اس کے بعد دوسری بار (دوسری رکعت) میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۷۸۸۔ حدثنا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو قال ثنا زهير بن حرب قال ثنا يحيى القطان عن سفيان فذكر باسناده مثله.

حضرت یحییٰ قطان حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۹۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال ثنا حبيب ثم ذكر باسناده مثله.

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے حضرت حبیب نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۰۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا زهير عن الحسن بن الحر قال حدثني الحكم عن رجل يدعى حنشا عن علي انه صلى بالناس في كسوف الشمس كذلك ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك فعل.

حضرت حکم ایک شخص سے جسے حنش کہا جاتا تھا اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں کو سورج گرہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر انھوں نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

وخالف هؤلاء آخرون فقالوا بل هي ست ركعات في اربع سجدات.

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں

١٧٩١- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ تَعْنِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ۔

استدلال کیا ہے۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر تین رکوع کرتے اس کے بعد دو سجدے کرتے پھر کھڑے ہوتے تین رکوع اور دو سجدے کرتے یعنی سورج گرہن کی نماز میں ایسا کرتے۔

١٧٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْآيَاتِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز آیات (نشانیوں والی نماز یعنی سورج گرہن کی نماز) کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

١٧٩٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ أَسَدٍ وَزَادَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی انھوں نے حضرت ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۹۱) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا جب تم اس سے کوئی بات دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

قَالُوْا وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کیا پس انھوں نے یوں ذکر کیا۔

١٧٩٤- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أَدْرِيْ أَيُّ أَرْضٍ يَعْنِيْ مَا كَانَ بِهِ مِنَ النَّقْرَسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِيْبُ أَوْ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فَقِيْلَ لَهُ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں زمین میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا نامعلوم یہ کیسی زمین ہے یعنی آپ فکر مند ہو گئے۔ خصیب (راوی) نے اسی طرح ذکر کیا ہے یا زمین میں زلزلہ آیا تو ان سے کہا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو وہ تشریف لے گئے لوگوں کو نماز پڑھائی چار تکبیریں کہیں پھر طویل قراءت کی تکبیر کہی، رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اس

وَكَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا نَحْوًا مِمَّا أَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا نَحْوًا مِمَّا أَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَفِي الْاُخْرٰى سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ۔

کے بعد چار تکبیریں کہیں بعد ازاں طویل قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اسی طرح کیا ازاں بعد سلام پھیر کر ارشاد فرمایا گرہن کی نماز اسی طرح ہے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا بَلْ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ كَذٰلِكَ اَبَدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا تَوْقِيْتَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز کو سورج روشن ہونے تک مسلسل طویل کرے پھر رکوع اور سجدہ کرے اس میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے —— حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر سورج چوتھے رکوع میں روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدہ کرے۔

١٧٩٥۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ۔

فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْاُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا وَاِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ اِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَاِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

تو یہ ہیں حضرت سعید بن جبیر جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہیں کہ اگر چوتھے رکوع میں سورج روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدے کرے اور چوتھا رکوع وہی ہے جو دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد معلوم و مقرر رکوع نہیں جب تک سورج گرہن رہے رکوع کرتا رہے حتی کہ روشن ہو جائے اس وقت نماز ختم کر دے۔ اس ضمن میں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے کہ نماز پڑھو حتی کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمام نوافل کی طرح سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعات ہیں چاہو تو ان کو لمبا کرو اور چاہو تو مختصر پڑھو اس کے بعد دعا مانگنا ہے حتی کہ سورج روشن ہو جائے۔

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

١٧٩٦۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

١٧٩٦۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو لوگ کھڑے

كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بالناس فلم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع ثم رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع وفعل في الثانية مثل ذلك فرفع رأسه وقد امحصت الشمس۔

ہوتے پس قریب نہ تھا کر رکوع کرتے پھر رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے پھر سر اٹھایا تو قریب نہ تھا کر سجدہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اُٹھاتے (یعنی تمام ارکان میں طوالت اختیار کی) دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جب سجدے سے) سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۷۹۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد فذكر مثله باسناده۔

حجاج نے حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۸۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان قال ثنا يعلى بن عطاء عن ابيه وعطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۹۹۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان الثوري عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۸۰۰۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الحجاج بن ابراهيم قال ثنا خالد بن عبد الله عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف الشمس ركعتين واربع سجدات اطال فيهما القيام والركوع والسجود۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکوع اور چار سجدے کیے ان میں قیام، رکوع اور سجدے کو لمبا کیا۔

۱۸۰۱۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن موسى بن ايوب عن عمه اياس بن عامر انه سمع علي بن ابي طالب يقول فرض النبي صلى الله عليه وسلم اربع صلوات صلوة الحضر اربع ركعات وصلوة السفر ركعتين وصلوة الكسوف ركعتين وصلوة المناسك ركعتين۔

حضرت ایاس بن عامر سے مروی ہے انھوں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار (قسم کی) نمازیں لازم فرمائیں۔ غیر سفر کی نماز چار رکعات۔ سفر کی نماز دو رکعتیں، سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں اور مناسک (عیدوں) کی نماز بھی دو رکعتیں۔

١٨٠٢- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة عن الاسود بن قيس عن ثعلبة ابن عباد عن سمرة بن جندب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى بهم مثل ما ذكر عبد الله بن عمرو سواء۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہو گیا اس کے بعد انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے ان کو نماز پڑھائی ان کا اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ایک جیسا ہے۔

١٨٠٣- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا احمد بن عبد الله بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا الاسود فذكر مثله باسناده۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے اسود نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٠٤- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن يونس بن عبيد عن الحسن عن ابي بكرة قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

١٨٠٥- حدثنا علي بن معبد قال ثنا المعلى بن منصور قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا يونس عن الحسن عن ابي بكرة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فكسفت الشمس فقام الى المسجد يجر رداءه من العجلة وثاب الناس اليه فصلى كما تصلون۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے جلدی کے باعث آپ چادر مبارک کھینچتے چلے جا رہے تھے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے اس طرح نماز پڑھائی، جیسے تم نماز پڑھتے ہو۔

١٨٠٦- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا يونس عن الحسن عن ابي بكرة ان الشمس او القمر انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله وانهما لا ينكسفان لموت احد من الناس ولا لحياته فاذا كان ذلك فصلوا حتى تنجلي۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی انسان کی موت یا زندگی سے انھیں گرہن نہیں لگتا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔

١٨٠٧- حدثنا ابراهيم بن محمد الصيرفي هو البصري قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شريك عن عاصم الاحول عن ابي قلابة عن النعمان

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت اس طرح نماز پڑھتے جس طرح تم (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہو۔

بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون رکعۃ وسجدتین۔

۱۸۰۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید ابن عامر قال ثنا شعبۃ عن عاصم عن ابی قلابۃ عن النعمان بن بشیر قال انکسفت الشمس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یرکع ویسجد۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو حضور علیہ السلام رکوع و سجدہ کرتے (نماز پڑھتے)

۱۸۰۹۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا وکیع قال ثنا سفیان عن عاصم عن ابی قلابۃ عن النعمان بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی الکسوف نحوا من صلاتکم ھذہ یرکع ویسجد۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری اس نماز کی طرح نماز پڑھی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۱۸۱۰۔ حدثنا ابن ابی داود و فهد قالا حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ بن عمرو عن ایوب عن ابی قلابۃ عن النعمان بن بشیر او غیرہ قال کسفت الشمس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین ویسلم ویسأل حتی انجلت ثم قال ان رجالا یزعمون ان الشمس والقمر لا ینکسفان الا لموت عظیم من عظماء اهل الارض ولیس ذلک کذلک ولکنهما ایتان من ایات اللہ فاذا تجلی اللہ لشیء من خلقه خشع له۔

حضرت نعمان بن بشیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور دعا کی حتیٰ کہ وہ روشن ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو اہل زمین میں سے کسی بڑی شخصیت کی موت پر گرہن لگتا ہے، لیکن یہ بات اس طرح نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کو روشن کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتی ہے۔

۱۸۱۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الولید عن زائدۃ عن زیاد بن علاقۃ قال سمعت المغیرۃ بن شعبۃ قال انکسفت الشمس یوم مات ابراهیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر ایتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رایتم ذلک فصلوا وادعوا حتی ینکشف۔

حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات کے باعث ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

۱۸۱۲۔ حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت ابو اسحاق سے روایت

ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق قال انكسفت الشمس فصلى المغيرة بن شعبة بالناس ركعتين واربع سجدات۔

فدل ذلك ان ما كان علمه من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم وحضره مثل ذلك.

۱۸۱۳ - حدثنا ابو حازم عبد الحميد بن عبد العزيز قال ثنا محمد بن بشار قال ثنا معاذ بن هشام قال ثنا ابي عن قتادة عن ابي قلابة عن قبيصة البجلي قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى كما تصلون.

۱۸۱۴ - حدثنا ابن ابي داؤد وفهد قالا ثنا ابن معبد قال ثنا عبيد الله بن ايوب عن ابي قلابة عن قبيصة الهلالي او غيره ان الشمس كسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فزعا يجر ثوبه وانا معه يومئذ بالمدينة فصلى ركعتين اطالهما ثم انصرف وتجلت الشمس فقال انما هذه الآيات يخوف الله بها فاذا رأيتموها فصلوا كاحدث صلوة صليتموها من المكتوبة.

فكان اكثر الآثار في هذا الباب هي الموافقة لهذا المذهب الاخير فاردنا ان ننظر في معاني الاقوال الاول فكان النعمان بن بشير قد اخبر في حديثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين ويسلم ويسأل فاحتمل ان يكون النعمان علم من رسول الله صلى الله عليه وسلم السجود بعد كل ركعة وعلمه من وافقه على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين ولم يعلم الذين قالوا اركع ركعتين او اكثر من ذلك

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دو رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (نماز کسوف) کا انھیں جس طرح علم ہوا اور انھوں نے اسے یاد رکھا وہ اسی طرح تھا۔

حضرت قبیصہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح تم پڑھتے ہو۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت قبیصہ ہلالی یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ حالت خوف میں چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے میں اس دن مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے دو طویل رکعتیں پڑھیں پھر جب لوٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا فرمایا بے شک یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ جب یہ بات دیکھو تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔

اس باب کی اکثر روایات اس آخری مذہب کی تائید کرتی ہیں تو ہم نے چاہا کہ پہلے اقوال کا مفہوم معلوم کریں تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر دعا مانگتے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکعت کے بعد سجدے کا علم حاصل ہوا اور جنھوں نے اس بات کی موافقت کی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان کو بھی آپ سے یہی علم حاصل ہوا، لیکن جن حضرات نے فرمایا کہ آپ نے (ایک رکعت میں) سجدے سے پہلے دو یا اس سے زیادہ رکوع کیے انھیں نماز کے طویل ہونے کے

قبل ان یسجد بما کان من طول صلوته فتصحیح حدیث النعمان هذا مع هذه الآثار هو ان یجعل صلوته کما قال النعمان لان ما روی عن علی وابن عباس وعائشة یدخل فی ذلک ویزید علیه حدیث النعمان فهو اولی من کل ما خالفهم ثم قد شد ذلک ما حکاه قبیصة من قول رسول الله صلی الله علیه وسلم واذا کان ذلک فصلوا کاحدث صلوة صلیتموها من المکتوبة فاخبر انه انما یصلی فی الکسوف کما یصلی المکتوبة ثم رجعنا الی قول الذین لم یوقتوا فی ذلک شیئا لما رووه عن ابن عباس فکان قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حدیث قبیصة فصلوا کاحدث صلوة صلیتموها من المکتوبة دلیلا علی ان الصلوة فی ذلک موقتة معلومة لها وقت معلوم وعدد معلوم فبطل بذلک ما ذهب الیه المخالفون بهذا الحدیث فاما قولهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاذا رأیتم ذلک فصلوا حتی تجلی فقالوا ففی هذا دلیل علی انه لا ینبغی ان تقطع الصلوة اذا کان ذلک حتی تنجلی فیقال لهم فقد قال فی بعض هذه الاحادیث فصلوا وادعوا حتی تنکشف۔

۱۸۱۵- وقد حدثنا فهد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحٰق عن عبد الله بن السائب عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد اراه ولا لحیاته فاذا رأیتم ذلک فعلیکم بذکر الله والصلوة۔

باعث معلوم نہ ہوسکا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی ان روایات کے ساتھ تصحیح اس طرح ہوسکتی ہے کہ آپ کی نماز حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دی جائے کیونکہ جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافہ ہے پس یہ مخالف کی بات سے اولیٰ ہے۔

پھر حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اسے مضبوط کر دیا انھوں نے فرمایا کہ جب یہ صورت ہو تو قریب ترین نماز کی طرح پڑھو، تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے پھر ہم ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں جنھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی بنا پر اس سلسلے میں کوئی تعداد مقرر نہیں کی تو حضرت قبیصہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ تم نے جو قریب ترین فرض نماز پڑھی ہے اس کے مطابق یہ نماز پڑھو اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں نماز میں بھی معلوم ہے اس کا وقت اور تعداد رکعات بھی معلوم ہیں پس اس حدیث کے باعث مخالفین کا مذہب باطل ہوا۔

اور ان کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہ صورت حال دیکھو تو نماز پڑھو حتی کہ سورج روشن ہو جائے کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ روشنی نہ ہونے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ بعض احادیث میں آپ نے فرمایا ایسی نماز پڑھو اور دعا مانگو حتی کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور میرا خیال ہے (فرمایا) اور زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا۔ جب تم یہ حالت دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز لازم ہے۔

١٨١٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلٰوةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي أَرْسَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ عِنْدَهَا وَالْاِسْتِغْفَارِ كَمَا أَمَرَ بِالصَّلٰوةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ مِنْهُمْ عِنْدَ الْكُسُوفِ الصَّلٰوةَ خَاصَّةً وَلٰكِنْ أُرِيدَ مِنْهُمْ مَا يَتَقَرَّبُونَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ الصَّلٰوةِ وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو قیامت آنے کا خوف ہوا حتیٰ کہ مسجد میں تشریف لائے کھڑے ہوئے نہایت طویل رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے آپ کو کسی نماز میں اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے کسی کی موت و حیات سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور استغفار کے ذریعے مدد مانگو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے وقت نماز کی طرح دعا اور استغفار کا بھی حکم دیا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان (صحابہ کرام) سے کسوف کے وقت کسی خاص نماز کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایسا عمل مراد ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ وہ نماز، دعا اور استغفار یا اس کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو۔

١٨١٧ - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ بھی اس بات پر دلیل ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

١٨١٨ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت و حیات کے باعث کسوف نہیں ہوتا، جب تم یہ حالت دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو

فاذا رأيتموه فقوموا فصلوا.

فأمروا في هذا الحديث بالقيام عند تجليه بعد ذلك بالصلاة وأمروا في الأحاديث الأول بالدعاء والاستغفار بعد الصلاة حتى تنجلي الشمس فدل ذلك على أنهم لم يؤمروا بأن لا يقطعوا الصلاة حتى تنجلي الشمس وثبت بذلك أن لهم أن يطيلوا الصلاة إن أحبوا وإن شاءوا قصروها ووصلوها بالدعاء حتى تنجلي الشمس.

١٨١٩ - وقد حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا الوحاظي قال ثنا إسحاق بن يحيى الكلبي قال ثنا الزهري قال كان كثير بن العباس يحدث أن عبد الله بن عباس كان يحدث عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خسفت الشمس مثل ما حدث به عروة عن عائشة قال الزهري فقلت لعروة فإن أخاك يوم خسفت الشمس بالمدينة لم يزد على ركعتين مثل صلاة الصبح فقال أجل إنه أخطأ السنة.

فهذا عروة والزهري قد ذكر عن عبد الله بن الزبير أنه صلى لكسوف الشمس ركعتين وعبد الله بن الزبير رجل له صحبة وقد حضره أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حينئذ فلم ينكر ذلك عليه منهم منكر فأما قول عروة إنه أخطأ السنة فإن ذلك عندنا ليس بشيء وجميع ما بيناه في هذا الباب من صلاة الكسوف أنها ركعتان وأن المصلي إن شاء طولهما وإن شاء قصرهما إذا وصلهما بالدعاء حتى تنجلي الشمس قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وهو النظر عندنا لأنا رأينا سائر الصلوات من المكتوبات والتطوع مع كل ركعة سجدتين

پس اس حدیث میں اُس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ پہلی احادیث میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں سورج کے روشن ہونے تک نماز نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر وہ چاہیں تو نماز کو طویل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مختصر پڑھیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورج گرہن کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اس طرح بیان کرتے تھے جس طرح حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی نے مدینہ طیبہ میں سورج گرہن کے موقع پر صبح کی نماز کی طرح دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کیا تو انھوں نے فرمایا ان انھوں نے سنت کے خلاف کیا۔

تو یہ ہیں حضرت عروہ اور امام زہری جنھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انھوں نے سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی تھے نیز اس وقت کئی صحابہ کرام موجود تھے تو کسی نے بھی اس بات کا انکار نہیں کیا پس حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے قول کو انھوں نے سنت کے خلاف کیا کی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اور جو کچھ ہم نے اس باب میں نمازِ کسوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہیں نمازی چاہے تو ان کو لمبا کرے اور چاہے تو مختصر پڑھے جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہمارے نزدیک قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض و نوافل کی تمام نمازوں میں ہر ایک رکعت میں ایک رکوع اور دو

فانظر على ذلك ان يكون هذه الصلوة كذلك۔

مجھ کو دیکھتے ہیں لہٰذا قیاس چاہتا ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

باب ٦٧ القراءة في صلوة الكسوف كيف هي

باب ٦٧: سورج گرہن کی نماز میں قرأت کیسی ہو؟

١٨٢٠- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن عكرمة عن ابن عباس قال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الكسوف حرفا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف میں ایک حرف بھی نہیں سنا۔

١٨٢١- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة ح وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير بن معاوية عن الاسود بن قيس عن ثعلبة بن عباد عن سمرة بن جندب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الكسوف لا نسمع له صوتا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔

١٨٢٢- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن الاسود بن قيس عن ابن عباد رجل من بني عبد القيس عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٨٢٣- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفيان عن الاسود بن قيس عن ثعلبة عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ثعلبہ، حضرت سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذه الآثار فقالوا هكذا صلوة الكسوف لا يجهر فيها بالقراءة لانها من صلوة النهار وممن ذهب الى ذلك ابو حنيفة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا يجهر فيها بالقراءة وكان من الحجة لهم في

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ سورج گرہن کی نماز اسی طرح ہے اس میں جہری قرأت نہ ہو کیونکہ وہ دن کی نماز ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان بزرگوں میں سے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس

ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ تِلْكَ حَرْفًا وَقَدْ جَهَرَ فِيْهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ **فَهٰذَا** لَا يَنْفِي الْجَهْرَ اِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا۔

میں بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت ابن عباس اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہم نے اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہونے کی وجہ سے کچھ نہ سُنا ہو اور آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی ہو۔ تو یہ حدیث جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں بآواز بلند قرأت بھی مروی ہے۔

١٨٢٤۔ **فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں جہری قرأت فرمائی۔

١٨٢٥۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَبِيْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ اَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَهِيَ اَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا **وَقَدْ** كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا اِنَّا رَاَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ فَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ جُهِرَ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا اُخْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ **هٰذَا** مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى اَنَّ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهٗ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی لہٰذا یہ روایت ہمارے نزدیک اس بنا پر بہتر ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ اس اختلافی مسئلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ظہر اور عصر کی نمازیں دن کو روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی جاتی اور جمعۃ المبارک کی نماز ایک خاص دن میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے پس فرائض کا یہی حکم ہے ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوگی جو خاص دنوں میں پڑھے جائیں ان میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی نوافل کا بھی یہی حکم ہے جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوتی ہے اور جو خاص دنوں میں ادا کیے جاتے ہیں مثلاً عیدین کی نماز تو ان میں بلند آواز سے قرأت ہوگی۔

یہ وہ بات ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور جن حضرات کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز پڑھنی چاہیے ان کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ اور نبی اکرم

بِالْقِرَاءَةِ وَقَدْ شَذَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ أَنَّ صَلٰوةَ الْكُسُوفِ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَمَّا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُولَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ وَجَبَ أَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُولَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک جسے ہم نے اس کے سے پہلے اس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت ہوگی اس بات کی تائید کرتا ہے۔

پس جب وہ بات جو ہم نے فرائض و سنن کے بارے میں ذکر کی ہے ثابت ہوگئی تو ثابت ہوا کہ نماز کسوف بھی اسی طرح ہے کیونکہ یہ خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے تو واجب ہوا کہ اس کی قرأت کا حکم وہی ہو جو خاص وقتوں میں ادا کی جانے والی سنت نمازوں کا ہے یعنی بلند آواز سے قرأت کی جائے آہستہ نہیں۔ یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

١٦٢٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ أَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ۔

وَقَدْ صَلّٰى عَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت کی اور آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز پڑھ چکے تھے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

بَابُ ٦٨ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ

باب ٦٨: رات اور دن کے نوافل

١٨٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت یعلیٰ بن عطا فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن عبداللہ بارقی سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے مرفوعاً (حضور علیہ السلام سے) بیان کیا آپ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعتیں ہیں۔

١٨٢٨- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا هٰكَذَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مذہب ہے، وہ کہتے ہیں رات اور دن کی نماز اسی طرح دو، دو رکعتیں ہیں

فی کل رکعتین واحتجوا بھذہ الآثار وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا اما صلوۃ النھار فان شئت صلی بتکبیرۃ مثنی مثنی تسلم فی کل رکعتین وان شئت اربعا وکرھوا ان تزید علی ذلک شیئا واختلفوا فی صلوۃ اللیل فقال بعضھم ان شئت صلیت بتکبیرۃ رکعتین وان شئت اربعا وان شئت ستا وان شئت ثمانیا وکرھوا ان یزید علی ذلک شیئا وممن قال ذلک ابو حنیفۃ وقال بعضھم صلوۃ اللیل مثنی مثنی یسلم فی کل رکعتین وممن قال ذلک ابو یوسف واما ما ذکرناہ فی صلوۃ النھار فھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی وکان من حجتھم علی اھل المقالۃ الاولی ان کل من روی حدیث ابن عمر سوی علی البارقی وسوی ما روی العمری عن نافع عن ابن عمر انما یقصد الی صلوۃ اللیل خاصۃ دون صلوۃ النھار وقد ذکرنا ذلک فی باب الوتر وقد روی عن ابن عمر من فعلہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یدل علی فساد ھذین الحدیثین ایضا اللذین ذکرناھما فی اول ھذا الباب۔

۱۸۲۹۔ حدثنا فھد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن عبید عن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی باللیل رکعتین وبالنھار اربعا۔

۱۸۳۰۔ حدثنا فھد قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ عن زید عن جبلۃ بن سحیم عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یصلی قبل الجمعۃ اربعا لا یفصل بینھن بسلام ثم بعد الجمعۃ رکعتین ثم اربعا فاستحال ان یکون ابن عمر یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما روی عنہ علی البارقی

ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھو، دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دو اور اگر چاہو تو چار پڑھو لیکن اس سے زائد کو وہ مکروہ جانتے ہیں البتہ رات کی نماز کے بارے میں ان میں اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں اگر چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھو، چاہو تو چار پڑھو، چاہو چھ پڑھو اور چاہو تو آٹھ پڑھو اس سے زائد پڑھنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی البارقی اور حضرت عمری بواسطہ حضرت نافع کے علاوہ جنہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے انھوں نے صرف رات کی نماز مراد لی ہے دن کی نماز نہیں اور یہ بات ہم وتروں کے باب میں ذکر کر چکے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا عمل مروی ہے جو ان دو حدیثوں کے فساد پر دلالت کرتا ہے جنھیں ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعتیں اور دن کو چار رکعتیں (ایک سلام کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

حضرت جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور ان کو سلام کے ساتھ جدا نہیں کرتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعات پڑھتے تھے۔

پس محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کریں جو حضرت علی البارقی

ثم یفعل خلاف ذلك۔

۱۸۳۱۔ وَاَمَّا مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا عُبَیْدَةُ الضَّبِّیُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ عُبَیْدَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ النَّخَعِیُّ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدْمِنُ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَنْ تُرْتَجَ حَتّٰی یُصَلَّی الظُّهْرُ فَاُحِبُّ اَنْ یَصْعَدَ لِیْ فِیْهِنَّ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ اَنْ تُرْتَجَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ فِیْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَیْنَهُنَّ تَسْلِیْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا اِلَّا التَّشَهُّدُ۔

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَا فَهْدُ بْنُ حَبَّانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ الْمِنْجَابِ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا تَسْلِیْمَ فِیْهِنَّ یُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهُ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَتَطَوَّعَ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِالنَّهَارِ لَا تَسْلِیْمَ فِیْهِنَّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَكَرْنَا اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا اَیْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

نے ان سے روایت کی ہے پھر اس کے خلاف عمل کریں۔ اور وہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ وہ یوں ہے:

۱۸۳۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو ایوب جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ ظہر کی نماز پڑھے جانے تک بند نہیں ہوتے پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے بند ہونے سے پہلے ان رکعات کے ذریعے میرا اچھا عمل اُوپر کو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا ان کے درمیان جدا کرنے والا سلام ہے فرمایا نہیں صرف تشہد ہے۔

۱۸۳۲۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دن کو ایک سلام کے ساتھ چار رکعات پڑھنا جائز ہے پس اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جو اس کے قائل ہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۱۸۳۳۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ

قال ثنا ابراهيم بن طهمان عن عبيدة عن ابراهيم قال كان عبد الله يصلي اربع ركعات قبل الظهر واربع ركعات بعد الجمعة واربع ركعات بعد الفطر والاضحى ليس فيهن تسليم فاصل وفي كلهن القراءة۔

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں، جمعہ کے بعد چار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) کے بعد چار چار رکعات پڑھتے تھے ان کے درمیان سلام فاصل نہیں اور ان تمام میں قرأت ہے۔

١٨٣٤۔ حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية الضرير عن محل الضبي عن ابراهيم ان عبد الله ابن مسعود يصلي قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا لا يفصل بينهن بتسليم۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کے درمیان سلام سے تفریق نہیں کرتے تھے۔

١٨٣٥۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن حصين عن ابراهيم قال ما كانوا يسلمون في الاربع قبل الظهر۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وہ (مسلمان) ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

١٨٣٦۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابو الاحوص عن مغيرة قال سال محل ابراهيم عن الركعات قبل الظهر يفصل بينهن بتسليم قال ان شئت اكتفيت بتسليم التشهد وان شئت فصلت۔

حضرت محل الضبی نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ظہر سے پہلے کی رکعات کے بارے میں پوچھا کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کی جائے۔ انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو سلام تشہد پر اکتفا کرو اور اگر چاہو تو تفریق کرو۔

١٨٣٧۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن ابي معشر ان ابراهيم قال صلوة الليل والنهار مثنى مثنى الا انك ان شئت صليت من النهار اربع ركعات لا تسلم الا في آخرهن۔

حضرت ابو معشر سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعات ہیں البتہ اگر تم چاہو تو دن کو چار رکعات یوں پڑھو کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرو۔

قال ابو جعفر فقد ثبت حكم صلوة النهار على ما ذكرنا وما روينا في هذه الآثار لم يدفع ذلك ولم يعارضه شيء واما صلوة الليل فقد ذكرنا فيها من الاختلاف ما ذكرنا في اول هذا الباب فكان من حجة الذين جعلوا له ان يصلي بالليل ثمانيا لا يفصل بينهن بتسليم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دن کی نماز کا حکم ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں نقل کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا اور نہ کوئی بات اس کے خلاف ہے۔ اور رات کی نماز کے سلسلے میں ہم نے اس باب کے شروع میں اختلاف ذکر کیا ہے پس جو لوگ رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعات

بِاللَّيْلِ أَحَدَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَهَذَا الْبَابُ إِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ وَالْاِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِهِ وَفَعَلَهُ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَلَمْ نَجِدْ عَنْهُمْ مِنْ فِعْلِهِ وَلَا مِنْ قَوْلِهِ أَنَّهُ أَبَاحَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ بِتَكْبِيرَةٍ أَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذَلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ۔

بَابُ ۶۹ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِنْكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ هُوَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلِ التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ رَكْعَتَانِ كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

۱۸۳۹۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي بَيْتِهِ۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا قَالَ

پڑھتے تھے ان میں سے تین رکعات وتر تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت امام زہری نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے (سماعت پر موقوف ہے) اور اس میں آپ کے فعل اور حکم نیز بعد میں صحابہ کرام کے فعل کی اتباع کرنا ہے پس ہم آپ سے کوئی ایسا عمل یا قول نہیں پاتے کہ آپ نے رات کو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتوں سے زائد کو جائز قرار دیا ہو۔ ہمارا یہی مسلک ہے اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

باب ۶۹: جمعہ کے بعد نوافل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعات پڑھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطۂ نظر ہے کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑا نہیں جا سکتا (یعنی سنّت مؤکدہ) وہ چار رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق نہ کی جائے انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنّت مؤکدہ) کو چھوڑنا جائز نہیں وہ ظہر کے بعد (والی نماز) کی طرح دو رکعتیں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

۱۸۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے وہاں سے ہٹایا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت

وكان ابن عمر يصلي الركعتين في بيته ويقول هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا التطوع بعد الجمعة الذي لا ينبغي تركه ست ركعات اربع ثم ركعتان وقالوا قد يحتمل ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رواه عنه ابو هريرة ولا ثم فعل ما روى عنه ابن عمر فكان ذلك زيادة فيما تقدم من قوله۔

(کچھ) دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑنا جائز نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ (پہلے) چار پھر دو اور انھوں نے کہا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا پھر وہ عمل کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کیا پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ ہوگا۔

۱۸۴۱- **والدليل** على ما ذهبوا اليه من ذلك ان سليمن بن شعيب حدثنا قال ثنا عبد الرحمن ابن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق عن عطاء قال ابو اسحق حدثني غير مرة قال صليت مع ابن عمر يوم الجمعة فلما سلم قام فصلى ركعتين ثم قام فصلى اربع ركعات ثم انصرف۔

ان حضرات کے مسلک کی دلیل یہ ہے حضرت ابو اسحق، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کئی بار فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں ادا کیں پھر لوٹ گئے۔

فهذا ابن عمر قد كان يتطوع بعد الجمعة بركعتين ثم اربع فيحتمل ان يكون فعل ذلك لما قد كان ثبت عنده من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وفعله على ما ذكرنا **وقد** روي عن علي بن ابي طالب مثل ذلك۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جمعہ کے بعد دو پھر چار رکعات نفل (سنت مؤکدہ) پڑھتے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنیاد پر ہو کہ آپ کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور عمل ثابت ہوا ہو، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

۱۸۴۲- **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا سفيان عن حصين عن ابي عبد الرحمن عن علي انه قال من كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا۔

حضرت ابو عبد الرحمن سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چھ رکعات پڑھے۔

۱۸۴۳- **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن قال علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء علي بن ابي طالب علمهم ان يصلوا ستا۔

حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے بتایا کہ چھ رکعات ادا کریں۔

١٨٤٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ صَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعًا فَأَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِيٍّ فَاخْتَرْنَاهُ۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد دو اور پھر چار رکعات ادا کرتے تھے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کو پسند کرتے ہوئے اختیار کر لیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّطَوُّعَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتٌّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُبْدَأَ بِالْأَرْبَعِ ثُمَّ يُثَنِّيَ بِالرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُ هُوَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا عَلٰى مَا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت) کو ترک کرنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعتیں پڑھی جائیں کیونکہ یہ اس بات سے

١٨٤٥۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اسی کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبَّ أَبُو يُوسُفَ أَنْ يُقَدِّمَ الْأَرْبَعَ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُنَّ لَسْنَ مِثْلَ الرَّكْعَتَيْنِ وَكَرِهَ أَنْ يُقَدِّمَ الرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُمَا مِثْلُ الْجُمُعَةِ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اسی لیے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے چار رکعات کو دو رکعتوں سے پہلے پڑھنے کو پسند فرمایا کیونکہ وہ دو رکعتوں کی طرح نہیں ہیں پس دو رکعتوں کو مقدم کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ جمعہ (کی نماز) کی مثل ہیں۔ البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا وہی مسلک ہے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا أَمْ لَا

باب: کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟

١٨٤٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے قیام اور قعود دونوں حالتوں میں تکبیر کہتے تھے پس جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو قیام سے رکوع میں جاتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے

يكبر للصلوٰة قائما او قاعدا فاذا صلى قائما ركع قائما واذا صلى قاعدا ركع قاعدا -

تو بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔

۱۸۴۷- حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن حسان عن محمد بن عبد الله بن شقيق عن عائشة انه سألها عن ذلك فحدثته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله سواء -

حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے، ان سے بیان کیا۔

۱۸۴۸- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبيد الله بن ابی بكر العتكی قال ثنا ابو هلال عن محمد بن سيرين عن عبد الله بن شقيق عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله -

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۴۹- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن بكير قال ثنا حماد بن زيد قال حدثني بديل بن ميسرة عن ابن شقيق عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت ابن شقیق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۵۰- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن سنان قال ثنا ابراهيم بن طهمان عن بديل فذكر مثله باسناده -

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت بدیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة فذكر مثله -

حضرت خالد الحذاء، حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۲- حدثنا احمد بن داود قال ثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة عن بديل بن ميسرة وحميد عن عبد الله بن شقيق عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت بدیل بن میسرہ اور حمید نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۳- حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا المسعودي عن يونس بن عبيد عن عبد الله بن معقل عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت عبداللہ بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى كراهة الركوع قائما لمن افتتح الصلوة قاعدا واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فلم يروا به باسا۔

قول اهل العلم

۱۸۵۴۔ وكان من الحجة لهم في ذلك ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين انها اخبرته انها لم تر رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة الليل قاعدا قط حتى اسن فكان يقرأ قاعدا حتى اذا اراد ان يركع قام فقرأ نحوا من ثلثين اية او اربعين ثم ركع۔

۱۸۵۵۔ حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو معاوية عن هشام عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۸۵۶۔ حدثنا يزيد بن سنان قال حدثني يحيى بن سعيد قال ثنا هشام قال حدثني ابي عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۸۵۷۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الله بن يزيد مولى الاسود بن سفيان وابي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

ففي هذا الحديث غير ما في حديث عبد الله بن شقيق لان في هذا انه كان يركع قائما بعد ما افتتح الصلوة قاعدا وهذا اولى من الحديث الاول الذي رواه ابن شقيق

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کر نیوالے کا کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا مکروہ ہے انھوں نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیل یہ ہے۔

اہل علم کا قول

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے اس وقت آپ بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تو اس حدیث میں، عبد اللہ بن شقیق کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد قیام کر کے رکوع میں جاتے۔ اور یہ اس پہلی حدیث سے جسے ابن شقیق نے روایت کیا زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کا بیٹھے رہنا حتی کہ

كَانَ صَبْرُهُ عَلَى الْقُعُودِ حَتَّى يَرْكَعَ قَاعِدًا الْأَبَدَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُومَ فَيَرْكَعَ قَائِمًا وَقِيَامُهُ مِنْ قُعُودِهِ حَتَّى يَرْكَعَ قَائِمًا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا هٰذَا الْحَدِيثَ أَوْلَى مِمَّا قَبْلَهُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسَاجِدِ

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا فَرَغَ رَأَى النَّاسَ يُسَبِّحُونَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فِي الْبُيُوتِ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ تَرٰى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّطَوُّعَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَّا الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ مِثْلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُصَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنْ تُؤَخَّرُ ذٰلِكَ لِلْبُيُوتِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا التَّطَوُّعُ فِي الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ غَيْرُ

اسی حالت قعدہ میں رکوع کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں سمجھتے تھے اور آپ کا قعدے سے قیام کر کے رکوع میں جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز تھا۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۷۲: مساجد میں نوافل پڑھنا

حضرت سعد بن اسحٰق اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی۔ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ لوگ تسبیح (نوافل) پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا لوگو! یہ نماز گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کی نماز اور مسجد کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے۔ تو میں فرض نماز کے علاوہ مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

اقوالِ اہلِ علم

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے کہ مساجد میں وہی نماز پڑھنا مناسب ہے جسے چھوڑنا جائز نہیں مثلاً ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دو رکعتیں اور جو اس کے علاوہ ہے اسے مسجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ اسے گھروں کی طرف مؤخر کیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھروں میں پڑھنا افضل ہے

أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ مِنْهُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

١٨٦٠۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَبَّاسُ بِتِ اللَّيْلَةَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر شب باش ہوا فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء ادا فرمائی پھر اس کے بعد نماز پڑھی حتیٰ کہ مسجد میں آپ کے علاوہ کوئی نہ رہا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيلَ فَلِذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوتِ أَفْضَلُ مِنْهُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کبھی یہ طویل نفل مسجد میں ادا فرماتے تھے تو ہمارے نزدیک یہ اچھا ہے مگر گھر میں نفل پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے علاوہ مرد کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۲ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب ۴۲: وتروں کے بعد نفل پڑھنا

١٨٦١۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي آخِرِهِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے پھر ہمیشہ آخری حصہ میں ہی پڑھتے رہے۔

١٨٦٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ أَنْبَأَنِي غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابو اسحٰق نے مجھے متعدد بار بتایا کہ میں نے حضرت عاصم بن ضمرہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوِتْرِ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَوْتَرَ وَسَطَهُ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ قَالَ وَذَاكَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا وتروں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (چنانچہ) ہم آپ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے پھر آپ کا خیال ہوا تو درمیان شب میں وتر پڑھنے لگے پھر ہمیشہ اس ساعت میں پڑھتے رہے اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت تھا۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى قُرْبِ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَعْنٰى حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ۔

ہمارے نزدیک یہ طلوع فجر سے پہلے قرب طلوع کا وقت ہے تاکہ اس حدیث اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ فِيهِ الْوِتْرُ هُوَ السَّحَرُ وَأَنَّهُ لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهُ وَإِنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَهُ فَقَدْ نَقَضَهُ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ وِتْرًا آخَرَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِتَأْخِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَ وِتْرِهِ فَقَدْ نَقَضَهُ۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ وتروں کا مناسب وقت سحری کا وقت ہے اور اس کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں تو جس شخص نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے اس (وتر نماز) کو توڑ دیا لہٰذا اس پر وتروں کو لوٹانا واجب ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر رات تک وتروں کو مؤخر کرنے اور آپ کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی اس بات سے استدلال کیا کہ ان کے نزدیک جو شخص وتروں کے بعد نفل پڑھے اس نے وتر توڑ دیے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا۔

١٨٦٥ - وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ إِنِّي أُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِذَا قُمْتُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَنْتُ رَكْعَةً فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلَّا بِقَلُوصٍ أَضُمُّهَا إِلَى الْإِبِلِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہوں اور جب میں رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہوں تو ایک رکعت پڑھتا ہوں اور میں اسے نوجوان اونٹنی سے تشبیہ دیتا ہوں جسے میں اونٹوں کے ساتھ ملا(تا) ہوں۔

۱۸۶۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير فذكر باسناده مثله۔

۱۸۶۷- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن عمران بن بشير عن اسيد عن سعيد بن المسيب ان ابا بكر كان يفعل ذلك۔

۱۸۶۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي هرون الغنوي عن حطان بن عبد الله قال سمعت عليا يقول الوتر على ثلثة انواع رجل اوتر اول الليل ثم استيقظ فصلى ركعتين ورجل اوتر اول الليل فاستيقظ فوصل الى وتره ركعة فصلى ركعتين ركعتين ثم اوتر ورجل اخر وتره الى اخر الليل۔

۱۸۶۹- حدثنا محمد بن بحر قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا همام عن قتادة ومالك بن دينار عن خلاس قال كنت جالسا عند عمار فاتاه رجل فقال له كيف توتر قال ترضى بما اصنع قال نعم قال قتادة قال في حديثه فاني اوتر بليل بخمس ركعات ثم ارقد فاذا قمت من الليل

۱۸۷۰- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابي سلمة ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابن عمر قال من اوتر فبدا له ان يصلي فليشفع اليها باخرى حتى يوتر بعد۔

۱۸۷۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن مسروق قال قال ابن عمر شيء افعله برايي لا ارويه ثم ذكر نحو ذلك قال مسروق وكان اصحاب ابن مسعود يتعجبون من صنيع ابن عمر۔

۱۸۷۲- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي الحارث الغفاري عن ابي هريرة ان رجلا

حضرت شعبہ، عبد الملک سے اور وہ ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت حطان ابن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر والوں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص اول رات میں وتر پڑھتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو وتر کے ساتھ ایک رکعت ملاتا ہے۔ پس وہ دو دو رکعتیں پڑھتا ہے پھر وتر پڑھتا ہے اور تیسرا شخص رات کے آخر میں

حضرت خلاس فرماتے ہیں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا آپ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا جیسے میں کرتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اس نے کہا ہاں حضرت ہمام (راوی) فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت قتادہ (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ انھوں نے فرمایا میں رات کو پانچ رکعات وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں جب رات کو بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۷۰۔ حضرت ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی کو وتر پڑھنے کے بعد (مزید) نماز پڑھنے کا خیال آئے تو وہ شفع (جفت رکعات) پڑھے پھر دوبارہ وتر پڑھے۔

حضرت مسروق سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک کام ایسا ہے جسے اپنی رائے سے کرتا ہوں اس کی روایت نہیں کرتا پھر اسی کی مثل ذکر کیا۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

حضرت ابو الحارث غفاری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو رات کو وتر پڑھ کر سو جاتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وہ کیا کرے

استفتاه عن رجل اوتر اول الليل ثم نام ثم قام كيف يصنع قال يتمها عشرا.

وقد روي عن ابي هريرة خلاف هذا القول وسنذكره بعد هذا ان شاء الله تعالى وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس بالتطوع بعد الوتر ولا يكون ذلك ناقضا للوتر.

۱۸۷۳- **وروَوا** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن عبد الله البابلتي قال ثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر قرأ فيهما وهو جالس فلما اراد ان يركع قام فركع.

وقد ذكرنا مثل ذلك ايضا عن عائشة في باب الوتر في حديث سعد بن هشام.

۱۸۷۴- **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا عمارة بن زاذان عن ثابت البناني عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين بعد الوتر بالرحمن والواقعة.

۱۸۷۵- **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا عبد الرحمن بن المبارك قال ثنا عبد الوارث عن ابي غالب عن ابي امامة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت وقل يا ايها الكافرون.

۱۸۷۶- **حدثنا** فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه

انھوں نے فرمایا دس رکعات پوری کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قول کے خلاف بھی مروی ہے اور ہمیں اسے انشاء اللہ اس کے بعد ذکر کریں گے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ وتروں کو ناقض نہیں کرتے۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں قرأت فرمائی آپ بیٹھے ہوئے تھے جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے وتروں کے باب میں بھی سعد بن ہشام کی روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ پڑھتے تھے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے ان دو رکعتوں میں آپ "اذا زلزلت الارض" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے فرمایا یہ سفر بڑا مشکل اور بوجھل ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر

وسلم قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال إن هذا السفر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن استيقظ وإلا كانتا له۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تطوع بعد الوتر بركعتين وهو جالس ولم يكن ذلك ناقضا للوتر المتقدم فهذا أولى مما تأوله أهل المقالة الأولى وادعوه من معنى حديث علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى وتره إلى السحر مع أن ذلك أيضا ليس فيه خلاف عندنا لهذا إلا أنه قد يجوز أن يكون وتره ينتهي إلى السحر ثم يتطوع بعده قبل طلوع الفجر فإن قال قائل يحتمل أن يكون تينك الركعتين هما ركعتا الفجر فلا يكون ذلك من صلاة الليل قيل له لا يجوز ذلك من جهتين أما أحدهما فلأن سعد بن هشام إنما سأل عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فكان ذلك منها جوابا لسؤاله وإخبارا منها إياه عن صلاته بالليل كيف كانت والجهة الأخرى أنه ليس لأحد أن يصلي ركعتي الفجر جالسا وهو يطيق القيام لأنه بذلك تارك لقيامهما وإنما يجوز أن يصلي قاعدا وهو يطيق القيام ما له أن لا يصليه البتة ويكون له تركه بكماله يكون له ترك القيام فيه فأما ما ليس له تركه فليس له ترك القيام فيه فثبت بذلك أن تينك الركعتين اللتين تطوع بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الوتر كانتا من صلاة الليل وفي ذلك ما وجب به قول الذين لم يروا بالتطوع في الليل بعد الوتر بأسا

پڑھ لے تو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھے اور جاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یہی اس کے لیے کافی ہیں۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھے تو یہ (نفل) آپ کے پہلے پڑھے جانے والے وتر کو ختم نہیں کرتے لہٰذا یہ پہلے قول والوں کی تاویل سے زیادہ بہتر ہے ان لوگوں نے حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مفہوم کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری تک پہنچے لیکن اس کے باوجود اس میں ہمارا بھی کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کے وتر سحری تک پہنچے ہوں۔ اور آپ نے طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھے ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان دو رکعتوں میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہونے کا احتمال ہے لہٰذا یہ رات کی نماز سے نہ ہوں گی۔

تو اسے کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے جائز نہیں ایک یہ کہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا تھا تو یہ ان کے سوال کا جواب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صبح کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں جبکہ قیام پر قادر ہو کیونکہ اس صورت میں قیام کا تارک ہوگا حالانکہ قیام کے باوجود بیٹھ کر وہی نماز پڑھی جا سکتی ہے جو ضروری نہ ہو اور اسے چھوڑنے کی اجازت ہو تو اسے جیسے مکمل چھوڑنے کا حق ہے اسی طرح اس قیام کو بھی چھوڑا جا سکتا ہے لیکن جس نماز کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس میں قیام کو چھوڑنے کا حق بھی نہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ دو رکعتیں جنہیں حضور علیہ السلام وتروں کے بعد پڑھتے تھے وہ رات کی نماز سے تھیں اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے وتروں کے لیے مفسد قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں

وَلَمْ يَنْقُضُوا بِهِ الْوِتْرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ ثَوْبَانَ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور اسے ہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۷۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔

حضرت ایوب بن عتبہ، حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہما سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہیں۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن بدر، حضرت قیس بن طلق سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ملازم، حضرت عبداللہ بن بدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ قَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ اَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ قَالَ اَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے پہلے حصے میں (نماز) عشاء کے بعد وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے مضبوط (رسی) کو تھام لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں آپ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وتروں کے بارے میں گفتگو کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق

أنام على شفع ثم أوتر من آخر السحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر حذر هذا وقال لعمر قوي هذا۔

فدل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وتران في ليلة على ما ذكرنا من نفي إعادة الوتر ووافق ذلك قول أبي بكر أما أنا فأوتر أول الليل فإذا استيقظت صليت شفعا حتى الصباح وترك رسول الله صلى الله عليه وسلم النكير عليه دليل على أن حكم ذلك كما كان يفعل وأن الوتر لا ينقضه النوافل التي يتنفل بها بعده **وقد** روي ذلك أيضا عن جماعة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٨٨٢- **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن أبي جمرة قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال إذا أوترت أول الليل فلا توتر آخره وإذا أوترت آخره فلا توتر أوله قال وسألت عائذ بن عمرو فقال مثله۔

١٨٨٣- **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر العقدي قال ثنا شعبة عن قتادة ومالك بن دينار أنهما سمعا خلاسا قال سمعت عمار بن ياسر وسأله رجل عن الوتر فقال أما أنا فأوتر ثم أنام فإن قمت صليت ركعتين ركعتين۔

وهذا عندنا معنى حديث همام عن قتادة الذي ذكرناه في الفصل الأول لأن في ذلك وإذا قمت شفعت فاحتمل ذلك أن يكون يشفع بركعة كما كان ابن عمر يفعل ويحتمل أن يكون يصلي شفعا ففي حديث شعبة ما قد بين أن معنى قوله شفعت أي صليت شفعا شفعا ولم أنقض الوتر ولم أنقض۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شفع نماز (جفت رکعات) پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر رات کے آخر میں وتر پڑھتا ہوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ وقت کے فوت ہونے کا احتیاط رکھنے والے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ مضبوط ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ ایک رات میں دو وتر نہیں وتروں کو نہ لوٹانے پر دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں رات کے اول میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک شفع (جوڑا جوڑا) نماز پڑھتا ہوں اس کے موافق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جس طرح وہ کرتے تھے اور یہ کہ بعد میں پڑھے جانے والے نوافل سے وتر فاسد نہیں ہوتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لو تو آخر میں وتر نہ پڑھو اور جب آخر شب میں پڑھو تو شروع میں نہ پڑھو۔ پھر فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے

حضرت قتادہ اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت خلاس سے سنا آپ سے ایک شخص نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر بیدار ہو جاؤں تو دو، دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

تو ہمارے نزدیک یہ حضرت ہمام کی اس روایت کا مفہوم ہے جو انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب میں بیدار ہوتا تو شفع نماز (جفت رکعات) پڑھتا ہوں پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اسے شفع بناتے ہوں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شفع کر کے پڑھتا ہوں۔ پس حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول "شفعت" سے مراد یہ ہے کہ جفت جفت رکعات پڑھتا ہوں

۱۸۸۴۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال ذکر عند عائشة نقض الوتر فقالت لا وتران فی لیلة۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وتروں کے ٹوٹنے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہوتے۔

۱۸۸۵۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا عبد اللہ بن حمران قال ثنا عبد الحمید بن جعفر عن عمران بن ابی انس عن عمر بن الحکم ان اباھریرة قال لو جئت بثلثة ابعرة فانختھا ثم جئت ببعیرین فانختھما الیس کان یکون ذلک وترا قال وکان یضربه مثلا لنقض الوتر۔

حضرت عمر بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تین اونٹ لا کر بٹھا دوں پھر دو اونٹ لا کر بٹھاؤں تو کیا یہ وتر (طاق) نہیں ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں آپ اس سے وتر ٹوٹنے کے سلسلے میں مثال دے رہے تھے۔

وهذا عندنا کلام صحیح ومعناه ان صلیت بعد الوتر من الاشفاع فهو مع الوتر الذی اوترته وترا۔

ہمارے نزدیک یہ صحیح کلام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں وتروں کے بعد جو جفت رکعات پڑھوں تو وتر نماز کے ساتھ بھی وتر ہی ہوں گے۔

۱۸۸۶۔ حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن زید بن اسلم عن ابی مرة مولی عقیل بن ابی طالب انه سال اباھریرة کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوتر فقال ان شئت اخبرتک کیف اصنع انا قلت اخبرنی قال اذا صلیت العشاء صلیت بعدها خمس رکعات ثم انام فان قمت من اللیل صلیت مثنی مثنی وان اصبحت اصبحت علی وتر۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کیسے پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا بتائیے، فرمایا جب میں نمازِ عشاء پڑھتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعات پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں اگر رات کو جاگوں تو دو، دو رکعتوں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اگر صبح کر لوں (یعنی نہ جاگوں) تو وتروں پر صبح کرتا ہوں۔

فهذا ابن عباس وعائذ بن عمرو وعمار وابو هریرة وعائشة لا یرون التطوع بعد الوتر ینقض الوتر فهذا اولی عندنا مما روی عمن خالفهم اذا کان ذلک موافقا لما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من فعله وقوله والذی یروی عن الآخرین ایضا فلیس له اصل فی النظر لانهم کانوا ارادوا

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار بن یاسر، ابوہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے سے وتروں کو فاسد نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک یہ مخالفین کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آپ کے فعل و قول کے موافق ہے اور دوسرے حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جب وہ نفل پڑھنا چاہے تو ایک رکعت